قُلنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَ اَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ط اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سِحْرٍ ط وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَ مُوسٰى وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ

آیۃ اخریٰ

بنا بر جوابدہی حصہ دوم آیات بینات و تقویت مومنین شیعہ و پیروان طریقہ جعفریہ بایماء
جناب فیض مآب دوار المناقب و المفاخر منبع انہار المکارم و المآثر امیر عالیشان
رفیع المکان راجہ محمد اعظم علیخان صاحب تعلقہ دار دیوگانون ضلع فیض آباد بمقام
لکھنؤ محلہ فراش خانہ وزیر گنج بتاریخ بست و سوم ۲۳ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳[illegible] ہجری
در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام کمترین خاکپائی مومنین سید عابد علی رضوی کے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بعث الرسل، ونصب هداة خير السبل، تترى، ضعيفة
الحالات قوية في عزائم النيات لا يخافون في الله لومة لائم فجرى
عليهم في سبيله ما جرى، والصلوة على خاتم انبيائه محمد خير الورى
وسيد اوصيائه وخليفته بلا فصل علي بن ابي طالب، كاسر الاصنام
وملقيها على الثرى وآله الاطائب، الذين ارانا الله بهم آياته الكبرى
واشتهر صيت هداياتهم، وفضائلهم في سكان البلدان والقرى
واستيقنتها انفسهم وان جحده الجاحدون بالسنتهم وقد خاب
من افترى والثناء التام على شيعتهم الكرام الذابين عن دين الله
الاسلام مكائد اللئام فهم قوم اتى بهم الله لكسر سورة صنمي قريش
وتابعيهما الذين ارتدوا عن دينه فضموا ايديهم على قوائم سيوفهم
وصوارم اقلامهم فخرجت بيضاء من غير سوء آية اخرى، فجاهدوا
الجحدة وجعلوا نسيجهم هباء منثورا كانه لم يكن شيئا مذكورا فوقع
الحق وبطل ما كانوا يعملون، وفي الآخرة يخزون، وهذا

جزاءً من اجتری وماذری ترجمہ جمیع حمد ثابت ہین اوس پروردگار کے لئے جسنے
بہیجا پیغمبرون کو اور قائم کیا دکہلانیوالون کو بہترین راہون کے پے درپے یکے
بادیگرے درحالیکہ حالتین اونکی ظاہر مین ضعیف تہین اور نیتون اور ارادون مین
اپنے قوی تہی کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت کا راہ خدا مین خوف نکرتے تہی پس گذرین
اونپر مصیبتین جو گذرین اور درود اور صلوات ہوا اوپر خاتم النبیین محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ کے جو افضل خلق تہے اور سردار اولیا و خلیفہ بلا فصل اوس جناب کے علی ابن
ابی طالب علیہ السلام کہ توڑنے والے ہین بتونکے اور پہینکنے والے ہین اونکے روئے زمین پر
اور صلوات ہوا اوس جناب کی آل پاک پر کہ اونکے سبب سے حقتعالی نے ہمکو آیات عظمہ اپنی
دکہائین اور پہلا آوازہ ہدایت اور فضائل کا اون حضرات کے ساکنان ہر شہر و قریہ مین
اور یقین کیا اون فضائل اونکے نفسون نے اگرچہ منکرین نے اپنے زبان سے اونکا انکار کیا
اور بالتحقیق کہ تہیدست اور نا امید ہوا وہ شخص جسنے افترا پردازی کی اور ثنا اور صفت
مخصوص ہے اوس جناب کے شیعون کے لئے کہ بزرگ ہین اور دفع کرتے ہین دین اسلام
سے کید ونکو اونکے جو بد اور مکار ہین پس شیعہ ایسے گروہ ہین کہ لایا ہی اونکو اور پیدا کیا ہی واسطے
توڑنے شدت ناانصافی اور تعصب دونون بتون قریش کے اور اونکے تابعین کے جو پہر گئے
دین خدا سے پس ملایا اونہون نے ہاتہونکو اپنے قبضہ پر سیف اور تیغ قلم کے پس نکلی وہ
درحالیکہ روشن اور صاف تہے کہ کسیطرح برائی کا شائبہ نہ تہا اور پہر آیت اخری یعنی
دوسری آئی پس جہاد کیا اونہون نے منکرین سے اور منکرین کو تار و پود کو مثل غبار کر کہ ہوا
مین برباد جاوی نیست و نابود کردیا گویا کہ اونکا وجود ہی نہ تہا پس امر حق ظاہر ہوا اور عمل اونکا
باطل ہوا اور آخرت مین ذلت وخواری اونکے واسطے ہوگی اور یہی جزا ہے اوسکی جو جرات کرے
خدا اور رسول پر اور دریافت نکرے حقیقت حال کو اما بعد یہہ ایک رسالہ مختصر اور مفرح ہے
جسمین تصحیح دیندارونکے لئے مناظرہ آیات بینات اور آیت اخری کا لکہا جاتا ہے مومنین کو

یاد ہوگا کہ جناب نواب نامدار عالی وقار محسن الملک حیدر آباد سید محمد مہدی علیخانصاحب بہادر
منیر نواز جنگ نے مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی سرکار مین استعفا داخل کر کے صرف مذہب چار یار
ہی اختیار نہین فرمایا بلکہ دلدادگان اہلبیت اطہار سے سخت بیزار ہوکر ایک کتاب موسومہ آیات
بیّنات ارقام فرمائی ہی اور گو اوسمین کوئی نئی بات اپنے حدّت ذہن اور شدّت ذکا سے پیدا نہین
کی اور صرف اپنے اسلاف کی کہی ہوئی باتونکو ایسے ڈھنگ سے اُردو مین لکھا ہے کہ کنجڑے کسبئیے
قصائی دُھنئیے اچھی طرح سمجھ لین اور اونکے خیالات اسپر جمین کہ مُدّعیان دوستی اہلبیت اطہارؑ
رسول مختار کا مذہب عجیب اور ملت غریب ہے کہ تمامی صحابہ کبار سے چاہے وہ مہاجر ہون
یا انصار بغض للہ رکھتے ہین اور اونکے سعی وکوشش جو ترویج دین مین ہوئی سبکو ضایع وبرباد
کر کے اونکے حُسن کردار سے بیزار ہین اور صرف دو چار صحابہ کو اچّھا شمار کرتے ہین اور اوپر دھن
مین جا بجا مُومنین کو مخاطب کر کے جناب غفرانمآب کی کتاب ذوالفقار کے فقرات کی نقل
کر کے باور کرانا چاہا ہے کہ جناب ممدوح نے قاضی نور اللہ شوستری ومحقق طوسی کے خلاف
جو مخالفان جناب امیر المومنین یعسوب الدین علی ابن ابی طالبؑ کے مخالفونکو فاسق جانتے
تھے غلط صف کُفّار مین داخل کیا ہے اور اونکا یہ اصرار کہ خلفاے نامدار اہلبیت اطہار کے
خلاف تھے غلط وناروا ہے اور زیادہ غیظ وغضب سے خیال محال گیرودار کا کر کے جا بجا
تحریر فرمایا ہے کہ یا تو شیعہ اپنے علما کے جھوٹے ہونیکا اقرار کرین ورنہ سرکار تشیع مین فالغلطی
داخل کر کے سُنّی بن جاوین گو جو کچھہ مصنّف نے بطور خود سمجھا ہو وہ بیکار ہے اور شبہہ نہین
کہ کھوٹا یہ کھرا ہر بازار مین پہچانا جاتا ہے اور چاہو تانبے پر کیساہی ملمّع کیا جائے طلا نہین
بن سکتا پس جھوٹ جھوٹ ہے اور سچ سچ ہے لہذا بے اصل کی بے اصل ثابت کرنے مین
سعی کرنا تحصیل حاصل ہے مگر ہان اس خیال سے کہ شاید ضعفاء شیعہ کا تقریر رنگ برنگ
تردد نہ پر پھسلے اور جلد دھوکے مین آجائین خلاف اپنے مذاق کے مُومنین کے ہوشیار
کرنیکو لکھنے کی زحمت اوٹھاتا ہون اور مُومنین کو دکھلاتا ہون کہ جو کچھہ آیات بیّنات کی دوسرے

حصّہ نے غل و پکار مچائی ہے اوسکی کیا حقیقت ہے مگر میری مراد تحریر سے یہ نہین ہے کہ
مین اوسکا فائدہ دوستداران آیات بیّنات پر ترتیب کرون اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ پس جب ہر ایک اپنے افعال اور کردار کو اچھا سمجھتا ہے
اور تلقین و تعلیم انبیا و اولیا نے کفار پر اثر نکیا تو مین اور دوسرا اپنے مخالف کے قلوب پر تصرف
کرنے سے قاصر ہین بہرکیف مین نہایت ہی ادب سے لکھنا شروع کرتا ہون اگر مومنین کو پسند
آوے تو زہے عزّ و شرف —

آیات بیّنات از الفاظ جو کہ ہم بحث نکاح کو صفحہ ۲ سطر اوّل تا لفظ اگر چکے **صفحہ و سطر**
مذکور — آیت اخریٰ بجا ہے حضور نے نہایت دقت اوٹھائی مگر اوسمین انوکھی بات ہے
کیا کی جناب صاحب تحفہ نے کیا چھوڑا تھا جو آپکے زحمت فرمانیکی حاجت ہوتی اور ہمارے
طرف والون کے سوا آپکے واسطہ اورون نے بھی تو اوس خوشی کو نہین مانا ہے پھر آپکو
تحریر کرنیکی کیا حاجت تھی مگر جو کچھ زحمت اوٹھائی اوسکو جہانتک سمجھا جاتا ہے اوسکا نتیجہ
گمان مبارک مین یا تو فضیلت حضرت عمر کی ثابت کرنی ہے یا اونکے اور حضرت علی کے درمیان
مین محبّت اور مودت ہے یا دونون پس اگر میرا قیاس صحیح ہے تو مین بابت غرض اوّل بکمال ادب
یہ پوچھا چاہتا ہون کہ حضرت کلثوم کی کچھ عزّت کچھ وقعت آپ کے مذہب کی رو سے ہے مین
جہانتک جانتا ہون کچھ بھی نہین ہے نہ تو اونکو آپ معصوم مانتے نہ محفوظ سمجھتے پھر دور
از قیاس اگر حضرت کلثوم بنت حضرت فاطمہ معاذ اللہ زوجہ حضرت عمر ہوئین تو حضرت عمر کو
کیا بزرگی ہوئی آپ تو جناب سیّدہ صلواۃ اللہ علیہا کو بجز اسکے کہ بنت رسول ہین اور کچھ نہین
سمجھتے اور چونکہ وہ خارج از بیت رسالت جو کہ حضرت علی کے اہلبیت مین شامل تھین تو خوا
اونکی خاطر یا اونکے اصرار سے آیہ تطہیر مین جو صرف بحق ازواج جناب رسول خدا تھے بقول ہند
مان نہ مان مین تیرا مہمان رسول خدا نے اونکو اہلبیت مین سمیٹ لیا تو بھی خیر کوئی بُری بات
نہین ہوئی ازواج پر تو فوق ہو ہی نہین سکتا تھا اور بعد رسول خدا اسکے جو اونکی گت حضرت

جسنے خود کی وہ تو ظاہر ہی ہے چنانچہ صاحب تحفہ کے باب دہم مطاعن حضرت عمر کی عبارت آپکے ذہن اقدس مین ہوگی اور خدانخواستہ یاد نہو تو مین یاد دہی کرتا ہون کہ طعن دوم مین صاحب تحفہ اثنا عشریہ فرماتے ہین آنکہ عمر رضی اللہ عنہ خانہ حضرت سیدۃ النساء را بسوخت و بر پہلوی مبارک آن معصومہ بشمشیر خود صدمہ رسانیدہ کہ موجب اسقاط حمل گردید این قصہ سراسر واہی و بہتان و افترا است ہیچ اصلے ندارد و لہذا اکثر امامیہ قائل این قصہ نیستند و گویند کہ قصد سوختن آن خانہ مبارک کردہ بود لکن بعمل نیاورد و قصد امور قبیلہ است کہ بر آن غیر از خدا تعالی دیگرے مطلع نمیتواند شد - سبحان اللہ جناب شاہ صاحب نے یہہ تو فرمایا کہ یہہ قصہ واہی ہے اور شیعہ بہی اسکی قائل نہین ہین مگر نہ کسی راوی شیعہ کا نام لیا نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا مگر باین ہمہ انکار آخر کار چار و ناچار چونکہ آفتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہے کالشمس نصف النہار تاریخین تک پکار پکار رہتی تہین تو یون فرمایا "واگر مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید زبانیست و گفتن اینکہ من خواہم سوخت و جش آنست الخ عبارت - چونکہ ہمکو صاحب تحفہ کی وجوہات سے سروکار نہین ہے لہذا اوسکو نقل کرنا اسوجہہ سے بیکار جانتے ہین کہ ہمکو تو صرف اس امر کے ثابت کرنیکی اسمقام مین غرض ہے کہ حضرت عمر کے نزدیک حضرت فاطمہ زہراء کی ایسی وقعت تہی کہ حضرت عمر نے اونکے گہر کے جلا دینے کے واسطے دہمکی تو دی تہی اور صاحب تحفہ کی یہہ دیانت و دانشمندی ہے کہ جب قصد کا اظہار زبان سے ہوگیا تو بہی بجز حقتعالی کے دنیا مین اوس اظہار کا کوئی بشر کچہہ مطلب نہین نکال سکتا ہے اور دہمکی کا کسیکے دل مین کچہہ بہی اثر نہین ہوتا اور چونکہ صاحب تحفہ کی ایسی سنجیدہ اور پاکیزہ رائے ہے تو اونکے خیال مبارک مین گالی جو صرف زبان دیجاتی ہے وہ بہی کسیکے دل پر موثر نہوتی ہوگی اور کسی قسم کا نتیجہ سخت کلامی اور درشت گوئی اس سے پیدا نہوتا ہوگا جسنے یہہ کہا غلط کہا ہے ؎ زبان بسیار سر بر باد داد است ٭ زبان سر را عدوے خانہ زاد است - ہر چند ہم بہت کچہہ اس نامناسب رائے پر عقلاً و نقلاً لکہتے مگر چونکہ ہمارا مقصود اور ہے لہذا صرف یہہ کہتے ہین کہ جو وجوہات حضرت عمر کی تہدید فرمانیکی شاہ صاحب نے لکہے ہین اونکو بہی جو

پڑہیگا وہ دیکہہ لیگا کہ حضرت عمر کے خیال مبارک مین حضرت فاطمہ زہراؑ کا دولتخانہ
ایسا تہا کہ اوسمین اجماع فتنہ پردازون کا ہوتا تہا پس حضرت عمر جب حضرت فاطمہؑ کی ایسی وقعت
سمجہتے تہے کہ باوجود ہونی خلیفہ کو بہی گہر جلانیکی دہمکی دیچکے تہے تو وہ اونکی صاحبزادی حضرت
کلثوم کی کیا عزت سمجہتے رہے ہونگے جسکے ساتہہ نکاح کرنیسے فضیلت پاتے ان امور کو سوچکر
مین سمجہتا ہون کہ میرا خیال صحیح نہین ہوسکتا کہ آپ ایسے زبردست اور اولی العزم خلیفہ کا
جور وکیوجہ سے رتبہ بلند کرکے ارجمند ٹہرایا چاہتے ہین البتہ اگر یہہ منظور نظر خدام ہو کہ حضرت عمر کو
ہم پلہ جناب امیر علیہ السلام کا ٹہرائین یعنی جسطرح حضرت علیؑ رسول اللہ صلعم کی داماد تہے اوسیطرح حضرت
عمر ولی اللہ کے تو یہہ بہی میرا خیال ہونا محال ہے اسواسطے کہ رسول اور ولی مین اول تو زمین و
آسمان کا فرق ہے سوا اسکے آپکی اعتقاد مبارک کے بموجب چارون خلیفہ کا رتبہ کانٹے مین تلا ہوا
برابر تہا اور حضرت علیؑ کو مطلق دسرمو حضرات شیخین و ذو النورین پر افضلیت نہتھی
پس ظاہر ہے کہ چاہو حضرت فاطمہؑ کا نکاح حضرت علی سے بہشت مین ہوا ہو یا حقتعالی نکاح کا
گواہ بنا ہو حضرت علیؑ کو مطلق اوس رتبہ خداداد پر جو حضرت عمر کو حاصل تہا کچہہ فوق نکاح
حضرت سیدہؑ سے نہین ہوا اور کیونکر آپ حضرت علیؑ کو بوجہ نکاح حضرت سیدہؑ کے فضیلت
دیسکتے جبکہ حضرت عثمان رسولخداؐ کی دو صاحبزادیون کے شوہر تہے اور حضرت علی صرف
ایک صاحبزادی کے اور یہہ بہی ظاہر ہی ہے کہ حضرت فاطمہؑ جناب والا کے زعم مبارک
مین نہ معصومہ تہین نہ ازواج حضرت عثمان سے افضل اور نہ مرتبہ حضرت عائشہ اور حفصہ پر فوقیت
رکہتی تہین اور جبکہ صورت حال یہہ ہے تو حضرت علیکو حضرت فاطمہ سے نکاح کرنیسے بجز ذلت اور
وقت کے عزت ہی کیا ہوئی جیسا صاحب تحفہ نے فرمایا ہی عقب حضرت زہرا بر حضرت امیر در مقدمات
خانگی بارہا بوقوع آمدہ از انجملہ وقتیکہ خطبہ بنت ابی جہل برای خود نمودند حضرت زہرا گریان
پیش پدر خود رفت و بہمین تقریب آنجناب این خطبہ فرمود آگاہ باش بدرستی فاطمہ گوشت پارہ است
از من ایذا میرساند مرا چیزیکہ ایذا میدہد و متردد میکند مرا چیزیکہ متردد کند اورا پس کسیکہ بغضب آورد اورا

بغضب آوردمرا اور حق سبحانہ تعالی نے صریحا سورۂ احزاب پارۂ ۲۲ کے چوتھے
رکوع مین یہ ارشاد کیا ہے کہ بیشک جو لوگ رنج دیتے ہین اللہ کو اور رنج دیتے ہین اوسکے
رسول کو دور کرتا ہے اللہ تعالی اون موذیونکو اپنی رحمت سے دنیا اور آخرت مین اور تیار کیا ہے
اونکے واسطے آخرت مین عذاب ذلیل کرنیوالا کھلا کھلا ظاہر ہے کہ موافق آپ کے مذہب کے حضرت
فاطمہ سے نکاح کرنا حضرت علی کیواسطے نرا شکنجۂ ظلم تہا اسلئے اوّل تو جس نعمت نکو تزویج کو حقتعالی
نے روا رکہا تہا اس سے اپنے کو محروم کرنا دوسرے غضب حضرت فاطمہ سے ہر وقت ڈرنا اسواسطے
کہ چاہا ہو ارادہ حضرت فاطمہ کے دکھ دینے کا نہو مگر ادہر اونکا دل دکہا اور اونکو ایذا پہونچی اودہر
دین و دنیا گئی اور موافق آپ کے اعتقاد کے ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کو پہلے
سے معلوم نہ تہا کہ حضرت فاطمہ سے نکاح کرنے مین ایسی قباحت پیدا ہوگی اسلئے کہ وہ مصیبت
تو اوسوقت ظاہر ہوئی جب حضرت علی نے خطبہ بنت ابی جہل سے کیا مگر حضرت عمر تو بڑے عاقل
تھے اور تجربہ بھی کر چکے تھے وہ حضرت فاطمہ کی صاحبزادی کی خواستگاری کے پیچھے اسکا خیال
نکرتے کہ اگر ہمنے نکاح بھی کیا اور شاید کوئی ایسا امر واقع ہوا کہ حضرت کلثوم اپنی مان سے شاکی قیا
مت کو ہوئین اور عرصہ قیامت مین اونکا دل دکہا تو اوسی حدیث کے لپیٹ مین آجائین گے جو حضرت
علی کے ڈرانیکو رسول خدا نے فرمائی تھی تو مین سمجہتا ہون کہ حضرت عمر نے ضرور خیال فرمایا ہوگا
مگر ہان شاید جو حضرت عمر ہی سے مراد حدیث و غضب فاطمہ کی صاحب تحفہ نے اخذ کی ہین تو البتہ
حضرت عمر نے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ اگر ہم عمداً غضب مین لانیکا قصد کرینگے تو داخل حدیث ہونگے
ورنہ حضرت فاطمہ لاکھ دفعہ غضب مین آیا کرین جسطرح حضرت ابوبکر نہین ڈرے ہمکو کیا ڈر ہے
تو ممکن ہے اب رہی یہ بات کہ جناب رسول خدا نے فرمایا تہا کہ قیامت کے روز کسیکی قرابت باقی
نرہیگی مگر میری قرابت تو فضل الہی سے وہ مرتبہ تو اونکو حاصل ہی تہا کہ وہ ام المومنین حضرت
حفصہ کے باوا تھے اور جناب رسول خدا صلعم سے قرابت سسر کی رکھتے تھے ایسی صورت
مین حضرت کلثوم کے ساتھ نکاح کرنیکی حاجت ہی کیا رہی تھی اگر وہ حضرت کلثوم سے نکاح کرتے

صفحہ (۲۴۷) تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ ...

تو حضرت علیؑ یا فاطمہؑ کے داماد ہوئے نہ کہ حضرت رسول خدا کے اور اگر نانا تک رشتہ
کا اثر آپ کے خیال محال مین آسکتا ہے تو پھر کیا کہنا ہے حضرت عمر کے ان باپ
بھی حضرت رسول اللہ کا نانا ہو گیا اور قیامت تک باقی رہیگا اور باوجود کفر اور
سجدہ بت وہ دونون بھی بہشتی ہو جائینگے بمبارکباد اگر مزاج اقدس مکدر نہو تو
یہہ بھی مین عرض کرون کہ ہر گاہ حضرت فاطمہؑ صلواۃ اللہ علیہا کو آپ حضرت عمر سے
پست مرتبہ یا ہم مرتبہ سمجھتے ہون تو پھر حضرت ام کلثومؑ کو تو بدرجہ اولا وہ ہمرتبہ نہین
ہو سکتا تھا اسلئے کہ حضرت فاطمہؑ سے آپ کی زعم مبارک مین وہ ایک زینہ گھٹ
کر تھین تو وہ بزرگی جو کھینچ کھانچ کے آپ فاطمہ کو دین کہان باقی تھی جو حضرت عمر کو انکے
ساتھ نکاح کرنے مین راغب کرتی تا ان آپ کے تطویل کلام اور براہین نے حساب
سے یہہ نتیجہ دور از صواب نکلتا ہے کہ درمیان حضرت علی و حضرت عمر کے ایسا اتحاد
تھا کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی کا بلا تکلف حضرت عمر سے نکاح کر دیا تو ہر شخص
جسکو ذرہ برابر عقل ہے اوسکو سراسر استعجاب ہوگا خصوصاً جنہون نے ہندوستان
کی تاریخ پڑھی ہے وہ تو آپ کے ایسے نتیجہ نکالنے سے حیران ہو جائینگے کیونکہ وہ تجربہ سے
جانتے ہین کہ ہمارے بادشاہون نے بڑے چوٹی کے چھتریون سے لڑکیان لین اور انسے
نکاح کیا اور انہین چھتری کماریون سے ہمارے اور بادشاہ پیدا ہوی تو بھی جن لوگون
سے لڑکیان لی گئین وہ اپنی ذلت و رسوائی اپنی قوم مین سمجھا کیئے اور ہرگز اپنے داماد
اور نواسون سے متحد نہین ہوئے اور برابر لڑکیون کے لینے والون کو جابر اور ظالم
اور خود اپنے اور اپنے بیٹیون کو مظلوم سمجھا کئے اور ہرگز ہرگز ان راجپوتون اور
بادشاہون مین وہ اتحاد نہین ہوا جو رشتہ دارون مین ہوتا ہے اور اگر یہہ گمان آپ
کے ذریعے خلجان ہو کہ درمیان کافر و مومنین کے نکاح جائز نہین ہے یا بسبب تقیہ
شیعہ اسکو جائز نہین رکھتے کہ شیعہ کی دختر اہل سنت سے منکوح ہو تو پہلے مین شر ہونگا

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور تب عرض کرونگا کہ ایسے زمانہ مین کہ حضرت عمر بادشاہ وقت
اور حاکم عصر تھے اور جناب امیر علیہ السلام ادنی رعیت اور جسطرح وہ ترک
خلافت پر مجبور ہو چکے تھے تزویج حضرت کلثوم پر بھی مضطر ہوے تو گناہ کیا ہوا
یہہ اور بات ہے کہ آپ کے نزدیک مضطر نہوے ہون یا اپنی بات بنانیکو اس موقع
پھر کہنے لگین کہ رعیت چہ معنی وار حضرت علی حضرت عمر کے دوست یک مغز یک پوست
تھے مگر جا ہو کچھ بھی ہو بجز دو درجون کے تیسرا ہو نہین سکتا بادشاہ کا یا رعیت کا
پس بادشاہ کسی اپنے رعیت کو اپنا دوست بنائے تو بھی رتبہ رعیت کا ساقط نہین
ہو سکتا اور قہر و غضب سلطانی پر دستی یاری نہین چل سکتی پس آپ جو چاہین
فرمایئن مگر ہمارے نزدیک تو حضرت علی علیہ السلام کا وہی حال تھا ٭ بدست عمر بود
یک ریسمان ٭ دگر در کف خالد پہلوان ٭ فگندند در گردن شیر نر ٭ کشیدند اورا
بر بو بکر ٭ پس اگر جناب امیر علیہ السلام حضرت کلثوم کو جیسا آپ کا خیال ہے منکوحہ
بھی کرتے تو بوجہ اضطرار خدا اور رسول کے نزدیک مورد الزام نہوتے اور نہ اوس نکاح
سے نکاح آیندہ کے لئے جائز ہوتا بھلا کسی ہندو سے تو پوچھئے کہ بادشاہون اسلام کے
ساتھ جو چھتریون کی دخترون کا بیاہ ہو گیا تو اب ہندو عورتون کا مسلمانون سے بیاہ کرنا
جائز ہے غرضکہ کسی پہلو سے اگر بقول آپ کے حضرت عمر کا نکاح حضرت فاطمہ کی صاحبزادی
ام کلثوم صلواۃ اللہ علیہا سے ہو بھی ہوتا تو حضرت عمر کی ہمارے نزدیک فضیلت رہتی
نہ اتحاد جناب مولای مومنین سے ثابت ہوتا اور حقیقت حال تو وہ ہے جو ابن ماجہ
اور ابن داؤد نے لکھا ہے کہ کلثوم دو ہین ایک دختر راہب دوسری دختر ابن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ پس نکاح ہوا دختر علی کا ہمراہ محمد پسر جعفر طیار اور دختر راہب کا ہمراہ

حضرت عمر بن خطاب اور یون تو جو سرکار اپنے ذہن مبارک مین سمجھہ لین ہمارا کیا مقدور کہ آپ کے دل سے دور کرین اور آپ کے دماغ کو ایسی خیال محال سے پاک کرین جبکہ مومن کفار سے عاجز اکر کہہ پڑتے ہین ۵ ولت بابت پرستی خو گرفت است مسلمان بودنت امکان نباشد * تو ہم آپ کے مسلمہ کو غیر مسلمہ کیونکر ٹھہرا سکتے ہین —

آیات بینات از الفاظ اب ہم بصیر فضایل صفحہ ۲ سطر اول تا لفظ شروع کرتے ہین صفحہ مذکور سطر ۲ —

آیت اخری بہت اچھا بہت بہتر بہت خوب ہین بھی بدل اون فضایل سننے کا بہت مشتاق ہون مگر بمنت عرض کرتا ہون کہ اون فضایل کو ایسی صورت مین نہ ڈالئے جسطرح لکھنو کے عجایب خانہ مین ہندوستان کی مختلف صورتون کے رہنے والے کھڑے کیئے گئے ہین اور ادنسے جو حقیقت حال کو نہین جانتے لباس ٹوپیان پہنے تلوار برچھی لئے یا زیور سے آراستہ و پیراستہ دیکھکر دھوکھا کہا جاتے ہین اور اون اتصاویر کو زندہ باور کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ بولا چاہتے ہین مگر جو ہین غریب نزدیک جاکر دیکھتی یا نری حماقت سے تصاویر کو ڈہلے در نتے ٹٹولتی ہین تو معلوم کرتے ہین کہ نہ اونکو حس ہے نہ حرکت اگر کہین آپ نے بھی ایسی ہی صنعت کی تو ہم یا کوئی عقلمند تو نہ مانیگا مگر نا سمجھہ اور بے عقل سودہ مانین ہم کو اون کی ذہن پر تصرف نہین ہے —

ایات بینات از الفاظ لیکن جسقدر فضایل صفحہ ۲ سطر ۲ تا الفاظ فضیلت کو ثابت کرتا ہے صفحہ ۳ سطر ۴ و ۵ —

آیت اخری لیکن کی تو ایکہی ہوئی اور اس دعوی کا تو کچھہ ٹھکانا ہی نہین کہ فضایل اون اون صحابہ کے جنکے شیعہ قایل نہین ہین حضرت نے اتبک لکھے ہون مگر اون صحابہ کے فضایل جنکے شیعہ قایل ہین آپ نے اپنے جودت ذہن اور حدت ذکا سے ایسے صحابہ کی سرجنکی بزرگی پر ہماری بازار راستی مین بٹہ لگا ہے مینڈھے ہین

سو آپ کو اختیار ہے کہ خوش ہو لین اور ہم بھی کہتے ہین کہ آپ بہت خوش ہون
ہم آپ کی طرح اپنا تالی نہین کر سکتے اور ایسا دعوی کرنا جناب عالی ہی پر موقوف
نہین ہے صاحب تحفہ نے بھی بتکرار یون ہی ادعا کیا تہا چنانچہ میری گذارش پر
بارھوان باب تحفہ اثناعشریہ کا جو تولا و تبرا مین ہے گواہ ہے اور حضور کے
تحریر دلپذیر نے جو قدرت خدا کی آپ کو دکہلائی ہو گی وہ اس نظر سے کہ سرکار
روشن ضمیر ہین دیدہ دوربین سے آپنے دیکہی ہو گی ہم کو تو پہلے ہی سے خدا کے
قدرت نظر آرہی ہے ہان اگر قدرت الہی ہم کو نہ سوجہتی ہولی تو ہم بھی حضور ہی
کیطرح ہوتے اور آپ کی لطافت تحریر اور بلاغت تقریر کی اوسی طرح منتظر
رہتے جیسے آپ کے سرآمد صحابہ اور خلفاء نامدار جو باین ہمہ کہ شجر و حجر سے صدا
السلام علیکم یا رسول اللہ بلیشہ سنتی مگر برسون بندۂ بت رہے اور قایل رسالت ہوئے
البتہ اگر آپ نے اونکے زمانہ مین دعوی قدرت نمائی کیا ہوتا تو وہ قدرت الہی
دیکہتی اگر آپ کی سرکار مین انصاف کا کچہہ بھی اعتبار ہوتا تو ہرگز یہہ زبان پر نہ آتا
کہ دشمن کے فضایل دشمن اپنے کتابون مین لکہے گا اور دشمن کے دوست کو
موقع ڈہونڈہ دینے کا دیویگا افسوس تو اسپر زیادہ ہے کہ آپ ہمپر تو الزام
دیتے ہین اور اپنا حال کچہہ بھی نہین دیکہتے جناب من جبکہ ہم واقعی اون صحابہ سے
جنکے فضایل کے بانی پر آپ ہمکو مجبور کرتے ہین فہرست صحابیت سے خارج کرتے
ہین یا بقول آپکے اونسے حد سے زیادہ دشمنی رکہتے ہین تو آپ کے صرف
فرمانے سے اونکے فضایل کے کیونکر قایل ہو جائین غور تو فرمایئے کہ جنسے آپکو محبت
ہے اونکے معائب اور مطاعن ہین جو ہم عرض کرین آپ مانینگے اور اگر اون
کے ثبوت مین آپ کی کتابون کا حوالہ دین تو سچ جانینگے یا آخر کو ہم کتاب
بھی کہول کر دکہلا دین تو باور ہو گا نازم بر این کلمۂ حق اے جناب ہم تو کتاب

ہین دیکھکر مقر بھی ہوتے ہین اور اپنے عالم کے قول کو بقول آپ کے مان لیتے
ہین مگر سرکار اپنے دربار کا حال دیکھین کہ ہر بات سے پکار پکار انکار ہے صاحب
تحفہ فرماتے ہین ہرگز نہ مانو ہرگز نہ مانو شیعون نے سنی بنکر کتابین لکھ ڈالین
ہین یا سنیون کی کتابون مین مضامین گھٹا بڑہا دئے ہین پس نہ تواریخ کا اعتبار
کرو نہ کسی عالم کی کتاب پر بھروسہ کرو مگر جو کچھ بڑے جھید متعصب نے لکھا ہو اوسکو
مانو ایسی صورت مین ہم پر ملامت کرنا دور از انصاف ہے ۵ جانم فدای
نرگس تو باد پھر آن خون میکند ہزار پشیمان نمی شود ٭ افسوس کہ آپ کو یہہ بھی
یاد نرہا کہ سلطان العلما کا خطاب جناب غفران مآب مولوی سید دلدار علی طاب ثراہ کی فرزند
ارجمند کا ہی اور صوارم کتاب جناب غفران مآب کی ہے جب بوجہ غیض و غضب اتنا بھی دھیان مین رکھتے
تو اونکی کتاب صوارم کی فقرات جو آپنے اپنی تصدیق مضامین مین نقل فرمائی اونکے سمجھنے کی غصہ نے مہلت
نہ دی یا اونسے شاید آپ خیال شریف مین آپکے قول کی تصدیق ہوسے ہو تو
ہوئی ہو ہم تو آپ بھی خدا کو حاضر و ناظر جانکر لکھتے ہین کہ جن صحابہ کا آپ ہمین حد سے
زیادہ دشمن جانتے ہین اون کے فضایل مین جا ہو جتنے آپ نے کھینچ کھانچ
کی ہو اون سے جناب غفران مآب کی قول کی تردید نہین ہوئی اور نہ انشاء
اللہ ہو گی یہہ اور امر ہے کہ آپ کے مذہب والے راویون سے کوئی حدیث
ہماری کتابون مین نقل کی گئی ہو اور غرض اوس سے ہمارے عالم کی یہہ رہا
ہو کہ جواب الزامی دیا جاے اور اوسکو آپ اپنی مطلب کی تصرالین اور
کسی پیرایہ مین چاہین ڈہالین ہم کو فضل الہی سے صرف گنا ہی نہین آتا ہم تو کو
کی کسر بھی نکال سکتے ہین مگر نہایت عجز سے عرض کرتے ہین این از تو آید و اناز
ترا میدانند قلم ملازمان والا کے ہاتھ مین ہے جو چاہین ارقام فرمائین اور
ایک کو دس یا دس کو دس بڑہا کے سو ارشاد کرین مگر واقع تو یہہ ہے کہ ہمارے پہلے

حصہ کا جیسا جناب غفران مآب نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو سمجھو نقشہ ہے حضور نے جن روایتون کو سوسے زیادہ گنا ہے اونمین حضرت صدیق کی شان مبارک مین صرف آیت غار ہے کہ جس مین سرکار نے بڑے بڑے گوہر مطالب اپنے بحر کمال کے لوگون کو دکہلا ہین یا قول جناب امیر علیہ السلام للہ بلاء کو زبردستی مفید حضرت صدیق ٹھہرایا ہے یا قول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جو دربارہ حِلیہ تلوار ہے فضیلت صدیق اکبر کی گرمی ہے یا حضرات خلیفہ اوّل وثانی کو جناب رسول خدا کا سمع وبصر سنوانا چاہا ہے یا روایات اامان عادلان سے بحث فرمائی ہے یا حضرت عمر کی بُرائی نکاح حضرت کلثوم صلواۃ اللہ علیہا سے نکالنی چاہی ہے سو جو کچھ اونمین راویون کے کلام نفی مین ہین اونسے جا ہو جو اثبات آپ پیدا کرتے ہون وہ بے اصل ہین مگر شمار مین وہ صرف تین دو ہی چہہ ہین لیکن اگر اون کے نسبت آپ مدعی ہون کہ وہ نتائج افکار سرکار ہین تو خطا معاف وہ تو مولوی رحمت اللہ صاحب کا اولش ہے اگر جناب والا کو عدول ہو تو صفحہ ۱۴۱ سے ۲۶۴ تک اعجاز عیسوی مطبوعہ ۱۲۸۱ حاضر ہے جو کچھ اونہون نے ۱۰ صفحہ مین مختصر کیا تھا اوسکو حضور نے ۱۶۴ مین مطوّل فرمایا ہے اگر گران نہ گذری تو ارباب انصاف ترازو مین آپ کی تقریر اور ہمارے اس گذارش کو تولین تو البتہ دیکھ لین گے کہ کس کا پلہ بھاری ہے اس مقام پر انصافاً میری اس گذارش کو سنئے کہ باوصف اس کے کہ آپ کو جناب امیر علیہ السلام سے ادعائے محبت ہے خلیفہ چہارم بھی آپ اون کو مانتے ہین مگر بااین ہمہ جب ہم اونہین جناب امیر علیہ السلام کے فضائل کی حدیث پیش کرتے ہین تو صرف اس خیال سے کہ کہین یہہ نتیجہ نہ نکل پڑے کہ جانشینی رسول خدا کے لئے صرف حضرت علی مستحق سمجھے کیسا کیسا آپ گھبراتے ہین اور اس دور اندیشی سے کہ اوس حدیث یا روایت سے کوئی ایسی فضیلت حضرت علی مین پیدا نہو جائے جو فضائل اصحاب ثلاثہ سے بڑھ جائے ہماری پیش کی ہوئی

حدیث مین کس قدر آپ تحریف لفظی اور معنوی کر کے نکمی کرتے ہین اونہین مانتے تو
ایسی صورت مین جب ہم کو دشمن سرکار خلفاے نامدار بھی آپ کہتے ہین تو اونکے
محامد کا اقرار ہم سے کس راہ سے چاہتے ہین اور ہم کو اگر کوئی ضعیف قول کسی کا ہو
اوسکی تاویل کرنے مین گنہگار ٹھہراتے ہین ع ای سست نازجرعہ خود را بروی خاک
مفگن کہ پاے لغزبزرگان دین بود *—
آیات بینات از الفاظ چنانچہ ہم نے اپنے صفحہ ۳ سطر ۹ مین تا الفاظ لبغض کو
کتنا دخل دیا ہے صفحہ ۳ سطر ۹—
آیت اخری آپنے بہت اچھا التزام کیا ہے مگر ہنوز یہہ سمجھنا باقی ہے کہ
مراد صحابہ سے آپ نے کیا رکھی ہے آیا آپ نے اون سب کو صحابہ مین سمیٹ
رکھا ہے جنھون نے جناب رسول خدا کی زیارت کی اور صحبت مین رہے اور چاہو
اون مین سے آخر کو موافق رہے یا منافق تو البتہ ہم کو منافقین اور معاندین اور
فاسقین کے فضایل مین بحکم محکم حق تعالے کلام ہوگا بہتر ہوتا کہ آپ تشریح فرمادیتے
مگر چونکہ آپ نے تعریف صحابہ کو کسی ایسے مصلحت سے جو آپ کی سمجھ مین آپکے
مضامین آفرینی کے لیئے مفید ہو پردۂ اخفا مین رکھا ہے یا اس نظر سے کہ عوام کو
یہہ یقین ہوجاوے کہ ہم سواے اہل بیت اطہار رسول مختار کے کسی ایک کے
بھی صحابۂ رسول سے چاہو وہ مہاجرین سے ہون یا انصار سے فضایل کو قبول
نہین کرتے لہذا ہم کو لازم آیا کہ ہم ہی عرض کردین سنئے وہ تمامی صحابہ جو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف حضوری سے ممتاز ہو کر اپنے
خلوص ایمان پر قایم رہے اور اون مین سے وہ سب جو جناب رسول خدا کی رفاقت
اور محبت مین شہید ہوئے یا جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لیگئے
اور اون مین سے جو بعد وقوع قیامت انتقال جناب رسول خدا ونداستعال ایجاد

صدق و یقین و اعانت و رفاقت جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام عہد خم غدیر
پر بلا مکر و تزویر قایم رہے اون سب کے فضایل ہمارے نزدیک مسلم ہین اور ہم
اون سب پر بعد نماز یہہ کہکر السلام علیکم یا انصار رسول اللہ تسلیمات بجا لاتے
ہین مگر لاریب لاشک اوس گروہ صحابہ کے جو سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے
قایم کرنے خلافت حضرت ابوبکر صدیق کے جمع ہوئے تھے اور جنہون نے اصول
امامت سے انکار کیا اور خلاف شریعت اعانت خلفاء ثلثہ کی کی اور مسایل شرعی
مخترعہ خلفاء ثلاثہ پر عمل کرتے رہے اور جن صحابہ نے حضرت عثمان کو قتل کیا
اور جنہون نے حضرت علیؑ کو بعد حضرت عثمان کے خود ہی خلیفہ قرار دیکر بیعت
کی اور پھر نقض بیعت کرکے حضرت عایشہ کو ترغیب دی اور جنگ جمل مین حضرت
علی سے لڑنے کو لائے اور اونکی پیروی مین حضرت علی سے لڑے اور پھر معاویہ کے
طرفدار بنے اور پھی اونکو جو حضرت امام حسن علیہ السلام کا ساتھ چھوڑ گئے اور حضرت
امام حسین علیہ السلام کے شہید کرنے مین شریک ہوئے ضرور اونسے فضایل ہے
جو جمہور صحابہ کی شان مین ہین محروم اور مایوس سمجھتے ہین اور کچھ شک نہین ہے
کہ ہم اون صحابہ سے بیزاری کرتے ہین اور اپنے خدا سے پناہ مانگتے ہین کہ اون
کی ولا ہمارے دل مین نہ آئے اور ہم اسکا بہ کمال خوشی اقرار کرتے ہین کہ جن صحابہ
نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی + نہ شُدہ بلکہ
کی لی اور نہ منگل کی لی ۰ بکل عہد سے رہ سقیفہ کی لی ۰۰ نہ تو وہ جناب رسول خدا کی
رحلت پر ملول ہوئے نہ تجہیز و تکفین رسالت مآب مین شریک و مشغول ہوئے
مگر اس پر تل بیٹھی کہ رسول خدا نے جو بہ کمال اہتمام جناب امیر علیہ السلام کو امام اور
قایم مقام قرار دیا تھا اوسکو میٹ دین اور اپنون مین سے کسی کو پادشاہ
بنا دین اور اسکی پروا نہ کی کہ دین اسلام چاہے رہے چاہے جاوے اور پھر برابر

ایسی فکرمین قایم رہے یہانتک کہ بعد خلفاء ثلاثہ کے بھی اونکو گوارا نہوا کہ حضرت
علی کی خلافت ظاہری قایم رہتے حرم محترم جناب رسول خدا کو بہکایا جہوٹی
قسم کہا کے اوس محبوبہ رسول اللہ کو عدول حکم ٹہراکے مرتکب اسکا کیا کہ
وہ گہر سے نکلین اور اونٹ پر چڑہا کے میدان قتال مین کہڑا کردیا اور حضرت
فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کو دربدر پہرایا اہہ اہہ انسو رُلایا حضرت محسن کا حمل
ساقط کیا اور حقوق اہلبیت ضبط کرکے حضرت امام حسن کو زہر دلوایا
جنازے پر تیر چلائے روضہ رسول اللہ مین دفن ہونے نہ دیا جناب امام حسین
علیہ السلام کو شہید کردایا اور نواسیون رسول خدا کو بی پردہ و بے مقنعہ لئے پہرے
ہم تو ایسی سخت بیزار ہین اور تبرا کرتے ہین کہ اگر ایسی اشخاص سے محبت رکھنے کا
نام بقول اپکے اسلام ہے تو ہمارا اوس اسلام کو جنہین محبت ایسے لوگونکی ضرور ہے
دور سے سلام ہے ہم اوس دین اسلام کے قایل ہین جنمین خدا وحدہ لاشریک
اور عادل مانا گیا ہے اور انبیا کی عظمت قبول کی گئی ہو اور خاتم الرسول حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ایمہ اثنا عشر منجانب حق تعالے امام
اور ہادی صراط المستقیم ہین اور قیامت برحق ہے اور یہہ تو اپ کا نرا دعوی ہے
دعوی ہو کہ جن صحابہ سے ہم کو نفرت اور جنکی صحبت سے ہم دور ہین اونکی فضایل آیات
بینات اپنے اوراق مین ہم کو یا اپنے تابعین اور معترفین کو ہماری کتابون سے
دکہلا دی مجہے کچہہ بھی شبہہ نہین ہو کہ جو کوئی ایسے دعوی کو سنیگا وہ ضرور ہنسیگا
اگر اور کچہہ نہین تو اتنا تو کہیگا کہ عبد اللہ ابن زیاد جسنے فوج حضرت امام حسین
علیہ السلام کے مقابلہ کو بہجوائے اور عمر ابن سعد جو معرکہ کربلا مین سپہ سالار فوج
تہا اور شمر جسنے جگر گوشہ رسول خدا کو اپنے ہاتہہ سے شہید کیا یہ ہو وہ داخل فہرست
صحابہ ہون مگر اون فضایل مین جو حق صحابہ مین وارد ہین بقصد و بقصور جنابایات مرقومہ

بالا محروم ہونگے جب یہانتک مین نے بیان کیا کہ ہم کس قسم کے اشخاص کو فضایل
جمہور صحابہ سے خارج جانتے ہین تو پہلی آپ کی مسلمہ حدیث کو جو حصہ اول مین آپ
نے پیش کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب
مثل ستارون کے ہین اور اونمین سے جس کسی کی پیروی میری امت مین سے
کوئی کریگا نجات پائیگا یاد دلاتا ہون اور بعد اوس کے بعد ادب پوچھتا ہون
کہ اگر مین کہون کہ عبد اللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد اور شمر اصحاب رسول اللہ
تھے اور اونکے فضایل کی انہی سندین مین آپ کی کتابون سے لاونگا کہ آپ
سنتے سنتے اور دیکھتے دیکھتے تھک جاوین اور اونکی اقتدا آپ کو ضرور ہے تو آپ
مجھے کیا سمجھین گے ظاہر ہے کہ آپ میرے دعوی کو لغو جانین گے مگر کیون اسواسطے
کہ ہر طرح اور ہر طریق سے آپ مطمئن ہین کہ عبد اللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد
اور شمر نے کیا سلوک جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام سے کئے ہین لیکن
جب مین اصرار کرکے یہہ عرض کرون کہ خیر عبد اللہ ابن زیاد اور شمر کے بابت
پھر گفتگو کرونگا مگر عمر ابن سعد کی بابت تو لگی باتہہ سنئے کہ حضرت رسول خدا نے
عمر ابن سعد کو دعاے برکت دی ہے تو آپ مانیئے گا اور جا ہو جسطرح مین مشہور ہون
یا دور فرمائیگا مین تو سمجھتا ہون کہ آپ مجھے جھٹلائینگے لیکن اگر مین صفحہ ۲۷
منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ مطبوعہ مطبع نول کشور کو کھول کے یہہ لکھا
ہوا دکھلا دون کہ حضرت نے ایک روز عمر بن سعد کی سر پر اپنا دست مبارک
پھیرا اور برکت کیواسطے دعا کی اوسکو پڑہ کرکے آپ مان جائینگے اور قایل
ہوجائینگے مین تو سمجھتا ہون کہ اوسوقت بھی آپ نہ مانین گے اور اس فکر مین
غلطان و پیچان ہونگے کہ جس عمر سعد کا ذکر ہے کوئی اور ہوگا اور جب مین یہہ کہون
کہ کوئی اگر دوسرا ہے تو اوسکا آپ نشان دیجئے اور آپ کو نشان نہ ملیگا تو پھر آپ

تاویل کرین گے یا بلا کسر قبول کرین گے کہ واقعی عمر ابن سعد محارب جناب سیدالشہدا کے حق مین حدیث مذکورہ ہے پھر اگر مان لیجیگا تو آپ کو چاہئے ہوگا اوسکے نام کو رضی اللہ عنہ کے ساتھ لیجیئے اور محاربت جناب سیدالشہدا سے بچانیکی فکر فرمائیے ۔ عمر بن سعد و عبداللہ بن زیاد و شمر تینونکو چھوڑ کے مین سوال کرون کہ یا حضرت مالک بن نویرہ کی آپ تقلید کرین تو ہدایت آپ پاوین گے تو آپ فوراً یہی کہین گے کہ استغفر اللہ اوسنے تو بعد انتقال جناب رسول خدا کے خوشی منائی تھی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اوسکو قتل کروا ڈالا وہ منافق تھا الا مین عرض کرون کہ نہین جناب وہ منافق نہ تھا حضور غلطی کرتے ہین ذرا تامل فرمائیے اور باب مطاعن صحابہ مین صدیق اکبر کے دوسرے طعن کے جواب مین جو تحفہ مین مرقوم ہے ملاحظہ فرمائیے صریح یہہ لکھا ہے

مالک بن نویرہ را کہ بامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریاست البطاح و خدمت اخذ

صدقات سکان آن نواح بوی تعلق داشت پس کیا منافق کو جناب رسول خدا نے عامل مقرر فرمایا تھا اور اگر منافق نہین کافر کو جناب رسول خدا عامل مقرر فرمانیکا معمول رکھتے تھے تو پھر جب وہ منافق ہے تھا تو حضرت عمر و ابو قتادہ انصاری برآشفتہ ہوے چنانچہ صاحب تحفہ نے خود اسکا اقرار کیا ہے کہ جب مالک بن نویرہ کی قتل کی خبر آئی تو ابو قتادہ

انصاری برآشفتہ نیز بدار الخلافت آمد و خالد را تخطیہ نمود و عمر ابن الخطاب در اول وہلہ ہمین رای داشت گفت این

قتل بیجا واقع ہست تو معلوم نہین کہ آپ کسقدر تاویلونکا طومار باندھین گے اور خواہ مخواہ اس ایسی اوسکو صحابہ مین شمار کرانی پر مجبور ہون تو سوا اسکے کہ اوسکے اقتدار رسول خدا کی وفات پر انکو کہنے پھر خالد اور حضرت صدیق کی بابت مخمصہ مین پڑجائین گے منافق یا مرتد بحضر اسنے پر مجبور رہون گے اور جب آپ کے واسطے تاویلونکا میدان اوسقدر وسیع ہے جیسا طعن دوم مذکورہ بالا کو تاویلات بعیدہ سے صاحب تحفہ نے اوٹھانا چاہا تو ہمکو

آپ کیون الزام دیتے ہین کہ جسکو ہم برا سمجھتے ہین اونکی مدح ہین اگر بالفرض محال
کوئی ضعیف روایت ہو بھی تو ہم اوسکا قلع وقمع نکرین ماننے نہ ماننے کا تو آپکو اختیار
ہے اور لانسلم کا علاج نہین مگر یہہ ہم نے اچھی طرح ثابت کردیا کہ جس امر کو آپ
تسلیم کرچکے ہین اوسکے خلاف جب کوئی امر بیان کیا جائے اور آپ کی کتابون
سے ثابت کیا جائے تو آپ نہ مانینگی پہلے اپنی ہی کتاب کو بے اعتبار کہین گے
جب اوسکے اعتبار کرنے پر ناچار ہون گے تو روایت کو
ضعیف کہین گے اور اگر قوت ثابت ہو گئی تو پہر اوسکی ایسی تاویل
کرین گے جیسے عرض کرتا ہون صاحب تحفہ فرماتے ہین ؛ اہل سنت
قاطبتاً اجماع دارند بر انکہ معاویہ بن ابی سفیان از ابتداے
امامت حضرت امیر تا غایت تفویض حضرت امام حسن باو از بغاۃ
بود اور چند سطر کے بعد تحریر کرتے ہین ؛ آمدیم بر اینکہ چون اورا باغی دطلب
میدانند پس چرا لعن اونمی کنند جوابش آنکہ نزد اہل سنت بہیچ اہل کبیرہ را لعن
جایز نیست بالخصوص آن شخص باغی ہم مرتکب کبیرہ است اورا چرا لعن کنند ؛
پس اسمین کچہ شبہہ نہین رہا کہ صاحب تحفہ نی معاویہ کو ابتدای خلافت جناب امیر سے
اوسوقت تک کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے ترک خلافت کی باغی قرار دیا ہے اب معلوم
نہین کہ اگر کوئی حدیث اصحابی کالنجوم پر عمل کرکے اوس زمانہ مین معاویہ سے اقتدا کرتا
تو وہ ہدایت پاتا یا نہین اور اگر حضور اوس زمانہ مین خلعت مذہب سنت وجماعت
سے مخلع ہوتے تو معاویہ کے حق مین کیا ارشاد کرتے مگر چونکہ وہ زمانہ تو گیا گذرا ہوا
ورنہ واللہ اعلم صاحب تحفہ کی زبان سے معاویہ کے نسبت لفظ باغی کا نکلتا یا نہین
اور اوس کی سطوت او دبدبہ کے آگے مجال دم زدن رہتی یا نہین چونکہ بارہ سو برس
اوسکی مرنے پر ہو چکے تہے اسلئی باغی کا لفظ اونہون نے لکہتے تو لکہہ دیا مگر پہر لعنت کی صریح ہے لکہکر

نزد اہل سنت ہیچ مرتکب کبیرہ را لعن جائز نیست بالخصوص آن شخص باغی ہم مرتکب کبیرہ است او را چرا لعن کنند متمسک ایشان درین باب ہم کتاب اللہ و عترت است * اما الکتاب فقوله تعالی واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات مگر جیب آگے اور نہ بنائی بن پڑا تو سمجھ رہیہ کہتے ہی بنا ❊ آری لعن بالوصف در حق اہل کبائر آمدہ ست ❊ مثل الا لعنة الله علی الظالمین و فنجعل لعنة الله علی الکاذبین تو بھی یہہ کہکر بہر بچایا کہ این لعن در حقیقت لعن آن صفت ست نہ لعن صاحب صفت اور صاحب تحفہ کی اوس تدبیر بیان کی تصدیق کہ معاویہ اہل بغاوت سے تہا ہدایہ سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ صفحہ تاریخ الخلفاء کو محمد سمیع الدین خان کاکوروی نے تحریر کیا ہے کہ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ حق علی کے جانب تھا اور راؤن کے اسی عہد خلافت مین تو صاحب ہدایہ نے بہ نسبت تسلط اور غلبہ ناحق کے معاویہ کو سلاطین ظلمہ مین داخل کیا ہے مراد اوس سے وہی بغاوت ہے اور مولوی جامی نے لکھا ہے ؎ آن خلافی کہ داشت با حیدر ❊ در خلافت صحابی دیگر ❊ حق در آن جا بدست حیدر بود جنگ با او خطا و منکر بود ❊ این خلاف از مخالفان بپسند ❊ لیک از لعن و طعن لب دربند ❊ گر کسے را خدای لعنت کرد ❊ ہست لعن من و تو اشش در خور دی ور بفضل خدای شد ممتاز ❊ لعن ما جز بما نگردد باز ❊ بالجملہ صاحب تحفہ و مولوی جامی نے بی تکلف بغاوت کو معاویہ صاحب کے قبول کیا تھا مگر آفرین صد آفرین عمدة العلما زبدة الفضلا مسلم دین مبین شیخ نصیر الدین کو ہے جنہون نے اپنی کتاب قناعت بر عشر مین جس کی نسبت دعوی کیا ہے کہ حضور فیض معمور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پیش ہو کر سندی ہو گئی ہو کہ سب دہبے بغاوت کو یون دہو یا ہے کہ معاویہ

نہ ظالم بود نہ فاسق و بقول ایشان باغی بود کہ پیغمبر علیہ السلام عمار را فرمود تقتلک
الفئۃ الباغیۃ اما جواب دادہ اند کہ باغی نام طالب است زیرا چہ اوبیست
و اینجا بمعنی طلب است یعنی القوم الطالبۃ لدم عثمان رضی اللہ
عنہ وفی الحدیث انہ قال للمعاویۃ اللھم اجعلہ ھادیا
مھدیا واھد بہ اللھم علم المعاویۃ علم الکتاب
والحساب وقہ العذاب یعنی گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم برائے
معاویہ ای بار خدایا بگردان او را ہدایت یابندہ و ہدایت کنندہ و ہدایت بکن
بہ سبب او دیگران را ای بار خدایا علم بدہ برائے معاویہ علم کتاب و حساب و نگہ
دار او را از عذاب اب خاص ذباح قاتل سید الشہدا علیہ السلام کی بابت بھی جو انکی
بیان سے کتاب استیعاب مین بذیل ذکر ذی الجوشن جو لکھا ہے سنئے وقیل ان ابا
اسحاق لم یسمع حدیثہ من ابن شمر بن ذی الجوشن عن ابیہ لانہ
خرۃ حدیث یہ سنا بلکہ جو کچھ روایت کیا ہے وہ شمر بن ذی الجوشن بیٹے ہے اور
او سنے باپ سے بس ماشاء اللہ شمر بھی راویان حدیث سے قبول کیا گیا ہے ملاحظہ
ہو کہ کس خوبصورتی سے اور کیسی چست تاویل معاویہ صاحب کی حق مین فرمائی
گیئن ہین اور بغاوت اور ظلم کے دھبے کیسی عمدہ صابون سے چھوڑائے گئے
ہین اور کیسی صحیح اور بامعنی حدیث بھی جسم ہو بچائی گئی ہے جس سے زبان بند
کردی گئی اور عمر ابن سعد کے حق مین جو اوپر مین حدیث لکھہ آیا ہون اوس کی
سچائی پر بھی یقین دلایا میری اس قدر سامعہ خراشی سے تو ظاہر ہو گیا ہوگا کہ ہم ان
تمام اشخاص کو جا ہو دہ دربار جناب رسول مختار مین حاضر باش رہے ہون اور
اونھون نے مثل مالک بن نویرہ خدمت اخذ صدقات پر امتیاز پایا ہو یا کسی اور
خدمت سے اعزاز حاصل کیا ہو اور چاہو مثل معاویہ اور عمر ابن سعد کے اون کے

حق مین کوئی حدیث پائی گئی ہو صحابہ مین شمار نہ کرین گے اور جن اشخاص کے نسبت ہمارے پاس کھلا ہوا ثبوت انکار امامت ائمہ اثنا عشر اور اتلاف حقوق اہلبیت علیہم السلام کا ہے اون کے بابت جو کچھہ ثبوت بیان نشاری اور وفاداری کا پیش کیا جاویگا اوسپر نہایت احتیاط سے ہم نظر کرین گے اور اگر ہماری کسی کتاب مسلمہ مین کوئی شہادت دکھلائی جائیگی تو بڑی احتیاط سے ہم اوسکو دیکھین گے اور اگر خدانخواستہ ہم اوس کے انکار پر قادر نہوسکین گے تو اوس کی پھر تاویل کرینگے جیسے کہ ہم اوپر معاویہ کے متعلق آپ کے علما کی تاویل بیان کر چکے ہین پھر جب حال یہہ ہے تو آپ کا یہہ دعوی غلط ہے کہ آپ ہماری کتابون سے ایسے صحابہ کی فضایل نکال دین جو ہم پلہ معاویہ ہون اگر آپ تاویلات مین ہمارے مزاحمت کرنیکا قصد فرمائین تو ہم آپ سے پوچھین گے کہ اگر ایک عیسائی سورہ عنکبوت سے یہہ آیت وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ سورہ توبہ سے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ پڑہ کر مدعی ہو کہ ما این ہمہ کہ حق تعالے نے یہہ تم کو سمجھا دیا کہ ہم حضرت مسیح کو ابن اللہ کہتے ہین اور ہم کو اہل کتاب کہا اور ہمارے خدا کو تمہارا خدا کہا تو ہم کو تم مشرک نہین کہہ سکتے تو ظاہر ہے کہ آپ ہون یا ہم ظاہری معنی سے قطع نظر کرین گے اور احادیث سے تاویل خدا کے کلام کی کرکے زمرہ مشرکین سے اوس مدعی کو نہ نکلنے دین گے اور صاف صاف یہہ بھی آپ کو دکھلائین گے کہ شیخ نصیر الدین نے فتاوی برہنہ مین یہہ بھی لکھا ہے انچہ درمیان شان (صحابہ) از حرب و نزاع افتاد محامل تاویلات دارد پس یہہ کیسا تماشہ ہے کہ آپ اپنے مسلمات کے موافق کھلی

بھوی حرب و نزاع کی تاویلین کرکے مخفی کرین یا اونسے چشم پوشی کرین اور اگر ہمارے
یہان کے کسی کتاب مین کوئی فقرہ کسی شخص نے پایا یا کہ کسی مجتہد نے بلا حوالہ کسی
حدیث یا قول معصوم کے کسی ضرورت مذہبی یا خطاء اجتہادی یا نقص عقلی سے
لکھدیا ہو اوسکو ہمارے گلے کا ہار کردین اور اپنے عالمون کی رکاکت ذہن کا
تو مطلق وہیان نکرین اور اون مین جو اختلاف ہو اوسپر نظر نہ ڈالین اور ہمارے
علما کے فاضلانہ تحریر اور تقریر کو مضحکہ مین ڈالین اور صاحب تحفہ کی اس رائے
کو کہ خدا نے جو لعنت کا ذہین ظالمین پر کی وہ اون کے صفت ظلم و کذب
پر ہے نہ اونکی ذات پر واقعت خیال کرین اور اسپر مطلق توجہ نکرین کہ جھوٹھ
بولتا ہے اور وہ جھوٹھا کہلاتا ہے اور جھوٹھ بولنے کی سزا اوس کے ذات پر
ہوتی ہے اور جو چوری کی صفت کا مرتکب ہوتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے یہی
لعنت سے اوسکی ذات کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے تو ہمارا کیا اجارہ لیکن اگر یونہی
ہی لعنت صفت ظلم اور کذب پر حق تعالی نے فرمائی ہے تو الفاظ فضایل جو حق
تعالے نے صحابہ کیواسطے فرمائی اونکو بھی متعلق اوس صفت سے فرمائی جسکی وجہہ سے
حق تعالے خوش ہوا ان آئین ہمکو عذر نہین ہے کہ برنبای اس حدیث کے

لاتسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ
مد احدہم ولا نصیفہ اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوہم
غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم ومن
اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن
اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ

یعنے میرے یارون کو گالیان نہ دو قسم ہے اوس ذات کی
کہ جس کے دست قدرت مین میری جان ہے اگر تم مین سے کوئی مانند کوہ

احد کے نفقہ کرے تو بھی وہ ایک مد کے برابر بھی نہو گا بلکہ اوسکا نصف بھی نہو گا بارگاہ
الہی مین بمقابلہ میرے یاروں کے اور اونکو بعد میرے نشانہ نبناؤ جو کوئی اونکو
دوست رکھتے ہین اوسکو دوست رکھتو اور جو اونپر غضب کرے اور ایذا پہونچا
قسم ہے خدا کی تو اوسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے مجھے ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا
دی اور نزدیک ہے کہ حق تعالے اوسکو غضب کرے تمام اون لوگون کو جو ائمہ
اثنا عشر علیہم السّلام کی باوجود ایمان لانیکے منکر ہوگئے ہون جو خلیفہ و امام بنی
ہون اور حقوق اہلبیت علیہ السّلام ضبط کئے ہون بلا امتیاز نوعی اور لحاظ
اون کے افعال کے سب کو آپ اچھا سمجھکر شوق سے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
کہین مگر ہم جو اس حدیث کو صحیح قبول نہین کرتے اور اوس کے الفاظ ہی سے
اوسکو غلط یقین کرتے ہین کیونکہ ڈر جائین کہ ایسا شخص تک بھی جسنے بقول شاہ
عبد العزیز صاحب کے رسول خدا کی انتقال پر حنا بندی کی اور خوشی منائی ہو
داخل حدیث مرقومہ بالا ہے اور اوس کے حق مین بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے جو علم کان مایکون رکھتے تھے حدیث لا تتخذوا فرمائی ہے مگر چونکہ بار بار
قلم سرکار رہے یہ دل آزار صدا پیدا ہوتی ہے کہ شیعہ ولی عداوت صحابہ سے رکھتے
ہین اس سبب معلوم نہین ہوتا کہ مجھے کتنی جگہ برات کرنی پڑیگی لہذا مین اس موقع
پر بھی بتکرار عرض کرتا ہون کہ جمہور صحابہ سے خدا نہ کرے کہ شیعہ عداوت رکھین
اور ہرگز ہرگز شیعہ اثنا عشری اور بالخصوص فرقہ طریقہ جعفری تمام صحابہ سے
عداوت نہین رکھتے مگر اونہین سے جنکا ہم اوپر ذکر کر آئے عداوت رکھنے پر
بحکم محکم حق تعالے یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّی وَعَدُوَّکُمْ
اَوْلِیَاءَ و یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْکَافِرِینَ
اَوْلِیَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِینَ سورہ نساء یعنی اے ایمان والو نہ بناؤ کافرون

کو دوست مسلمانون کو چھوڑ کر عداوت رکہنے پر مامور ہین اور نیز یہ تعمیل
اوس حدیث کے جو مسلمہ اہل سنت ہے جسکا حوالہ صفحہ ۲۰ پر کتاب امداد الاحسان
مین مولوی امداد علیخان نے ایس آئی نے دیکہکر لکہا ہے کہ معجم اوسط مین حضرت
جابر رض سے روایت کیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کُلُّ نَفْسٍ تُحْشَرُ عَلٰی هَوَاهَا فَمَنْ هَوَى الْكَفَرَةَ فَهُوَ مَعَ الْكَفَرَةِ وَلَا
يَنْفَعُهُ عَمَلُهُ شَيْئًا یعنے کہا حضرت جابر نے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ ہر نفس حشر کیا جائیگا اپنی دوستی پر اور جو شخص دوست رکہتا ہے کافرونکو
پس وہ ساتھ کافرونکے ہے اور نفع نہ دیگا اوسکو علم اوسکا کچھہ اور نیز
دیلمی نے فردوس مین عبد اللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے کہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا أَحَبُّوا قَوْمًا حَتّٰى هَلَكُوا فِي حُبِّهِمْ فَلَا
تَكُونُوا مِثْلَهُمْ یعنی تحقیق ایک قوم نے دوست رکہا ایک قوم کو یہانتک
کہ ہلاک ہوگئے اونکی دوستی مین پس نہ ہو تم مانند اون کے تو اگر بموجب انہین
حدیثون کے ہم اونسے برات اور بیزاری کرین جو ہماری تحقیق و تدقیق مین فہرست
صحابیت سے نکل گئے ہین تو ہم پر کیا الزام ہے اور کس طرح ہم اون کی صفات
کا اقرار کرکے اون کی دوستی مین محشور ہون اور سورہ ممتحنہ کی آیہ یَا اَیُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ سے سرتابی
کرین یہہ تو ممکن نہین اسرکار کو یاد ہو کہ ہم تمام شیعہ اہلبیت اطہار بموجب حکم
محکم حق تعالے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھ سچّے لوگون کے صرف اونہین
کے ساتھ ہین جو سچے ہین پس اب جہان جہان سرکار نے ذکر صحابہ کا کیا ہے
ہم یہہ فرض کرینگے کہ سرکار کی مراد اونہین صحابہ سے ہے جن کے فضایل

کی ہم سُنکر اور جنسے ہم برات و بیزاری کرتے ہین آور ڈرتے ہین کہ کہین ہم اون کے اقرار فضایل سے اونہین کے ساتھہ محشور ہوجائین اور اسی خیال سے اپنے جوان کو مقید اور محدود رکہین گے ورنہ ہمکو بڑی دقت پڑیگی کہ جہان صحابہ کا نام آوے ہمکو بار بار کہنا پڑے کہ ہم جمیع صحابہ سے عداوت نہین رکھتے اور جنسے ہم عداوت رکہنے پر مامور ہین اونکی شرح کرتے چلے جاوین مگر ہم نہایت خوشی سے آپ کی اوس وقت آفرینی کو پڑہینگے جس سے ظاہر ہوگا کہ اون صحابہ کے فضایل اور مناقب جن سے ہم برات اور بیزاری کرتے ہین ہماری زبانون اور ہماری کتابون اور ہمارے آیمہ سے آپنے ڈہونڈہ کے اپنے اوراق مین جمع کردئے اور چونکہ ہم ہٹ دہرم اور ضدی نہین ہین اور نہ احمق اور سٹری جو سن لیا او سکے گرد ہوگئے نہ ہم کو کسیطرح کی رُوک ہے کہ سواے کلام معصوم کے جن سے صدور خطا ناممکن ہے دوسرے کی کہی ہوئی کی تحقیق اور تدقیق نہ کرین نہ ہم آپسے بند ہین کہ اگر ہمارے عالم یا جواب دہ سے خطا ہوئی ہو تو ہم اوس قول کو اوسطرح مان لین جیسے آپ اقوال اپنے مجتہدین مثل ابو حنیفہ وغیرہ کو بلا سند ماننے کے بسبب بوت کرتے ہین اسکو آپ یقین کرین کہ ہم مجتہد کے ایسے قول کے جو ائمہ علیہم السلام سے ماخوذ نہو ہرگز پابند نہین ہین مگر صرف مسایل اختلافی مین تو مجتہد جی کے فتوے کو مانتے ہین۔

آیات بینات از الفاظ خصوصاً پچہلے مجتہدین صفحہ ۳ سطر ۱۹ تا الفاظ کا لیان دی ہین صفحہ مذکور سطر ۱۲ —

آیت آخری یہہ تو حضور کا حسن ظن ہے کہ تمنے جناب شیخ کلوخ انداز اپاداش سنگ است ۱۲ شیعون کے عالم باوے کہتے ہوتے ہین کہ کوئی نرمی سے شیخی اوسکو وہ ہٹوک دوڑین مگر ہان اگر تعریف غضہ اور خفگی اور بد زبانی اپنے عادل

نی آپ کو سُنی ہو تو آپ ہی کے شاعر کے زبان سے جو اشعار نکلے ہین وہ سُننے زبان
حال سے عالے یون فرماتے ہین اشعار کوئی مسئلہ تو سمجھنے اونسے جلے
تو گردن پہ بار گران ایسکے آئے ۞ اگر بد نصیبی سے شک اوسمین لائے ۞ تو قطعی خطا
اہل جو دوزخ کا پائے ۞ اگر اعتراض اوس کے نکلا زبان سے ۞ تو آنا سا مستحق ہے
دشوار وہان سے ۞ کبھی وہ گلے کی رگین ہین پھولاتے ۞ کبھی جھاگ پر جھاگ ہین
منھہ مین لاتے ۞ کبھی خوک اور سگ ہین اوسکو بناتے ۞ کبھی مارنیکو عصا ہین
اوٹھاتے ۞ ستون چشم بد دور ہین آپ دین کے ۞ نمونہ ہین خلق رسول امین کے
ہمارے علما اور جو اب وہ جو امور واقعی لکھتے ہین وہ اگر سُننے والے کو ناگوار ہوتے
ہین تو اوس کی مثال اوس مجروح کی ہے جس کے زخم کو کوئی رحم دل دھنکی ہوئی
روئی یا اپر مردہ کے نرم ٹکڑے سے دہوئے اور یہ اوسکو ناگوار معلوم ہو اور
چلائے ظاہر ہے کہ وہ زخمی روئی کو نمک سمجھتا ہے تو اوسکا کچھہ علاج نہین دنیا
اوسکو جانتی ہے کہ اگر کسی ایسے کانیکو جسکا دیدہ آنکھہ سے باہر نکلا ہو یا بالکل ہی
بجھہ گیا ہو کوئی کانا کہے تو کانا بگڑ اوٹھتا ہے چنانچہ ایک صاحب جنکی نام کا عین
کلمہ لام ہتا اون کے مرنے کی تاریخ مین اون کے دوست نے جو یہہ شعر لکھا
عین لفظ اولین از نام آن عالیجناب ۞ چون نمائی کم شود تاریخ سال رحلتش
تو ورثا سے متوفی بگڑ اوٹھے کہ یہہ شعر صاف کانا ثابت کرنیکو عمداً کہا ہے ۞ اسکے
سوا جناب غفران مآب کی نسبت جو آپ نے فرمایا اوسکے ارشاد کے پہلے اگر
علما کے اقوال اور عبارت پر نظر فرمائی ہوتی جو گروہ شیعہ کو کیسے کیسے کلام
ناشایستہ سے یاد فرما گئے ہین اور کس حقارت سے اوس گروہ کا ذکر کر گئے ہین
ہین تو سرکار جناب غفران مآب کی شان مین لکھتے ہوئے احتیاط فرماتے مگر
افسوس ہے کہ آپنے بھی اپنے اسلاف کی پیروی نہ چھوڑی —

آیات بینات از الفاظ مگر حقیقت مین صفحہ ۳ سطر ۲ آنا الفاظ او نصیب بر
رجعت کی صفحہ مذکور سطر ۱۳ —

آیت اخری اِن یہہ کیا ہوا ابہی ابہی آپ نے لیا فرمایا تہا کہ کالیان دینا صرف
شیعون کا شعار ہے پہر آپ کی زبان پر لعنت کیون آگی سچ ہے انسان اپنی
آنکہ کا شہتیر نہین دیکہتا مگر دوسری کی آنکہ کے تنکا پر ضرور نظر ڈالتا ہے
اپنی بات کا کچہہ تو دہیان کیا ہوتا کہ لعنت کرنا اگر خلاف تہذیب ہے تو یہہ
آپ کا اعتراض خدا اور رسول تک پہونچتا ہے مگر ہمکو اس سے کیا غرض آپ
جانین اور خدا اور رسول جانین —

آیات بینات از الفاظ مین نے بہت سی صفحہ ۳ سطر ۴ آنا الفاظ وہ کبہی
مین نہ دیکہی صفحہ مذکور سطر ۱۶ —

آیت اخری شعر عالم از جام لب شراب مکن [illegible]
آیات بینات از الفاظ حضرت کی دوا بستا لیف صفحہ مذکور سطر ۶ آنا
الفاظ کچہہ بہی تعلق نہین ہے صفحہ مذکور سطر ۱۲ —

آیت اخری مجہے تو نہایت ہی افسوس اس تحریر پر آتا ہے خود ہی خارج از محل
گفتگو پر معترض ہونا اور پہر ادہی الزام کو اپنے سر لینا کہان دعوی تحریر فضایل
اون صحابہ کا جن کے شیعہ منکر ہین کہان عالم کی ہجو مین اسپر کو پہنسانا اور بعد
اس کے کہ کسی گالی کا نشان اور پتہ دیا جاسے دشنام دہی کا قصوروار ٹہرانا
اگر کسی گالی کو لکہدیا ہوتا تو اوسکے اثبات ہی عرض کیا جاتا اور یون توجو دل سے
کہہ گذرنے گا اختیار ہے شاید حضور نے رزم کے میدان مین بزرگان دین کا
آنا اور اپنے رجز خوانی سے دشمن کے دل کو چہیدنا نہین پڑہا ورنہ جناب غفران
مآب کے جہاد قلم کے رجز پر منہہ نہ آتے افسوس ہے کہ خود آپ اپنے تبحر اور بالغ

نظر ہونیکا جو دعوی کرین وہ تو بجا ہو اور دوسرے نے جو ادعا صحیح کیا ہو اوسیہ خفا ہون یہہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

آیات بینات از الفاظ صوفیون کی برائیان صفحہ ۳ سطر ۱۲ تا الفاظ کیا نتیجہ نکلتا ہے صفحہ ۴ سطر ۳۔

آیت اخرمی معلوم نہین کہ آپ کی ایسے پوچ باتون کے لکھنے سے بجز اسکے کہ اپنے رسالہ کو موٹا و ضربہ خواہ مخواہ مردمی آدمی بنایئن کیا حاصل ہے آیا کسی صحابی کے فضیلت اس سے پیدا ہوتی ہے اگر نہین تو مین کیا عرض کرون ہان یہہ بات البتہ عرض کرنیکی ہے کہ جناب غفرانمآب کو صوفیوان کی حقیقت بیان کرنیکی اوسی راہ سے ضرورت تھی جیسا آپ نے خود شیعو تک حق مین لکھا ہے کہ وہ کسی معتزلی وغیرہ کے اقوال معارضی مین پیش کر دیتے ہین تا کوی اہل سنت سے کسی صوفی اور مدعی تشیع کے کلام کا حوالہ دے جناب غفرانمآب نے صوفیونکا مذکور کیا اور جو اعتراض اقوال شعرا کے بابتہ سرکار سے ہوا ہم آیندہ چلکر دیکھین گے آپ نے حملہ حیدری کے اشعار نقل کرکے ٹوکرہ الزام کا خود اپنے سر مارا ہے اور اپنے اس بیانکو کہ شعرا کے کلام کو علما اساطین سند نہین لاتے مردود کر دیا ہے۔

آیات بینات از الفاظ صوارم کو دیکھی کہ اوس کا صفحہ ۴ سطر ۳ تا الفاظ زندگی واجب ہوتا ہے صفحہ ۷ سطر ۱۔

آیت اخرمی فضول اور مہمل تحریر اور تقریر پر جو کچھ بھی آپ کے دعوی سے واسطہ نہین رکھتے ہے بحث نہ کرونگا آپکو اختیار ہے کہ اوس تحریر پر اس قدر خوشی سے پھولے کہ جامہ مین نہ سمائے۔

آیات بینات از لفظ مین نے جو کچھ کہا اسکا ثبوت صفحہ ۷ سطر ۲ تا الفاظ آسمان

تک پہونچا وین صفحہ ۷ سطر ۷ —
آیت اُخریٰ بسم اللہ ہمین گوئی ہین جو گان ہمین میدان مگر افسوس ہی کہ حضرت کا جو اعتراض خود ثنائی پر تہا وہ خود سرکار نے اپنی تعریف اور شیخی کرکے برطرف کردیا شعر چون بدی کہ بگویند از آن مریخ ٭ چون ہم شوی کہ ورحق خود در تکلمی
آیات بینات از الفاظ جو کچہ مین نے ابتک لکہا صفحہ ۷ سطر ۹ تا الفاظ موقع بموقع لکہتا جاونگا صفحہ ۷ سطر ۱۲ —
آیت اخریٰ اگر آپ کی مراد ابتک لکہنے سے پہلے حصہ کے نسبت ہی تو خیر و اگر اس حصہ سے ہے تو نازم برین دعوی کہ ہنوز ایک لفظ بہی آپ نے کسی صحابہ فضایل مین نہین لکہا ہے اور اس وثوق سے فرما دیا کہ نہایت تفصیل کے ساتہ فضائل صحابہ لکہدئے واقعی حصہ خاص جناب ہے اور یہہ بہی استعجاب سے خالی نہین کہ دعوی تو تحریر فضایل کا تہا مگر بجاے اوس کے شیعون کے اقوال مٹانے فضایل صحابہ لکہنے کے لیئے آپ نے قصد فرمایا خیر جو جی مین آئے لکہئے اور خود اوس کے مورد ہوجیئے جو آپ نے فرمایا ہے ٥ ہیچ آدابی و ترتیبی مجو ٭ ہرچہ میخواہد دل تنگت بگو —
آیات بینات از الفاظ جواب شیعونکا صفحہ ۷ سطر ۴ تا الفاظ فضیلت صحابہ کی صفحہ ۷ سطر مذکور —
آیت اخریٰ — ٥ سر دیوانگی را مژدہ باد ای ننگ بدنامی ٭ کہ بازان فتنہ بہر عقل و دور اندیش می آید —
آیات بینات از الفاظ جو آیات قرآن مجید کے صفحہ ۷ سطر ۴ تا الفاظ قابلیت آن بہم نرساند صفحہ ۹ سطر ۱۰ —
آیت اخریٰ اتنی لمبی تقریر کرنیکا ماحصل اور نتیجہ کیا نکلا یہہ تو تسلیم ہوچکا کہ تمام افعال

نیت پر موقوف ہین اچھے ہون یا برے چنانچہ آپ خود ہی لشد و مد فرما رہے ہین کہ
سارے اہل مذہب اسپر متفق ہین کہ کوئی عمل بغیر نیت کے مقبول نہین ہے اور
جبکہ پھر آپ اپنے قول سے آپ کو مجال عدول کی باقی نہین تھی تو پھر آپ کو بجز بڑھانے
حجم کتاب اور دکھلانے اپنی طرز تحریر کی کیا فایدہ تھا ہان شاید یہہ غرض ہو کہ کوئی
بے علم آپ کے خوش بیانی سے یہہ سمجھے کہ جناب رسالت مآب نے ہر گاہ حدیث
انما الاعمال وبالنیات کے بعد ہجرت بعض اشخاص کے ارشاد فرمای تو قبل صدور
حدیث مذکورہ کے جو لوگ ہجرت کر آے تھے وہ حدیث مذکور مین داخل نہین ہین
اور وہ چاہو جس نیت سے ہجرت کر آئے ہون ثواب ہجرت سے مالامال اور
آیات مستدلہ مین داخل ہین سو یہ آپکے بناسے ہرگز نہین بن سکتا اسلیے
کہ آپ نے مطلق ثبوت پیش نہین کیا ہے کہ حدیث مذکورہ کی پہلے کون ہجرت
کر آیا اور حدیث مذکور کے خلاف کوئی اور حدیث موجود ہے جو بری نیت سے
ہجرت کرنیوالا مستثنی کرے ایسی حالت مین جو کچھ اپنے حیات غفران
مآب کی شان اقدس مین فرمایا اوسکا جو کچھ نتیجہ اب مترتب ہوا اوسکو آپ سمجھ لیں
چونکہ ہم نہایت ادب سے اپنی کتاب کے لکھنے کا قصد کر چکے ہین لہذا ہم کوئی کلمہ
دل خراش نہ کہین گے چونکہ آپ جناب غفران مآب کی مطلب کو نہین سمجھتے لہذا اجازۃ بیان
یہہ البتہ لکھتے ہین کہ جناب غفران مآب نے جیسا اپنے ناظرین کتاب کو باور کرانا چاہا ہے ہرگز قصد
نہین کیا بلکہ جناب ممدوح نے پہلے یہہ فرمایا کہ باتفاق اہل اسلام در صحت ہجرت مترتب ثواب ہجرت
ایمان شرط ہست چنانچہ آپ ایسے صاحب فہم اور تردش مضمر کے لیے مسند رکافی اور
وافی تھا مگر جناب غفران مآب نے اوس شخص کی سمجھنے کیلیے جسکی تحریر کا جواب ارقام
فرماتے تھے اس خیال سے کہ شاید اوسکو اس مسئلہ بامسے اختلاف ہو اسپے منقول
کی توثیق ضرور ہوئی تھی جو حدیث انما الاعمال بالنیات سے تھی استدلال فرمایا ہے

لیکن اگر آپ کی یہہ غرض ہو کہ قبل صدور حدیث انما الاعمال بالنیات کے جو مکہ سے مدینہ کو کسی نیت سے چلا آیا ہو وہ داخل آیات فضیلت ہجرت ہوگا اور مہاجرین مین داخل ہی رہیگا تو وہ بھی آپ کے اس قول کے خلاف ہے کہ کوئی عورت کے پیچھے اپنا وطن چھوڑ دیتا ہے کوئی رنڈی کی خاطر سے مسلمان ہوجاتا ہے یعنی مسلمانون کے ساتھ کھانے پینے لگتا ہے اور مراد اس تحریر کی صاف ہے کہ وہ درحقیقت مسلمان نہین ہوتا پس چاہو قبل صدور حدیث یا بعد جو کوئی مکہ سے مدینہ کو آیا ہو مہاجرین مین شمار نہوگا مگر اوسوقت کہ نیت اوسکی بخیر ہو پس چونکہ خود اپنی مسلمات کے خلاف اپنی تحریر کے لہذا عرض کرنا پڑا

شعر

غیر حق را میدھی رہ در حریم دل چرا ٭ میکشی بر صفحہ ہستی خط باطل چرا

میری سمجھ مین تو جناب غفرانمآب نے کوئی لفظ ایسا نہین فرمایا کہ جس سے کسی کو ہو کھا ہو اگر با این ہمہ کچھ بھی کھٹک باقی ہو تو صاف صاف سن لیجیے کہ جناب غفرانمآب کا مطلب یہہ ہے کہ از سلف تا خلف نیت اور ایمان شرط ہے اور بدون اس کے کسی کا حصول ثواب قبول نہین ہو سکتا یون خدا غفور الرحیم ہے اوسمین گفتگو نہیں الا ہم کو جو حکم دیا گیا اور جسپر ہم کو عمل کرنا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ کوئی بے ایمان کسی فعل سے مثاب نہوگا اور جسکو اسپر یقین نہوگا وہ حضرت کی تقریر کو آپ جانچ لیگا کہ آپ نے اپنے کلام کو کس قدر منتشر کر کے پیش جہلا جناب غفرانمآب کو الزام دینا چاہا ہے۔

آیات بینات از الفاظ دوسری یہہ فرمانا حضرت کا صفحہ ۹ سطر ۸ تا الفاظ نقل کرنیکی ضرورت ہے صفحہ ۹ سطر ۲۰

آیت آخری الحمد للہ ثم الحمد للہ مگر جب ضرورت نبوت کی نہ تھی تو پھر اس

قدر زحمت بے سر دیا کیون فرمائی گئی مگر یہہ فرمانا بہی شاید کسی اور راہ سے ہے تو خیر مضایقہ نہین —

مصرعہ

(ہر چہ آید بہ لبسر خاک زبون خواہد شد)

آیات بیّنات از الفاظ لیکن یہہ فرمانا صفحہ ۹ سطر ۲۰ و ۲۱ تا الفاظ اذ لیس نفیس صفحہ ۱۰ سطر ۱ —

آیت اخری جب آپ خود وجہہ سمجہہ سکتے ہین جیسا آگے آپ کہا چاہتے ہین تو اسقدر سیاہی کا خون کیون روا رکہا گیا شاید اسلیئے کہ لوگ جانین کہ حضور رواب مناظرہ کے بڑے واقف کار ہین —

آیات بیّنات از الفاظ دوسری اگر بخیال اسکے صفحہ ۱۰ سطر ا تا لفظ اون سے بحث نہین کرتے صفحہ ۱۰ سطر ۳

آیت اخری جی ہان حضرت صدیق اون مہاجرین مین جو اولسے نیت مین موافق تھے ضرور درجہ اوّل رکھتے تھے

آیات بیّنات از الفاظ اوسی کا جواب صفحہ ۱۰ سطر ۳ تا الفاظ کہل گیا ہے صفحہ ۱۰ سطر ۷ —

آیت اخری جو آپ نے تسلیم کیا اور اوس کا جواب بہی خود دے لیا تو اوس مین بہی ملاذمان والا نے غلطی کی جناب غفران مآب نے بوجہہ بعد المشرقین کے جو اونمین اور جناب ابوبکر صدیق مین موافق ہمارے ایمان کے ہے اتنک صدیق صاحب کو کچہہ بہی نہ سنا ہوگا اور نہ اونکو دیکہا ہوگا مگر انشاء اللہ عنقریب قیامت مین جبکہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا حوض کوثر پر ہونگے اور بہت سی مدعی صحابیت جناب رسول خدا کے دامن سے لپٹین گے اور

نکالے جاوینگے اوس روز ضرور بالضرور دیکھ لینگے ۔

آیات بینات از الفاظ اگر آپ نیت کا حال صفحہ ۱۰ سطر ۷ تا الفاظ دریافت کر لیجیے صفحہ ۱۰ سطر ۹

آیت اخریٰ جناب ہان اونپر کیا موقوف ہے دنیا بھر کے تمام انسانون کی نیت اونکی رفتار گفتار اور افعال سے کہلتی ہی ہوئی ہے اون حضرات کی بھی نیت کہلی مگر جناب والا صرف اون اعمال سے بحث کرنیکی رغبت فرماتے ہین اور اونہین کو محدود کیا چاہتے ہین جو حضرت ابوبکر سے وقت ہجرت کے صادر ہوئی مگر ہم اونکے تمام افعال اور حرکات اور سکنات سے جو اونسے مرتے دم تک صادر ہوئی استنباط کرتے ہین اور ہم کیا سارے عقلا کا یہی چال ہے اور اگر آپ خفا ہون اور ٹھنڈے دل سے سُنین تو ہم بھی اپنے خیال کو ظاہر کر دین چاہین آپ بمضمون اسے آیہ رضی اللہ عنہم و رضوعنہ اوسے نہ مانین اور حق سبحانہ تعالیٰ کو بھی انہین فقرات سے عرصہ قیامت مین قایل کر سکین اور چاہین ہماری گذارش کو مانین یا نہ مانین مگر ہم تو جو عرض کرتے ہین اسی کو مانتی ہین خدا معاف ہم صرف حضرت ابوبکر صدیق ہی کی نیت کی اونکے افعال سے پرکھ نہین کرتے بلکہ اون سب کی نیت کا جو مدعی صحابیت تھے اور آپ کے نزدیک صحابی ہین اور اون کے اوس افعال سے جو بعد انتقال جناب رسول از دستعال صلی اللہ وعلیہ و آلہ و اصحابہ سرزد ہوئے جانچ کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جس وقت حضرت ابوبکر صدیق ہنکی آرائے سریر خلافت ہوئے اور جن صاحبون نے اون کے خلیفہ ہونے مین مدد کی اور اون سے بیعت کر لی اون سب کی نیت کا انکشاف مثل شمس النہار ہو گیا اور اچھی طرح کہل گیا اور اصل وہ اسی نیت سے ہجرت کر کے آئے تھے جسکا نتیجہ آخر کو نکلا اور اسی امید پر انھون نے جان جوکھم کی تھی جو حاصل ہوئی اور جو کچھ کیا اسی خیال سے کیا تھا کہ رسول خدا تو پیغمبر برحق ہین اور جو فرماتے ہین ضرور ہوگا

کفار پر آپ ضرور غالب ہونگے اور بادشاہ ہونگے اور ساتھ ہی اوسکو یہہ بھی اچھی
طرح یقین کرتے تھے کہ جو جناب رسول خدا فرماتے ہین کہ مین بشر ہون اور مرونگا
سو وہ بھی سچ ہے اور جبکہ بادشاہ ہوکر رسول خدا عالم قدس کو سدھارینگے تب ہم
کو بالضرور اونکے بادشاہت پانیکا موقع ہوگا اور یہہ بھی فیصلہ اونھون نے کر رکھا
تھا کہ چاہو کیسی ہی کڑی پڑے جھیلے جاؤ آیندہ تو دنیا مین ہم ہین ہم ہین عقبی مین
چاہو کچھ ہو دنیا مین تو کوئی نارج اور مانع نہو سکیگا اور اول تو ممکن ہے کیا ہے
کہ ہمپر کوئی معترض ہو سکے اور اگر کوئی اپنی جان پر کھیل کے زبان پر کوئی حرف لاویگا
تو دکھلا دینگے ؏ کہ لال کتاب مین نکلا یون ؏ تیلی بیل لڑاوے کیون ؏ مجھکو
یقین ہے کہ اگر خلفا و کبار اور فضلاء نامدار جن کے تقدس کا آپکو وثوق ہو اونکی
نسبت تو بھلا کب ممکن ہے کہ خیال قبیح پسندی روا ہو مگر بہت سے عالمون کے
نسبت تو ضرور آپکو اقرار ہوگا کہ باوجود ادعا دینداری جو فعل اونکو مرغوب
ہوتا ہے وہ چاہے کیسا ہی معیوب ہو مگر مسایل اور کتب ہی سے اوسکو مباح
اور جایز اور حلال کر لیتے ہین مین دور نہین جاتا اور ایسی مثالین دیتا ہون کہ
بجز اقرار آپکو انکار ہی نہوگا کہ اپنے واکثر آپکے ساتھیون نے جب صاحبان
فرنگ کے ساتھ کھانیکا قصد کیا تو چاہو بہتون نے آپ ہی کے ہم مذہبون سے
سر دھنا مگر آپ نے بقول سودا ؏ حلت پہ مینڈکی کے میانجی کی سو دلیل قرآن
اور حدیث ہی سے اونکو جھٹلا لیا اور بے ذبح مرغ اور دیگر طیور کا کھانا حلال
مان لیا اور آپ شد و مد اون سبکو مسلمان اور سنی المذہب سمجھے ہین اور یقین
کرتے ہین کہ وہ سب پیش خدا و رسول رستگار ہونگے پس اگر یہہ سچ ہے
اور او نہین دونو کا مذکور ہے جس کے ثبوت کے لیئے نہ حدیث درکار ہے نہ حضرت
ابوحنیفہ کا اعتبار تو غور فرمائی کہ وہ حضرت جنھون نے جناب رسول خدا کی رفاقت

اختیار کی تھی وہ فہم و ادراک و عقل و کیاست مین آپ سے کہین زیادہ تھے لہذا
اونھون نے قبل از وقوع واقعہ اچھی طرح تصفیہ کر رکھا تھا کہ وہ کیا کرینگے اور
جو انپر کسیطرح اعتراض ہوگا تو کیا کیا باتین بنائین گے اور اوسکو کس اسناد سے
ثابت کرین گے پس جیسا اونھون نے سوچ رکھا تھا ویسا ہو بھی گیا تو پھر جب وہ
خلیفہ ہوئے تو اونسے بہت سے ایسے افعال سرزد ہوے کہ جن کا ہم اونپر
الزام لگاتے ہین اور آپ اون کے افعال کے جواز کی ویسی ہی تاویلین جیسے بے
حلال مرغی نوش کرنے کے لیئے آپ کہتے ہین فرماتے ہین اور اون تاویلات سے
اونکے سر سے الزام اوٹھالی کی ہے — مگر یہ قناعت نکرکے اونکے ہر فعل کو محمود
ٹھہرالی ہین اور ہماری منھہ بند کرنیکے لئے آپ ہی دلیل لاتے ہین کہ ہرگاہ وہ نیک نیتی
سے اپنا گھربار چھوڑ مال عزیز و اقربا سے منھہ موڑ کے ایسی حالتمین کہ جناب رسول اللہ
کو کچھہ بھی دنیا سے نہ دولت حاصل تھی نہ ملال نہ حکومت تھی نہ اقبال رسول خدا
کے ساتھہ ہوئے مدینہ کو آئے لڑائیون مین شریک ہوے مرنیکو نہ ڈرے تو پھر
وہ کیسے برگشتہ ہوجاتے حالانکہ آپ خود نہین دیکھتے کہ پہلے آپ کس وثوق اور
سمجھہ سے اہل سنت کے مذہب مین آئی اور مسایل مسلمہ امام ابوحنیفہ کو سچ سمجھتے
تھے اور اونہین کے ذریعہ سے اپنی رستگاری کا خیال رکھتے تھے مگر باوجود اونہین
کے روک اور مزاحمت کے امام صاحب موصوف کے مسایل کو بالائے طاق رکھکر
گردن مروڑی مرغی حلال کرلی اور چاہو آپ کے دوسرے ہم مذہب گردن مروڑی
مرغی کو حرام اور کھانیوالے کو جو چاہین کہین آپ اوس کو نوش جان فرماکر بھی
مدعی ہین کہ آپ حق پر ہین اور عقبی مین نجات پائینگے اور جو آپ کی خلاف ہین
اونکو آپ بر سر خطا جانتے ہین تو ہم کو اطمینان ہے ع کہ پیوستہ مزاج آدمی
یکسان نیست ع بہر کیف ہم امیدوار ہین کہ ہم کو بھی اجازت عطا ہو کہ ہم اون

صاحبو انکو جو ہمارے غیر مسلمہ صحابہ کے افعال ور اعمال کو ممدوح اور مورد رضی اللہ عنہم و رضوعنہ سمجھتے ہین اونہین شمار کرین جو آپ کے مذاق کے موافق گردن مروڑی مرغی حلال جانتے ہین اور اپنے آپ کو اونہین گن ڈالین جو گردن مروڑی مرغی کو حرام مطلق سمجھتے ہین اور اوس کے کہانیوالے کو مورد عذاب اور دایرہ اسلام سے خارج جانتے ہین اگر یہہ میری گذارش سمجھہ مین آگئی تو خیر اگر ہنوز میری ژولیدہ بیانی ہو تو پہر عرض کرتا ہون کہ آپ جو چاہین تاویلین کرین اور دلایل عقلی تراشین اور جو آپ سمجھتے ہین اوس سے ہرگز ہرگز نہ ڈگین مگر ہمکو کیونکر اپنی تاویلات منوانا چاہتے ہین بھلا ہم آنکھہ اور عقل رکہکر کیونکر اندھے بن جائین اور جو کوئی ہم کو بہکاوے اوس سے یہہ کہین ؎ خوشم نہ تو بجفا دیدہ فریب و دغا ✤ کہ من فریب تو با مہربان نکو دانم ؎ سرکار تو عقل سے اکثر کام لیتے ہین اور ماشاء اللہ مدعی علم اور فہم ہین یہہ علاوہ اون مثالون کے جو تواریخ مین مشرح ہین کہ بیرم خان خانان نے پرورش شاہنشاہ اکبر مین کیا کیا سعی کی اور اوسوقت اوس کے حفظ و سلامت جان و مال شاہنشاہ اکبر مین کیا نیت تھی اور انجام کو اوسی بیرم خان کی کیا نیت ہوگئی اگر اوس سے قطع نظر ہو ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ✤ تو واقعہ چشم دیدہ پر تو پردہ نہ ڈالیئے صرف تینتیس ۳۳ سال گذشتہ کا واقعہ اگر دھیان اقدس مین آویگا تو حضور کے سامنے وہ فوج ظفر موج سرکار برطانیہ اور اوس کے افسرونکا مرقع آنکھون کے سامنے آویگا جو وفاداری اور بہادری کی وطمغی جسکو سرکار برطانیہ نے نہایت جانچ اور سمجھہ کے عطا فرمائے تھے سینون پر لگائی ہوئے تھے مگر اونہین نے عذر تشدد اغ مین کچھہ بھی پاس نمک کیا کچھہ بھی یاد کیا کہ گورمنٹ نے ہمارے ساتھہ کیا کیا تھا اور ہم گورمنٹ کے ساتھہ کیا کر چکے ہین بہر خدا ذرا یہہ بھی سوچئے کہ کیا گورمنٹ نے جو اونکو طمغے دئے تھے اور برا و انکو اچھا سمجھا اور وفادار اونر

تہا ورکہا تہا تو جناب وہ گورنمنٹ کی یا ہمارے زبان روک سکتے ہین کہ ہم اونکو محسن کش دغاباز جو فردش گندم نمانہ کہین یا دے خود ہم کو منع کر سکتے ہین کہ ہم اونکو بیوفا نمکحرام احسان فراموش نہ کہین یا کوسلئے اونکا حامی اور مددگار رہیم کیا آپکو باورکرا سکتا ہے کہ اونکی اوّل افعال خوش نیتی سے تہی اور اخیر مین جو کچہ اونہون نے کیا بدنیتی۔ مگر ابتدا مین ضرور وہ وفادار تہی اور باوجود اس ظلم اور شیطنت کے جو سلطنت کے ساتہہ اونہون نے کی وہ مستحق ہی ستہے کہ تمغہ لگائے پہرین مین تو کہتا ہون کہ اون کی بیوفائی اور ظلم دیکہکر کوئی بہی نہ کہیگا کہ وہ قبل از وقوع بغاوت وفادار رہتے کہین وفادار سے بہی بیوفائی ہوتی ہے اور نیک کا کبہی بد ہونا ممکن ہے ع شمشیر نیک زاہن بد چون کند کسے ؛ سعدی سے آپ نے سنا ہوگا مداح کی صفت مین مشہور ہے
ؔ معرّف کہ گر پائے رنیزی زرش ؛ دگر تیغ ہندی نہی بر سرش ؛ اور پہر سعدی کا قول ہے ؔ بجفای زقفائے نرود عاشق صادق ؛ مژہ برہم نزند گر بزنی تیر وسنا لشش ؛ اور اگر یہہ بہی میری گذارش مردود ٹہرے تو اسی پر غور فرمایئے کہ اگر کوئی جناب مولوی فضل الرحمان صاحب کا مراد آباد مین جاکر مرید ہو تو او مولوی صاحب اور ہر کوئی ظاہرا یہی سمجہے گا کہ وہ واسطہ حصول سعادت ہدایت اور نجات عقبیٰ مرید ہوا ہے اور بہہ مدت دراز تک وہ مولوی صاحب کی خدمت مین رہکر زہد و تقویٰ ثابت کرتا رہے تو ضرور مولوی صاحب اوس سے راضی ہونگے مگر آخر کو پہر وہی مرید چوری کرے تو ساری دنیا اوسے کیا کہیگی یہہ ہی نہ کہ چوری ہی کرنیکی غرض سے وہ مریدی کی پیرایہ مین مولویصاحب کے دامن سے لپٹا تہا اگر ان سب باتون پر بہی دہیان نہو اور ہم دیوانے سمجہے جائین تو بہتر ؔ پیری و شاہد پرستی نا خوش است ؛ لیس اسیر عشق را معذور

دار از بند خود —

آیاتِ بیّنات از الفاظ اور پیغمبر خدا کا اونکے گھر جانا صفحہ ۱۰ سطر ۸ تا الفاظ تو اوسکے لیئے تا صفحہ ۱۰ سطر ۱۳ —

آیت اُخریٰ ؎ عالم تمام پُر ز شہیدان فتنہ گشت ٭ ترکِ مرا خدنگ بلا در کمان ہنوز ٭ شاید یہہ مثل آپ نے نہین سنی کہ ابتدا یا انتہا ربطے دارد یون ہی اکثرون نے ابتدا مین بہروسہ دلایا اور آخر مین اوسکی قلعی کھلی ؎ ہمہ کس دوست پیش اوست لیکن دوست آنرا دان ٭ کہ یاد آرد ز تو چون روزگار بے در میان افتد ٭ ہمارے علما نہٹ دہرم مین نہ غیر منصف جو سچ ہے اوسے وہ اور ہم سچ ہی کہین گے مگر انجام کے بابت اہتمام فرمائے اور جو تعریف آپ فرماتے ہین تو خاطر جمع رکہئی ہم اوسکو سنکر اوس قسم کے کلمات نہ کہین گے جیسے حضور نے جناب غفران مآب کی شان مین فرمائے بلکہ نہایت خوشی سے یہہ کہینگے این از تو آید و انا ملکہ ترا امید آنند مگر حیرت اسیر ہے کہ بار بار جو ذکر آیہ تمار ہوتا ہی اوس سے آپ کو عار کیون نہین ہوتا جو مثل میان مٹھو کی اوسی کی تکرار ہے

آیاتِ بیّنات از الفاظ اس مقام پر بھی ہم ایک صفحہ ۱۰ سطر ۱۳ تا الفاظ صحابہ کے ایمان کا قایل ہے تا صفحہ ۱۰ سطر ۲۲ —

آیت اُخریٰ ؎ بسیار بکوشم کہ بپوشم غم خود لیک ٭ آتش چو بگیرد نتوان داشت نہانش ٭ ایسی ہی روایت فضایل اون صحابہ کی آپ لکھ آئے ہین جنکے ہم منکر ہین اور پہر ویسی ہی روایت جستے جہلا کے بہکنے کا اندیشہ ہے آپ لکھتے ہین حالانکہ خود یہہ بہی سکتے ہین کہ راوے کے تشیع کا انکار ہو چکا ہے اور راوی کے تشیع کے اثبات کو ہم لغو جانتے ہین مگر یا این ہمہ یہہ کہے جاتے ہین کہ سارے علما نے اوس کے امامیہ ہونیکا بہت کچہ ثبوت دیا ہے مگر نہ علماء شیعہ

کا نام لکھا ہے کہ جنہون نے ثبوت دیا ہے نہ اون کی کتابون کا سراغ ہی دیا ہے
سبحان اللہ اگر ایسی ہی روایات پیر دار و مدار آپ کے غرور و استکبار کا ہے
تو بس ہو چکا اور اگر ایسی ہی روایات کا آپ کو شوق ہے کہ راوی کو اہل سنت
قابل اعتبار نہ جانین تو ہم ایک نہین بہت سے روایات لکھہ دیتے مگر نہین ہم ایسی
تحریرات بے سود کا لکھنا اپنے اوقات ضایع کرنا سمجھتے ہین البتہ جس کے راوی
کو صاحب تحفہ تک معتبر جانتے ہین اوسکا بیان لکھتے ہین صاحب روضۃ الاحباب
جمال الدین محدث فرماتے ہین ؎ در عہد خلیفہ اول وہ کس از یمن آمدند و چون
کلام اللہ شنیدند رقتی در دلہاے ایشان پیدا گشت و بگریستند ابوبکر گفت
کُنَّا هٰكَذَا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُنَا یعنی این در زمان رسول ہمچنین
رقیق القلب بودیم بعد ازین دلہا سخت شد ؎ اس ارشاد فیض بنیاد صدیق
اکبر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ وہ دل اونکا بعد وفات رسول خدا کے ترہا جو پہلے تہا پہلے
نرم دل تھے مگر اب سنگ دل ہو گئے اور یہہ تو خاص قول خود حضرت کا اپنے لئے اور
دوسرے اپنے ساتہیون کے لیئے تہا مگر اس کے سوا حدیث انس بن مالک مسودات
سید علی ہمدانی شافعی سنی کہ انس بن مالک وغیرہ اصحاب معلمہ کا قول ہے کہتے
ہین لَمَّا سَوَّيْنَا التُّرَابَ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ اَنْكَرَتْ قُلُوبُنَا یعنی
جبکہ خاک ڈالے ہم نے اوپر قبر محمد کے یعنی کہ برابر کیا ہم نے قبر پر خاک کو تو دل
ہمارے منکر ہو گئے آہ آہ یہہ بہی تو شیخ نہین ہے جو کہا تہا کہ محمد صلعم پر خاک ڈالی
گیا سچ ہے نہ تو وہ تجہیز مین تھے نہ تکفین مین مگر سنگدل بننے کو تجہیز و تدفین کے
مدعی ہو گئے ان روایات سے اگر جی چاہے تو مانیئے کہ اوس ایمان کا جو حیات
رسول خدا تہا بعد وفات سید کائنات کیا حال ہوا —
آیات بینات از الفاظ تو اسکا ثبوت اون علماء صفحہ ۔ اسطر ۲ تا الفاظ

علما کے علم و فضل کا صفحہ ۲ سطر ۱۴
آیت اخری کیا حضور نہین جانتے کہ شیعہ امامیہ بجز قول معصوم کسی کے قول کو
نہین مانتے چاہے وہ مدعی کشف یا کرامات یہہ آپ ہی کا شعار ہے اور آپ ہی کو
اپنے علما کے قول پر ایسا وثوق اور اعتبار کہ اون کے قول کو وحی آسمانی اور فرمودۂ
حضرت جبرئیل سمجھین تاہم ہمکو اسکا بھی اقرار ہے کہ ہم صاحبان علم کے قدر کرتے
ہین چاہے وہ کیسی ہی مذہب کے ہون اور اپنے مذہب کے علما کی پوری عزت
کرتے ہین اور اون کے کلام پر بھروسہ رکھتے ہین اور اونکو نقاد علم جانتے ہین
مگر نہ آپ کی طرح پس اس الزام دینے کی کہ ہم کسی کے قول کو کالوحی منزل من السماء
جانتے ہین آپ سراسر ذمہ دار ہین کہ اس سے بعد ہین بکمال ادب عرض کرتا ہون
کہ غلاف دعوی فضایل نویسی کے حضرت کو یہہ کیا سوجھی جو اس بارہ مین بحث فرمانے
لگے کہ حضرت ابوبکر و عمر کو شیعہ کافر سمجھتے ہین کیا فاسق ہونا بھی کوئی فضیلت ہے
اگر نہین تو پیش نہاد خاطر یہہ ہوگا کہ تا وقتیکہ الزام کفر و فسق اون صاحبون کی گردن
سے ملازمان والا دفع نہ کر دین ہم آیہ مستدلہ مین اونکا دخول در شمول کیونکر مانینگے
تو خیر ہم بہت خوشی سے دیکھتے ہین کہ آپ کس بندش سے ہمارے علما کے قول کو
لاکر ہمکو منواتے ہین کیا خوب جناب قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ مجالس المومنین
مین یہہ فرماتے ہین کہ اما انکہ تکفیر ابو بکر و عمر بہ شیعہ نسبت نمودہ است سخنی است
بے اصل کہ در اصول ایشان ازان اثری نیست و مذہب ایشان ہمین است
کہ مخالفان علی فاسق و محاربان او کافر اند سچ کہئے مجالس المومنین مین یہہ قول قاضی
علیہ الرحمہ کا ہے آیا آپ نے خود دیکھا ہے یا صاحب تحفہ اثنا عشری کے بہروسے
پر لکھدیا ہے اگر آپ نے صاحب تحفہ کے اعتبار پر تصریحا لکھدیا ہے
تو بڑی غلطی کی ہے ہم اب تک مصنف تحفہ اثنا عشری کو صاحب تحفہ ہی کہتے آئے

ہین مگر چونکہ آپ نے خود فرمایا ہے یعنے اس سے ہمارے مطلب مین قدح اور نہ
شاہ صاحب کے دعوی کا فائدہ نہین ہوتا تو ہم کو معلوم ہوا کہ تحفہ اثناعشری کا مولف
آپ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کو مانتے ہین لیکن کیون آپنے ایسا قبول کرلیا
ہے جبکہ تحفہ مذکور پکار رہا ہے کہ میرا مصنف غلام حلیم ہے اگر شاہ عبدالعزیز صاحب دیسے
مولف ہین تو آپ کو ذرا تو کھٹکتا تھا کہ جو اپنے نام کو اور اپنے باپ کے نام کو بدلدالے
اوسپر اعتماد کیونکر ہوگا اور جو شخص جائے باپ کو اپنا کہہ سکتا ہے اوسکو کیا دشوار
ہے کہ ایک کی عبارت دوسرے کی بنا دے واقعی آپ نے بڑی غلطی کی ہے کہ
خود مجالس المومنین مین مضمون ،، اما آنکہ الخ مین پڑہا مگر ساتہ ہی اس کے جب
ہم آپ کی تقریر پہ لطافت تحریر مین پاتے ہین کہ ملا نور اللہ علیہ الرحمہ نے تکفیر
حضرات شیخین سے انکار ہی نہین کیا بلکہ بڑے شد و مد سے وہ لکھتا ہے
کہ جس کی ہمنے نقل کی تو ہم اسی کے ماننے پر مجبور ہین کہ آپ نے خود مجالس المومنین
مین پڑہا ہے اگر ہم یہہ صحیح سمجھتے ہین تو نہایت افسوس کے ساتہ کہتے ہین کہ
سچ نہین ہے اور سب سے زیادہ مجھے یہہ حیرت ہے کہ آپ سے فاضل نے
کیونکر فرمایا کہ مجالس المومنین مین نہایت شد و مد سے ملا نور اللہ شوستری نے
تکفیر حضرات شیخین سے انکار کیا ہے اس مقام پر مین پکار پکار کر کہتا ہون
ع بہتان و اتہام و غلط کذب و افترا اہاہر گز ملا محمد نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ
نے جو کچہ آپ نے لکھا ہے نہین فرمایا ہے اور آپ نے بڑی غلطی کی کہ جو جناب
غفران مآب کی شان مین نہ لکھنا تھا لکھا اور شیعونکو مفت مین غصہ دلایا
جناب من ایسے ہی مقامات پر تو وہ بہی برہم ہو کر جس طرح آپ نے سخت
کلامی کی جو جی مین آتا ہے لکھنے لگتے ہین وہ تو مین نہین ہون جو اپنے آپ
پر پوری قدرت رکھتا ہون کر خلاف مزاج آپ کے یا اپنے اور راغل متعارف

کے ایک کلمہ بھی نہ لکھونگا جو آپ نے لکھا وہ تو ایک طرف اور جناب غفران مآب کی شان اقدس مین جو کلمات خلاف لکھے دوسری طرف مجھے یہہ بھی کہنا لازم آیا کہ یہہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ ذوالفقار تحفہ اثناعشریہ کے صرف بارہوین باب کا جواب ہے اور محض اوتنی ہی بحث پر محدود ہے اور بارہوین باب تحفہ اثناعشریہ کے شروع مین جلی قلم سے یہہ رقم ہے۔ باب دوازدہم در تولا و تبرا اور پھر اوس کے نیچے مسطور ہے معنی تولا محبت ہست ومعنی تبرا عداوت ودرین مبحث نازک چند مقدمہ را بہ ترتیب گوش باید نہاد وآن مقدمات را از روی علماے معتبرین شیعہ وآیات قرانی باثبات باید رسانید اور جب یہہ ظاہر ہو گیا کہ مراد شاہ صاحب کی صرف تبرے سے اون اصحاب کے بچانیکی تھی جس کے ہم خلاف ہین تو جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ کو ذوالفقار مین اتنا ہی ثابت کرنا تھا کہ جن اقوال علماء شیعہ سے شاہ صاحب نے استشہاد کیا ہے اون سے حفظ اون صحابہ کا جنکو شیعہ لایق بیزاری جانتے ہین نہین ہوتا اور صرف یہہ ظاہر کرنا تھا کہ جسطرح کافر لایق بیزاری ہے اوسیطرح فاسق اس صورت مین جناب غفران مآب کو کافر اور فاسق سے بحث کرنیکی کیا حاجت تھی اور جبکہ جناب غفران مآب نے کافر وفاسق دونون کو سزاوار تبرا ثابت کر دیا تو اونکو مجالس المومنین کے ملاحظہ کی حاجت نہ تھی اور جو دقوی شاہ صاحب کے خفیف کرنیکو اسقدر فرمادیا کہ اگر ملا نور اللہ سوستری نے ایسا فرمایا بھی ہو جیسا تم کہتے ہو تو وہ قول نہ ہمارے قول کی قدح کرتا ہے نہ تمھارے مفید ہے اسواسطہ کہ فاسق کا بمقابلہ مومن اطلاق ہوتا ہے اور فاسق بیزاری سے نہین بچ سکتا ہان اگر جناب شاہ صاحب کا بارھوان باب اسی بحث مین ہوتا کہ جناب شیخین پر اطلاق کفر کا نہین ہو سکتا اور جناب غفران مآب اوسی بحث مین ایسا لکھتے ہین کہ قول ملا نور اللہ سوستری

قادح مقصود ما ومفید مطلب شاہ صاحب نیست تو مضایقہ نہتا اب اوس مین کلام کرتے مگر جونکہ آپ نے یہہ بحث بیش کی ہے کہ شیخین کو علمارشیعہ نے کافر نہین کہا ہے بلکہ فاسق تو بہتر ہے آپ اقوال علمارشیعہ کو بیش کیجیے اورہین قایل کیجیے۔

آیات بینات از الفاظ غرضکہ ثابت ہوا صفحہ ۱۲ سطر ۴ تا الفاظ شمار سے ثابت کیا ہے صفحہ ۱۳ سطر ۲۔

آیت اُخریٰ س ۵ ہر آن زہری کہ آید از لبش تریاک خواہد شد۔ آپ اپنے دل مین عدم تکفیر اپنے صحابہ کی مان لیجیے جناب قاضی نوراللہ شوستری ومحقق طوسی نے تو وہ جو آپ مانتے ہین شیخین مانا ہے اور شبہہ شیخین ہے کہ اور جو کچھہ جناب غفرانمآب نے ذوالفقار مین فرمایا وہ بالکل صحیح ہے اور تھوڑی دیر مین مثل آفتاب کے آپ کے اس فرمانیکی کہ قاضی نوراللہ شوستری ومحقق طوسی آپ کے صحابہ کی عدم تکفیر کے قایل تھے تمام دنیا پر قلعی کھلی جاتی ہے اور جبکہ وہ عبارت جبکو آپ کمال بیباکی سے جناب قاضی نوراللہ شوستری اعلی اللہ مقامہ کے فرماتے ہین اور ہم کہتے ہین کہ وہ عبارت قاضی صاحب کی نہین ہے تو ہم سے ناحق آپ بھڑتے ہین کہ جناب غفرانمآب کی عبارت سے ملایئن افسوس تو اس کا ہے کہ آپ ہم سے سچائی اور جھوٹائی قاضی صاحب نوراللہ مرقدہ اور جناب غفرانمآب طاب ثراہ کی تو پوچھتے ہین جن دونون کو ہم سچا اور نہایت سچا جانتے ہین اگر آپ نے اپنی نسبت پوچھا ہوتا تو ہم بہت خوشی سے جو حق تہا عرض کرتے مگر چہ آپ جاہل بنکر ہم سے ہدایت چاہتے ہین کہ اب کس کا قول مانین تو ہم کہتے ہین کہ اگر جناب قاضی صاحب کے قول مین آپ کو کچھہ شبہہ ہو تو جناب غفرانمآب کے صاف صاف بیان کو مان لیجیے۔

آیات بینات از الفاظ اسے حضرات یہہ حال ہے صفحہ ۱۳ سطر ۲ تا الفاظ صحاح کی بوی کرین گے صفحہ ۱۳ سطر ۹ —

آیت آخری ع تان وبان ای غافل از غمخواری مادر گذر۔ جس قدر چاہئے آپ اپنا دل خوش کیجئے اور جناب قاضی نور اللہ شوستری کے نسبت باتین بنا کر جیسے چاہئے لبہاسی مگر ہم وہی لکھے جاتے ہین جو جناب غفران مآب علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے اگر آپ کے پاس کوئی اور ثبوت ہوتا کہ ہمارے علما ایک بات پر قایم نہین رہتے اور آپ نے اوسکو پیش کیا ہوتا تو البتہ ہم اوس کے نسبت غور کرتے نہ کہ قاضی نور اللہ پر بہتان رکہتے اور اوس سے جناب غفران مآب کو ناقص کلام قاضی نور اللہ فرماتے مگر آپ کے علما نے جو ہر جگہ متوقع اور ہر مقامی نکتہ دارد پر عمل کیا ہے دبطور دانہ از انبار وقطرہ از بحار ہم دکہلاتے ہین ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۳۱ ہم باب و غم تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع منشی نول کشور لکہنو صاحب تحفہ جو بڑے تقدس مآب ہین فرماتے ہین - دعوی حضرت زہرا و شہادت دادہ حضرت علی وام ایمن یا حسنین علی اختلاف الروایات درکتب اہل سنت اصلا موجود نیست. دیکہیئے تو کس شد و مد اور وثوق کے ساتہہ کہگئے کہ حضرت فاطمہ کے دعوی کرنیکی اور گواہی گذرنے کی اہل سنت کی کتابون مین روایت ہی نہین ہے مگر پہر آگے چل کر فرماتے ہین کہ سلمنا کہ حضرت زہرا بنا بر منع میراث یا بنا بر نہ شنیدن دعوی ہبہ غضب فرمودہ وترک کلام با ابوبکر نمود لیکن درروایات شیعہ وسنی صحیح وثابت ست کہ این امر خیلی بر ابوبکر شاق آمد اب ملاحظہ ہو کہ کس دلیری سے فرماتے ہین کہ سلمنا اور اپنے مریدون کو یاد دلاتے ہین کہ ہماری کتابون مین گو کوئی روایت دعوی فدک حضرت فاطمہ تو ہی نہین مگر شیعون کی زبردستی سے مان لین تو یہہ جواب ہے پس اگر ناحق کو حق مان لیا تہا تو صرف جواب عقلی

سیتے نہ نقلی سو اسطے کہ دعوی کی جب اصل ہوئی تو پھر سنیون کی کتاب مین کاہیکو
کوئی روایت ہونے لگی مگر نہین پھر روایت بھی پیش کی کہ سنیون کی کتاب مین
یہ لکھا ہے کہ یہہ امر ابو بکر پر بہت دشوار ہوا اور دشواری کی دفعیہ کا قصد بھی بہت
کچھ لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ کے دعوی کی اصل سنیون کے یہان نہ تھی تو یہہ حضرت
فاطمہ کی خفگی اور حضرت ابو بکر کے منانیکی روایت کس بنیاد پر ہوئی مگر یہان پر
تحفے موقع وہر نکتہ مقامی وارد کیجیے یہہ صاحب تحفہ کی دیانت ہے پا لیا اور آگے
چل کر اور بھی ہم خوش دیانتی صاحب تحفہ کا ثبوت دین گے —

آیات بینات از الفاظ عجب حال ہے صفحہ ۱۳ سطر ۸ تا لفظ دامن نہین
چھوڑتے صفحہ ۱۳ سطر ۹ —

آیت اخریٰ س ۵ بیداری راطعن سوائی شراب کچھ کس والی کہ دور اینجوات
ہماری روایات اور حوالہ جات ایسے صاف اور صریح ہیں کہ عقلا فوراً سمجھ سکتے ہین
مگر جنہون نے اپنا دل دوسرے کو دے رکھا ہے اور شراب محبت سے دماغ کو خراب
کیا ہے انکی عقل اگر ہمارے بیانات کے سمجھنے مین حیران ہو تو ہم کیا کریں اور
کفر کے ساتھ جو ادعا ایمان کا کرین تو کرین وہ کفر کا دامن نہ چھوڑین ہم آپ کو
آپ کے علما کے ایسے اقوال دکھلائین گے کہ آپ خود حیران ہو جائین گے —

آیات بینات از الفاظ بلکہ یہانتک کفر کے صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ تا لفظ شک
سکینہ کا فرست صفحہ ۱۴ سطر ۱۶

آیت اخریٰ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہم تو احتیاط ہی کرتے
جاتے مین اور نہین چاہتے کہ اپنے اصل سنت دوستون کے دل دکھائین مگر
جب آپ کو خود شوق ہو کر اچھا معلوم ہوتا ہے تو ہم کیا کرین سنئے جناب امام
بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہدایت بنیاد صحیح ہے اور تمام دنیا

جانتی ہے کہ دشمن کا دوست اور دشمن دونون کا درجہ مساوی ہے اور جاہیے
جو بموجب عدم تکفیر اون دشمنون کا قایل ہوگا جنکو ہم دشمن اہلبیت نبوت جانتے
ہین ہمارے نزدیک تو وہ بھی کافر ہوگا مگر جو آپ ناحق ملا محمد نور اللہ شوستری
علیہ الرحمۃ اور محقق طوسی اعلی اللہ مقامہ کو بدنام کررہے ہین تو سنئے کہ جناب
قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین کیا فرمایا ہے مجرد اصحابی بودن موجب
حکم وایمان عدالت وموذی بہ نجات از عقبات نار وعقاب پروردگار نمی شود
مگر آنکہ بایمان وخلوص جنان حسن اقوال وافعال وسلامت عاقبت ومال مرزوی
گردد واہل ضلالت وبدعت کہ فی الحقیقت اہل سنت وجماعت اند وبزعم باطل
واعتقاد لاطایل خود را موسوم بہ اہل سنت وجماعت ساختہ اند بنظر سخیف ورای
نحیف چنین دیدہ ودانستہ اند کہ جمیع صحابہ بہ صفت ایمان وحقیقت وکیفیت
عدالت آراستہ اند وہیچیک از ایشان لعن وطعن وتشنیع روا نیست وطاعن
ولاعن ایشان اثم وخارج از دایرہ شرع است واین سخنی است واہی ناشی
محض گمراہی ـــ

فہمیدی کہ ملا شوستری چہ میفرماید اب کھل گیا کہ سارے صحابہ کو ایماندار وہ
نہین جانتے اور بعض کو اون کا سزاوار سمجھتے ہین یہہ ہرکوئی جانتا ہے کہ جو ایمان
نہین رکھتا او سیکو دین واسلام کا فر کہتا ہے اور جو سرکار کو اضطرار تھا کہ ایمان
کا اثبات کیونکر ہوسکتا ہے تو جناب غفران مآب کی ارشاد سے تو آپ بیزار
ہوتے ہین مگر جناب ملا صاحب کے فرمانے سے شاید ناخوش نہ ہون تو یہہ بھی
بعد عبارت مذکورہ بالا اوسی مقام پر وہ فرماتے ہین وایمان وعدالت از
عوارض کسبیہ است نہ از امور جبلیہ پس ایمان وعدالت صحابی ہمچون غیر او ثابت
نمی شود مگر بہ حجتی ودلیلی وچگونہ چنین نباشد وحال آنکہ در عہد حضرت پیغمبر صلعم

بسیاری از منافقان بوده اند که با آن حضرت صحبت میداشته اند و هم نشینی و همراهی
نموده اند و مردم ایشان را از صحابه میخوانده اند و بنفاق معروف نبوده اند و حق
سبحانه و تعالی در شان ایشان فرموده وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ
فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ اور مثل
جناب غفرانمآب کے کچھ آگے لکھکر بر تقدیر کے لفظ کو یون استعمال فرماتے
ہین بہر تقدیر ثبوت ایمان و عدالت ممکن است زوال آن انچنانکه در بلعم باعور
صاحب موسی واقع شده و چه خوب گفته ملا جامی ع هر که را روی به بهبود نداشت
دیدن روی نبی سود نداشت ، و بعضی از شعرای شیعه نیز گفته اند ع دون
شود از قرب بزرگان خراب ، جیفه و بد بوی بد از آفتاب ، چونکہ ہم کو جناب
کسیطرح کسیکو پہلانا نہین ہے اور یہہ بھی جانتے ہین کہ آپ فارسی سمجھتے ہین
اور ہمارے ہم مذہب اجہل نہین ہین تو تکلیف ترجمہ کی نہین اوٹہاتے پر ہم
پسند کرتے کہ آپ کی طرح اسی کی رٹ لگائین مگر ہان آپ کو یہہ بتا دیتے ہین کہ
مجالس المومنین چھاپہ طہران کے مقدمہ ثانیہ مین بعد صفحہ ۶۶ عبارت مذکورہ
بالا ڈہونڈہ کے پڑہ لیجیے اور حرف بحرف مطابق کر لیجیے کیا اب بھی آپکو کلام
کرنیکی جگہہ ہے اور ملا محمد شوستری کو آپ خیال کرینگے کہ اونکا کلام خلاف
جناب غفرانمآب کے ہے اگر ہم غلطی پر نہین ہین تو آپ کے انصاف سے
امید ہے کہ آپ اپنی غلطی اور شوخی کا اعتراف فرمائینگے مگر ساتھہ ہی یہہ اندیشہ
ہے کہ جناب محقق طوسی علیہ الرحمہ کا فقرہ جو آپ نہین سمجھتے ہین ذہن اقدس مین
کھٹکیگا لہذا اوس کے نسبت جو حقیقت حال ہے لکھتے ہین کہ کتاب تجرید کے
مبحث امامت مین بعد استحقاق خلافت ائمہ اثنا عشر روحی لہم الفدا و نیز بعد تحریر
شرائط لازمہ امام محقق طوسی نے ضرور لکھا ہے کہ محاربو علی کفرہ و مخالفون

نسقہ مگر فقرہ مذکور کو عبارت ماسبق سے کچھہ ربط نہین ہے اور بعد فقرہ مذکور اور کچھہ بھی تائید یا تردید فقرہ مذکور کی کچھہ نہین کی ہے بلکہ اسی پر خاتمہ بحث کر دیا ہے بہرکیف جو کچھہ جناب محقق طوسی نے لکھا ہے اوسکو توثیق کسی ایمہ علیہ السلام کے قول سے نہین کی ہے ظاہر احادیث حرب کے حربی پر اجتہاد فرمایا ہے اور اسی قول محقق طوسی کے متعلق جو کچھہ صاحب تحفہ اثناعشری نے باب ہفتم مین لکھا ہے اور صفحہ ۲۸۷ کتاب مطبوعہ مطبع نولکشور مین موجود ہے اوسکو پڑہ لیجیے تو آپ کو روشن ہو جائیگا کہ قبل تحریر تحفہ مثل جناب غفران مآب کے جمہور امامیہ منکر امامت کو مثل منکر نبوت کافر کہتے آئے ہین چنانچہ جمہور امامیہ کے رد قول کے لیئے صاحب تحفہ نے یہہ لکھا ہے کہ اگر محقق طوسی بنا بر کلام پیر مشہور دیگر و کہ جمہور امامیہ منکر امامت را مثل منکر نبوت کافر میگویند فرق در مخالف و محارب وجہی نداشت ہر دو را کافر میگفت پس جبکہ پہلے سے ہمارے علما منکر امامت کو صرف فاسق نہ سمجھتے تھے تو صرف اجتہاد خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمۃ پر استدلال کرکے نہ تحفہ اثناعشری فائدہ اوٹھا سکتا ہے نہ آپ خصوصًا جب آپ کے پیشوا محارب جناب امیر کو بہی کافر نہین سمجھتے تو ہمارے محقق طوسی کے اس قول کے کہ مخالف علی کے فاسق اور محارب کافر ہین تکرار بے سود محض ہے چنانچہ صاحب تحفہ فرماتے ہین و نیز در کتب ہر دو فریق مروی ہست کہ آنجناب اہل عبا را فرمود اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ ترجمہ من صلح ام باکسی کہ شما صلح کنید و جنگ ام باکسی کہ شما جنگ کنید و حرب رسول بلاشبہہ کفر است پس حرب حضرت امیر و دیگر ائمہ نیز کفر باشد و اہل سنت میگویند کہ ازین حدیث حقیقت کلام مراد نیست بلکہ تہدید و تغلیظ است در محاربہ این بزرگان آیات بینات از الفاظ افسوس ہے کہ جب مجتہد صاحب صفحہ ۳ سطر ۴ آیا لفظ ۔۔۔ کے ساتھہ دیتے ہین صفحہ ۱۳ سطر ۱۷ ۔۔۔

آیت اخری جناب ہان ہم کو بھی افسوس ہے کہ آپ پہلے جناب محقق طوسی علیہ الرحمتہ اور جناب قاضی اعلی اللہ مقامہٗ دار محن سے گلشن بہشت کو جا چکے ورنہ آپ کے کلام بیداد کی داد دیتے اور جناب غفران مآب کی تصدیق فرماتے اور باواز بلند کہتے کہ جو کچھ جناب بحق ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حق ہے اور ہم اوسے ارشاد کے تابع ہین جن کے آپ عدم کفر پر مصر ہین اونکو ہم کافر جانتے ہین اور جناب غفران مآب کی ہمزبان ہین اور جو اونکو کافر نکہے وہ کافر ہے —

آیات بینات از الفاظ اس مقام پر ہین صفحہ ۳ سطر ۱۴ تا الفاظ انکار کرکے پہلو بچا گئے صفحہ ۱۴ سطر ۲۲ —

آیت اخری مجھکو نہایت افسوس ہے کہ جو کچھ اپنے شان مین جناب غفران مآب نے فرمایا ہے وہ عنقریب اب خود آپ اپنے حق مین کہنے لگین گے اور اگر آپ کو اپنے واسطے اونہین کلمات کا کہنا پسند ہوگا تو انصاف پسندون کے زبان پر ضرور آویگا اور اسکا مجھے نہایت تالم ہوگا مگر لاچاری ہے کہ آپ بلا جھک دھڑک جو آپ کے زبان و قلم پر آیا ہے بلا شرم و ازرم لکھتے ہی چلے جاتے ہین اور ذرا دھیان نہین کرتے کہ مجالس المومنین جو بقول آپ کے نایاب کتاب نہین ہے کوئی اوٹھا کر اوسی عبارت کو جسے آپ نے لکھا ہے ڈھونڈھے گا اور نہ پائیگا یا خلاف آپ کے تحریر کے پاویگا اور شاہ صاحب کے بلفظ نقل کرنیکے دعوی کو دیکھے گا تو وہ پھر عوام کی آگاہی کے لئے اصل عبارت مجالس المومنین کو پیش کرے گا تو کیا ہوگا خیر جو کچھ آپ کے زبان قلم سے نکل گیا اور عوام کے کانون مین پہونچ گیا اوسکے واپس لینے کا آپ کو قابو نہین ہے شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ع تیر از کمان جو جست نہ آید بہ شست باز بلکہ پس لازم است در ہمہ کارے تاملی لیجیے ہوشیار

ہے جیسے کہ آپ نے یہہ عبارت قاضی نور اللہ شوستری سے لیکر تا لفظ جائز نیست لکھی ہے اوسکی بہلی یہہ تحریر لکھدیا ہے کہ صاحب تحفہ قدس اللہ سرہ اسی باب ازدہم مین ایک مقام پر لکھتے ہین غرض یہ ہے کہ صاحب تحفہ نے وہی عبارت اپنے تحفہ مین لکھی ہے اور اگر یہہ ہی عبارت جو آپ نے لکھی ہے تحفہ مین نہ نکلی تو آپ اپنے حق مین کیا فرماینگے خیر آپ جو چاہین فرماین اب مجہے تو لازم آگیا ہے کہ باب دوازدہم تحفہ اثناعشری سے وہ عبارت نقل کرون سو لیجئے صفحہ ۴۲۶ تحفہ اثناعشری مطبوعہ لکھنؤ مطبع نول کشور پر ملاحظہ فرمائیے یہہ الفاظ ہین مذہب شیعہ

آنست کہ خلیفہ بلافصل بعد از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرتضی علی ست وسب ولعن وے رو معتبر نیست میگیند کہ نام حضرات خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم بخیر بزبان شیعہ جاری شود و اگر جاہلان شیعہ شکم بوجوب لعن کردند سخن ایشان معتبر نیست وانچہ خبث وفحش دربارہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی صدیقہ نسبت باشیعہ میکنند حاشا ثم حاشا واقع باشد چہ نسبت فحش بکافۂ آدمیان حرام ست چہ جای حرم حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اما چون حضرت عائشہ مخالفت امر وقرن فی بیوتکن نمودہ بہ بصرہ آمد وبہ حرب حضرت امیر اقدام نمودہ بحکم حدیث حربک حربی وسلمک سلمی کہ فریقین در مناقب امیر روایت کردہ اند حرب حضرت امیر با حرب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً مقبول نیست بنابرین مورد طعن شدہ وبعد از ان متصل بہمین کلام گفتہ ست کہ این ضعیف حدیثی وکتاب حدیث از کتب بلیغہ دیدہ باین مضمون کہ عائشہ در خدمت امیر از حرب توبہ کردہ ہرچند قصہ حرب متواتر ست وحکایت توبہ جزو احد اما بنابرین طعن کردن در حق وی جائز نیست انتہی کلامہ بلفظہ اب بہلی تو آپ خود شرم کرین کہ آپ نے جو عبارت تحفہ مین نہی بجنسہ

کیون نقل نہین کی شاہ صاحب نے البتہ بعد از حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
کب لکہا تہا جو آپ نے غلط لکہدیا و لعن و سب کو کیون مقدم و موخر کیا و دارہ
کو درمادہ کس غرض سے بدل ڈالا ام المومنین کے پہلے حضرت کا لفظ کیون حذف
کیا اور بعد نام عایشہ کے رض و صدیقہ کو کیون اوڑا دیا و اما جون کے لفظ سے
مورد طعن شدہ کے لفظ تک کے فقرات کس لیئے نقل نہین کئے ظاہرا اسلیئے کہ
رضیہ کی لفظ دیکہکر شیعہ خیال کرین کہ قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ کی عبارت
ہوگی اور صدیقہ کی لفظ سے وہ سمجھ کہ نہ جائین خیر عبارت کی نقل کرنیسے آپکی
دیانت تو صریح کہل گئی مگر اب شاہ صاحب کے بہائے دکہلانی باقی ہے سو وہ
بہی ظاہر ہوی جاتی ہے اوس قلعی کہلنے کے پہلے مین عرض کردیتا ہون کہ جو عبارت
شاہ صاحب نے قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ سے منسوب کی تہی بے اصل ہے
کہ جناب غفران مآب طاب ثراہ مجالس المومنین مین تلاش فرماتے بادی النظر
مین بلبیس معلوم ہوتی ہے اسلیئے کہ قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ سے تو کیا کسی
عالم شیعہ سے بہی کسی شیعہ کو ایسی امید نہین ہوسکتی ہے کہ وہ خلفاء ثلاثہ کو
حضرات کے ساتہہ یاد کرے اور رضی اللہ عنہم بہی لکہے اور حضرت عایشہ کے نام
کے ساتہہ صدیقہ و حضرت لکہنے کا عادی ہو اور رضی اللہ عنہا بہی لکہے یہہ وجہ ہے
کہ جناب غفران مآب نے تحفہ مین جو نقل عبارت دیکہی تو فورًا سمجہہ لیا کہ تلبیس اور
تدلیس شاہ صاحب نے کی ہے سوا اس کے چونکہ شاہ صاحب نے پتہ نہین لکہا
تہا کہ مجالس المومنین سے ضخیم کتاب مین عبارت مذکور کہان ہے اور نہ مجالس
المومنین سے عبارت کے مقابلہ کرنیکی حاجت تہی اسلیئے کہ مجالس المومنین ایک
ایسی کتاب ہے جو رتبہ مین تاریخ سے بڑہ کر کوئی وقعت نہین رکہتی اور ممکن ہے
کہ ایسی کتاب کی اپنے کتب خانہ مین جناب مجتہد علیہ الرحمۃ کو ضرورت بہی نہ ہو

مگر آپ تو فرمائے کہ با این ہمہ کہ آپ کتاب مجالس المومنین کو نادر الوجود نہین سمجھتے
تو آپ نے پہلے کتاب کو کیون نہ دیکھ لیا خیر آپ کو تو اعتراض جھاڑنے اور جاہلون
کی تلقین سے غرض تھی آپ کیون حقیقت حال لکھتے مگر اب آپ کے حکم کی تعمیل
کی گئی اور ساری کتاب مجالس المومنین پڑھی گئی تو جو اس مین لکھا ملا سب حاضر ہے
اب آپ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے خوب دیکھئے اور جہان تک عقل اور ذہن رسائی
کرے خوب تحریر شاہ صاحب اور خود اپنے تسوید سے مقابلہ کیجئے اور دیکھ لیجئے
کہ آپ نے اور شاہ صاحب نے کیا لکھا تھا اور اگر انصاف کا خون روا نہو تو جو
جناب غفران مآب کے نسبت آپ نے فرمایا اوسکی تلافی فرمائی چونکہ ہم گالی
گلفتہ کی عادی نہین ہین اور تہذیب کے پابند ہین اسلئے ہم ہرگز ہرگز کچھ نہین لکھتے
مگر اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ جو ہم نے یہہ لکھا ہے ایک شیعہ دوسرے
شیعہ سے اسکی امید نہین کر سکتا کہ خلفاء ثلاثہ کے نامون کے ساتھ حضرت
کا لفظ لکھے وخلاف اوس کے ہم شیعہ ہوکر اسکے مرتکب ہوتے ہین تو اوسکی وجہ
خاص ہے اور ہم نے اپنے لئے جائز کر لیا ہے اوسکی وجہ کسی اور موقع پر آپ کو
ظاہر ہو جائیگی مگر وہ شیعہ جو پہلے گذرے ایسی مسامحت کے عادی نہ تھے اب
لیجئے پہلے مجالس المومنین کی فہرست سن جائی اور تب پوری عبارت ملاحظہ فرمائیے
مجالس اول مین مذکور بعض اماکن لطیفہ او مواطن شریفہ ہے مجالس دوم مین
حال اون چند طایفہ کا ہے کہ جو تشیع مین مشہور ہین مجالس سیوم مین اکابر شیعہ
کا تذکرہ ہے مجلس چہارم مین بزرگان دین کا نام و مختصر حال ہے مجلس پنجم مین
منجملہ متکلمین شیعہ جو نامی گرامی ہین اونکا نشان ہے مجلس ششم مین بعض اہل
تصوف کا نام ہے مجلس ہفتم مین حکماء و مشاہیر اسلام کا ذکر ہے مجلس ہشتم مین
شاہان اسلام و مجلس نہم مین امراو سپہدار اور مجلس دہم مین وزرائے

نامدار اور مجلس یازدہم میں شعرای عرب و مجلس دوازدہم میں شعراے عجم کا
مذکور ہے اور قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ نے اونہیں بزرگون کا مذکور
کیا ہے جنکو اپنے نفس قدسی کے بموجب شیعہ اور محب اہلبیت علیہم السلام قیاس فرمایا
ہے خواہ دراصل وہ شیعہ تھے یا نہیں یا کسی اور نے اونکو شیعہ بنایا اونکے اقوال
نے حضرت علیہ الرحمۃ کو شیعہ باور کرایا تھا مجلس سیوم مجالس المومنین کی حقیقت
تو کھل گئی اب میں اما انکہ تکفیر ابوبکر و عمر الخ کے صورت بیان کو بھی عرض کردونگا
لہذا پہلے جو کچھ صاحب تحفہ نے لکھا ہے اوسکو حرف بحرف ذہن نشین فرمائیے وہ
یہہ ہے قاضی نور اللہ شوستری در مجالس المومنین آوردہ کہ نسبت تکفیر بجناب
حضرت شیخین رضی کہ اہل سنت و جماعت نمودہ اند سخنے ہست بے اصل کہ در کتب
اصول ایشان ازان اثری نیست و مذہب ایشان ہمین ہست کہ مخالفان علی
فاسق اند و محاربان او کافر چنانچہ شیخ نصیر الدین طوسی در تجرید آوردہ مخالفوہ
فسقۃ و محاربوہ کفرۃ بمقتضاے حدیث حربک حربی و سلمک
سلمی یعنی جنگ تو جنگ من است و صلح تو صلح من است کہ واقع است و ظاہر است
کہ حضرات شیخین با امیر المومنین علیہ السلام حرب نمودہ اند بلکہ بے زحمت کتاب
و تکلیف استعمال سیف نضال بکثرت خیل و رجال حق او را ابطال نمودند و غصب
خلافت رسول متعال ازو نمودند انتہی کلامہ بلفظہ صفحہ ۶۱
تحفہ اثنا عشری مطبوعہ نول کشور (لکھنو) اور جب یہہ عبارت محفوظ
بہ ذہن ہوئی تو نادان بھی باور کریگا کہ لفظ بہ لفظ عبارت ملا
نور اللہ شوستری کی صاحب تحفہ نے لکھی ہے اور کمال تصدیق کے لئیے بلفظہ
بھی لکھدیا ہے اور جب توثیق پر بھی اطمینان ہوا تو پہلے بادی النظر میں جانچنا
چاہیئے کہ آیا بجناب حضرات شیخین کا قلم قاضی صاحب سے نکلنا باور ہو سکتا ہے

ظاہر ہے کہ نہین کجا شدت عداوت اور کہان یہہ الفاظ محبت اور خباثت الا
تو بجاے شیخین جو صاحب تحفہ نے لکہا تہا ابوبکر و عمر تحریر کر دیا ہے اسکو بہی یاد
رکہیگا اگر کچہہ بہی حمیت اور سچائی ہے تو مجالس المومنین مین یا تو حرف بحرف
عبارت مرقومہ صاحب تحفہ ڈہونڈہ دیجیے اور نہ ملے تو فارغخطی عدم تقدس
صاحب تحفہ اور خود اپنے [illegible] اخذ کیجیے مین کہتا ہون کہ ہرگز ہرگز اس الفاظ سے
عبارت مذکورہ بالا مجالس المومنین مین نہین ہے اگر آپنے کسی مصلحت سے
سچائی سے درگذر ناجائز رکہا ہے تو وہ امر آخر ہے اور ثواب و عبادت کی
راہ اختیار کی ہے تو آپکو یاد نہ رہا ۵ معصیت گرد عبادت وقت استیلای
نفس ٭ راہ زن چون راہبر شد [illegible] بر زند اژدہاست ٭ خیر اب ہم سے
سنئے کہ مجلس [illegible] صفحہ ۱۶ کتاب مجالس المومنین مطبوعہ طہران پر شروع
ہوی ہے اوسکے مقدمہ ثالثہ [illegible] صفحہ ۰ ہے پر قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ
نے لکہا ہے کہ (۱) مقصود از ایراد این مقدمہ دفع توہمی است کہ در اوہام
عامہ صحابہ استقرار یافتہ کہ شیعہ امامیہ تکفیر جمیع صحابہ یا اکثر صحابہ نمایند و
این معنی را مستبعد شمردہ عوام مذہب خود را بہ تقریر آن از مذہب حق تنفیر
نمودہ از راہ بردہ اند چگونہ چنین باشد و حالانکہ افضل المحققین خواجہ نصیر الدین
محمد طوسی طیب اللہ مشہدہ در کتاب تجرید فرمودہ محاربو علی کفرۃ و مخالفوہ
فسقۃ و ظاہر است کہ اکثر صحابہ با آن حضرت محاربہ نکردہ اند بلکہ بکثرت خیل و حشم و مشت
استعمال سیف و قلم در مقام مخالفت در آمدہ باستقلال غصب منصب خلافت
رسول استعمال نمودہ اند اور اوسکی بعد اوسی مجلس مین صفحہ ۶۷ کی سطر ۱۲ مین
بذکر حضرت ابیطالب ع کے قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل قول صاحب کتاب
فضایح الشیعہ کی کی ہے اور رد جواب شیخ عبدالجلیل رازی کا یون نقل کیا ہے

۵۴ اما آنچه گفته است که محمد بن حسن در موطا آورده که مومن میراث کافر بگیرد و
کافر میراث مومن نگیرد جواب آنست که قول و بول صاحب مذهب نزد شیعه برابر است
سخن او الزام خصم را نشاید و مذهب اهلبیت درین جمله این است که کافر میراث
مومن نگیرد اما مومن میراث کافر گیرد آنجا کفر مانع است و چون اینجا ایمان است
مانع نتواند بود اما دروغ که بر علی ابن الحسین در رساله ابن زید نهاده لغایت ظاهر
است و معروف مشهور آنست که در وقتیکه میراث ابو طالب را میراولاد قسمت
میکردند حضرت رسول گفت که تیغ و درع او بعلی دهند زیاده از قسمت همچنان کردند
و همچنان خبر دروغ بی فروغ تا نفاذ ان حدیث را التفات نباشد اما آنچه درباب
مناعی ابوبکر و عمر در حدیث حضرت پیغمبر گفته کسی شیعه را دران سخنی نیست سخن
درین است که بعد از آن حضرت بعضی از افعال قبیحه از ایشان بوجود آمده که
احباط کننده آن محاسن اعمال و مخالف عهد و بیعتی است که با رسول استعمال کرده
اند چنانکه در امر خلافت نص حضرت پیغمبر که در کتب فریقین مسطور است نمودند
و حضرت فاطمه را آزرده ساختند و بواسطه این افعال ذمیمه و غیر ان مانند تخلف
جیش اسامه مورد طعن و ذم شدند چه سلامت عاقبت بحسن خاتمه افعال
و وفا کردن بعهد و بیعت رسول متعال است و هر کس را که سلامت سعادت
عاقبت روزی نشود بواسطه نقض بیعت و مخالفت حکم رسول مستوجب عقوبت
می شود چنانچه آیه کریمه فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ
أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا بر آن شاهد
است و آنکه نسبت تکفیر ابوبکر و عمر به شیعه نموده سخنی است ۵۵ بی اصل که در کتب
اصول ایشان اثری از آن نیست و مذهب ایشان هم این است که مخالفان
علی فاسق اند و محاربان او کافر که یا علی حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي

ولی اہلسنت کہ ابوبکر و عمر با علی حرب نہ نمودہ اند بلکہ بی زحمت قتال و تکلیف استعمال
نصال بکثرت خیل و رجال حق اورا ابطال نمودند و غصب خلافت رسول متعال
از و نمودند یعنے جو عبارت کتاب مجالس المومنین سے زیر ہندسہ ۱ و ۲ و ۳
لکھی ہے اوسکو بھی کوئی شخص فہیم پڑھکر ہوشیاری صاحب تحفہ کی سمجھ لیگا کہ قول
ملا عبد الجلیل کو جو ہندسہ ۳ کے نیچے مین نے نقل کیا ہے اوسکو پہلے کرکے قول
ملا نور اللہ شوستری کو جن مین اون حضرت نے محقق طوسی طیب اللہ مشہدہ
کا قول لکھا تھا اور جسکے مینے ہندسہ (۱) کے نیچے لکھا ہے شاہ صاحب نے موخر
کر دی اور درمیان ہندسہ ۱ و ۲) کے عبارت کی جو اور عبارت تھی اوسکو
ترک کر دی اور اسطرح جوڑ ملا دیا کہ عبارت مسلسل قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ
کی ثابت ہو یہہ بھی درمیان دونون عبارت کے نہین لکھا کہ ؛ بعد از ان متصل
ہمین کلام گفتہ است —
جیسا عبارت موہوم تشنیع الست الخ اور این ضعیف حدیثی الخ کی بیچ مین لکھکر
فی الجملہ دامن بچایا تہا اور اوسیطرہ یہہ کیا کہ جس عبارت شیخ عبد الجلیل سے
غلطی کہلتی تھی اوسکو تو اپنے تقدس پر نثار کر دی اور اسیپر بھی کلامہ بلفظہ کی
مہر کی اور شوخی یہہ کی کہ جناب شیخین رضی اللہ عنہما کو اس کاریگری سے چپایا
کیا کہ لوگون کو دہو کہا ہوجاسے کہ العدو اکبر قاضی صاحب کے دلمین اس قدر
اغراز مشایخ کا تہا کہی حضرت اب آپ راضی ہوئے کہ مجالس المومنین کی اصل
عبارت میں سے نظر ناظرین پاتمکین کر دی اور ثابت کر دیا کہ شاہ صاحب نے
ضرورت میرون کے مقولات کو تلے اوپر یا تحفہ کیطرح ابتر کرکے قاضی صاحب
علیہ الرحمۃ کا قول ظاہر کیا تہا اور یہہ بھی لگے ہاتھہ فرما دیجئے کہ شیطان الطاق
کے پیروی کا کون مصداق ہے —

آیات بیّنات از الفاظ مگر افسوس ہے کہ ایسی عبارت صفحہ ۴ سطر ۲۲ تا الفاظ از ایمان بیرون می شود صفحہ ۵ سطر ۲ —
آیت اُخری بعد مطالعہ مضامین مجالس المومنین آپ کا افسوس مسرت سے بدل گیا ہے لہذا تا الم کو یکسو فرمائی خوش ہوجئے کہ جیسا جناب صاحب ذوالفقار نے فرمایا تھا کہ صاحب تحفہ نے مضامین مجالس المومنین میں تلبیس کی ہے سچ ہو گیا اور یہہ توسیع نے آپ کا کیا بہت سے اون لوگون کا جو جناب غفران مآب سے عداوت رکھتے ہین کچھ لکھنے کو دل چاہتا ہے اور آپ نے کب لکھنے مین کوتاہی کی ہے جو آپ اپنی تہذیب کی لیتے ہین خیر آپ اپنے مخفی پیرایے کو جو کہنا ہو کہہ لیجیے یا صاحب تحفہ کے نذر فرمایئے مگر جو ہمسے خطاب اور دریافت ہے تو ہم ادب سے عرض کرتے ہین کہ جناب ہان آپ کے سمجھ کی غلطی ہے نہین تو یہہ آپ کی سمجھ کی کیون غلطی ہونے لگی جب آپنے جان بوجھ کے ضعفای شیعہ کو یہہ باور کرانا چاہا ہے کہ قاضی نوراللہ صاحب شوستری نے فرمایا ہے کہ سب و لعن اونکی مذہب مین معتبر نہین ہے لیکن زبردستی جناب غفران مآب نے لکھا ہے کہ تبرا و بیزاری اعدای دین پر واجب ہے اور جو تبرا و بیزاری کو گناہ جانکر عمل مین نہ لائے تو گنہگار ہے اسپر جناب والانے جو خیال کیا تھا وہ برباد ہو گیا خاطر مبارک کو جمع فرمائی کہ قاضی صاحب نے مجالس المومنین کے صفحہ ۲۰۰ پر صریح تحریر فرمایا ہے اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَا بِہٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ خَامِسًا سوا اسکے صاف صاف نام بنام اگر آپ کو درکار ہے کہ قاضی رحمۃ اللہ نے اظہار بیزاری کا فرمایا تو اون کی کتاب مجالس المومنین ہی حاضر ہے ورق ورق دیکھہ جایئے تو کھل جائیگا مگر یہہ کہنا کہ حضرت قاضی نے مجالس المومنین مین فرمایا ہے کہ سب

ولیکن مذہب شیعہ مین یہ نہین ہے تو یہہ یا تو آپ سے صاحب دیانت کا کام ہے
یا صاحب تحفہ کی جرات کو سزاوار ہے ہرگز ہرگز قاضی صاحب نے ایسا نہین فرمایا
ہے مگر ان حقیقت حال اور صورت مقال یہہ ہے کہ صفحہ ۴۴ مجالس المومنین مین
جہان حال مقام رستمدار کا جناب قاضی صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہان رستمدار
کی صاحبان ایمان کے ذکر مین مولانا محمد فخر الدین رستمداری کی بابت یہہ رقم فرمایا
ہے کہ جب عبداللہ خان اذبک نے مشہد مقدس مدفن غریب الغربا امام ثامن
وضامن علی ابن موسے رضا علیہم السلام کا محاصرہ کیا تو کسی نے فقہائے مشہد
مقدس سے اوس اذبک کو لکھا تہا کہ کین دلیل و برہان سے محاصرہ مشہد اور
وہان کے باشندونکا جس مین اکثر ذریت پیغمبر مین حلال سمجہا ہے اور اون کے
غارت پر لشکریون نے دست درازی کی ہے اوسپر اذبک مذکور اون علما سے
جو اوسکے رکاب مین حاضر تھے اور جنھون نے فتوی اباحت قتل و غارت اہل مشہد
کا دیا تہا فرمایا کہ جواب تحریر فقیہہ مشہد کا لکہین چنانچہ جو جواب علمای ماوراالنہر
کی بابت مجالس المومنین کے مجلس ششم مین صفحہ ۲۰۲ پر مرقوم ہے کہ ورماورالنہر کہ
درزمان این فقرا عنہ مفتوح گردیدہ از احکام مبتدعہ و رسوم مخترعہ آن قوم
بایشان رسیدہ اگر کافری گوید کہ محمد رسول خدا نیست معترض او نمیشوند اگر
مسلمانی گوید علی ولی خدا است او را برفض منسوب می سازند و در پی غرض قتل و
سوختن می اندازند اور پہر چند سطر کے بعد لکہا ہے کہ اگر کسی در بلاد ایشان
بزنا و لواطہ کہ در شریعت حلال نبودہ مبادرت نماید متعرض نمی شوند و اگر
اقدام بہ نکاح متعہ نماید کہ خدا و رسول آنرا حلال کردہ و عمر خلافا علی اللہ و رسولہ
حکم بحرمت ان نمودہ بواسطہ آنکہ فعل آن نزد ایشان علامت رفض است و
متابعت خدا و رسول و اہلبیت است در کشتن او سعی مینمایند اس سے ظاہر ہوگا

کہ علماء ما ورا النہر کیسی شدید و غلیظ دشمن شیعہ تھے کہ ماورا النہر نے لکھا او سمین ساری
فضایل خلفاے عالی شان گیتی ستان کی جنکو خود بدولت طرح طرح کی خوش
بیانی سے رقم فرماتے ہین لکہکر وجہ قتل و غارت اہل مشہد کی بڑی شد و مد کے
ساتھہ یہہ بیان کی کہ وہ سب و لعن شیخین و ذی النورین کرتے ہین اور ہجو رسول
خدا کو بعض امور شنیعہ سے متہم کرتے ہین چنانچہ جب وہ جواب علماء مشہد کو ملا تو
ملا محمد رستمداری نے بہر ازبک کو ایک نامہ لکھا اور اوس خط مین جہان بہت
کچھ مضامین متین تھی یہہ بھی لکھا۔ شارح عقاید نسفی در انیکہ سب شیخین کفر باشد
اشکال کردہ و صاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلام شمردہ و صاحب مواقف
نیز بدین رفتہ و وجوہی کہ برای تکفیر شیعہ توہم کردہ اند رد کردہ و نزد امام محمد غزالی
سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ بلکہ جمیع اہل قبلہ را کافر نمیدانند پس انچہ
حضرت در تکفیر شیعہ فرمودہ اند نہ موافق سبیل مومنان است نہ مطابق حدیث و
قران یا انچہ مفہوم شیعہ است کہ در صدر صحیفہ معلوم شد و سب و لعن در د
معتبر نیست میگنجد کہ نام خلفاے ثلث مطلقاً بر زبان شیعہ جاری نشود
و لعن بر ایشان واجب نیست اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کنند سخن
ایشان معتبر نیست چنانکہ جاہلان اہل سنت حکم بوجوب قتل شیعہ میکنند و
این حکم اصلا مقتضاے افکار سلف و انظار خلف نیست و اما انکہ فرمودہ اند
کہ ہر کس کہ استماع بعضی حکایت کند و منع نکند کافر است عقلاً و شرعاً دلیل برین نیست
و قال الشیخ ابن سینا من تعود لیصدق ان من غیر دلیل فقد انسلخ عن الفطرۃ الانسانیہ
و انچہ از خبث و فحش در مادہ عایشہ نسبت شیعہ کردہ اند حاشا کہ ہرگز واقع باشد
چہ نسبت فحش بکافہ آدمیان حرام است چہ جای حرم حضرت پیغمبر اما چون عایشہ
مخالفت امر و فرمان و قرن فی بیوتکن نمودہ بہ بصرہ آمدہ بحرب حضرت امیر ع

اقدام نمودہ وبحکم حدیث حربک حربی کہ فریقین در مناقب حضرت امیر روایت
نمودہ اند حرب حضرت امیر حرب پیغمبر ست ومحارب پیغمبر یقیناً مقبول نیست بنابر
این مورد طعن شدہ و این ضعیف در کتاب حدیثی کہ از کتب شیعہ دیدہ کہ عایشہ
در خدمت حضرت امیر از حرب توبہ کردہ ہر چند قصہ حرب متواتر ست وحکایت
توبہ خبر واحد اما بر تقدیر وقوع بعد از حرابی بصرہ وقتل چہل ہزار نفس چنانکہ گفتہ اند
از صحابہ وغیرہم اگر آن توبہ مقبول باشد لعن او از برای حرب نباید کرد واللہ اعلم
بحقایق الامور وہو یحکم بالحق یوم ینفخ فی الصور بایں ہمہ اگر آپکو اصرار ہو کہ نہیں
ضرور مجالس المومنین میں حضرت قاضی صاحب نے لکہا ہے تو آپ کو قسم ہے
اخلاف ثلاثہ کی کہ اب مجالس المومنین میں یہہ قول قاضی صاحب کا ڈہونڈہ دیں
کہ مفہوم تشیع اہلسنت کہ خلیفہ بلافصل بعد از حضرت مرتضی علی است وسب ولعن
در و معتبر نیست اور اگر آپ کے تلاش سے بہی یہی ملے تو اقرار فرمائی کہ شاہ صاحب
نے اور آپ نے ناحق کو قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ کو الزام دیا اور عبث جناب
غفران مآب کا اونکو مخالف ٹہرانا چاہا اور صاف صاف قبول کیجیے کہ مجالس المومنین
میں ملا محمد کا قول قاضی صاحب نے اسطرح لکہا ہے کہ یا آنچہ مفہوم تشیع اہلسنت
کہ در صدر صحیفہ معلوم شد وسب ولعن در و معتبر نیست اور پہر وہ سب کچہہ بہی جو صدر
صحیفہ میں مرقوم تہا اوسی تحریر فرمائی اور اگلی بات اوسی بہی سن لیجیے جو تشیع کا
لکہا ہے حضرت پیغمبر در مرض الموت فرمود ائتونی بقرطاس اکتب
لکم شیئاً لا تضلوا بعدی وعمر بر آن راضی نشدہ وگفت ان الرجل
علیہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا پس صحابہ
اختلاف کردند تا آواز بسیار شد وحضرت پیغمبر از ین معنی آزردہ شدہ فرمود
کہ برخیزید کہ پیش من شراوار نیست نزاع واین حدیث در اوایل صحیح بخاری

ودر اکثر کتب اھل سُنّت بعبارت مختلف مذکور ست ومخالفت دویم ان بود
کہ بعد از قبضہ فرمودہ حضرت پیغمبر جمعی را مقرر ساختہ کہ ہمراہ اسامہ بسفری روند
وبعضی ازان جمع تخلف نمودند وبعرض حضرت رسیدہ آنحضرت مکرر را مبالغہ
فرمودند جَهِّزُوا جَيْشَ أُسَامَةَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
وَمَعَ هٰذَا وَاللّٰهُ يُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ الْهَادِي وچون آن بعض متابعت
نکردند پس گوییم امری کہ حضرت پیغمبر درباب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضای
آیہ کریمہ وحی ست ومنعی کہ عمر کردہ منع ورود وحی ست ورد وحی کفر ست علی
مَا عَرَفْتُمْ بِهِ وَعَلَى مَا دَلَّ عَلَيْهِ قولہ تعالیٰ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وکافر
قابل خلافت حضرت پیغمبر نیست وہرگاہ کفر وسلب قابلیت از وثابت
شود بنا بر دلیل شما لازم ست کہ ابوبکر وعثمان نیز خلیفہ نباشند اور جب یہ
ماننا پڑا کہ ملا محمد نے صریح لکھا ہے کہ انچہ مفہوم شیخ الست کہ در صدر صحیفہ معلوم
شد تو کفر حضرات خلافت مآب دست بگریبان ہو جائیگا اور یہوا جب کفر ثابت
ہے وہی تمغہ ملامت کا بہ اور ملا محمد نے جس راہ سے کہ شاہ عبد العزیز صاحب
نے تحفہ اثنا عشری مین اپنا نام بقول آپ صاحبون کے نہین لکھا او سی قبیل سے
آیہ یحکم من لم یحکم الی اخرہ پر تکیہ کرکے لکھدیا کہ سب ولعن درو معتبر نیست اسلئے
کہ شیعہ وسنی کفار کے ساتھہ یکسان سلوک ہوتے ہین تخصیص مذہب شیعہ
ہے کیا ہے اب فرمائی کہ جناب غفران مآب کا یہ فرمانا کہ عبارت ایشان انچہ
فقیر گفتہ مخالفت ندارد کتنا صحیح ہے اور کیونکر آپ معترض ہوسکتے ہین رہا یہہ
کہ جناب غفران مآب نے جو یہہ فرمایا ہے کہ اما تبرا وبیزاری از اعدای دین
واجب ملا محمد کی اس تحریر سے کہ اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کردند

سخن ایشان معتبر نیست آپ کی نظر مین مخالف معلوم ہوتا ہو تو نتیجہ اوسکا یہہ
ہوگا کہ آپ کے نزدیک اعدای دین سے محبت جایز ہے تو مبارک ہو اس راہ سے
البتہ آپ قول جناب غفران مآب کو جایز نجانئے اور اعداے دین سی بیزاری
کو واجب نہ جانئے وباین ہمہ بیچارے ملا محمد نے جو دب ست مین ایک ظالم اور
جابر کے دست تظلم سے یحیی کو اگر سب کچھ لکھکر یہہ بھی لکھدیا کہ اگر جاہلان شیعہ
حکم بوجوب لعن کروند سخن ایشان معتبر نیست تو جمہور امامیہ کی گردنین اوسے
پہانسی نہین ہو سکتی اور اگر یہہ بھی فرض کر لیا جاوے کہ ملا محمد کا ایسا ہی عقیدہ
تہا تو ہو جناب غفران مآب کا قول جو موافق جمہور علما کی ہے اور حدیث ائمہ علیہم السلام
سے ماخوذ ہے کیونکر باطل ہو سکتا ہے ہر چند مین اچھی طرح یہہ ثابت کر چکا کہ اگر
جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کروند سخن ایشان معتبر نیست جناب قاضی صاحب
علیہ الرحمہ کا قول نہین ہے لیکن کسی کو اس کہنے کی جرأت ہو کہ ہر گاہ اونہون
نے اپنی کتاب مین لکہا اور رد نہین کیا تو اونہین کا قول ہو گیا تو مین اوسپر
عرض کرونگا کہ ملا محمد نے جسکو زمرہ کفار مین شمار کیا ہے اونکو شیعہ اور سنی
دونون سزاوار لعنت اللہ علی الکافرین جانتے ہین اور وہ بہ تصریح الزام
جنسے بیزاری لازم ہے اونکو شمار کر چکے تھے تو خود اونکا قول آخر میکا رہا اور
اسلیئے جناب قاضی نور اللہ شوستری اعلی اللہ مقامہ کو رد کرنیکی ضرورت نہ تھی
با این ہمہ آپکو اصرار ہے ہو کہ جو کوئی کسی کے قول کو اپنی کتاب مین لکھے اور
اوسکو رد نکرے تو اوسی کا قول ہو جاتا ہے تو آپ اپنی کتابون مین ایسے
بہت منقولات پایئن گے جو بلا رد موجود ہین چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے
صفحہ ۳۷۷ تحفہ اثنا عشری مین یہہ لکہا ہے کہ از حال عمر رض معلوم است
و شیعہ خود روایت کردہ اند کہ در مقدمات دین بگفتہ زنے جاہل قایل می شد

پس اب یہہ قول صاحب تحفہ کا ہو گیا اسواسطے کہ اس روایت شیعہ کو او ہنون نے
اوسی مطلب مین شیعہ نے استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فقہ مین ایسے لابلد تھے
کہ بہ گفتہ زنے قایل می شد مستحکم ہو گئے اور جب ہم کہینگے کہ حضرت عمر کو فقہ مین دخل
نہ تہا تو آپ کچھہ نہ لکھہ سکین گے تو خیر آپ کو اختیار ہے کہ قاضی نوراللہ شوستری کے
نومہ اس الزام کو لگائیے اور پھر دوسری اسی قبیل کی اس تحریر قاضی صاحب سے
اوسکو چلتے رد کیجیے جو مجالس المومنین مین بذکر ملا کاشی موجود ہے ع ستبرک
نعمت الیشان نکویم کہ در دستم از ین بہتر دہانیست اور صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۶ و ۳۴۹
مجالس المومنین مین بھی ملاحظہ فرمائین کہ قاضی صاحب نے کیا لکھا ہے—
آیات بینات از لفظ مین قاضی صفحہ ۵ سطر ۷ تا لفظ ثبوت ہونا چاہئے صفحہ
۵ سطر ۱۵—
آیت اخری مجھے یقین ہے کہ اپنے اس تحریر کا انفصال خود بخود آپکو ہو جائیگا
اور آپ خود ہی فرمائینگے خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم اور مین صرف ناصر علی کا
شعر پڑھونگا شعر حرمت تر وشندلان ور زشت تر ویان کم شود بہ مفت
تماشا نرگسی در زنگبار آئینہ را—
آیات بینات از لفظ دیکھو حضرات امامیہ صفحہ ۵ سطر ۱۵ تا الفاظ مستجد
نباشد صفحہ ۱۶ سطر ۲۰—
آیت اخری مین ایسے بے محل مضمون پر نظر کرنا نہین چاہتا—
آیات بینات از الفاظ اب مین پھر شروع کرتا ہون صفحہ ۱۶ سطر ۲۰ تا
الفاظ وسوسہ شیطانی سمجھتے ہین صفحہ ۱۷ سطر ۷—
آیت اخری بھلا دعوی تحریر فضایل صحابہ مین جملہ معترضہ جھگڑہ حضرت عائشہ کا
یعنی چہ اور ایسے فضول باتون سے صرف کتاب کا بڑہانا ہے یا جہلا کو اپنی لن‌ترانی

دکہانا مگر ہمارا کیا نقصان ہے آپ نے عبد اللہ ابن زبیر کی پیروی فرمائی اور بفحوای حدیث اصحابی کالنجوم ہدایت پائی ہمکو معلوم ہی کہ عبد اللہ ابن زبیر حضرت عایشہ کو دہوکہا دیکر لڑنے کو لیگیا تہا اور اپنی فضایل صحابہ کی تحریر کی پیروی مین یہہ مضمون نکالا تو بجنسہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین اور جو مجالس المومنین مین لکہا ہوا ہے اوسکی نقل کردی اب اوسکو بار بار پڑہیے اور خوش ہوجیے کہ جیسا جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ نے لکہا تہا سچ ہوگیا اور جناب شاہ صاحب کی خدمت مین اب جو آپ سناسب جانئے فرمائین کہ وہ پیر آپ مرید ہین چاہی اونکی تحریر کو ہدایت جانئین یا تلبیس البلیس کی مثال جیسے ہم بہی نہین کہتے شعر گفتی حدیث تو بہ تو دانی زمین پیرس یکہ زیر انگبند این سخن اندر دہان من

آیات بینات از الفاظ اور جو کچہ یہہ نسبت صفحہ ۷ سطر ۲ تا الفاظ عفا عنہا حیا بہم عن زلک صفحہ ۷ سطر ۱۰

آیت اکرمی یہہ جسنے کہا ہے بالکل سچ کہا ہے کہ جیسا جس شخص کا نفس ہوتا ہے ویسا ہی وہ دوسرونکا قیاس کرتا ہے اور یہہ حضرت کا سخن تکیہ ہو گیا ہے کہ جناب غفران مآب نے تدلیس کی مگر چونکہ اب آپ کی تحریر کا حال کہل گیا ہے لہذا کوئی بہی دہوکہا نہ کہائیگا اور جسنے تدلیس اور تلبیس کی ہے اوسکو اچہی طرح پہچان لیگا مگر جو ہمنے شنا تہا کہ کسی نے چور کے پکڑنے کے لئے ایک مجمع مین کہا کہ چور کی ڈاڑہی مین تنکا تو جو درحقیقت چور تہا اوسنے اپنی ڈاڑہی جہاڑی اوس کا تماشا بہی آنکہون دیکہا کیا خوب جناب غفران مآب تو یہہ کہین کہ در مذہب اسلام روایات متضمن جسم بودن خدا و مکانی بودن او تعالی شانہ مروی شدہ و جناب مذہب اسلام کی جگہہ ٹہرالین کہ مذہب اسلام سے مراد جناب غفران مآب کی سنّے ہین ای حضرت فرقیہ مرجیہ بہی اہل اسلام مین شمار ہین اور اونمین گروہ تشبیہ ہے جو اعتقاد رکہتے ہین کہ خدا تعالے نے حضرت آدم کو اپنے صورت

پر بنایا ہے اور بہی مسلمانون مین فرقہ جہمیہ بہی ہے اور ان مین سے گروہ زنادقیہ ہے
جو اسکا معتقد ہے کہ حق تعالے دنیا مین دکہائی دیگا اگر آپ نے اعتقادات فرقہ
ہاے مرقومہ بالا نہ دیکہے ہون تو ایک بہت ذرا سا رسالہ معرفتہ المذاہب مصنفہ
محمد طاہر غزاتی عرف نظام مدرس مدرسہ جلالی مطبوعہ انڈیا ان سن کلکتہ سنہ ۱۲
ہجری دیکہہ ڈالیئے اور پہر اپنے شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشری کا کید سنہ دوہم
بہی ملاحظہ فرمائی کہ حق تعالے کی رویت کے شاہ صاحب قایل ہین چاہے وہ اور
آپ کچہہ بہی کہین کہ رویت او تعالے بدیہی الاستحالیہ ہے اور ورق کے ورق رنگ
ڈالین اور چاہے جیسی آنکہین رویت خدا کے لئے بنائین مگر جب حق تعالے کے
جسم ہی نہو گا چاہے وہ کیسا ہی ہو نظر کیا آویگا اسکے سوا اور بہی صاف و صریح
مضر و کہمش واحمد الہجیمی ۔
نے جو روایات صحیح بخاری اور دیگر صحاح کے ہین اونسے علامہ شہرستانی کے کتاب
ملل و نحل مطبوعہ لندن کے صفحہ ۷۶ پر ملاحظہ فرمائی مثل مضر و کہمش واحمد الہجیمی
وغیرهم من اهل السنة قالو معبودهم صورة ذات اعضاء و
ابعاض مثل مضر و کہمش و احمد الہجیمی وغیرہ اہل سنت قایل ہین کہ معبود
اونکا صورت ہے صاحب اعضا و اجزا یہہ روایت تو نکلی اہل سنت کی ہے اور
یون تو متشابہہ کا قول حضور کے پیران پیر دستگیر کے غنیتہ الطالبین مین بہی
موجود ہے چاہئے صفحہ ۲۱۳ غنیتہ الطالبین ترجمہ فاضل عبد الحکیم سیالکوٹی جو
مطبع مرتضوی دہلی مین چہپی ہے ملاحظہ فرمایئے کہ وہ قایل ہین کہ اللہ تعالے جسم ہے
اور بمشکل جثہ اسکا اوپر صورت انسان کے ہے گوشت و خون و اعضا و
سر و زبان تو شاہ صاحب اور دیگر اہل سنت کو روایت ایسے اپنے خدا سے
باتین بنانے کی ضرورت کیا ہے سبحان اللہ کسی شیعہ پر آپ کبہی الزام جو رکہین گے

اور جو امر ہے وہ ثابت ہو یا نہ ثابت ہو نتیجہ ابھی نکالی دیتے ہین کہ اگلے شیعہ توبۂ حضرت
عایشہ کے قایل تھے اور پچھلے نہین اب آپ ملا محمد کے بیان سے سمجھ جائین
کہ نہ اگلے شیعہ قایل توبہ تھے نہ پچھلے اسلئے کہ اونہون نے صاف لکھدیا ہے کہ در کتاب
ہیچ یکی از کتب شیعہ دیدہ کہ عایشہ در خدمت حضرت امیر توبہ کردہ ہر چند قصہ حرب
متواتر است و حکایت توبہ خبر واحد تو خبر واحد کا اول تو اعتبار نہین بشرطیکہ ہو بھی
اور اگر ہو بھی تو آپ جیسا اپنی کتابون پر شبہہ کرتے ہین اور صاحب تحفہ نے
اپنے مکایدہ مین تصریح کی ہے کہ شیعون نے سنی بنکر کتابین لکھی ہین یا شیعون
کی کتابون مین الحاق کیا ہے ہمکو کیون شبہہ سے باز رکھین گے کیا اندھیر ہے کہ انسان
نکلا ہو دھوپ سے کھوپڑی کھنچی جاتی ہو مگر کوئی کہے کہ جی نہین آفتاب ہے کہان
یون ہی آپ جناب غفران مآب کو جھوٹھلایا چاہتے ہین آپ ہی کی ہم مذہب مطلق
تاریخون مین لکھ چکی ہین اور باستناد لکھ چکے ہین کہ حضرت عایشہ نفس رسول اللہ
سے لڑین اور جب ہار کے محبوس ہوئین تو بصرہ سے ٹلتی ہے نہ ہتین تو جناب
امیر علیہ السلام نے اوس اختیار کے نفاذ سے جو جناب رسول خداؐ نے دی رکھا
تھا کہ میری حیات و ممات مین جناب امیر مختار ہین کہ جسکو میری ازواج سے چاہین
طلاق دین تو ڈرین تو مدینہ کو تشریف لے گئین ہان اگر آپکے اعتقاد مین توبہ
کی ہو تو اور بات ہے مگر کس کام کی **شعر** در دل ہوس گناہ بر لب توبہ ہذا زین
توبہ ناصواب یارب توبہ :: بعد شہادت جناب امام حسن علیہ السلام حضرت
عایشہ ہی نے جنازہ حضرت امام حسن علیہ السلام پر تیر چلوائے تھے یا کسی
اور نے حضرت آپ کا کیا کہنا ہے جس کو آپ چاہتے ہین قبول کر لیتے ہین اور
جو مثل آفتاب کھلا ہوا ہوتا ہے اوسکو جھوٹھلا ڈالتے ہین چنانچہ آپکے شاہ صاحب
اپنے کید شصت و پنجم مین لکھتے ہین انچہ در حق پیغمبر از مبالغات مشہور ہا البتہ عوام

دایر و سایر است و عند المحدثین صحیح اصل ندارد مثل لولاک لما خلقت الافلاک
در حق امیر المومنین باشد آن را صحیح و قطعی دانند وجہ انکار این حدیث قدسی کا شاہ
صاحب کو وہ دعوے ہے جسکو ملا طغرا نے نہایت خوبی سے اس طرح رسالہ نوا [illegible]
مین لکھا ہے رباب بدین شبہ مترنم گردیده کہ ترانہ لولاک لما خلقت الافلاک
از سازندہ کاربا در شان قوال شریعت صادر شدہ است اگر نغمہ آن پردہ را بسمع
پیدا شت در رقص خود افلاک از برائے آن زیب و [illegible]
گزین خلوت عدم گردید پیداست کہ در بزم وجود افلاک از رقص باز [illegible]
باصول لقا میر قصند قانون بدین جواب زمزمہ کرد کہ بموجب سرود انا و علی
من نور واحد بعد از رحلت قوال شریعت ساقی کوثر در بزم وجود
بمنزلہ او بود طنبور قاصان افلاک گوشہ گیر عدم نشدند و چون مقامات دوازدہ
امام بحیثیت شیعہ ہدایت یکیست از یاند آوری امامت این دو رتا ساقی کوثر
ہر یک بمنزلہ دیگرے نور بخش انجمن ہستی گشتند ازین ترنم ظاہر شد کہ تا بہ حیات [illegible]
باقی یعنے صاحب الامر بمنزلہ ان نوازندہ امتان است وقتیکہ مقام گزین [illegible]
شود یقین کہ بزم گیتی خلل پذیر خواہد گردید و بنا بر قول اذا السماء انشقت
افلاک رقص پیشہ چون جلاجل دایرہ پارہ پارہ خواہند شد [illegible]
طغری کی توثیق قول کے لیئے فخر رازی کا مقولہ جو [illegible] القرآن مین اسطرح [illegible]
تہا ان اهلبیتہ یساوونہ فی خمسۃ اشیاء یعنے تحقیق کہ اہلبیت
رسول خدا مساوی و برابر رسول خدا اند در پنج چیز فی سلام یعنے در سلام قال
السلام علیک ایہا النبی فرمود خداوند عالم کہ سلام [illegible]
پیغمبر خدا و قال سلام علی آل یاسین فرمود خداوند عالم کہ سلام [illegible]
یاسین و فی الصلوٰۃ علیہ فی التشہد مساوی فرمود خدا آل رسول را

یا رسول و در فرستادن صلواۃ در تشہد نماز و فی الطہارۃ قال طٰہٰ آیۃ و مساوی فرمود آل رسول را با آنحضرت در طہارت پس فرمود در رسولخدا را طٰہٰ آیۃ اے یا طاہر وقال یطہرکم تطہیرا و فرمودہ در بارۂ اہل بیت آنحضرت کہ پاک میفرماید شما را پاک کردنی و مساوی فرمود اہل بیت آنحضرت را با آنحضرت در حرام بودن صدقہ۔ و در محبت پس فرمود فاتبعونی یحببکم یعنے متابعت من کنند خداوند عالم شمارا دوست میدارد وقال قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ و فرمود کہ بگو اے رسول خدا کہ من سوال اجرے بر رسالت نمی نمایم مگر مودت را در اقربائے خود وقال علیہ السلام النجوم امان لاہل السماء واہل بیتی امان لامتی یعنے ستارہا امان اہل آسمان اند و اہل بیت من امان از برائے امت من باشند در روایتے ہست کہ امان اند بر اہل زمین فاذا اہلک اہلبیتی جاء لاہل الارض من الایات ما کانوا یوعدون پس ہرگاہ اہل بیت من ہلاک شوند از برائے اہل زمین آیات وعید بیاید و فی اخریٰ لاحمد و در روایتے دیگر از احمد ہست فاذا ذہب النجوم ذہب اہل السماء واذا ذہب اہلبیتی ذہب اہل الارض ذکرہا فی الصواعق محرقہ پس ہرگاہ ستارہا زایل شود اہل آسمان باقی نمانند و ہرگاہ اہل بیت من بروند اہل زمین ہلاک شوند ذکر کردہ آنرا در صواعق محرقہ۔

ہر چند صاحب تحفہ نے اسمین بہی سعی ناشکور فرمائی ہے کہ اہل بیت مین صرف ازواج جناب رسولخدا کو مخصوص کرین مگر آخر قبول کرتے ہی بن پڑا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر و حسنین علیہم السلام و جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کو و اہل اہل بیت فرمایا یونہین آیہ مودت کے معنی کرتے کہ مراد رسولخدا کی محبت اہل بیت کی خواہش سے یہ نہ تہی کہ بمعاوضہ رسالت اپنے

اہل بیت کی محبت امت سے چاہین وحالانکہ یہہ صریح بناوٹ ہے جبکہ خود حق تعلے نے ایسی درخواست کرنیکا اُنکو صاف صاف حکم دیا۔ غرضکہ جناب شاہ صاحب نے جہان تک ہوسکا ہے ابتدا ہی سے دفع و دخل و قلع و قمع کرنیکی فکر کی ہے باوجود باوجود حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو اوڑا دین مگر اونکے حصہ مین اسکے معاد مین جو آیا وہ آیا الا اونکی کسی سنے حدیث قدسی لولاک لماخلقت الافلاک سکے بابتہ نہ سُنی چنانچہ جو مولد شریف غلام امام شہید نے تحفہ اثنا عشری کی تالیف کی عرصہ کے بعد لکھی ہے اور جسکو اھل سنت برابر پڑھا کرتے ہین اوسکے ابتدا ہی مین موجود اور مرقوم ہے کہ،، اوس کے وجود با جود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانہ اختصاص کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا سے خلعت خاص لولاک لماخلقت الافلاک کا پہنایا اس اختلاف کی بابت سوا اسکے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ غلام امام شہید نے شاہ صاحب کے قول کو مہمل اور بے اعتبار سمجھہ لیا تہا بہرکیف قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمتہ کا تبرا کرنا مین اوپر لکھہ آیا ہون مجھے میان مٹھو کی طرح تو نبی جی بھیجو کی رٹ لگانی آتی نہین کہ بار بار ایک ہی بات کی تکرار کرون لیکن آپ کو تبرا سُننے کا شوق ہو تو چند صفحہ اولٹ کے دیکھہ لیجئے یا مجالس المومنین کو ورق ورق اولٹ کے اپنے آنکھونکو سینکئے اور دیکھئے کہ اوس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی بابت جو جناب غفران مآب نے لکھا ہے صحیح ہے اور تب آپ بہت خوشی سے کہین گے کہ ہان جی ہان وہ قاضی نور اللہ بھی ویسے ہی تھے جیسے جناب غفران مآب اور اپنے لکھنے پر آپ بہت نادم ہونگے

آیات بینات از الفاظ حقیقت یہ ہے مجتہد صاحب صفحہ ۷ سطر ۱۲ تا الفاظ بیان پیش آمد صفحہ ۸ سطر ۴ —

آیت آخری اے جناب اب آپ اپنے حق مین اپنے ہی لکھے کو فرمائین گے

پر جسکے ... کا جواب دینے کی ضرورت ہی نہین ہے اور بجاے خود یاور حلیہ مارن
خود فہ ایمن ... شعر دل دارم کہ سامان نیست اورا ۔ بدل دردے کہ درمان نیست
اورا ۔ انشاء اللہ منشی سبحان علی خان کی تحریر کے فقرات کا بے محل اور موقع نقل
کر دیا لیسا ہی ہوا جیسا کہ منشی سبحان علی خان صاحب کی سُنا جاتا ہے کہ کسی سے
پوچھا تھا کہ تمہارا کیا نام ہے تو اوسنے کہا کہ گلاب بھیر سنکر خانصاحب نے
باوجود کمال تہذیب جو دل مین آیا اوسکو نہ روک سکے اور کہدیا کہ بیلے
فصل کا ہے اوسنے نہایت بیباکی سے جواب مین کہہ سنایا کہ اسی لئے تو کم ہو گئے
واللہ اعلم کسی بحث خاص مین اپنے علما پر جناب منشی صاحب نے اپنا تالم ظاہر
کیا ہو جو آپنے بے موقع جناب غفران مآب پر حجت کرنا چاہتا ہے لیکن
آپ سے سوالی ایک نہین سو جواب ناصواب دکھلا سکتا ہون کہ جس مین
انہون نے دوراندیشی نہین کی اور وہم سے ایک بات کہدی اور اوسکی لیے
ثبوت آپکی دوسرے علمانے کی مگر ناحق کی باتون مین یہہ احقر اپنی اوقات
ضائع نہ کرکے آپ ہی کی تحریر کا حوالہ دینے کو کافی سمجھتا ہے کہ آپ نے بڑی طمطراق
سے کس کس اقوال کو جناب قاضی نوراللہ شوستری کے سر باندھکر حفظ ما تقدم
نہ کیا تھا یون ہی کسی عالم گمنام شیعہ نے اگر حفظ ما تقدم نہ کیا ہو تو نہ کیا ہو اور
دوسرا فقرہ بے سر وپا ہے نہ معلوم منشی صاحب نے آپ کے علما مورخین
کے حق مین لکھا ہے یا کسکے اور ناقص اخبار سے کسکی رگ جان پر آفت
ڈھائی ہے اور تیسرا فقرہ تو ایسا مہمل ہے کہ آپ ہی اوسکو سمجھے ہونگے ہمین چونکہ حاجت
نہین ہے کہ وہ کتاب ڈھونڈھین اور نہ ہم کو پرواہ ہے کہ منشی سبحان علی خانصاحب
نے کیا لکھا تھا نہ جواب دینے کی ضرورت ہے ۔
اثبات منافات از الفاظ الحاصل جو کہ ہم نے لکھا صفحہ ۸ سطر ۴ تا الفاظ قابل کا یاد

آتا ہے صفحہ ۹ اسطر ۲ —
آیت اُخری ختم کتنی بیگانہ و پریشانی بے سبب ہے افسوس کہ آپ نہ سمجھتے ہیں اور
نہ سمجھنے کا قصد کرتے ہیں اور غیظ و غضب کے نتیجہ میں عبث اپنے کو ہنسانے
میں مانا کہ آپ بڑے دقیقہ سنج نکتہ رس ہیں مگر ظاہر اس غصہ اور خفگی کی دو علت
ہیں یا تو وہ پرانی ہے جو استاد سے سیکھی اور جسنے سختی بنا دیا یا جناب غفران
مآب نے بارھویں باب تحفہ اثنا عشری کا جواب لکھا اور شاہ صاحب کے اس
دعوی کو کہ شیعوں کی روایت سے ثابت کر دینگے۔ صحابہ جسکو صحابیت
کے فہرست سے شیعہ خارج کئے ہیں لائق بیزاری ہیں نہ چلنے دیا اور صرف
غصہ حضرت کو سمجھنے پر قادر نہیں ہونے دیتا تو ہماری عرض ہے ع سینہ را
پاک از کدورت کن کہ خوش میشود و اگر غم و غصہ میں ہے صرف تصنع و بناوٹ
پر آرہی ہے تو وہ لا دوا ہے اگر آپ کو علم و فضل ہے تو آپ اس کے مصداق ہیں
ع ہر کرا در کف چراغی ہست بینائی کم است ۔ نہ تو آپ نے تجرید کو پڑھا نہ مجالس
المومنین ہی کو دیکھا مگر غل ہے کہ مچا رکھے ہیں کہ جو قاضی نور اللہ شوستری نے
نہیں فرمایا اوسیکو آپ از نکا فرمودہ لکھے چلے جاتے ہیں اور کبھی تو آپ لکھتے
ہیں کہ محقق طوسی نے فرمایا ہے کہ محاربوہ علی کفرہ و مخالفوہ فسقہ کبھی ارشاد
کرتے ہیں کہ محقق طوسی نے یوں لکھا ہے کہ مخالفوہ فسقہ و محاربوہ کفرہ اور بلا
خیال اس کے کہ جناب شاہ صاحب نے جو دعوی کیا تھا اوسکی صد میں جناب
جناب غفرانمآب نے اپنے جواب کو محدود فرمایا تھا کہ کفر تو ایک طرف
فساق بھی تو بیزاری سے محفوظ نہیں رہ سکتے اور فاسق سے بھی قطع نظر کیجیے
تو ایک ضرورت دین کا جو منکر ہو وہ بھی مورد ملام ہوتا ہے پھر سخن سازی سے
کیا فایدہ بر تقدیر کا لفظ جو کلک جواہر سلک جناب غفرانمآب سے نکلا وہ

لکھا ہوا ہے کہ اگر محقق طوسی نے غیر محارب حضرت علی کو کافر نہین لکھا تو بھی تو فاسق
کو نجات لعنت سے نہین ہے یہہ آپ کی خوش فکری ہے کہ آپ یہہ سمجھتے ہین کہ جناب
غفران مآب نے یہہ خیال فرمایا ہو کہ شاہ صاحب معنی اوس فقرہ کے جسکو شاہ صاحب
نے محقق طوسی کا لکھا ہوا بتایا تھا نہین سمجھے مگر چونکہ کوئی بڑی بات نہ تھی لہذا تحریر فرما دیا کہ اگر
طوسی علیہ الرحمہ نے لکھا بھی ہو تو بھی آپ کا مطلب حاصل نہین ہے افسوس ہے
کہ آپ نے ناحق الجھن اپنے لئے پیدا کی اور چونکہ ہم نے صریحًا آپ کو نشان اور پتہ
دیدی کہ جنکی نسبت آپ کو حسن ظن ہے کہ قاضی نور اللہ شوستری کافر نہ جانتے تھے
اونسے کیا مسئلہ کہ فرمایا ہے اور یہ اسیری اگر آپ سیدھی عبارت کو پہیلی سمجھتے ہین
اور مطلب فہم اقدس مین نہین آتا تو مجبوری ہے اور آپ کی سمجھہ مین نہ آنی سے
عبارت جناب غفران مآب بے معنی نہین ہو سکتے اسلئے کہ آپ ہی غور فرمائین کہ
اگر ایک اندھا اپنی صورت آئینہ مین نہ دیکھہ سکے تو آئینہ کو دھندلا نہین کہہ سکتا۔
آیات بینات از الفاظ اب ہم اس سے بحث کرتے ہین صفحہ ۱۹ سطر ۳
تا الفاظ فہمی حضرت تک صفحہ مذکور سطر ۲۵۔
آیت آخری جبکہ خود سرکار کا اقرار ہے کہ لفظ فاسق کبھی معنی مرتد اور کافر کے
لیئے استعمال کیا جاتا ہے تو یہہ خامہ فرسائی اور طوالت بے سود کتاب کے
حجم بڑہانے کے لیئے کی گئی ہے مگر جو اقرار کفر کی پھیر توجیہہ فرمائی ہے کہ قرینہ اور
سیاق عبارت کا ہونا ضرور ہے سو وہ کلام محقق طوسی مین مقصود تو یہہ بھی حضور
ہی کا کام ہے کہ ساری عبارت محقق طوسی کی تو نہ لکھا اور نہ اتنا لکھکر کہ محقق طوسی نے
بقول ملا نور اللہ شوستری کی یہہ لکھا ہے کہ مخالفوہ فسقہ و محاربوہ کفرہ پھر دعوی
کرتا کہ سیاق عبارت سے جو ہم کہتے ہین وہی پیدا ہے اگر یون ہی محبت ہے
تو بہتر ہے آج یہہ لکئی کلمہ قرآن مجید سے لا تقربوا الصلوۃ پڑہکر

نماز پڑھنا ترک کرا دیجیے اور فرمائی جاے کہ سیاق عبارت سے تو صریح مخالفت ہے
کہ نماز کے نزدیک نہ جاؤ اور جو کوئی کچھ کہے اوسکو بھی فرما کہ لا کے معنی نفین کے کھلے
ہوے ہین اور تقرب کے معنی قریب جانیکے اور صلواۃ تو نماز کو کہتے ہین پس اسکو
سمجھنا اور سمجھانا کیا ہے جناب یہہ ساری آپ کی بناوٹ ہے کہ محقق علیہ الرحمتہ نے
دو فریق قایم کئے ایک وہ جنھون نے حضرت علی سے مخالفت کی اور دوسرے
وہ جنھون نے اونسے لڑائی کی اور دونو کے لنسبت دو حکم قایم کئے مخالف کو فاسق
قرار دیا اور محارب کو کافر تو اس سے فائدہ ہے کیا نکلا کیا جناب محقق طوسی نے
یہہ بھی لکھدیا کہ فاسق سزاوار لعنت ہے اور کافر مستحق لعنت نہین ہے اسواسطے
کہ ما بہ النزاع تو یہی امر باب ۱۲ التحفہ اثنا عشری مین تھا یہہ آپ کی فہم عالی کا قصور
ہے کہ جو جناب غفران مآب پر نا سمجھی سے معترض ہین اگر اپنے دعوی کو ثابت کرنا
مد نظر تھا تو محقق طوسی علیہ الرحمتہ کی کتاب سے یہہ نقل فرمائی کہ اوس جناب نے
یہہ بھی فرمایا ہے کہ محارب حضرت علی پر صرف لعنت کرنا چاہیے اور مخالف
حضرت علی پر لعنت نکرنا چاہیے مگر آپ کی خاطر سے مجھے اسقدر کہنا لابد ہو گیا کہ جناب
غفران مآب نے بحکم کلام الملوک ملوک الکلام جیسا حق تعالے نے شیطان الرجیم
کے بارہ مین ایک ہی جرم کی پاداش مین کافر اور فاسق کہا اور محاربو علی کفرہ
ومخالفوہ فسقہ کی بابت جو محقق طوسی نے لکھا تھا صادق ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے
سورہ بقر پارہ اول کے چوتھے رکوع مین فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ
كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی ہر گاہ کہا ہم نے فرشتون سے کہ سجدہ کرو آدم
کو پس سجدہ کیا ملایک نے مگر عزرائیل نے انکار کیا و غرور کیا اور وہ ہوا کافرون
سے اور پھر اوسی شیطان کی بابت فرمایا حق تعالے نے سورہ کہف سیپارہ

پندرہ رکوع ۱۴ مین وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَہٗ وَذُرِّیَّتَہٗ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِیْ وَہُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۔ معنی ویاد کرو کہ جسوقت کہا ہم نے واسطے ملایکہ کے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے پس سجدہ کیا اونھون نے مگر ابلیس نے جو تھا قوم جن سے پس انکار کیا حکم رب اپنے سے پس لیتے ہو تم ابلیس کو اور ذریت اوسکی کو دوست سوای میرے حالانکہ وہ واسطے تمہارے دشمن ہے اب غور فرمائے کہ ایک جگہ شیطان کے سجدہ نکرنے سے شیطان کو حق تعالیٰ نے کافر کہا اور دوسری جگہ پھر اوسی قصور کا اونھین الفاظ مین اعادہ کیا تو فاسق فرمایا شاید آپ دونون آیات مین کوئی نیا سیاق نکالین تو اور بات ہے ورنہ ظاہر ہے کہ محقق طوسی نے بھی یون ہی دو جا پر مین محارب اور مخالف کو تحریر فرمایا مگر مراد دونون کی جداگانہ آپ سمجھے ہین اگر آپ کی خوشی ہے تو وہی معنی لیجے جو آخر مرتبہ مین حق تعالیٰ نے شیطان الرجیم کو دی اور یون سمجھی کہ جناب محقق طوسی نے یہہ فرمایا ہے مخالف علی کے فاسق ہین اسواسطے کہ موافق وحی حق تعالیٰ کے حکم دیا پیغمبر خدا نے اپنی اُمت کو کہ امام جانو اپنا علی کو چنانچہ مان لیا اون سب نے مقام خم غدیر مین اور بیعت کی اون سب نے اور تہنیت دی عمر ابن خطاب نے بخ بخ لک یا علی کہکر کہ سردار ہوئی آپ ہمارے مگر بعد انتقال رسول خدا کے فسق کیا اصحاب ثلاثہ نے اور مدد کی اونکی دوستون نے اونکے پس تم دوست رکھتے ہو اونھین اصحاب ثلاثہ کو اور اونکی ذریت کو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہین واسکے سوا ایک اور ملاحظہ کیجے قران مجید کے سیپارہ اول رکوع ۱۲ سورہ بقر کو جس مین ایک ہی جگہ کفر اور فسق ایک ہی معنی مین ہے وہ آیت یہہ ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَمَا یَکْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ جسکے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق ہم نے نازل کی تجھپر آیات بینات اور نہین کفر کرتے ہین ساتھ ان آیات کے مگر فاسق

ملاحظہ فرمائی کہ کیا فرق ہوا یعنی کافر اور فاسق مین کیا کہی گا کہ یہان بھی حکم کافر کا اور
ہے اور فاسق کا اور اسکو اگر آپ مانتے مین بحمد قصہ فیصل ہے نہ بحث ہے نہ تکرار ہے
و سمجھہ لیجیے کہ جو محقق طوسی نے فرمایا وہ ہی جناب غفران مآب نے لکھا اور نہ سمجھے تو
اختیار ہے مجھے بہت ہی ناگوار ہے کہ کہان فضایل صحابہ لکھنے کا آپ نے دعوی کیا
تہا کہان لعنت ملامت کی گرداب مین آگئے اور وہ کہ وہ بحث پیش کر دی جسکو
اہل سنت نہایت برا جانتے ہین اور حکام کے حضور مین فریاد کرتے ہین —

ایات بینات از الفاظ قطع نظر اس کے مجتہد صاحب کو صفحہ ۱۹ سطر ۲۵
تا الفاظ ہر چہ بنجواہد دل تنگ مگیر صفحہ ۲۰ سطر ۱ —

آیت آخریٰ کمال افسوس ہے کہ باوجود جاننے اس حکم کے کہ گناہ صغیرہ بھی اصرار سے
کبیرہ ہوا جاتا ہے چہ جائیکہ دروغ جو کھلا ہوا گناہ کبیرہ ہے اوسکی تکرار نہیا دبا
جب ہم اس عبارت کو جو ہمارے روبرو بار بار نقل کیجاتی ہے اور اوسکی ساتہ
عجیب و غریب فروعات بیان کیجاتی ہین تو ہمارا خون ایسے گناہ سخت اور شدید
پر تیلا ہو جاتا اور دور معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تقریر شوخ اور بیباکانہ کا نتیجہ خدا
کی حضور مین کیا ہوگا اور اس کا بھی ہم کو تعجب ہے کہ جب حق تعالے ایسے سخت
گناہ کو بار بار سرزد ہوتے دیکہتا ہے تو گنہگار کو سزا کیون نہین دیتا مگر پہر ہم
اپنے تالم کا اور عدم قہر و غضب حق تعالے اوسی کے وعدہ ترحم امیر سے علاج
کر لیتے ہین کہ حق تعالی ہر گنہگار کو دار دنیا مین مہلت دیتا ہے تا شاید وہ اپنے
کردار پر توبہ و استغفار کر کے عفو کا خواستگار ہو ہم کہان تک کہین اور لکہین
کہ قاضی نور اللہ شوستری نے جیسا کچھہ آپ فرماتے ہین ہرگز نہین لکھا ہے اور
آپ کے قلم فضایح رقم سے جو کچھہ نکلا اوس کے باعث اسی قدر بس ہے شعر
اسی ملامت گو بی من چاہنکہ تابد آفتاب ٭ ذرہ سرگشتہ را چہ جای گرد او ردست

آیات بینات از الفاظ اور اگر مجتہد صاحب کو لفظ فاسق صفحہ ۲۰ سطر ۱۱ تا الفاظ استغفر اللہ استغفر اللہ صفحہ ۲۰ سطر ۲۲ –

آیت آخری جو مضمون پوچ و لچر ہو اور اپنے اوپر خود گواہ ہو اس کے بابت کچھہ لکھنا فضول ہے اور گالی کا جواب گالی دینا بالکل ہمارے مذاق کے خلاف ہے ع صہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند ٭ مگر چونکہ آپ کو خواہ مخواہ اصرار ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ صاحب تحفہ کی روح مبارک سے استفتا لیجے کہ کیون حضرت اپنے سورہ نور کی اس آیت سے مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کی سند پر تحفہ اثنا عشری کے ساتوین باب ... بذیل حدیث ہفتم صفحہ ۳۴۰ مطبوعہ نول کشور مین یون پھر لکھا ہے ... ترجمہ ... خلافت ثلثہ را انیز در آیہ استخلاف کافر فرمودہ حالانکہ قرآن مجید مین تو لفظ فاسق کی ہے اور یہہ بھی ادنسے ضرور پوچھئے کہ ہرگاہ آپ خلافت چہارم جناب امیر علیہ السلام کو آیہ استخلاف مین داخل سمجھتے ہین تو آپ نے حصر کفر کا منکر خلافت ثلثہ پر کیون کیا آپ تو اپنے کید مین فرماتے ہین کہ شیعہ ناحق تہمت دیتے ہین کہ اہل سنت کو بغض رکھنا جناب امیر علیہ السلام سے ضرور ہے مگر یہہ بغض نہین تو کیا ہے کہ تین خلیفہ کی خلافت منکر کافر ہو اور چوتھے اور پانچوین کی خلافت کا منکر مومن اور پاک سنی ہو اگر عالم رویا مین وہ فرمائین کہ میان اگر خلافت خلفاء چہارم و پنجم کو بھی ہم کافر لکھہ دیتے تو پھر معاویہ کی گت ہمارے اوس بیان کی خلاف ہو جاتی جو ہم نے لکھہ ڈالا ہے کہ معاویہ پر ہم لعنت نہین کر سکتے اور تب اپنے عالم کے تقدس کے بھجن گاے –

آیات بینات از الفاظ اب مین اس امر سے بحث کرتا ہون صفحہ ۲۰ سطر ۲۲ تا الفاظ سنی بنا شیعہ اسکے سر پر ٹپکتا صفحہ ۲۱ سطر ۲ –

آیت آخری اب حقوات کے بابت عرض کرنا فضول سیاہی اور قلم کو ضایع کرنا

اور کاغذ کا دل رگڑتا ہے مگر کسی کا سر شگفتگی کو نہیں ملتا تو خود حضور بدولت کا فرق تا
فرق موجود ہے جس پر آپ چاہیں اور شگفتوں کو اچھی طرح ملاحظہ ہو گا چاہو نہ سنی چاہئی
جناب محقق طوسی کی خدمت میں نہ پہنچے شعر در باب کہ یاران خراب گشتہ است
دل زآتش غم کباب گشتہ است —

آیات بینات از الفاظ [illegible] کو صفحہ ۱۳ سطر ۲ تا الفاظ [illegible] اگر
خاطر خواہ اوست صفحہ ۱۴ سطر ۱۰

آیت اُخری — [illegible] و اشعر [illegible]
کے لیے ہے اگر آپ نے شاہ صاحب نے کفر کی حقیق [illegible] محقق علیہ الرحمۃ کا
پیش کیا ہوتا تو البتہ جیسا آپ فرماتے ہیں جناب غفران مآب علیہ الرحمۃ تو خدا
علم و فضل تھے وہی الفاظ کہہ سکتے جو آپ نے بڑی دیر میں بہت کچھ لکھ لکھا کر ارقام
فرمائی ہیں شعر من دلیری ندیدم مثل این نہاد باشد ہزین نفتہ تا ظلم [illegible]

آیات بینات از الفاظ جناب قبلہ و کعبہ شروع کتاب میں صفحہ ۱۴ سطر ۲۲
تا الفاظ شاباش ایسی فہم پر صفحہ ۲۳ سطر ۹ —

آیت اُخری بڑی بات ہے کہ آپ نے بھی اقرار فرما کر اپنے ہم مشربوں اور [illegible]
کو مطمئن کیا کہ تحفہ اثنا عشریہ کے بارہویں باب میں صاحب کتاب نے کیا دعویٰ
کیا تھا اور کیا ثابت کرنے کا قصد کیا تھا اور جناب غفران مآب کا جواب اوس کی
بابت مقید اور محدود تھا اور آپ کی بھی سمجھ میں اچھی طرح آگیا کہ شیعہ امامیہ
اسپر متفق ہیں کہ اصول دین میں سے جو ایک کا منکر ہو وہ مومن نہیں ہے اور
ملاعین میں اوسکا شمار ہے مگر یا ان منکر امامت پر حکم کفر کا اور دنیا میں نہیں ہے
مگر حقیقی میں وہ قطار کفار میں شمار ہو گا الا ایمان بھی لعنت سے نہ بچے گا رہا یہ کہ
آپ نے فرمایا ہے کہ حضرت طلحہ و زبیر و عائشہ کے زمانہ میں ایسے اثنا عشر کہاں تھے

سمجھتے جو وہ اونکے قایل ہوتے اور اگر وہ ایمان نہ لاتے یہہ قصور اونکا ہے یا معاذ اللہ
خدا کا تو پھر آپ ہی کا حصّہ ہے اللہ اللہ یہہ غصہ اور یہہ بیباکی کہ خوف خدا بھی بالائے
طاق لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کو قران مجید سے آپ پڑھکر
نکر ین امامت کا آپ پیچھا نہین چھوڑ سکتے مین نہین سمجھتا کہ آپ شرح نزول اس آیہ وافی
ہدایہ کو نہ جانتے ہون مگر چونکہ آپ کا مطلب ہے اور رہے اسلئے آپ نے جھلایا نا
سمجھو نکو یہہ باور کرانا چاہا ہے کہ جو اخبار بابت اون واقعات کے جو آیندہ آنیوالے
ہین اور جیسا ایسی آیات اور نشانات کے پیش آنے کی بابت پیشین گوئی کی گئی
ہین اونکے یقین کرنیکی حق تعالے نے تکلیف نہین دی ہے سو تخیر ہے اب ہم لاچار
ہوکر تطویل کلام پر مجبور ہوتے ہین سنئے معنی آیت کے یہہ ہین کہ نہین تکلیف کرتا ہے
خدا کسی نفس کو مگر ساتھ طاقت اوسکے اگر ان الفاظ پر کوئی جوڑ کے کہ میرے نفس
کو ایسی چیز کی قدرت نہین ہے کہ مین چوری نہ کرون یا ایک شرابی یہہ کہے کہ مجھسے
ضبط نہین ہوسکتا کہ مین بے شراب پیئے رہون اور اسی آیت کو آپ کے سامنے
پڑھ دے اور آپ مفتی بھی ہون تو آپ اوسکو معذور فرماوینگے ظاہرا آپ یہہ
فرماوینگے کہ خدا نے ہرگاہ چوری نہ کرنے اور شراب نہ پینے کی تکلیف قران مجید
مین دی ہے اور وہ ایسی تکلیف ہے کہ نفس انسانی اوس تکلیف کے اوٹھانے
پر قادر ہے لہذا تو سزا سے نہ بچے گا تو یہہ آپکا فیصلہ صحیح ہوگا مگر ایک شخص اہل سنت
سے یہہ کہے کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا برا بلکہ
جو دنیا مین ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی جو خدا نے پہلے مقرر کر رکھا تھا
تو آپ اوس سے یہہ فرماوینگے کہ ایسا سمجھنا داخل ایمان ہے وخیرہ وشرہ من
اللہ تعالے کا حوالہ نہ دینگے مگر جو وہ کہے کہ قران مجید مین تو ایمان کی تعریف نہین
ہے وخیرہ وشرہ من اللہ تعالے مرقوم ہے بلکہ صریحًا اوسنے فرمایا ہے کہ نہین تکلیف

کرتا ہے خدا کسی نفس کو مگر ساتھ طاقت اوسکے اور مین ظاہر طور دیکھتا ہون کہ بکر نے
عمر کو قتل کیا خالد نے اپنی کرلاری سے ہرے بھرے پیڑہ کو کاٹ کے گرا دیا منصور نے
کبوتر کی گردن مروڑی اور ریکا کے چت کر گیا تو مین کیسے کہون کہ یہہ سارے افعال
خدا نے کئے اور ایک ذراسی بات ہے کہ ایک طمانچہ مین آپ کی بھی گردن اور
اوس کی بابت آپ مجھسے مواخذہ نکرین یا کوئی یہہ بڑی طلاقت سی کہی کہ بھلا یہہ بھی
ممکن ہے کہ مردہ قبر مین زندہ ہو کر نکیرین کے سوالات کا جواب دے معلوم
نہین کہ اوس بیچارہ کو آپ ایماندار کہین یا بے ایمان اگر بے ایمان کہین تو پھر ہم
جو منکر امامت کو بے ایمان کہین تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
سے اوسکا بچاو آپ کیونکر فرماتے ہین اب سُنئے کہ ہمارے یہان تفسیر اس آیت
کی یہہ ہے کہ فرمایا حق تعالے نے آمَنَ الرَّسُوْلُ یعنے اعتقاد رسول یعنی محمد کا
کیا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ ساتھ اوس کے جو اون پر بھیجی گئی مِنْ رَّبِّهٖ اون کے
پروردگار سے کہ وہ قران مجید ہے اور احکام شرع اور یہہ گواہی ہے حق تعالے
کی جناب رسول خدا کے صحیفہ ایمان پر اور اونکے جازم ہوسکتے مین امرون کے
یون ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ مومنین امت بھی گرویدہ ہین کُلٌّ یعنے تمام اون مین سے
یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت سمیت اٰمَنَ بِاللّٰهِ گرویدہ ہوی
ہین وحدانیت حق تعالی پر وَمَلٰٓئِکَتِهٖ اور اوسکی فرشتون پر جو مقرب درگاہ
الہی ہین نہ یہہ کہ وہ اوسکی لڑکیان ہین جیسا کہ یہودیون کا خیال تھا وَکُتُبِهٖ
اور اون سب کتابون پر کہ حق تعالے نے بھیجوائے ہین اور اوسی حق تعالی کا کلام ہے
وَرُسُلِهٖ اور تمام اون پر جو اوس کے مرسل ہین وہ ہر ایک پاک اور معصوم
ہین اور اوس کے بندگان برگزیدہ ہین خلاف اہل کتاب کے جو بعضی کتابونکو
مانتی ہین اور بعضی کا انکار کرتے ہین اور بعضے پیغمبرونکو ابن اللہ کہتے ہین جیسے حضرت عیسیٰ

عیسی اور عزیر کو اور سب اتفاق کرتے ہین لَا نُفَرِّقُ کہ نہ ہم فرق کرتے ہین
تجدا الٰی ایمان مین وا سطے بین بَیْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے مِّنْ رُّسُلِهٖ اور
اوس کے رسولون مین سے کہ کسی کی اونمین سے ہم تصدیق اور کسی تکذیب کرین
بلکہ ہم اون سب پر ایمان لائی ہین وَ قَالُوا کہا سب مومنون نے سَمِعْنَا
سنا ہم نے اور قبول کیا خدا کے قول کو وَاَطَعْنَا اور ہم نے اوس کے حکم کی اطاعت
کی واسطے اپنی امرزش کی غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ای ہمارے پروردگار وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ای تیری طرف ہماری بازگشت ہے بعد موت کے یہ آیت تا آخر
سورہ بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین جناب رسول خدا پر نازل ہوئی چنانچہ
چنانچہ صحیح مسلم مین بروایت ابن مسعود کے وارد ہی کہ شب معراج مین جب جناب
رسول خدا سدرۃ المنتہی پر پہونچے تو تین چیزین عطا ہوئین اوّل نماز ہای پنجگانہ
دوسری دونون آیت آخر سورہ بقرہ تیسری امرزش ذنوب کیا پر امت
مرحومہ بعد توبہ کے جو شرک نہ کرین وینابیع مین لکھا ہے کہ جب حضرت رسول
خدا صلعم معراج کو گئی اور منزل پر پہونچے کہ مقام قاب قوسین اور ادنے ہے
تو جناب عزت سے خطاب ہوا کہ ای محمد جو چاہتی ہو مانگو کہ ہم عطا کرین فرمایا
اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ الطَّيِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ حق تعالی
کی جانب سے جواب ملا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ جناب رسول خدا نے بہی کلام الٰہی کے ساتھ موافقت کی اور فرمایا
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ حق تعالی نے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
جناب سید عالم نے اس مضمون سے مناجات کی کہ مجہے اس کرامت کا شربت

ہے سومنون امت کی گوارانہین ہی حق تعالی نے فرمایا والمومنون کل امن تا آخر
بعداسکے جناب رسول خداسے پوچھا تمہاری امت میری احکام کی قبول مین کیا
کہتی ہی تو رسول خدانے عرض کیا کہ قالوا سمعنا و اطعنا تب جواب ملا کہ ہرگاہ
وہ منقاد جمیع اوامرالہی مین لا یکلف اللہ۔ تکلیف نہین کرتا ہے خدا نفسا
کسی نفس کو الا وسعھا مگر اوسکی طاقت سے کم ہو اور اوسکی قدرت کو گنجایش
ہو لہذا ارشاد ہوا سترہ رکعت سے زیادہ نماز فرض نہین کی اور سال بھر مین ایک
مہینے سے زیادہ روزہ واجب نہین کیا گو کہ بندہ کو اوس سے زیادہ طاقت ہے
لھا ما کسبت اوسی نفس کے واسطے ہے جو کچھ کرے نیکیون سے یعنی نیکیون
کا فایدہ اوسی کے حق مین عاید ہوگا وعلیھا ما اکتسبت اوسی نفس کے واسطے
ہے جو بدیان کرے یعنی گناہون کی جزا سواے اوس کے اور کسی پر عاید نہوا نہتا
اب ہم اہل سنت کی تفسیر قادری سے حرف بحرف نقل کرتے ہین حق تعالے نے سورہ
بقر کے آخر مین فرمایا للہ ما فی السموات واسطے اللہ کے ہے جو کچھ ان مین
ہے ارکان اور مو الید یا اللہ کے واسطے ہین عالم جسمانیہ کے ظواہر اسما اور مظاہر
افعال وان تبدوا اور اگر ظاہر کرو تم ما فی انفسکم جو کچھ جیو نمین تمہارے
ہی قصد اور نیتین او تخفوہ یا پوشیدہ رکھو اوسے یحاسبکم بہ اللہ
حساب کریگا تم سے اللہ ساتھ اون چیزون کے یا خبر دیگا اون چیزون سے تا کہ
تم جان لو کہ وہ دل کی باتونکا جاننے والا اور پوشیدہ رموز پر مطلع ہی لکھا ہی
کہ حق تعالے قیامت کے دن بندون کے سب اعمال کو اونپر شمار کردیگا زبان
کی باتین اور اعضا کے افعال اور دل کے خطرے فیغفر لمن یشاء پھر
بخش دیگا اوس شمار کے بعد جسے چاہیگا اپنے فضل سے ویعذب من یشاء
اور عذاب کریگا جس پر چاہیگا اپنی عدل و انصاف کے ساتھ واللہ علی

کُلِّ شَیْءٍ اور اللہ ہر چیز پر بخش دینے اور عذاب کرنے پر قَدِیْرٌ قادر ہے
بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا سے منسوخ ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ محکم ہے یعنی منسوخ نہین
ہے اسواسطے کہ اصولیون کے نزدیک قول اصح یہہ ہے کہ منسوخ ہوجانا احکام پر
ہوتا ہے اخبار پر نہین اور یہہ آیت خبر ہے پس منسوخ نہوگی اور آیہ لَا یُکَلِّفُ
اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کا نزول اس آیت کے بعد اسواسطے ہے کہ لوگ
یہہ بات جان لین کہ خطرہ جو گذرتا ہے اوسپر مواخذہ ہوگا اسواسطے کہ وہ بندہ
کی طاقت سے باہر ہے لکہا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ
تعالے عنہم کو اس مضمون مین تامل اور غور کرنے سے بے اختیار رنج و الم ہوا
اور بے طاقت ہوگئی اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور
معاذ بن جبل اور بعضے بڑے بڑے انصار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے
اتفاق کیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے حضور
مین حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ کُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِیْقُ بِهٖ
یعنے اللہ نے ہمین ایسے کام کا مکلف فرمایا کہ ہم اوس کام کی طاقت نہین رکھتے
بلکہ ایسی خبر ہمارے پاس بھیجی کہ ہم وہ خبر سننے کی بھی تاب نہین لاسکتے حضرت
صلی اللہ تعالی آلہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ وہ کیا خبر اور کونسا عمل ہے صحابہ
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دل کا پھیرنا ہمارے قبضہ قدرت مین نہین ہے
اور نہ خطرے ہمارے اختیار مین ہین کبھی گناہ کرنیکا خیال ہمارے دل مین
آتا ہے اور برے کامون کا دھیان ہمارے دل مین گذرتا ہے اور ہم اوس
خیال اور دھیان کو مکروہ اور برا جانتے ہین اور اوس فعل کے مرتکب نہین
ہوتے اور حق تعالے فرماتا ہے کہ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰہُ گر حق تعالے ہمین

اون خیالات اور خطرات کی وجہہ سے پکڑیگا تو بڑی دشواری ہوگی اور کسی
کی عہدہ برائی نہو گی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر تم
لوگ بھی وہی بات کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کی تھی کہ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا یقیناً
کہنی بلائین اونکی اس بات سے پیدا ہوئیتن تم کہو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پس اصحاب
کے دل سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام رحمت التیام سے بالکل
مطمئن ہوگئے صحابہ بولی سَمِعْنَا قَوْلَهٗ وَاَطَعْنَا اَمْرَهٗ اس بات کی برکت سے
اونکا مشکل کام آسان ہوگیا اور حق سبحانہ تعالے نے اس امت کی تعریف اور
اونپر تخفیف مین یہہ آیت نازل فرمائی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ کہ ایمان لایا اور
معتقد ہوا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَا اُنْزِلَ اللّٰهُ ساتہہ
اوس چیز کے جو بھیجی گئی طرف اوس کے مِنْ رَّبِّهٖ پاس سے رب اوسکے کے کہ
قرآن کی آیتین اور دین کے احکام اور شرع کے حقوق ہین وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اور اوس کے امت کی ایمان والے بھی اوسی بھیجی ہوی چیز کا ایمان لائے
اور معتقد ہوے مگر رسول علیہ السلام کا ایمان رسالت کے تحمل اور تبلیغ
کے ساتھہ تھا اور مسلمانون کا ایمان اقرار اور تصدیق کے ساتہہ پہر مسلمانون
کی تعظیم وتکریم کے واسطے ذکر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اونکو
بھی ملا دیا اور ارشاد کیا کُلٌّ سب یعنی نبی اور اون کی تبع اٰمَنَ بِاللّٰهِ ایمان
لائے ساتہہ خدا کے یعنی اوسکے وجود ازلی اور ابدی اور اسماء حسنی اور صفات
جلال اور مضبوط افعال اور کامل احکام کا ایمان لائے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور
ساتہہ فرشتون اوس کے کہ حضرت کبریا کی مقربین ہین اور اوسکی نشانیان
نہین ہین اور حق تعالے کے بھیجے ہوے انبیا کے پاس اور رسولون کے
پاس وحی آنے کے سبب ہین وَكُتُبِهٖ اور ساتہہ کتابون کے جو اللہ تعالے

اوتاری ہین کہ وہ سب حق ہین اور اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے وَرُسُلِہٖ رسولون
اوس کے سے کہ سب پاک اور معصوم اور برگزیدہ ہین اور وہی پر ہنے والے
اور راہ حق کے طرف بلانے والے ہین لَا نُفَرِّقُ کہتے ہین نبی صلی اللہ وعلیہ وآلہ
وسلم اور مسلمان لوگ کہ ہم فرق نہین کرتے ایمان مین بَیْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے
مِّنْ رُّسُلِہٖ بلکہ سب کا ہم ایمان لاتے ہین خلاف یہود ونصارا کے کہ خدا کی
راہ سے بعضے رسولون کے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا اور کہا مسلمانون نے
سنا ہم نے خدا کا کلام وَاَطَعْنَا اور مانا ہم نے حکم اوسکا پہر التفات کی راہ
سے غیبت کے نیچے مرتبہ سے خطاب کے درجہ عالی پر آکے بولے غُفْرَانَکَ
رَبَّنَا بخشش مانگتے ہین ہم تیری اے رب ہمارے وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور
طرف تیری ہی پہرنا سب کا یہہ آیت نازل ہونیکا سبب جو بات ذکر کی گئی اگر
اوس کا اعتبار کرین تو اس آیت کو مدنی کہنا چاہئے اور محدث لوگ اسبات پر
متفق ہین کہ یہہ اور اوس کے بعد والی آیت مکی ہی اور شب معراج کو حضرت صلی اللہ
وعلیہ وآلہ وسلم پر بے واسطہ نازل ہوئی چنانچہ صحیح مسلم مین ابن مسعود رضی اللہ
تعالے عنہ کے روایت سے وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کو شب
معراج مین حق تعالے نے تین چیزین عطا فرمائین پانچو وقت کی نماز اور سورہ
بقر کے ختم کی آیتین اور یہہ کہ مہلک گناہ یعنی کبیرہ آپ کی امت مین اوس شخص
کی بخش دئے جائینگے جو خدا کے ساتھہ شریک نہ کرے اور ینابیع مین ہے کہ
رسول صلی اللہ وعلیہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے اور کونین کو قدم
ہمت سے طے کر کے مقام قرب مین پہونچے مثنوی ہو عالمی شد کہ عالم نماند
درا درمیان سایۂ ہم نماند ٭ برون آمد از پردہ بود خویش ٭ مگر کردہ بے پردہ
مقصود خویش ٭ جب مقام اوادنی مین حضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم

کے تحیات کے جواب مین اللہ جل شانہٗ کا سلام اور کلام واقع ہوا تو حق تعالے
نے اپنی پیمبر کی تعریف فرمائی کہ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَبِّہٖ
چنانچہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ
آمَنَ الآیۃ پھر حق تعالے نے استفسار فرمایا کہ اے میرے حبیب تیری
امت قبول احکام مین کیا کہتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے عرض کیا قالوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا خطاب آیا کہ اے میرے رسول مین نے
بھی تیری امت پر آسانی کر دی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نہین رنج مین ڈالتا اللہ
نفسًا کسی جی کو یا نہین فرماتا کسی کام کو اِلَّا وُسْعَہَا مگر بقدر طاقت اوسکی
کے اوس کے سوا سورہ اعراف مین بھی یہہ آیت ہے چنانچہ ہم اوسکی بھی وجہ
نزول لکھدیتے ہین حق تعالے سے سورہ انعام مین بھی جبکہ یہہ فرمایا وَاَوْفُوا
الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ یعنی تمام کرو تم وزن اور ترازو کو ساتھ عدل کے تو بعض
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسپر قادر نہین ہین کہ وزن مین زیادہ ترازو
یا ڈویلہ ایسے ہون کہ بال برابر فرق نہو تو حق تعالے نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا چنانچہ تفسیر قادری کی بجنسہٖ یہہ عبارت ہے وَاَوْفُوا
الْکَیْلَ پورا کرو ناپ کو ناپے جانے والے چیزون مین وَالْمِیْزَانَ اور ترازو
کو تولی جانیوالی چیزون مین بِالْقِسْطِ ساتھ عدل اور مساوات کے یعنی
نہ کم دو اور نہ زیادہ لو ینابیع مین لکھا ہے کہ یہہ آیت نازل ہونیکے بعد صحاب
نے کہا کہ یا رسول ہم اس بات پر قادر نہین ہین کہ تول مین ترازو کی ڈنڈی دونون
طرف ایسی برابر ہو کہ بال برابر بھی نہ جھکے تو حق تعالے نے یہہ آیت بھیجی لَا
یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا پھر جبکہ حق تعالے نے سورہ اعراف
مین کفار پر وعید فرمائی تو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا

یکلّف اللہُ نفساً اِلّا وُسعہا یعنی وہ لوگ ایمان لائے اور کیا اونہون
نے عمل شایستہ کو نہین تکلیف کرتے ہین ہم کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوس کے
خیانچہ ظاہر ہے کہ ایمان لانے سے مراد تصدیق مرسلین اور فرمانبرداری کتب
منزل کی ہے تو جنہون نے اطاعت و تصدیق کی تو سوا اسکے اگر وہ اعمال صالحہ
کو جنکا حد و حصر نہین ہے اور وہ فوق طاقت بشری سے خارج ہے لہذا بہ کمال
مرحمت اون مقتدایان مرسلین اور پیروان کتب سماوی کے حق مین فرمایا
تا کہ دیگر اعمال صالح جو طاقت بشری سے خارج ہین اونکی تکلیف نہین دیجاتی ہے
تفسیر قادری کی بجنسہٖ یہہ عبارت ہے کہ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور جو لوگ ایمان لائے خدا پر اور عمل کئی اچھی جیسے رسولون کی تصدیق اور
کتاب کی فرمان برداری اور چونکہ نیک کام بہت ہین اور وہ سب کرنا
طاقت بشری سے باہر ہے اسواسطے حق تعالے نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللہُ
نَفْساً اِلَّا وُسْعَہَا اب مین کہتا ہون کہ اگر آپ مذہب اہل سنت کا رکھتے
ہین تو آپ کو انکار نہوگا کہ آیتہ لَا یُکَلِّفُ اللہُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَہَا سے
بجاؤ صرف اوس محاسبہ سے ہے جو خلفاء کبار اور دوسرے مسلمانون کے دلون مین
گناہون کی اوپج ہونیکی بھی تہا لیکن اگر یہہ فتوی ہو کہ اگر کوئی شخص جو لاف
اسلام مارے وہ اون آیات اور نشانات قدرت کو جو آیندہ ہونیوالے ہین
اور جنکی بابت رسول برحق نے آگاہی دی ہے اونپر اعتقاد و ایمان نہ لائے
تو آپ کے اعتقاد اور مذہب کے موافق داخل آیت لَا یُکَلِّفُ اللہُ نَفْساً
اِلَّا وُسْعَہَا ہوگا تو یہہ فتوی سب سے نرالا ہوگا اور ہم کو کیا کسیکو مجال دم زدن
نہوگی اور حق تعالے سے بھی بحوالہ آیت مذکورہ بالا تمسخر کرنا آپ کو جائز ہوگا
تاہم آپکے مذہب کے موافق مسخرون کے لیے جو حکم ہے اوسکو پڑھ لیجئے اور

اگر تلاش کی دقت سے بچنا پسند ہو تو فتاوی برہنہ کے صفحہ ۱۹ کو ملاحظہ فرمائیے۔

آیات بینات از الفاظ دوسری اگر مجتہد صاحب کا یہہ مطلب صفحہ ۲۳ سطر ۱۰ تا الفاظ امامت علی مرتضی کا کیا صفحہ ۲۳ سطر ۲۲ —

آیت اخریٰ شعر زین قصہ ہفت گنبد افلاک پر صدا ست، کوتہ نظر بہ بین کہ سخن مختصر گرفت، بھلا اتنا بڑا دہو کہا کہ ائمہ اثنا عشر سے مجتہد صاحب صرف جناب امیر علیہ السلام کی ذات مراد لیتے ہین یا جناب امیر علیہ السلام کی اقرار امامت سے ائمہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار ہو جاتا ہے آپ خاطر جمع رکہئے کہ جناب غفرانمآب کا یہہ مطلب نہ تہا بلکہ یہہ مراد ہے کہ نام بنام بارہ امام کی جنکو آپ بیچارہ فرماتے ہین وہ قایل نہ تہے وحالانکہ اونپر قایل ہونا فرض تہا اسواسطے کہ ہمارا یہہ اعتقاد ہے کہ عہد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعد انتقال جناب رسالتمآب وقبل ولادت تمامی ائمہ علیہم السلام کے جو شخص منکر امامت ائمہ اثنا عشر ہو وہ ہرگز ایمان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہین لایا اور نہ وہ آمن الرسول کا معتقد ہوا اور وہ ہر دو آیت پیش کردہ حضور کی دعوی سے خارج اور دور ہے اور کوئی شک نہین کہ جب یہہ آیت نازل ہوئین اوس کے بہت پہلے کیا معنی روز ازل سے سوای توحید اور نبوت کے امامت کا اعتقاد داخل ایمان تہا اور جو نبوت جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بدون اعتقاد امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے ایمان لایا تہا وہ بے ایمان تہا اور بعد رسول خدا کے جو حضرت علی اور دیگر گیارہ امام علیہم السلام کی امامت سے منکر ہوا وہ دار عقبی مین حکم کفر کا رکہتا تہا مگر عہد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سوا اوس وقت انکاری کون کرسکتا تہا بلکہ ہزار زبان سے ہر کوئی مقر تہا اور آمن الرسول کہتا تہا جیسا کہ ہم فریقین تفسیر سے لکھ آئے ہین

دل مین کوئی منکر رہا ہو تو اوسکا حال خدا اور رسول کو بہتر معلوم رہا خدا کا فرمودہ وہ
ہم کو صرف بواسطہ پیغمبر کے معلوم ہو سکتا ہے اور جو پیغمبر نے فرمایا وہ عین ارشاد حق تعالی
ہے چنانچہ جناب ختمی مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم سے جب آپ کے راس آرہئیں
وتاجدار آیہ غار و مصداق آیہ والسابقون الاولون من المہاجرین
والانصار نے رو کر پوچھا کہ کیا ہم آپ کے اصحاب نہین ہین تو حضرت نے
فرمایا کہ ہو کیون نہین مگر یا بین ہمہ کہ وہ اپنے کو لقد رضی اللہ عن المومنین مین گنتی
رہے ہون گے یہہ بھی کہدیا کہ معلوم نہین کہ میرے بعد تم کیا احداث کروگے اگر آپ کو
اسیر تیقن نہو تو جذب القلوب یا اوس کے ترجمہ مرغوب مطبوعہ نولکشور لکھنؤ
صفحہ ۱۹۳ کو پڑہ لیجئے اور جان جائیے کہ بجز اس احداث کے کہ امامت سے منکر ہون
یا اوسکے متعلقات کے اور کیا احداث تہا جاسئے آپ کو یہہ سنکر کچہہ بہی تردد
نہو مگر جسکو عقل ہوگی وہ تو ضرور گہبرائیگا کہ ہرگاہ جب حضرت ابو بکر اپنے کو اون
آیات مین جنکو آپ سند فضیلت مین تلاوت فرماتے ہین داخل سمجہتے تھے تو سوال
لاطایل اونہون نے کیون فرمایا اگر کہئے کہ براہ انکسار کے استفسار کیا تہا تو جناب
رسول مختار نے کیون نہ فرمادیا کہ تم کو کیون تردد ہے تمہاری شان ارفع ہین تو
چار آیتین ہین مگر مجہے خوف اسکا ہے کہ آپ حمایت حضرت ابو بکر نامدار مین جناب
رسول خدا کی حقارت کرنیکو طیار ہونگے اور کہین گے کہ جناب رسول خدا تو معصوم
تھے اور خدا کے دوست تھے وہ کیون پیش خدا استغفار کر کے اپنے کو مثل گنہگار
خوار کر کے گڑگڑاتے تھے تو یہہ آپ ہی کہہ سکتے ہین یا منکرین رسالت و عصمت
واگر ہم رسول خدا کی لجاجت خاص حضرت کی ذات سے متعلق بھی کرین تو بھی
کچہہ قباحت پیدا نہوگی اسلئے کہ جناب رسول خدا کی مناجات کے قبول کی سند
قرآن مجید مین موجود ہے خلاف اوس جواب کے جو صدیق صاحب نے رسول خدا

سے پایا اور یہہ بھی آپ کو دہو کہا ہے کہ موافق اصول شیعہ کے اون لوگون کے
حق مین اطلاق کفر ہو سکتا ہے جنہون نے خلافت کا زمانہ پاکر انکار امامت
علی مرتضیٰ کا کیا اسلئے کہ ہماری اصول کے موافق روز ازل سے جسنے اعتقاد رسالت
خاتم المرسلین کا بلا شمول امامت آئمہ اثنا عشر کیا ہو جا ہو او نمین نبی ہون رسول اللہ
پر ایمان نہین لائے مگر ہمارے ایمان کے موافق تمام انبیا نے حق تعالے کے حضور
مین جناب رسول خدا کی نبوت کے اقرار کے ساتھ تمام آئمہ کے امامت کو قبول
کیا ہے اور جن لوگون نے بعد مبعوث ہونے رسول اللہ کے رسالت حضرت
پر شہادت دی وہ حدیث ائمہ کو بخوبی سن چکے تھے کہ بعد آپکے امام ہون گے
اور اس ارشاد کو قبول کر کے ایمان لائے تھے وامن الرسول مین امامت
داخل تھی مگر جن کے دلونمین بابت اعتقاد امامت شبہہ رہا ہو وہ دار عقبیٰ مین
کافر تھے گو دنیا مین مسلمان مانے جاتے پس جو لوگ امن الرسول الخ
کے مقر ہو کر آخر کو منکر ہو گئے وہ حکم محکم مین یا ایھا الذین امنو من یرتد
منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین
اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی
سبیل اللہ جسکے معنی یہہ ہین اے گروہ کہ ایمان لائے ہو جو کہ مرتد ہو پہر جاے تم مین سے
دین اپنے سے پس او سکے بدلے لاویگا خدا ایک گروہ کو جو دوست رکہتا ہے
خدا اور اوسکے رسول کو اور دوست رکہتے ہین وہ اوسکو اور ذلیل اور متواضع
ہونگے مومنین کیواسطے اور شدید و غالب ہون گے کافرون پر اور جہاد کرینگے
انہی داخل ہو کر مرتد ہو گئے اور مرتد کا حکم مخفی نہین ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو
مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو حالت سابقہ اسلام سے اوسکو کچہہ فایدہ نہین مل سکتا
اور یہی وہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ترجمہ جس کسی نے توڑا

عہد کو لیس اپنے پیر توڑا ہے اور ضرر اوسکو عاید ہوگا لیکن باین ہمہ کہ جو حضور نے فرمایا کہ منکر امامت علی مرتضیٰ کی بابت کوئی آیت خاص قرآن مجید مین ہو تو ذرا دکھلا دیجیئے اوس کے لئے اتنی ہی گذارش کافی ہے کہ ترجمہ اردو درمختار موسوم بہ غایۃ الاوطار کی باب المرتد صفحہ ۵۰۷ و ۵۰۸ پر تحریر ہے کہ اتنا جو کہے کہ مین صفت اسلام کی نہین جانتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اوس کا صوم و صلواۃ اور عبادت اور نکاح صحیح نہین رہتا اور اولاد ولد الزنا ہو جاتی ہے اور جو مشرکین کے عید مین بطریق تعظیم جاوے تو وہ کافر ہو جاتا ہے چونکہ یہ احکام سخت متعلق بہ کفر آپ کی کتاب معتبر مین موجود ہین براہ مہربانی انکو آپ قران مجید مین دکھلا دیجئے اور تب ہم سے منکر خلافت جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی کفر کی خاص سند قرآن سے مانگیئے —

آیات بیّنات از الفاظ تیسرے اگر کوئی شیعہ کہے صفحہ ۲۳ سطر ۲۴ تا الفاظ خارج کئے جاتے ہین صفحہ ۲۴ سطر ۲ —

آیت آخری جو ہم آپ کی دوسری حجت کے لیئے لکھ آئے وہی بس ہے آپ ایک ہی بات کو جا ہیئے جس سانچہ مین ڈھالین اور نافہمو نکو چل دین —

آیات بیّنات از الفاظ چوتھے بار خدایا صفحہ ۲۴ سطر ۸ تا الفاظ دو طرح سے جواب دیتے ہین صفحہ ۲۴ سطر ۱۱ —

آیت آخری قابل پہ کیا موقوف ہے ایک عامی تک جانتا ہے کہ جناب رسول خدا نے باہتمام تمام من کنتُ مولاہ فعلیٌّ مولاہ فرمایا آپ ہی کی زبان کو زیب دیتا ہے جو ایسا فرماتے ہین کہ گویا آپ جانتے ہی نہین بہتر ہے سرکار جواب دین اور اوسکا جواب بھی لین —

آیات بیّنات از الفاظ اوّل یہہ کہ خلافت علی مرتضیٰ کی صفحہ ۲۴ سطر ۱۱ تا الفاظ

وہ کیونکر کافر ہوگا صفحہ ۴۲ سطر ۲۲۔
آیت آخری کیا اچھا ابلہ فریبی کا جواب عنایت ہوا ای حضرت امامت آئمہ اثنا عشر کی بابت مین عرض کرچکا کہ روز ازل سے ظاہر ہے اور میثاق مین داخل تھے اور خطبہ خم غدیر تو حجت آخر تھی اور جو آپ کو اسکی تلاش ہے کہ جناب امیر علیہ السّلام کی امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کب مقرر کی تو آپ اپنے کو فاضل متبحر جان کر کیون انجان ہوے جاتے ہین اور کیون جہلا کے خیالات کو پریشان فرماتے ہین جناب والا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب ع کی امامت کا اظہار نہین فرمایا بلکہ ایمہ اثنا عشر علیہم السّلام کی امامت کو ظاہر فرمایا تھا آیا خیال مبارک مین اور دوسرا جواب پہلے جواب سے بدتر اور بودا ہے ہم کب کہتے ہین کہ جناب رسول خدا کے روبرو کسی نے ایمہ اثنا عشر کی امامت کا انکار کیا ہم تو یہہ کہتے ہین کہ جناب رسولؐ کے انتقال فرماتے ہی انکار امامت کا صریحًا اور بدیہیًا کیا اور اوسیوقت سے اون پر جس کے مستحق تھے حکم صادر ہوگیا مگر براہ مہربانی اپنے اس فقرہ کو خوب یاد رکھیگا کہ جب تک زبان سے کوئی محض انکار توحید اور نبوت نہ کرے وہ کافر نہین ہوتا اسے بھول نہ جائیگا اور جو صریحًا منکر توحید اور نبوت ہو اوسکو مسلمان کہتے رہئے گا اور ہم کو کہتے رہئے گا
آیات بیّنات از الفاظ غرضکہ مجتہد صاحب کا یہہ قول صفحہ ۴۴ سطر ۲۳ تا الفاظ سامنے شرمندگی ہوگی صفحہ ۲۵ سطر ۔۔
آیت آخری بھلا ہم آپ کی ایسی سخت کلامی کے نسبت کچھ کہین تو نوبت تو تو مین مین کی پہونچیگی جس سے ہم کو نفرت ہے لہذا خاطر جمع رکھئے کہ ہم بجز اس کے جو شیخ سعدی نے کہا ہے ہر کہ بد انا تری از خود مجادلہ نماید تا بداند کہ دانا است بدانید

کہ نادان ست اور کچھ نہین کہتے —

آیات بینات از الفاظ دیکھو کہ ذوالفقار مین صفحہ ۲۵ سطر ۸ تا الفاظ قرآن مجید کی تحریف کرلی ہے صفحہ ۲۵ سطر آخر —

آیت آخری افسوس ہے کہ ذرا تو آپ توجہہ فرماتے کہ شاہ صاحب کا دعوی باب بارہ تحفہ اثنا عشری مین کیا تہا اور جناب غفرانمآب کو اوسکا جواب دینا تہا یا دنیا بہر کا کیا غضب ہے کہ صاحب تحفہ تو یہہ کہکر میدان جدال مین آوین کہ جنکو شیعہ لایق تبرا لکھتے ہین شیعون کی روایتون سے ثابت کرینگے کہ وہ لایق تبرا نہین ہین اور جب اوسی کی بابت جواب محدود ہو کہ بیان کیا واہی تباہی دلایل لاتے ہو کافر کو ایک طرف رکھو فاسق بہی تو لعنت سے محفوظ نہین ہے تو اوسپر جواب دینے والے کو عامی وغیرہ الفاظ کہنا نہ معلوم کس قسم کی آدمی کی زبان سے نکل سکتے ہین ہین پہر سعدی کا پند سودمند اویزہ گوش کرتا ہون ترا خامشی ای خداوند ہوش ٭ وقار ست و نا اہل را پردہ پوش ٭ اگر عالمی ہیبت خود مبر ٭ وگر جاہلی پردۂ خود مدر ٭ اور ہم عرض کر چکے ہین کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ کی اون آیات مین داخل ہین جو کمال مرحمت سے حق تعالی نے نازل کین آیا اون لوگون کو جنہین علم نہین ہے متوہم نکرین کہ شیعہ حضرت علی علیہ السلام اور اون کے صرف دو ایک احباب کو آیات کے وعدون مین داخل کرتے ہین —

آیات بینات مین اس موقع پر اوس نقل کو صفحہ ۲۶ سطر ا تا الفاظ محاربہ ہین سے کریگا صفحہ ۲۶ سطر ۳ —

آیت آخری بہت اچہا بہت بہتر بہت خوب —

آیات بینات از الفاظ جواب اسکا یہہ ہے صفحہ ۲۶ سطر ۴ تا الفاظ تو کیا عجب ہے صفحہ ۲۶ سطر ۱۰ —

آیت آخری بجاہے سخن فہمی عالم بالا معلوم شد تین سے جو آپ کو محبت ہے
اور او نہین کا پیار اسواسطے سرکار کو تین ہی تین سوجھتے ہین اور چار و نا چار
او نہین کا خیال ہر بار ہے جناب محقق علیہ الرحمتہ نے اصول ایمان جو نہین لکھی
اور لنسے کوئی استثنا کفار کے لیئے پیدا نہین ہوتا افسوس ہے کہ حضور کو دین اور
ایمان مین بھی فرق نہ سوجھا ای جناب کتاب اور کباب مین فرق کرنے کا
سلیقہ پہلے آپ حاصل کر لیتے تب ہی جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ کے کلام
بلاغت نظام سمجھنے کا قصد کرتے افسوس ہے کہ ملا زمان والا کلام مجید کے صاف
وصریح آیت بھول گئے آپ سورہ حجرات مین پڑھئے قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا جسکے معنی یہہ ہین کہ اہل عرب
کہتے ہین کہ ہم ایمان لاے کہدو او لنسے کہ تم ایمان نہین لاے ہو یہہ کہو کہ ہم
مسلمان ہوئے —

آیات بینات از الفاظ علاوہ برین قول محقق طوسی صاحب کا صفحہ ۲۶
سطر ۱۱ تا الفاظ وعلینا دقتہ یا برہان صفحہ ۲۶ سطر ۲۱ —

آیت آخری چند ورق کو اولٹ کے ملاحظہ فرمالیجئے اور اگر خیال انصاف ہو
تو نادم ہوجیئے اور کیا عرض کرون شعر تلقین درس اہل نظر یک اشارت است
کردم اشارتے و مکرر نمی کنم ۔ —

آیات بینات از الفاظ اگر کوئی کہے کہ جس طرح بر صفحہ ۲۶ سطر ۲۲ تا الفاظ
تسلیم نکریگا صفحہ ۲۷ سطر ۸ —

آیت آخری بجاہے پس بقول ہندیان اپنی منہہ مٹھو میان جب آپ کی توجیہہ
کے لیئے سند نرہی اور کسی اور کے کہنے پر او ٹھہرے تو بہتر ہے کہ شعر سعدی
جو اوپر لکھہ چکا ہون پھر پڑہہ لیجئے اور سعدی کا فرمودہ کفایت نہ کرے تو یہان

بھی یہہ سن لیجئے العصمۃ نزبینہ العالم واشتر الجاھل ـ
آیات بینات از الفاظ جو کہ اس بحث کو ہم لکھہ چکے صفحہ ۲۷ سطر ۹ تا الفاظ
دلی غبار سنیون سے نکالو صفحہ ۲۹ سطر ۱۳ ـ

آیت آخری اشیخ سعدی نے جو کہا ہے کہ مغز بیہودہ بردن و دُود چراغ بیفایدہ
خوردن کار خردمندان نیست ضرور حضور کو یاد ہوگا مگر چونکہ آپ کو اپنی تحریر
وتقریر پر افتخار اور اپنے زبان وقلم پر پورا اختیار تھا اسلئے بیخود ہوگئے سچ ہے
شعر نکورو باب ستوری ندارد ۞ چو در بندی سر از روزن بر آرد ۞ آپ کو اپنی
خوبی تحریر اور حدت ذھن وجودت فہم کی دکھلانے سے غرض ہے اور شرم و آزرم
سے کوئی مطلب نہین تھا اسواسطے اسقدر طول التقریر کر گئے مگر معلوم نہین کہ آپ
اپنے احباب کے جواب مین یہہ سنکر آپ کیا فرمائین گے کہ خود آپ کے مذھب
مین بھی تین تقسیم ہین اول توجو محارب حضرت علی مرتضی کا ازراہ عداوت و
بغض ہو مسلمان ہے دوسرے جو محارب حضرت مرتضی کا ازراہ بغض وعداوت
ہو وہ کافر ہے تیسرے خوارج واہل نھروان جو داخل حدیث حربک حربی ہو
تو وہ احکام اخروی مین کافر ہے اون کے لیئے دعا مغفرت نکرنا چاہئے اور ہرگز
اونکے جنازہ کی نماز نکرنا چاھئے اور یہہ تقسیم خیر سے تحفہ اثنا عشری کے بارہوین
باب مین صفحہ ۶۲۲ پر موجود ہے اور یہہ ممکن نہین کہ سرکار نے ملاحظہ نہ کی ہو
باین ہمہ جہلا کے دل بہلانے کو اور پھسلانے کو ایسی خوبصورتی سے آپ نے
اپنی تحریر کو رونق دی ہے کہ دار دنیا مین مسلمان مانا اور دار عقبی مین کافر کا
حکم لگانا صرف شیعون ہی کے یہان ہے بھلا ہم تو اسی کے مقر ہین کہ جو اصول
خمسہ دین کا قایل ہو وہ مسلمان ہے جو منکر ہو وہ کافر اور جو امامت کے اصول
کا صرف انکار کرے وہ دار دنیا مین مسلمان مانا جائیگا اور عاقبت مین کافر

کا اوسپر حکم ہوگا مگر آپ کے یہان کی تقسیم پر تو ہر کوئی ہنسے گا اور قہقہہ لگا کے
کہے گا کہ بھائی ہرگاہ ہم دیکھتے ہین کہ میدان قتال مین ایکطرف تو حضرت علیؑ
تھے دوسری طرف حضرت عائشہ کے ساتھی یا امیر معاویہ اور شبا شب
تلوارین چل رہی تہین وگیر و دار کا غلغلہ مچ رہا تہا تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ اون
دونون گروہ مین نہ بغض تہا نہ عناد یون ہی جب ہم صریحًا دیکھتے ہین کہ زید نے میان
سے تلوار نکالی اور بکر کی گردن ماردی تو ہم کیونکر سمجھہ سکتے ہین کہ زید کو بکر سے بغض و
عناد نہ تہا بس یہہ کیسی تقسیم ہے کہ حضرت علی سے لڑا اور اوسکا دل بغض سے صاف
اور عناد سے پاک تہا وہ مسلمان ہے کہین ایسا بھی ہوا ہے کہ بلا علت بلا سبب
کوئی اثر مرے اور جب علت پیدا ہوئی تو ممکن ہے کہ اوس علت مین بغض و عناد
کا میل نہو ہان یہہ اور بات ہے کہ وہ بغض و عناد اپنی خاص غرض سے پیدا نہوا ہو
بلکہ یا تو خدا کے لئے ہو یا سارے ملک کے واسطے سو اگر دو فوجین ہم لڑتے دیکھین
تو دونون مین سے ایک گمان دونون پر ہم کرین گے مگر یہہ تو ہرگز ممکن نہین ہے
کہ بلا بغض و عناد جوش پیدا ہو اور کوئی لڑائی ہو اور ہرگاہ حدیث صریح کے
موافق خوارج و نہروانیون کے دار عقبی کے کفر کا حکم موجود ہے تو پہلے اور دوسری
تقسیم کے کیا معنی ہین مگر بعد اجماع کامل یہہ قاعدہ کونسل مین ٹھہرایا گیا ہے تو قانون
خاص ہے اور آپ ہی کی عملدرآمد کے لائق ہے پھر ہم کہتے ہین کہ اسکو ہر کوئی جانچ
لیگا کہ جب حضرت عائشہ بہ حیلہ طلب خون حضرت عثمان لشکر ہزمیت پیکر لیکر
بہ سواری جمل مقابلہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین آئین اور امیر معاویہ ابن
ابی سُفیان نے صفین مین صفین باندھین تو وہ سب لڑائی بدون بغض اور
عداوت کے ہوئی تہین بندہ نواز بھائی بھائی بھی تو بلا بغض و عداوت ہاتھا پائی
کی لڑائی نہین لڑتے چہ جائیکہ فوج کشی ایسی تو لیٹکل امور حضور ہے کے دربار مین

ہوتے ہین یا کفر سے بچانے کے لیئے حیلہ و بہانہ ہو سکے سو ہم کو اوس حیلہ بہانہ سے
سروکار نہین ہے اور جا ہو جس بنا بر تقسیم ہوی ہوں اوس سے بھی ہم کو بحث نہین ہمارا
یہہ کام تہا کہ حضور کے مذہب مین بھی تین قسم ایمان کی ہوگئی ہین سو اونکو دکھلا دیا
اور آپ کے مضحکہ کا خاکہ مٹا دیا لیکن اوس صورت خاص کی تقسیم کی بابت کوئی بات
بتائے تو گو وہ بڑی خرافات ہوگی مگر ہم اور ثبوت دینے مین بھی بند نہین ہین چنانچہ
ایسی عام کتابون مین جو کوڑیون کو بکتی پڑی پہرتی ہین دکہلائی دیتے ہین مین تو
یقین کرتا ہون کہ چونکہ آپ کو پوری طرح جناب انریبل سید احمد خانصاحب کی سی
ایس آئی سے تعلق ہے اور آپ اونکی کتاب احکام طعام کی طرفداری بھی کر چکے
ہین تو اوسی کتاب کے رد مین مولوی امداد العلی خانصاحب سی ایس آئی نے
جو کتاب امداد الاحتساب لکھی ہے وہ ضرور آپ نے پڑھی ہے سو اوس کے
صفحہ ۹ پر مرقوم ہے ،، ذکر کیا امام سرخسی نے کہ نہین خلاف ہے اس مین کہ کفار مخاطب
ہین ساتھ ایمان اور عقوبات حدود قصاص مین اور ساتھ عبادت کے حق مواخذہ
مین بیچ آخرت کے بدلیل قول اللہ تعالے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ جان تو کہ کفار
مخاطب ہے ساتھ تین چیزون پہلے کے یعنی ایمان اور عقوبات اور معاملات
اجماعًا پر عبادت سو وہ مخاطب ساتھ اون کے بیچ مواخذہ کے آخرت مین
پس حضور نے کیون اس سے قطع نظر فرمائی اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کو
تو آپ نامعتبر کہہ ہی نہین سکتے وہ کتاب تقویۃ الایمان مین ارقام فرماتے ہین
کہ اگر کوئی کافر کسی مسلمان کی وضع بالکل پابند معاملات اور عبادات اور رسوم
کی اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑ دے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا اور مسلمان
کے ساتھ جیسے معاملات کئے جاتے ہین ویسے ہی اوسکے ساتھ بھی کئے جائینگے
پھر اگر وہ دل سے بھی مسلمان ہے تو آخرت مین بھی مسلمان کے ساتھ بہشت

ہین ہوگا اور اگر صرف ظاہرداری کیواسطے مسلمان ہے تو دنیاہی ہین اوسکو مسلمان جانین گے (صفحہ ۱۷۲ مطبوعہ منشی نولکشور لکہنؤ) اب خدارا انصاف پر آئی کہ جناب غفران مآب نے آپ کے مسایل مسلمہ ہی کے موافق فرمایا ہے یا کچہہ بڑہا دیا ہے ای جناب جبکہ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اپنے کو مسلمان کہتے تھے مسلمانون کے رسوم واحکام کی پابندی ظاہر کرتے تھے نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے تو اونکو ہم اونکے ظاہر پر اس دنیا مین کافر کیونکر کہین چنانچہ آپ کا خود بھی یہی مقولہ ہے جو صفحہ ۴۴ پر آپ نے لکھا ہے اور جس کی بابت ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ یاد رکہیگا مگر چونکہ یہہ بھی ہم صریح جانتے ہین کہ اصول امامت کے وہ منکر ہین اور وہ انکار کہلا ہوا ہے کہ خود سریر آراے خلافت تھے تو خود اونکو اور اون کے اعیان و ارکان کو کس طرح داخل وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ الخ کا نہ سمجہین اور دار آخرت کی بابت حکم نہ لگائین کیا ہم حق تعالے کے احکام کو جہوٹہا اور اوسکے وعید کو سہل مان لین العیاذ باللہ اب آپ فرمائی کہ کاسہ لیسی کے واسطے ہمارے یہان ایسے احکام دئے گئے ہین یا آپ کے یہان چونکہ حضرات خلفاء ثلاثہ کے خزانہ عامرہ سے آپ صاحبون کا پیٹ پلتا تہا تو اونکو تو جناب فرمائی خداوند نعمت ہی تھے مگر معاویہ کو بھی کفر سے صرف روٹی کیواسطے بچایا ہے یا کسی اور غرض سے مقام حیف اور صد حیف ہے کہ جو جناب امیر علیہ السّلام پر تبرّا کرتا ہو جو جناب امیر علیہ السّلام پر فوج کشی کرے اوس کے مقابلہ مین آپ یہہ اعتقاد رکہین کہ وہ بلا عناد در پئے فساد ہوا اوسے مسلمان گنین یہہ جو ساری دل خوش کن تقریر آپ کر گئے اوسپر ذرا پہر دہیان فرمایئے کہ اگر کسی شیعہ نے کسی سعنی سرکار سے فایدہ دنیا اوٹہایا تو چاہو اوسکی بھی ہم تاویلات کرین مگر ہم اونکو یہان چہوڑ کے تسلیم کر لین کہ جی ہان ہم نے بادشاہان حنفی الطریق کے

خزانہ سے زر و مال حاصل کیا تو آپ کیا انکار کر جائینگے کہ بادشاہان تبرائی کی کاسہ لیسی سنیون نے نہین کی اور اگر بدت کی باتین بھول جاے تو بھول جاے ابھی لکھنؤ مین کلہہ ہی کا معاملہ ہے کہ سرکار اودہ مین بی شمار سنے پلتے تھے اور کس خوشی اور ادب سے سارے رسوم مذہبی شیعون کے خلاف اپنے اعتقاد کے برداشت کرتے تھے کیا آپ انکار کرینگے کہ ع سنی تھے جتنے شہر مین شیعہ کا کہاتے تھے ﷺ مگر احسان فراموشی کا کا تو علاج ہی نہین ہے اب بادشاہ عصر اور شہنشاہ وقت کے عہد مین اپنی کثرت کے اعتبار سے جو چاہئے کہی اور جو چاہئے ہماری قلت کیوجہ سے لکہ ڈالئے اور ہماری زبانون کو روکوائی مگر جبکہ حق تعالے کی اوس وعدہ کا ظہور ہوگا جو سورۂ نور مین فرمایا ہے کہ وعدہ کرتا ہے خدا اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور عمل کرتے ہین شایستہ ہر آئینہ خلیفہ کرین ہم اونکو بیچ زمین کے جسطرح خلیفہ کیا تہا اونکو جو آگے اونسے تھی اور ہر آئینہ غالب کرینگے ہم واسطے اون کے دین کے تو کھل جائیگا کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر اور پھر جیسا جناب غفران مآب نے فرمایا ہم کو اوسکی حاجت ہے نہ رہ جائیگی کہ کسیکو کافر کہنے کا موقع یا دین مگر صرف اون کے بابت جو مر کھپ گئے ہونگے اوسوقت آپ نہونگے جو شیعیان علی کا اقتدار دیکھینگے اور جس طرح آپ جھنس رہے ہین اوسی طرح اور بہت جھنس کے مر گئے ہین اور جھنسی کا مزہ پا رہے ہونگے آپ کو اس کہنے مین بھی التجب ہے کہ کچھ لیس و پیش نہوا جو کہہ گئے کہ کسیکے ہاتھ مین حضرت عباس کا علم ہوگا یا در کہئے کہ حضرت عباس علیہ کے ہاتھ مین جو علم تہا وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا علم تھا جو جنگ مین ملا تہا یہ نہ سمجھئے کہ وہ علم یزید کے پاس تہا اسواسطے کہ جس کی آنکھونمین خیر بلی نہ چھا گئی ہوگی اور سفید اور سیاہ کی پہچان ہوگی وہ معلوم کرلیگا کہ یزید کا علم سیاہ تہا —

آیات بینات از الفاظ اپس اے سنیون خدا کیواسطے صفحہ ۲۹ سطر ۱۲ تا الفاظ

اور مجتہد صاحب جنتی صفحہ ۲۹ سطر ۱۶ –
آیت آخری جی تا ن آپ کے نا رین کیا شک ہے جن الفاظ سے آپ کی تحقیق نے
اپنے دوستون کی ہم سے شکر گذاری کرائی اور رفر مائی تو ہم بھی آپ کے مفتیون
کا شکر پیروان ملت حقہ سے کرادین اسواسطے کہ جیسا ہم اوپر لکھہ آئے ہین شاہ
عبدالعزیز صاحب نے منکر خلافت شیخین کو کافر قرار دیا تھا اور صفحہ ۱۲ ۵ غایۃ الاوطار
ترجمہ اردو درمختار مین یہہ اشتہار دیا گیا کہ جو کافر ہوا بہ نسبت دشنام شیخین
یعنی صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ عنہما یا دونون مین سے ایک کی دشنام
یا بدگوئی سے وہ کافر ہوا بحر الرائق مین جوہرہ سے صدر شہید کے نسبت کر کے
منقول ہے کہ جسنے شیخین کو بدکہا یا اون دونون کو طعن کہا تو وہ کافر ہوگیا اور
توبہ اوس کی مقبول نہین اور اسی قول کو ابو نصر دیوسی اور فقیہ ابو الیث سمر
قندی نے لیا ہے اور یہہ ہی پسندیدہ ہے فتوی دینے کیواسطے مگر صفحہ ۵۱۳
پر بڑی مشکل سے اسکو مانا کہ ہر گاہ ہم اسکے قایل ہین کہ شاتم انبیا کی توبہ قبول
ہے تو شاتم شیخین عدم قبول توبہ نے دلیل ہے اگر یہہ عبارت آخر نہوتی تو ہم
غریب تقیہ کر کے توبہ بھی کرتے تو نہ چلتی اور پہلے حکم پر گردن اوڑادی جاتی
مگر شکر ہے کہ اب اگر پیرایہ تقیہ مین توبہ کرین تو جان سلامت رہیگی اور
اوسکا شکر ضرور ہوا –
آیات بینات از الفاظ اس تقریر کا حبکی متانت صفحہ ۲۹ سطر ۱۷ تا
الفاظ یا قلت خدام صفحہ ۲۹ سطر ۲۳ –
آیت آخری آپ کے تعلیم کی ہم کو احتیاج نہین ہے جناب غفران مآب نے
کوئی نئی بات ہمکو نہین بتلائی ہے آپ ہی کو نئی بات معلوم ہوئی ہے آپ کو
عدم ظہور جناب صاحب العصر والزمان ؑ سے جو جا ہو بدگمانیان پیدا ہون

وہ ولیسی ہین جیسی عیسیون کو نسبت حق تعالے کے وجود کی بابت ہین اور جو آپ کیطرح سیکڑون دلیل عدم وجود حق تعالی پر لاتے ہین پس آپ اونسے اپنی تعریف کرائی اور اونکی تعریف کے خود پل باندھ دیجیے جسطرح حضرت نوح کے وعدہ طوفان کے عدم ظہور پر اونکی امت کے فاسق و منافق قہقہہ لگاتے تھے آپ بھی ہنسئے ہم آپ کو مضحکہ کرنے سے نہین روک سکتے اور جبکہ حق تعالے طغیان ظلم وجور دیکھتا ہے پر خاموش ہے تو ہم کو عدم ظہور خباب امام الزمان پر ذرا بھی تعجب نہین ہے حق تعالے اون تقاریر اور مکر سے جو رات دن پیش آتے ہم کو محفوظ رکھے اِنَّ اللَّیَالِی وَالْاَیَّامَ قَدْ طُبِعَتْ عَلَی الْخِدَاعِ وَ فِیْھَا اَمْسُرُ ذِی الْحِیَلِ

آیات بینات از الفاظ جب ہنسئے صوارم ہین صفحہ ۹۲ سطر ۴ تا الفاظ جلوہ مفت است دیدنی دارد صفحہ ۱۰۳ سطر ۱۰

آیت آخری جو آپ نے فرمایا بجا ہے آپ کو اہتمام ملاحظہ ذوالفقار کا بی اشتیاق شوق ہوا ہوگا مگر جب اوسکے مطالب و مقاصد نے خاطر اقدس کو فگار فرمایا تو حد پر اوسکے جوہر ناگوار ہوئے اور جب اوسکے چھینٹے بری لگنے تو جسطرح حضرات ہنود اور نصارا قرآن مجید کو ملاحظہ فرما کر اوسی طرح کے کلمات پوچ ولچر جیسے حضرت نے فرمائی قرآن مجید کے مضامین کی بابت فرماتے ہین اور وہ ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانون کو شاق گذرتے ہین مگر اونکا منہ کوئی پکڑ نہین سکتا اسیطرح جو آپ فرماتے ہین ہم آپکے زبان نہین روک سکتے آپ چاہیے غصہ کہین یا لطیفے یا جلوہ دیکھلاین یا گالیان دین غرض جو جی مین آئے فرمائیے اشعار تو نہزن غمزہ با من می خورم خوش خوش بجان پیکان ٭ چہ غم دارد ترا گر سینۂ من چاک خواہد شد ٭ عذر نہین ہے مگر آپ کے قال پر ہمکو حال نہ آئیگا اس سے

مطمین رہے بہر حال گوشہ گیران انتظار جلوہ خوش می کنند ؎ بر شکن طرف کلاہ و بر قع از رخ بر فگن ؎ —

آیات بینات از الفاظ اوّل یہہ کہ خدا نے صفحہ ۳۰ سطر ۱ تا الفاظ اور بہی زیادہ وسیع ہو جاتا صفحہ ۳۰ سطر ۱۶ —

آیت آخری دار دنیا کے مسلمانون کو آپ بھائی مانین یا اور جو رشتہ مناسب ہو بموجب حکم مولوی محمد اسمعیل صاحب کے جوڑین اور راو نہین کے طفیل بت پرستون اور کافرون کو بہی بھای بنا ڈالین یا اونکے ارشاد کے قبول سے عدول کرین مگر ہم تو دار دنیا کے مسلمانون کو اپنا بہائی نہین کہتے ہین جو اور کفار کو بھائی بنا دین مگر کیا کفار سے تمتع اور فوایدہ اوٹھانے کے احکام سے بھی آپ کو انکار ہے شاید آپ ممنوع ہون گے تو ہون ہم پر یہہ بھی فضل الہی ہے کہ کفار سے بہت سی مدد پاتے ہین اور اونکی اعانت سے استفادہ اوٹھاتے ہین مگر ہم مین اور آپ مین یہہ فرق ہے کہ آپ اون کی نجاست سمیت اون کے فایدون کو چیٹ کرتے ہین اور ہم اوسکو سگ و خوک سمجھتے ہین صرف اونسے غلہ لیتے ہین کپڑا اونسے خریدتے ہین اور بہت سے چیزین لیتے ہین اور بالضرور ہم اونکے بھی مدد کرتے ہین آپ کیطرح اونکو بیجا ذبح نہین کر ڈالتے ہم اونکا خون نہین بہاتے اون کے خانمان برباد نہین کرتے اور عورتون کو نہین مار ڈالتے وحالانکہ آپ ان سب زبردستیون کو ناحق و ناروا جایز رکھتے ہین —

آیات بینات از الفاظ دوسرے شیعون کی خاطر سے صفحہ ۳۰ سطر ۱۹ تا الفاظ نسبت بحال شیعیان صفحہ ۳۱ سطر ۹ —

آیت آخری شعر صاحب دیوان ما گوی ند اند حساب ؎ کا اندرین طغرا نشان حسبۃً للہ نیست یہ غور فرمائی کہ کوئی لفظ کوئی فقرہ سے آپ کا کوئی

فایدہ نکلتا ہے کیا سوئر کھلانے سے یا شراب پلانے سے یا زنا کرنے سے آپ کے
صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے بہتر اپنا دل خوش کیجیے لیکن اگر ہم بتنے کی کہدین
تو خفا نہو جیئے گا آپ کے جامع الاصول کی کتاب خلافت کے صفحہ ۲ ۵ حرف ج
مین مرقوم ہے کہ عمر ابن میمون نے کہا کہ نبید حضرت عمر کے سامنے لائے گی اور انہون
نے نوش کی مگر بوجہ جراحت انتو بوکے نکل گئے تو دودہ پلایا گیا سو وہ بھی نکل
گیا کیا تب جانا گیا کہ وہ دنیا سے گزران سے گزر گئے آپ کچھ سمجھے یہہ کون حضرت
عمر ہین وہ ہی جناب خلیفہ دویم اور نبیذ آپ نہ جانتے ہون تو سن لیجیے کہ شراب
کو کہتے ہین اور باور نہو تو کشف اللغات مین پڑہ لیجیے کہ شراب خرما کو کہتے ہین
اور غیاث اللغات مین نبید کے معنی مین یون تحریر ہے شرابی کہ از خرما و جو وغیرہ
سازند و در استعمال فارسی این لفظ بدال مہملہ نیز صحیح باشد از منتخب و صراح
بعضے بمعنی چیزے نوشتہ کہ ہندی آنرا بوزہ گویند دیکھا آپنے کہ نبید شراب
کو کہتے ہین اور جناب خلافت مآب نے مرتے دم بھی اپنے لیئے حلال جانی مگر
عجب نہین کہ اس موقع پر آپ مولوی روم کا شعر پڑہ دین۔ کار پاکان را
بہ نفس خود مگیر ٭ در نوشتن گرچہ باشد شیر شیر ٭ تو اور جو چاہئے پاک ذات
سنکر حرام کو حلال کیجیے چنانچہ گانا تو علانیۃ حلال ہے ہو رہا ہے کفار کا کہانا غیاب
روا ہے شاید آپ کو یہہ عذر پیدا ہو کہ حضرت عمر چونکہ شدید جراحت مین مبتلا
تھے اور نبید دوا رہی ہو گی اسواسطے اضطرار مین شراب نوش فرمائی ہو گی
تو جناب یہہ امر بھی نہین آوسی کتاب مین دو ورق اولٹ کے پڑہ لیجے یہہ لکھا
ہے عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً
فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ
فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ الخ فَدُعِيَ عُمَرُ وَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ

بَیِّنْ لَنَا بَیَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّتِیْ فِی النِّسَاءِ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی فَدُعِیَ عُمَرُ
وَقُرِءَتْ عَلَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَیِّنْ لَنَا بَیَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ
اَلَّتِیْ فِی الْمَائِدَۃِ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ
الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ
اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَیْهِ فَقَالَ
اِنْتَهَیْنَا اِنْتَهَیْنَا۔

یعنے اب چھوڑا اب تو یقین فرمائیگا کہ حرمت شراب کی سورۂ بقرہ اور نسائین آچکی تھے مگر حضرت نے شراب نہ چھوڑی اور یہی فرمائی گئی کہ اس مین شفا ہے اور یہی باتین بتائی گئی کہ حرام نہین ہوئی مگر جب تیسری آیت مایدہ مین آئی تو البتہ بظاہر چھوڑ دی تھی چنانچہ مرتے دم پینا دلیل ہے حافظ نے گویا اونہین حضرت کے منہہ سے یہہ شعر سنا ہی شعر شیخم بہ طعنہ گفت حرام ست می مخور۔ گفتم بچشم گوش بہر خر نمی کنم۔ و اگر جامع الاصول کی تلاش مین وقت ہو تو روضۃ الاحباب مین ملاحظہ فرمائے ۔۔

آیات بینات از الفاظ تیسری اگر حقیقت مین صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ تا الفاظ زنار زار سوا لکن صفحہ ۳۲ سطر ۱۵۔

آیت اخریٰ یہہ تو آپ ہی خدا سے پوچھہ سکتے ہین کہ کیا او سکو کرنا او رنہ کرنا تھا اور آپ ہی کے منہہ کو سزاوار ہے کہ حق تعالے سے پوچھین کہ قبل بعثت حضرت مسیح علیہ السلام کے بنی اسرائیل کے برابر تیرے حضور مین کوئی بھی بہتر نہ تھا جب حضرت مسیح علیہ السلام کو مبعوث کیا تو نصاری کو پیار کرنے لگا لیکن جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیغمبر بنایا تو بنی اسرائیل اور نصارے دونو

کو کافر کہدیا اگر سچے اون دونون کو کافر ہی بنانا تھا تو قیمت تعیئت حضرت مسیح اور خاتم
انبیا کی کیون لگادی یہی کہدیا ہوتا کہ جب کوئی خداشناس پیدا ہوجاوے اور اونکی
ضلالت پر کہنے لگے تو اوسیوقت وہ کافرون مین شمار ہوجاوین نعوذ باللہ ایسے
خرافات اور مزخرفات قول آپ ہی کی زبان کو زیبا ہے لکھنو مین کیا اب بھی دیہات
اور قصبات مین بعض شیعہ سنی کو نجس جانتے ہین اور اگر اونکا ہاتھ چہو جاوے تو پاک
کرتے ہین اس سے یہہ آپ کا مان لینا کہ جناب غفرانمآب نے ایسا حکم جاری کردیا
تھا آپ ہی کے لئے ہوگا اگر اونکا ایسا ہی فتوی ہوتا تو جناب شاہ عبدالعزیز صاحب
کی طرح اونکو تو یہہ خوف ہی نہ تہا کہ تحفہ اثناعشری مین شاہ صاحب اپنا نام چہوڑ گئے
وہ علانیہ ضرور لکہدیتے شیعون کے مجتہد تو نایب امام ہین مگر آپ کے مجتہد البتہ
بجائے بابا کے ہین جو انٹ سنٹ بکتے ہین اور آپ اوسکو صحیح سمجھکے مانتے ہین
چنانچہ شرح وقایہ کے ترجمہ نورالہدایہ مطبع نظامی کانپور کی کتاب الصلواۃ کے
باب نماز کے مفسدات اور مکروہات کے ابتدا مین صفحہ ۱۹ اپر لکہا ہے مفسدات
یعنی جو نماز کو فاسد کرتے ہین بہت سے ہین پہلے کلام کرنا اگرچہ بھولے سے ہو یا
خواب مین ہوئے اور امام شافعی کے نزدیک اگر بھولے سے کلام کرے تو نماز
فاسد ہوگی اب کوئی پوچھے کہ یہہ کیا دیوانگی ہے کیا کوئی سوتے سوتے نماز پڑھتا ہے
جو خواب مین کلام کریگا اور اوسپر طرہ یہہ کہ بھولے سے کلام کرے یعنی سورہ حمد
تو نماز مین پڑہ رہا ہے اور زید کو دیکھکر کہنے لگے کہ کیون صاحب آپ کو احتلام
تو نہین ہوا کیا کہنا ہے اس سمجھ کو یقین جانئے کہ مین نے یہہ تفریحاً نہین کہا ہے کہ
کہ صفحہ ۸۰ نورالہدایہ مین دیکھہ لیجئے کہ نمازی کو بھی عین نماز مین آپ کے مذہب اون
سے احتلام ہوسکتا ہے چنانچہ صاف وصریح باب حدیث مین تیج نماز کے صفحہ
۸۰ اکے پندرہوین سطر مین بجنسہ یہی عبارت ہے اور اگر کوئی شخص نماز مین مجنون

یا بیہوش ہوگیا یا سو گیا اسطرح کہ وضو نہین جاتا اور اوسکو احتلام ہوا یا قہقہہ کیا
پس جب نماز مین نیند آسکتی ہے اور احتلام کا ہونا امکان مین ہے تو دوسری ایسے
سوال کرنا کب محال ہوگا وہ تو آسان تر ہے یہہ بھی آپ ہی کے علما کو اختیار ہے کہ
جو چاہا حکم لگا دیا جناب رسول خدا پر الزام جڑ دیا اور بگڑ گئے دیکھہ لیجئے نور الہدایہ
ترجمہ شرح وقایہ جلد اول کتاب الصلواۃ باب جنازی کے احکام مین صفحہ ۱۰۷
سطر ۲ روایت کی ابو داؤد نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور غسل
میت سے مگر جب شدہ آگئی کہ اس میت کا غسل تو شیعون کے یہان ہے تو حیلے
سے یون بات بنائی اور ضعیف کیا اوسکو جمہور نے اور اس باب مین کوئی حدیث
صحیح وارد نہین ہوئی تو بھی کہتے ہین پر اسکو محمول استحباب پر ہو سکتا ہے سچ ہے
ان اعمال اور احکام کا قیامت کو حال معلوم ہوگا یون ہی آپ کے دوستی تقریر
نے سر دیا ہے اگر جناب غفران مآب کی اس عنایت پر کہ خلفاء ثلثہ کو وہ مسلمان
فرماتے ہین آپ راضی نہین ہین اور دوسرے مجتہد کے فتوی کو پسند کرتے ہین
تو چشم ما روشن دل ما شاد یہہ کاہی کو آپ اولجھتے ہین کہ تعالی اللہ ازین بہتر جیسا
آیات بینات از الفاظ اب اوس قول کو سنئے صفحہ ۲۴۲ سطر ۲ تا الفاظ
احتلام کو برابر سمجھتے ہین صفحہ ۲۴۳ سطر ۲ —
آیت آخری فی الواقعی جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کا پایہ اوصاف اوس
سے بھی ارفع ہے جو آپ نے فرمایا مگر آپنے علیہ الرحمۃ کے مفہوم کو جو حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے سو قصور معاف ابتدا آپ کی طرف سے ہے لہذا ہم متن مین
عرض کر دیتے ہین کہ جو آپ کے ذہن عالی مین ہے وہی ہمارے خیال مین بھی ہے
کہ آپ سے نیکون کے حق مین امید خیر کی نہین ہے اور یہہ قیاس مذموم آپ کا

مشتبہہ ہے قیاس امام اعظم سے آپ کے کہ اونکو درجہ اول مین قیاس کا حاصل تہا
اور جو الفاظ آپ کے رعایت سے نکلے یا نکلتے ہین اونکی بہی وہی اصل مین معنی ہین
جو آپ نے بحق جناب مُلا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے لئے ہین مگر جو جناب ملا محمد
باقر علیہ الرحمہ نے فرمایا اوس سے کسی شیعہ کو انکار نہین ہے مگر آپ کو اونکے ارشاد
کے اظہار سے کیا فائدہ ہے آپ کیا اوسکو نہین جانتے کہ مجتہدین مین اکثر مسایل
مین اختلاف ہوتا ہے اور مجتہدین کا اختلاف کچہہ ہمارے ہی مذہب مین نہین ہے
آپ کے یہان تو بہت بڑا چڑا ہے چنانچہ کچہہ تو اشارتاً ہم اوپر لکہہ آئے ہین اور
اگر صراحتاً درکار ہے تو دانہ از انبارہ و قطرہ از بحار سن لیجئے کہولی شرح وقایہ
کا ترجمہ نور الہدایہ مطبوعہ مطبع نظامی کا صفحہ ۷۰ باب احکام نماز جنازہ دیکہئے
اوس مین یہہ مرقوم ہے اگر ایک لڑکا قید ہوکے دار الاسلام مین آیا اور مر گیا
اگر اپنے مان باپ کے ساتہہ قید ہوا ہے اور کوئی اونمین سے مسلمان نہین ہے
اور نہ وہ خود عاقل تہا نماز اوسپر نہ پڑہی جائیگی اور اگر اکیلا قید ہوا تو اوسپر نماز
پڑہی جائیگی انتہی عجائب اگر کافر کا لڑکا مان باپ کے ساتہہ قید ہوکے مرے
تو اوسپر نماز نہ پڑہی جاوے اور اگر اکیلا قید ہوکے کفرہی کی حالت مین مرے تو نماز
اوسپر پڑہی جائے اس کے بہید کو آپ ہی سمجہہ سکتے ہین ہم غریب شیعہ کہان ایسے
گنہگار پر نماز پڑہنے کے منشاء کو جان سکتے ہین شاید یہہ بہی کوئی ویسا ہی پولیٹکل راز
ہے جیسا جناب خلافت مآب ابو بکر صدیق نے بعد اوس کے کی جنگ اہل خضر
موت مین کامیابی ہوئی اور اشعث بن قیس گرفتار ہوکر آیا تو اپنی بہن ام فروہ
کا اوس سے نکاح کر دیا تہا چنانچہ عاشم کوفی کے ترجمہ کے صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ کیجئے

تا اشعث پر الشرف مصاہرت خویش برگزند یعنی ام فروہ را بحبالہ او دادہ و
او را مستغرق احسان و اکرام گردانا ناضر یہہ جملہ معترضہ تہا مگر اب سنئے کہ نکاح

عصر نادرہ دہر مولوی جامی وحید الزمان نے شرح وقایہ مین ابن سعد کی روایت طبقات کا صفحہ ۷۰ اپر یہہ حاشیہ چڑہایا اور فائدہ پہنچایا ہے۔

ف روایت کی ابن سعد نے طبقات مین فرمایا حضرت علی رض (معاذ اللہ) دنے کہ جب خبر کی مین نے حضرت صلی اللہ وعلیہ وسلم کو ساتھہ موت ابوطالب کے روئے پہر کہا واسطے میرے جا اور غسل دے اوسکو اور کفن دے اوس کو اور چھپا اوسکو کہا حضرت علی رض نے کہ کیا مین نے ایسا ہی اور آیا مین پہر فرمایا کہ جا اور غسل کر اور رہی رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم بخشش مانگتے واسطے اون کے کئی دن تک اور نہ نکلی گہر سے یہان تک کہ اوترے جبرئیل علیہ السلام ساتھہ اس آیت کے کہ نہین جائز ہے واسطے نبی کے اور اون لوگون کی جو ایمان لائے یہہ کہ بخشش مانگین مشرکون کے واسطے ناظرین غور فرمائیے کہ ایک تو یہہ کہی کہ جو کافر اکیلا قید ہوجائے اور مسلمان ہو اور مرجائے تو اوسپر نماز پڑہی جائے اور دوسرے یہہ لکھے کہ حضرت ابوطالب جو حضرت علی علیہ السلام کے والد اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا اور چچا بہی کیسے کہ جنہون نے جناب رسول خدا کی ہر طرح پرداخت اور حمایت کی اور وہ دار الاسلام مین مرے اور اونکی جو تجہیز و تکفین ہو اوسپر خدا معترض ہو اب مین یہہ بہی بکمال ادب عرض کرتا ہون کہ حضرت ابوطالب کے مرنے پر تو جناب رسول خدا دعا بخشش مشرکون سے روکے گئے تہے اب دوسرا جملہ سنئے کہ منافق کے مرنے پر بہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موافق آپ کے مذہب کے جبر کے روکے گئے اور حضرت عمر کی جیت رض چنانچہ کتاب منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوت جلد اول مطبوعہ منشی نول کشور لکہنو کے صفحہ ۷۰۸ پر مرقوم ہے اور حکم کیا عبد اللہ ابی منافق کے بیٹے کے تئین کہ نیکی کرے اوس سے یعنی عبد اللہ مذکور کے سے اور وہ

سردار تھا منافقون کا اور رئیس ونکا اور بیٹا اوسکا صاحب دین اور ایمان سے
تھا اور متقی اور جب موا وہ منافق تب نکالا حضرت نے اپنا پیرہن بدن سے اور
اوسکا کفن کیا اور نماز کی اوسکی جنازہ پر پس کھینچا عمر ابن خطاب نے حضرت کی
پیرہن لباس پکڑکے اور کہا کہ نماز پڑھتے ہو منافق کے جنازہ پر جو راس رئیس تھا
منافقونکا یعنی سر اور سردار پس کھینچا حضرت نے اپنے پیرہن کو عمر کے ہاتھ
سے اور کہا دور ہو مجھسے اے عمر نعوذ باللہ خوب کشاکشی ہوئی پس نازل ہوا
یہ آیہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ
عَلٰى قَبْرِهٖ یعنی نماز مت پڑھ اے محمد کسیکی جنازہ پر اونسے یعنی منافقین سے
جو مرا کبھی مت پڑھ اور مت کھڑا ہو اوس کے گور پر یہہ جو کچھہ مین نے عرض کیا
تو ہمارے اعتقاد اور ایمان کے خلاف ہے اور ہم اسکو محض جھوٹھ اور افترا جانتے
ہین اور ہرگز خیال نہین کرسکتے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جنپر علم کان مایکون کھلا تھا مرضیات الہی سے ناواقف اور محتاج ہدایت
حضرت عمر کے ہون مگر آپ کو تو کوئی حجت نہین ہے کہ جناب رسول خدا نے
تجہیز و تکفین کافر و منافق دونون کو یکسان اہتمام کیا اور منافق کے جنازہ پر
نماز پڑہی اور اپنی دونو غلطیون پر متنبہ ہوے تا آنکہ منجانب اللہ جھڑکے گئے
اور درمیان رسول خدا صلعم اور عمر ابن خطاب کے تو اختلاف کھلا کھلا ہے
ایسی صورت مین آپ جناب غفران مآب اور جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
کے احکام مختلف وکھلا کے بہین کیا قایل کرین گے افسوس ہے کہ بجاے ثابت
کرنے فضایل کے جنکے مدعی آپ ہوے یہہ خرافات باتین لکھکر اپنی لکھی ہوئی
بجاے ہین مین دفتر کا دفتر ایسے اختلافات کا جو آپ کے مذہب مین ہے
سیاہ کرسکتا ہون مگر مختصر اور نہایت معتبر عرض کرتا ہون ملاحظہ فرمائیے

تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۷۶ پر صاف صاف مرقوم ہے کہ
باید دانست کہ مخالفت امیر بنا بر اجتہاد در مسایل فقہ کہ امامت و میراث
پیغمبر و عدم تمام ہبہ قبل القبض و تقسیم خمس متعہ الحج و عمرہ از آن باب ست
اصلا کفر نیست و معصیت ہم نیست آنرا کہ حضرت امیر نیز مجتہدی بود از مجتہدین
صحابہ مجتہدان را در مسایل اجتہادیہ باہم خلاف جائز ست و نیز مجتہد ماجور است
پس جب آپ دہر کے اختلاف کو اپنے یہان جائز رکھتے ہین اور خلفت کا ایک
دوسرے سے بھی ہم بیان کر چکے اور یہہ صریحاً ظاہر ہے کہ اگر آپ کے یہان
اختلاف ہوتا تو چار امام آپ کیون نصب کرتے اور اہل سنت کے مذہب
کو چار جگہ تقسیم کرتے پھر ہم پر معترض ہونا اور اپنا دل خوش کرنا آپ ہی
کا حصہ ہے۔

آیات بینات از الفاظ اس لئے اب ہم صفحہ ۴۳ سطر ۴ تا لفظ تحریر
فرماتے ہین صفحہ ۴۳ سطر ۱۰۔

آیت آخری جن صحابہ کے ہم قایل نہین ہین وہ بلا اختلاف بعد انتقال
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اصول امامت کے منکر ہوگئے
اور اس مین درمیان علما کے اختلاف ہے کہ انکار امامت سے نبوت جناب
رسول خدا کی بھی وہ منکر ہوی مگر مطلب جناب غفران مآب کے اس فقرہ کا
کہ از اول ایمان نداشت ہم شرح اوپر لکھ آئے ہین جی چاہیئے پھر اوسکے
تلاوت سے حلاوت اوٹھائے مراد یہہ ہے کہ جنسے آخر کو اپنے عیوب کھول
دیئے تو پہلے کے محاسن بھی غائب ہو جاتے ہین۔

آیات بینات از الفاظ اس کے جواب مین جو کچھ صفحہ ۴۳ سطر ۱۱ تا الفاظ
وہ باطل ہے صفحہ ۴۳ سطر ۱۲۔

آیت اُخرمی جو کچھہ آپ نے ارقام فرمایا اوس کے بابت ہم بھی عرض کر چکے اور اب جو دلایل حکیمانہ اور بربان منطقیانہ آپ لکھنے کو ہین اونہین بھی ہم پڑھینگے اور اوس کی بابت بہی آپ کی تقریر کو ناصواب ٹھرائین گے اور عرض کر دین گے کہ نفاق صحابہ کی بابت جو ہمارا اعتقاد ہے وہ ہی صحیح ہے اور آپ کا خیال باطل ہے —

آیات بینات کے از الفاظ اثبات بہ منافق ہونے صحابہ کے بدلایل

یہہ تو ظاہر ہے صفحہ ۴۳ سطر ۴ تا الفاظ حق مین صحابہ کے سمجھو صفحہ ۴۳ سطر آیت اُخری نفی کا ثبوت پیش کرنا آپ نے کسی آئین شہادت مین پڑہا ہوگا نفاق کا ثبوت آپ پاچکے اور اگر ہنوز حالت منتظرہ ہتی اور سطمین نہین ہے تو شہادت ثبوت کو رد کرتی وہان تک مضایقہ نہ تہا این گل دیگر شگفت کہ آپ کہتے ہین کہ ہم ثابت کرین گے کہ صحابہ منافق نہ تھے اسے حضرت آپ تو کہتے ہی ہین کہ وہ منافق نہ تھے آفرین صد آفرین یہہ لکھکر آپ اون صحابہ کا نفاق جن کے فضایل سے ہمکو انکار ہے اور آپ چاہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کا ایمان خارجیون کے سامنے ثابت کردین شعر ترسم نہ رسی بہ کعبہ ای اعرابی کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست ؛ اسے جناب آپ طالب ثبوت ایمان جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم پیش موسائیان اور عیسائیان ہوتی تو بہت خوب تہا کہ ہم کیا سارے مسلمان خارجی وناصبی تک سب سٹ پٹا کے رہ جاتے ہم اور آپ دونون خارجیون کے روبرو دربارہ ایمان جناب امیر علیہ السلام اور حسن خاتمہ جناب مرتضوی علیہ السلام مین یکسان ہین پس جو آپ جواب دین گے اور جن دلایل سے آپ ایمان جناب امیر علیہ السلام کا خارجیون کے اجلاس مین ثابت کرین گے اوس

دلایل کو ہماری طرف سے سمجھو۔

آیات بینات از الفاظ اگر صحابہ منافق ہوتے صفحہ ۳۴ سطر ۲۲ و ۲۳ تا
الفاظ صحابہ سے بھی کہدیا تھا صفحہ ۳۵ سطر ۱۵۔

آیت اُخری قبل اس کے کہ سرکار دارالاتبار کی راے زرین کے بابت کچھ عرض
کرون چند فقرے شاہ عبدالعزیز صاحب کے تحفہ اثنا عشری سے عرض
کرتا ہون اونکو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائی اور ذہن مین محفوظ رکھئی باب
دہم تحفہ اثنا عشری مین بذیل جواب مطاعن ابوبکر صدیق صفحہ ۲۴۴ مطبوعہ
مطبع نول کشور پر جو تحریر ہے اوسکا ترجمہ یہہ ہے یہان دو شبہہ شیعہ و سنی کے
خاطر مین گذرتے ہین اول یہہ کہ چند دعوی میراث و دعوی ہبہ کہ حضرت زہرا
کی جانب سے واقع ہوے اور ابوبکر کے نزدیک ثابت نہ ہوے لیکن اگر
حضرت زہرا کی مرضی فدک کے لینے کی تھی تو ابوبکر رض نے کیون استادگی
کی اور اونکی خدمت مین کیون نہ گذران دیا کہ ایسی گفتگو اور رنجش جسمین کو صلح
ہوگئی ہو درمیان مین نہ آتی تو یہہ شبہہ یون رفع ہوتا ہے کہ ابوبکر کو اس مقدمہ
مین بلاء عظیم پیش آگئی تھی اگر حضرت زہرا رض کے خاطر مبارک کی مرضی کو مقدم رکھتے تو دو وجہہ سے
دین مین رخنے راہ پاتے اوّل تو آدمی یہہ یقین یہہ گمان کرتے کہ خلیفہ مسلمانون کے امور مین اقارب
سے حکم دیتے اور رعایت کرتے ہین اور بے ثبوت کے دعوی کو منظور رکھکے اونکا مدعا
دیتے ہین اور دوسرون پر جو عوام الناس ہین واسطے ثبوت دعوی کی خاطر خواہ گواہ چاہتے ہین اور یہہ بدگمانی
موجب فساد عظیم کی ہوتی اور تا قیام قیامت دوسرے قاضی و حکام اوسکو
دستور العمل اور پیشوا کار اپنا کرتے اور جا بجا داہنت اور مداہنہ اور رعایت
اور جانبداری کرنیکو دستاویز گردانتے اگر یہہ عبارت حضور کو یاد رہے
تو اسکے ساتھ اگر اپنی تحریر کو بھی پڑہ جائے تو بدون میری گذارش کے یقین ہے

کہ پیشانی مبارک پر پسینہ تو آجائے گا و اگر مطلق حس ہو تو کچھ کہنا ہی بیکار ہے
استغفر اللہ ایسی خرافات باتین جسپر عوام الناس کو بہی توجہ ہو لکہنا آپ ہی کا
کام ہے غور کا مقام ہے کہ حضرت ابوبکر تو یہان تک دوراندیشی کی قدرت رکہتے
تہے کہ اگر بلا شہادت وگواہی فرمودہ صدیقہ اور معصومہ کو مان لون تو قیامت
تک فساد پیدا ہو جائیگا مگر حق تعالے اور جناب رسول خدا کو مطلق خیال نہ تہا
کہ ہر گاہ موافق آپ کے صدق و یقین سکے کہ یہہ فرمودہ خدا اور رسول ہے کہ جو مسلمان
کے افعال کی نقل کرے اون کے دستورات کو معمول بہ کرے اوسکو مسلمان سمجہو
تو اگر اون صحابہ کو جنہون نے بعد انتقال جناب رسول مختار صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم
اپنی کرتوت ظاہر کئے اونکو فرمان بردار یا کر حکم نفاق کا خدا و رسول نے نہ دیا تو آپ
کے معتقدات کے موافق ہے یا مخالف ذرا تو سوچئے کہ وہ تو دم غلامی کا مارتے
تہے کوئی ثبوت انکار امامت کا اونسے بہ روی کار نہ آیا تہا جناب امیر علیہ السلام
کو اپنا پیشوا اور سردار سمجہتے تہے کیونکر اپنے علم و گمان پر صحابیت سے جناب
رسول خدا صلعم خارج یا شہر بدر کرکے تمام مسلمانون کو ہیل اور بدگمان کر دیتے
چنانچہ میرے اس قول اور قیاس کی تصدیق تاریخ خمیس سے جسکے مصنف بقول آپکے
ہم مذہب کے سنی ہین عمدہ طور سے ہوتی ہے کہ عبد اللہ ابن ابی کا جب نفاق ظاہر ہوا
تو حضرت عمر نے نہایت اصرار رسول مختار سے کیا کہ وہ قتل کیا جاے مگر آپ نے
یہہ ہی کہکر انکار کیا کہ لوگون مین اشتہار ہوگا کہ رسول پروردگار اپنے اصحاب
کو آپ قتل کرواتے ہین اور قتل کرنا تو دشوار ہوا اگر جب وہ مرا تو منہاج النبوت
مین لکہا ہے کہ رسول خدا نے اپنے پیرہن سے اوسکا کفن کیا اور جنازے پر
نماز پڑہی چنانچہ آئندہ مین تاریخ خمیس کا انتخاب بہی لکہونگا اور منہاج النبوت
کا بہی پتہ دونگا اور اگر آپ نے براہ مہربانی اون منافقون کا پتہ اور نشان

دیا ہوتا کہ جنکو بلا صدور خطا یا فاش ہونے اون کے نفاق کے صرف اپنی بدگمانی
پر رسول اللہ نے منافق کہدیا اور نکال دیا تو ہم ہر ایک منافق کے نفاق کا ثبوت
آپ کے روبرو حاضر کرتے مگر یہہ کہ حق تعالے تو عالم الغیب تھا اوسنے کیون
نہ رسول خدا کو منع کر دیا تو پھر بھی جناب والا ہی کے منہہ کو زیب دیتا ہے کہ
خدا پر بھی الزام لگائین اگر آپ کو ذرا خوف الہی ہوتا تو ایسے نامناسب کلمے آپ
منہہ سے نہ نکالتے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ خدارا غور فرمائے کہ کیا حق
تعالے کو معلوم نہ تہا کہ شداد کیا کریگا پہر اوسکو اپنا مدعی کیون ہونے دیا کہ وہ
دعوی خدائی کرنے لگا اور حضرت جناب مسیح علیہ السلام سے کیون نہ کہدیا
کہ یہہ ہوا وہ اسقریوطی مردک کو گرفتار کرادیگا اسکو مردود کر دا بہی سے کمبخت
کو نکالو اور جبکہ حضرت مسیح بہی واقف تھے کہ اونکو کون اون کے حواریون سے
پکڑائیگا اپنے حضوری سے نہ نکالا اور جو دوسرے حواریون نے پوچہا بہی
تو ٹال دیا پہر حضرت یعقوب جلی بنیا علیہ السلام سے کیون خدا نے نہ کہدیا کہ
اخوان یوسف پہر بہروسہ نکرو اگر یہہ مثالین بہی کافی نہون تو کیا حق تعالی کو
حضرت آدم کے انجام کی خبر نہتی پہر کیون مسجود ملایک بنایا تہا کہئی اب آپ کی
کاریگری کرگری ہوئی مگر جو آیت آپ نے سپر بنائی اوس سے بہی آپ کی
مطلب برآری نہین ہوئی کیا خوب اہل مدینہ سے جنکو آپ اہل مکہ کہکے بچایا
چاہتے ہین سو اوسکو کوئی قبول نہ کریگا آپ سے اگر کوئی آپ کے وطن کو پوچھے
تو سوا اسکے کہ جہان اب آپ کے جد و آبا کی سکونت ہو اوسکے سوا اسے
کوئی اور جگہہ کا نشان نہ دینگے مگر شاید آپ خلاف جمہور کچہہ کا کچہہ کہدین تو وہ
امر آخر ہے مگر ہم تو یہہ ہی دیکہتے ہین کہ جس مسلمان سے پوچہین کہ بہائی کہان رہتے
ہو تو وہ دہلی بریلی شاہجہان پور جہان اوسکی سکونت مستقل ہے بتلا دیتا ہے

یہہ کوئی بھی نہین کہتا مین و نجد و مکہ و مدینہ پس جو لوگ مکہ معظمہ سے ہجرت کر آئے
تھے اور مدینہ مین رہتے تھے وہ سب اہل مدینہ تھے ماشاء اللہ آپ کے خیال
مبارک مین یہہ آیت صرف انصار ہی کیواسطے ہے اگر ایسا ہی ہوتا تو خدا صریح
یہہ ہی کیون نہ فرماتا کہ بعضے انصار مین سے اڑ رہی ہین نفاق پر اگر آپ منافقین
کی فہرست لکھہ دیتے جو بوجہ نزول اس آیت کے نکالی گئے تو البتہ اچھی سیر ہوتی
جب اونمین کوئی باشندہ مکہ بھی ہوتا مگر ہمکو کہتے سنے کہ کاٹ کے بادلا نہین بنایا ہے
کہ ہم آپ کی ایسی مزخرف چیزیر منافقون کی فہرست بناوین اور کوہ کندن وکاہ
برآوردن کی مصداق ہون تماشہ تو یہہ ہے کہ آپ نہ تو اون صحابہ کا جو بوجہ
منافقت دو عذابون مین گرفتار ہوئے نام لیتے اور نہ اون دو عذابون کا
کھوج بتاتے ہین جنمین وہ مبتلا ہوئے اور نہ اوس عبارت جناب غفران مآب
کا حوالہ دیتے جس سے ہم کو معلوم ہو کہ اونہون نے خلفاء ثلاثہ کو اس آیت وعید
مین شمار کر لیا ہے مگر یہہ طرفہ ماجرا ہے کہ اس آیت مین اون منافقین سے وعید
ہے کہ جن کو رسول اللہ منافق نہ جانتے تھے مگر صرف حق تعالے جانتا تھا اسواسطے
کہ رسول اللہ تو موافق قول صاحب زاد المعاد کے اصحاب ثلاثہ کی منافقت
سے مطلع ہی نہ تھے پہلے تو ہم کہتے ہین کہ حصہ اول آیات بینات کے صفحہ ۸۹
تا ۹۰ مین جو حذیفہ کی روایت زاد المعاد سے بہ کمال بناوٹ نقل کی گئی ہے
اوس مین نہین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلفائے
ثلاثہ کی منافقت کا علم حاصل ہوا تھا اور کس زمانہ مین اور کب ہان صفحہ ۹۰
پر البتہ اتنا لکھا ہے کہ حذیفہ نے جب عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ کی امت
مین بھی کوئی ایسا ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ ہان ایک جماعت منافقون سے
آویگا سرگروہ ہوگا اور دعوی ریاست کا کریگا پھر ایک کے تین آپہنے

کیسے بنا دیا اور جب آپ اپنے خود ایسے تحریر کو جو بیشتر لکھ چکے ہیں تین تیرہ
کرتے ہین تو آپ کی تحریرکا اعتبار ہی کیا ہے اگر جو ر کی داڑہی ہین تنکا کسی کا
آپ نام لین تو وہ ایک ہوگا نہ تین پہر یہہ بہی آپ کو ثابت کرنا لابد ہوگا کہ جناب
رسول خدا اور حذیفہ مین جو گفتگو ہوئی اوسکو شیعہ بعد نزول اس آیت کے
لکھتے ہین یا قبل نزول آیت پس ایسی لایعنی بات کا منہہ سے نکالنا موجب کمال
شرم کا ہے۔

آیات بینات از الفاظ ایک دوسری آیتہ مجتہد صاحب صفحہ ۳۴ سطر ۱۶
تا الفاظ ہم اوسی آیت کو بیان کرتے ہین صفحہ ۳۹ سطر ۱۷۔

آیت آخزی حضرت ہین آپ پر اعتبار تو کر نہین سکتا اسواسطے کہ خود اپنے
ہی کلام مین آپ ایک کے تین کر دیتے ہین اور میرے روبرو نہ تو مجمع البیان
موجود ہے نہ غرر الی اللالی کہ مین توثیق یا تکذیب آپ کے نقل کی کرون مگر
حضرت فتح اللہ الشریف الکاشانی کے خلاصۃ المنہج موجود ہے اور اگرچہ
وہ تفسیر ہماری مذہب کی قبول کی گئی ہے الا بیشتر اوسمین آپ کے مذہب
کے مفسرین کے مضامین ہین بہر کیف خلاصۃ المنہج مین اوسا وسمین حوالہ کنز العرفان
کا بہی ہے اور بجنسہ یہہ عبارت مرقوم ہے اوردہ اند کہ روز بدر ہفتاد
تن اسیر کردہ بودند و از جملہ ایشان عباس عبد المطلب وعقیل بن ابیطالب
بود حضرت رسول صلی اللہ علیہ درباب ایشان با اکابر مشاورت کرد و
غرض حضرت ازین مشاورت آن بود کہ اخلاص اصحاب بحضرت رب الارباب
وقطع طمع ایشان از حطام دنیوی سریع الزوال معلوم کند ابوبکر از قوم
مہاجر بود گفت کہ اکابر و اصاغر این قوم اقارب و عشایر تو اند اگر حضرت
بقدر طاقت واستطاعت فدای بدہند باشد کہ روزی بدولت ہدایت کبرٰی

حالا آن خداوند و قوت اصحاب شو د عمر گفت آنها پیشوای شرک اند و ترا از منزلت خودت بیرون کردند برایشان رحم مکن بفرما تا همه را گردن بزنند بجلالة الله که خدای ترا از فدا استغنی گردانیده عقیل را بدست علی ده و عباس را به حمزه تا بکشند و فلان فلان که خویشان من اند با من بخش تا ایشان را بکشم از گروه انصار سعد بن معاذ گفت که ایشان را فرمای تا در گودالی جمع کنند و خار و خاشاک بر سر ایشان ریزند و آتش در آن زنند حضرت صلی الله علیه و اله فرمود که کار ایشان یکی از سه بیرون نیست یا آنست که اسلام آرند و یا ایشان را بکشند و یا اخذ فدیه کنند و در اخذ مقرر نمایند که در آحد مقاتله کنیم ایشان اسلام اختیار کردند ابوبکر رضی الله عنه گوید که روزی دیگر رسول را دیدم دلتنگ نشسته و بسیار غضبناک شده از وی استفسار این معنی کردم فرمود بجهت طمع اخذ فدیه عذاب خدای با ایشان چنان نزدیک بود که این درخت بما و آن درختی بود نزدیک پس حق تعالے این آیه فرستاد ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض تریدون الخ اب

مین کہتا ہون کہ جو عبارت خلاصہ منہج کے یہہ ہے جو مین نے نقل کی سوا اسکے صاحب خلاصۃ المنہج نے کنز العرفان کا بھی حوالہ دیا ہے اور حضرت ابوبکر کے نام کے ساتھہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے اس سے بھی اگر سمجھہ ہو تو سمجھئے کہ جو کچھہ صاحب خلاصۃ المنہج نے لکھا وہ روایت شیعہ کی نہین ہے مگر مضایقہ نہین بحث کے لیئے جو کچھہ آپ نے لکھا ہم مان کر عرض کرتے ہین کہ بندہ نواز اول تو آیت کے پہلے فقرہ سے یہہ ظاہر ہے کہ واسطے نبی کے یہہ سزاوار نہین ہے کہ ہون واسطے اوسکے اسیر تا اینکہ قتل کرین وہ بہت سے لوگون کو اون مین بیچ زمین کے اور دوسرے فقرے کے یہہ معنی ہین کہ ارادہ کرتے ہو تم مال

دنیا کو اور اللہ چاہتا ہے ثواب آخرت کو اور خدا غالب ہے اور دانا ہے سائ
اونکی مصلحت کے اور اگر لوح محفوظ مین پہلی سے نہ لکھا گیا ہوتا کہ بدون نہی صریح
کے عذاب نفرمای تو ہر آیینہ پہونچتا تم کو بیچ اوس چیز کے کہ لیا تم نے عذاب بڑا پس
تو جو کوتاہ بین اس آیت کو دیکھیگا وہ یہی کہیگا کہ یہہ آیت رحمت کی نہین ہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حق تعالی نے اپنی ناخوشی
ظاہر کی چنانچہ جناب رسول خدا دل تنگ ہوے یہان تک کہ حضرت ابو بکر بھی
سمجھ گئے اور وجہہ آزردگی پوچھنے بیٹھے وحالانکہ یہہ صراصر غلطی اوس کوتاہ سمجھ کی
ہوگی اسلئے کہ جناب رسول خدا نے وہی کیا تہا جو منشاء جناب باری تہا جیسا
کہ خدا نے خود فرمایا کہ اگر نہوتا مکتوب جانب خدا سے یعنی یہہ کہ حکم فدیہ لوگے
اور خدا نے اس سے تمکو بہ تصریح منع نہین فرمایا اسی سے صریح ظاہر ہے
کہ جناب رسول خدا نے خلاف مرضی حق تعالے کے فدیہ تجویز نہین کیا تہا نہ حضرت
سے خطاب عذاب کے نزول کا تہا ہان آپ کے قاضی بیضا خطاء عذاب
کو رسول اللہ سے منسوب کرتے ہین تو آپ اور وہ نہیٹ لین دوسرے
آپ یہہ کہہ ہی نہین سکتے کہ حضرت ابو بکر کے مشورہ کے موافق فدیہ لیا گیا تہا
اسواسطے کہ اون پر منشاء جناب باری ظاہر نہ تہا تو وہ وعید حق تعالی مین
ضرور داخل ہوگی تیسرے حضرت عمر کی بات کو نہ سنا تو جناب رسول خدا
صلعم کا ظاہر ہی ہے اگر آپ یہہ فرمادین کہ نہین جیسا اونہون نے کہا تہا وہ
منشاء جناب باری تہا تو آپ ناخوشی جناب رسول خدا کے قایل ہون گے اور
اس راہ سے آپ کو فضیلت حضرت عمر کی مبارک رہے رہے یہہ حجت آپکی
کہ حضرت رسول خدا نے حضرت ابو بکر وعمر کو پیغمبرون کی مثال دی تو وہ مثال
ایسی ہے جیسی جناب رسول خدا نے حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ تم لوگون سے

عذاب ایسا نزدیک تھا جیسے وہ درخت اور یہہ امر کہ اگر عذاب آتا تو صرف حضرت عمر اور سعد بن معاذ کے سوا سب تباہ ہو جاتے تو سب مین جناب رسول خدا بھی ہوتے واہ واہ مرحبا ایسی سمجھہ اور اعتقاد پر بجاے خود شرمندہ ہونیکی آپ ہم کو شرم دلاتے ہین افسوس ہے کہ ایسی ذرا ذرا سی باتون کی تاویلین کرکے آپ محاسن اپنے خلفا کے ثابت کرین اور جناب امیر علیہ السلام کے فضایل مین جو آیات اور حدیث ہون اوس کو تاویلات لاطایل سے بگاڑین غرضکہ کچھہ شک نہین ہے کہ آپ کی آیت مستدلہ مین سلطق آثار رحمت نہین بلکہ وہی جو جناب غفران مآب نے فرمائی —

آیات بینات از الفاظ اللہ جل شانہ فرماتا ہے صفحہ ۳۹ سطر ۹ آتا الفاظ کیا فایدہ ہے مین صفحہ ۴۱ سطر ۱۲ —

آیت اُخریٰ اس آیت کی بابت ہم کچھہ لکھنا ضرور نہین جانتے اسواسطے کہ آپنے بجز اس کے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ سے مشورہ لیتے تھے اور اونسے جو خطائین ہوئے چوکے ہو جاتی تھین بنظر دلداری قطع نظر کرتے تھے اور جو اونسے حق تعالے کا گناہ ہو جاتا تھا اوس کے لیئے شفاعت بھی کرتے تھے کوئی اور فائدہ نہین نکالا ہے —

آیات بینات از الفاظ یہہ سب مسلمان جانتے ہین صفحہ ۴۱ سطر ۱۳ آتا الفاظ بر آن صدق وایمان انصار دین صفحہ ۴۲ سطر ۱۲ —

آیت اُخریٰ پہلے جو کچھہ آپ نے فرمایا اوس سے ہمکو کب انکار ہے جو آپ بیفائدہ اپنی عبارت کو طول دی گئے جناب عالی شیعہ اسکے مقر ہین کہ شیخین جنگ بدر مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکاب مین حاضر تھے مگر یہہ طرفہ مطلب فارغ خطی از مذہب تشیع ہے کیا آپ کا یہہ مطلب ہے

کہ اگر یہہ ثابت ہو کہ شیخین جنگ بدر مین حاضر تھے تو لیس ہو گیا مذہب شیعہ کا آیا گیا
اگر اسی پردار و مدار آپ نے سمجھہ لیا تو نازم بایں فہم نہین آپ خوب جانتے ہین
کہ حقیقت مین بنا مذہب شیعہ کے قبول امامت ہے اور امامت کو ہم منجانب
اللہ جانتے ہین پس جبتک ہم امامت کے اوسیطرح قایل ہین جیسے آپ اور ہم
خدا و ندا ازل و ابد کے وجود کے اور یہہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی دہریہ کیسی ہی لایل
فلسفہ عدم وجود خدا کے لائے وہ ہمارے اور آپ کے نزدیک مردود ہونگے
اوسیطرح سے چاہو کیسی ہی سانچے مین آپ تقریر کو ڈھالین مگر وہ نہین چلنے کی
اور ایک کوہی پر دو ہوا چلنے کی بابت کوئی باتونی کتنی ہی باتین بنا سے مگر نہ مانی جائگی
گی پس آپ کے اس ارشاد سے کہ ابوبکر نزد منی واشت جای ہمارا مذہب کیون
جاتا رہیگا اور جو آپ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے حاضرین لشکر ظفر پیکر سے
کہا کہ دشمن لڑنیکو آگئے اب تم کو تدبیر کار کیا ہے تو سب کے پہلے شعر بہ پانچ ابوبکر
از جاے خاست ؎ وزان پس عمر نیز ود کر دار ست ؎ بگفتند یا سیّد المرسلین ؎
قدم پیش بگذار بار ابہ بین ؎ کہ با دشمن دین جہا میکنیم ؎ سو ایسے جمع خرچ زبانی
کو جو نہایت لیست اور سست تھا آپ نے ناحق پیش کیا غور تو فرمائی کہ زبان
سے اونہا تو کہتے جتنا مقداد نے فرمایا تھا مگر کہتے کیونکر نہ تو دل مارے ڈر کے
قابو مین تھا نہ زبان پر اختیار تھا اور یہی سبب ہے کہ آپ کو بھی شرم آگئی کہ حضرت
مقداد رضی اللہ عنہ کی تقریر کو تحریف کر گئے اور پوری گذارش حضرت مقداد
رضی اللہ عنہ جو اونہون نے حضور رسول مین کی تھی ادھوری کر دی تا دیکھنے
والے آپ کے شیخین صاحب کی زبانی عرض کو بھی پوری طرح نہ جانچ سکین
لہذا مین عرض کرتا ہون کہ سننے والے سنین کہ حضرت مقداد نے کیا کہا تھا
اور تب حضرات شیخین کے صرف زبان ہی ادعا سے مقابلہ کر کے واو انصاف دین

اشعار

وز آن پس ز جا خاست مقداد نیز
بگفت ای حبیب خدای عزیز
چو موسی کمر بست از بهر کین
بگفتند قومش باو این چنین
برو با خداوند خود تو بجنگ
که داریم ما در همین جا درنگ
ولی با تو گوییم مائی فریب
که پائی مبارک بکن در رکیب
بفرما بهر سو که خواهی سفر
که آئیم ما در رکابت بسر
اگر رو نمائی سوی زنگبار
نگردیم یکسو از تو کنار
کمر بسته بر قتل اعدای دین
در آئیم پیش تو در دشت کین
بود تا به تن جان و در کف توان
بباریم شمشیر بر دشمنان

اب غور فرمائی کہ جناب شیخین نے کیا فرمایا تہا کہ حضرت آپ چلیے آگے بڑھیے پہر دیکھیے کہ ہم آپ کی راہ مین کیا جانفشانی کرتے ہین آپ نے جس ترکیب سے تحریر فرمایا اوس سے تو صریح یہہ پیدا ہوتا ہے کہ شیخین نے یہہ کہا تہا کہ آپ آگے تو بڑہیے پہر دیکہیے کہ آپ کے پیچہے پڑکے ہم کیا کرتے

ہین مگر خلاف اون بہادر بے بہادر کے حضرت مقداد نے صاف صاف بلا گذاف
گذارش کیا کہ حضرت ہم آپ کے آگے دشت کین مین کمر باندھے قتل عدا سے
دین پہونچون گے۔

آیات بینات از الفاظ لیسا ی حضرات امامیہ صفحہ ۴۲ سطر ۴ تا الفاظ دعا
اور افزین کی ہے صفحہ ۴۲ سطر ۱۷۔

آیت اخریٰ بندہ نواز ہم تو خود اچھی طرح ہر بات کا خیال کرتے آپ ہم کو
کیا سمجھاتے اور ڈر جھاتے ہین مگر ذرا آپ بھی تو انصاف کیطرف جھکئے اور یہ
سمجھنے کا ارادہ فرمائی مشکل تو یہہ بھی آپڑی ہے کہ جو کچھ آپ کے روبرو معقول
بات کہے جاسے اوسکو آپ اپنے عقل کے موافق نامعقول قرار دے لیتے ہین
اور بگڑ اد ٹھتے ہین خیر اگر مزاج درست ہوا ور غصہ برطرف ہو تو جن اشعار
کو آپ نے بکمال دانائی حملہ حیدری سے ڈہونڈہ کے پیش کی اون اشعار سے
یہہ کہان ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر سب سے پہلی جانبازی کو تیار
ہو گئے گیا انہین چار مصرعون سے آپ نے یہہ پیدا کر لیا کہ دونون صاحب
سب سے پہلے جانبازی کو طیار ہوئے۔ بگفتند یا سیّد المرسلین، قدم
پیش بگذار و مارا ببین، کہ با دشمن دین چہا میکنم، چسان در رہت جان
فدا میکنم، یعنے اون دونون صاحبون نے کہا کہ اے مرسلون کے سردار
قدم آگے بڑہائیے اور پہر ہم کو دیکھیے اور پہر دیکھیے تو کیا دیکھئے یہہ دیکھیے کہ
ہم دشمن دین کے ساتہہ کیا کرتے ہین اور کیونکر آپ کے پیچھے جان فدا کرتے
ہین کسکی جان اسکا کچھہ پتہ ہی نہین اگر مین حاضر ہوتا تو اون دونون صاحبون سے
بکمال ادب پوچہتا کہ کیون صاحب ہر گاہ دشمن تو رسول خدا کے آگے ہون گے
تو رسول اللہ کے پیچھے آپ دونون حضرات دشمن کے ساتہہ کیا کرین گے

اور کسکی جان فدا کرین گے مگر افسوس کہ مین اوس وقت کتم عدم مین تھا لیکن آپ
جو اونکی وکالت یا طرفداری کا بیڑا اوٹھایا ہے تو آپ ہی سمجھا دیجیے مگر سمجھائی گا
کیا ان چار مصرعون سے جو آپ فرما رہے ہین اوسکا کچہہ بھی ثبوت نہین ہے خیر
اگر شوق ہے تو حیات القلوب مین پڑہیے اور اگر اوس کے سمجھنے مین وقت ہو تو
ہم سے سُنئے کہ جب رسول مختار بحکم ایزد قہار بنا بر مقابلہ و مقاتلہ کفار ناہنجار
جو در پے آزار سید و سردار تھے جنگ بدر کے لیئے سوار ہوئے اور مقام سفرا
مین ورود مسعود ہوا اور حق تعالے نے بکمال رحمت و عنایت حضرت کو آگاہ
اور خبردار کیا کہ تم اوس قوم نابکار سے جنگ و پیکار کرو ہم تمہاری نصرت
کرکے اون سب کو ذلیل و خوار کرین گے تب اوس محبوب کردگار نے اپنے
اصحاب سے کہا کہ مین نے حضرت جبرئیل سے سُنا ہے کہ قریش تاخت کرنیکو
ہین اور ہم اون سے مقابلہ کرین اب تم اپنے اپنے خیالات اور ارادونکا اظہار
کرو یہہ سنتے ہی حضار دربار کو اضطرار ہوا اور خوف و ہراس کے آثار نمودار
ہوئے چنانچہ ابو بکر جنکو آپ بڑا ہی جان نثار فرماتے ہین کہڑے ہو کر اپنے زبان
صدق بیان سے یون درفشان ہوئے کہ حضرت یہہ قریش ہین باعتبار اپنے
غرور و استکبار کے جس روز سے فہرست کفار مین شمار ہوئے ایمان ہی
نہین لائے اور جب سے وہ خلیل ہوے ہین کبہی ذلیل نہین ہوئے اور ہم تو
لڑنے کے لیئے گھر سے نہ نکلے تھے نہ کچہہ سامان لڑائی کا رکھتے ہین یہہ تقریر حضرت
کو پسند نہ آئی فرمایا کہ آپ بیٹھی اور پھر اوسی سوال کی تکرار کی تو بہادر بی بہادر
حضرت عمر کھڑے ہوئے اور اوہون نے حضرت ابو بکر کی تقریر کو دوہرایا
تو جناب رسول مقبول نے اونکو بھی بیٹھلا دیا تب حضرت مقداد رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوے اور گذارش کرنے لگے کہ جو گروہ شقاوت پژوہ قریش نے کفر پر

سرشار اور عرد س غرور سے ہمکنار ہو کر آئے ہین سو چا ہو وہ کیسے ہی بے ایمان ہون مگر ہم تو آپ پر ایمان لائے ہین اور اشہد ان محمد رسول اللہ کہہ کے آپ پر گواہی دیتی ہین پس جو کچھہ حضرت افریدگار نے آپ کو حکم دیا وہ حق ہے اور سراپا صدق ہے اگر حکم ہو اگ مین پھاند پڑین اور اپنے کو کانٹون مین ڈال دین اور سر مو پروا نہ کرین ہم بنی اسرائیل نہین ہین جنہون نے حضرت موسی سے کہدیا تھا

اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون یعنے آپ

تشریف لیجائی اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ جاے اور لڑے ہم تو یہان بیٹھی ہین خلاف اوس کے ہم سے سنئیے آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سری آپ اور آپ کا پروردگار لڑے ہم بدل و جان لڑین گے رسول اللہ نے اونکو دعا دی اور فرمایا کہ خدا تم کو جزای خیر دے اور پھر وہی سوال دیگر حضار سے کیا وجہ بار بار اوس ارشاد خیر بنیاد کی اسلئے تھی کہ اہل مدینہ نے بروقت بیعت صرف یہہ عہد کیا تھا کہ مدینہ پر جو غنیم چڑھ آویگا تو وہ حضرت کی نصرت کرین گے نہ یہہ کہ مدینہ سے نکل کر لڑنے کے لئے جانیکا وعدہ کیا تھا اسلئے بار بار بہ تکرار استفسار کی تکلیف رسول ایزد غفار فرماتے تھے چنانچہ حضرت سعد بن معاذ انصاری سمجھہ گئے اور مردانہ وار اونہون نے اوٹھکر عرض کیا کہ ہماری مان باپ آپ پر فدا ہون ہم تو آپ پر ایمان لا چکے ہین دریا مین فرمائی تو کود پڑین پھر تو لڑائی ہے جو کچھہ آپ کو حق تعالے نے حکم دیا ہے اوسپر عمل فرمائی ہم اطاعت مین کمربستہ ہین اور جو کچھہ ہمارا مال ہے وہ حاضر ہے جو چاہئیے لیجئے اور جو چاہئے چھوڑ دے جتنا آپ لینگی اوتنا ہی ہم خوش ہون گے سنا آپنے اصل قصہ تو یہہ ہے مگر چونکہ ہم پابند انصاف ہین لہذا انکار نہین کرتے کہ جنگ بدر مین حضرات ابوبکر و عمر موجود نہ تھے اور صحابہ کبار مین اونکا شمار نہ تھا نہ ہم یہہ

سکھے کہ وہ اوسوقت خواہ مخواہ منافق ہی تھے مگر بقول شخصے مطلب سعدی دیگر است
ہماری مقصود و دعوی کو آپ مطلق نہین سمجھتے ای حضرت ہم نے کب کہا کہ وہ جنگ
بدر مین نہ تھے یا کب ہم سے ایسا قصور سرزد ہوا کہ جو کچھہ شیخین نے جنگ بدر کی بابت
عرض کیا تھا وہ بے اصل ہے نہ ہم اون کے ابتدائی سعی کے منکر ہین مگر ہان اون جناب ن
کے آخر کی کرتوت سے موافق مثل مشہور اوّل بہ آخر نسبتے دارد نفاق کا الزام دیتے
ہین اور شرح لبط سے اوپر لکہہ آئے ہین اور پھر شوق ہو تو سنئے کہ اگر ایک صاحب
جبہ و دستار گو دنیا بھر دیکھے کہ عبادت مین چست اور بجا آوری احکام شرعی مین سرگرم
و درست ہے اور جو کہنا ہے وہ کرتا ہے تو ضرور ہر ایک اوسپر اعتقاد کریگا و بیان
فضایل مین رطب اللسان ہوگا مگر آخر کو جب وہی مرد ممدوح شراب پینے لگے
غیر ذبیحہ کہانے لگے آسمان کو زمین سمجہائے تو اوسکو اوس کیفیت مین بھی لوگ
اچھا کہین گے ظاہر ہے کہ نہین مگر جب اوسکی ابتدا کا حال بیان کرنا پڑے تو کہنے
والا کیا کہے گا آیا یہہ نہ لکھیگا کہ جناب مولانا نے فلان دہرئے سے یون بحث
کی فلان بیدین سے ایسی تقریر کی کہ وہ لاجواب ہو گیا فلان شرابی کے رو برو دلائل
حکمیہ اور منطقیہ ایسی مذمت شراب کی کی کہ وہ قایل ہوا اور جب یہہ حرمت
شراب کی بروی شریعت بیان کی تو شرابی کو رولا دیا ظاہر ہے کہ ہر کوئی یوہین
لکھے گا مگر وہی ناقل جب اونہین مولانا کی حالت ثانیہ بیان کریگا تب اوسکو یون لکھنا
ہوگا کہ اونہین مولانا کو دیکھا کہ خود شراب پیکر گدے مین پڑے ہوئے تھے کتا موتہہ
چاٹتا تھا تو سامع کیا ناقل کو اوس کے پہلے قول سے بند اور خاموش کر دیگا ہرگز نہین
اور جو کوئی مولانا کے دونون حالتون کو سنے گا یا کیفیت پڑھیگا تو اپنی راے سوا
اسکے کیا قایم کریگا آیا یہی نہ کہ پہلے کے افعال مصنوعی تھے اور پہلے ہی سے وہ ناقص
خیال اور مجہول راے تہا پس بجنسہ یہہ ہی حال صاحب حملہ حیدری کا ہے اصحاب

ثلاثہ کا بھیبا اور تھا ان تھا اوس سکے بیان مین جا بجا وہ اہل سنت کی کتابون سے لیکا بیان کر دیا اب غور کر لیجئے کہ حضرات ثلاثہ کیسے ہی صدق نیت سے پہلی تا ایل اسلام اور مصدق نبوت خیر الانام ہوئی ہون مگر چونکہ آخر کو بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال وہ زال دنیا پر فریفتہ ہوئے رسول خدا کو بے غسل و کفن چھوڑا دفن کی بھی خبر نہ لی سقیفہ بنی ساعدہ مین اصول امامت سے انکار کر کے طرح سلطنت و خلافت کی ڈالکر بادشاہ بن گئے تو ساری دم موافقت منافقت سے بدل گئے اور جو فرمایا تھا کہ چیان ویرت جان خدا میکنم ؎ اوسکو مثل روز روشن کے ثابت کر دیا مگر بعد اس تقریر کے ہم آپکے شکر گذار بھی ہوئے جو آپ نے اگر پورا اقرار نہین کیا تو اتنا تو مانا کہ پیغمبر کو مدینہ کے منافقین نے جو بعد شوکت اسلام کے ظاہر مین کلمہ گو ہوگئے تھے ایسی ہی اخلاص کے جواب دئے ہین ۔ عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ؎ ۔

آیات بینات از الفاظ مجتہد صاحب قبلہ یعنی ذوالفقار صفحہ ۴۲ سطر ۱۸ تا الفاظ خدمت حاضر تھے یا نہین صفحہ ۴۳ سطر ۱۲ ۔

آیت اُخریٰ ہم آپ کی سمجھ اور ربوجہہ سے سخت متحیر ہین کہ آپ اعتراض کرنیکو تو آمدی ہین مگر وجہ اعتراض پر دھیان ہی نہین کرتے اول تو حملہ حیدری ایک منظوم تاریخ ہے مگر مصنف سو البتہ شیعہ قوی الایمان ہے اور اوس مومن نے اورنگ زیب کے عہد مین جبکہ آتش تعصب عالمگیری تھی ڈرتے ڈرتے مدارج النبوت وغیرہ کتب اہلسنت سے اپنے مطالب لیکر اس غرض سے نظم کی تا شیعہ اہل سنت پر سند لا سکین و یکہ سکین کہ تمہاری ہی کتابون مین یہہ روایات موجود ہین یہہ تو مرزا رفیع باذل کی قدرت سے باہر تھا کہ اپنی مذہب کی روایت اوکو مشتہر کرتے اور سلامت رہتے مگر یہہ خوبی حضور کے فہم کی ہے جو آیہ سورہ محمد کی بہ نسبت آپ نے سمجھ لیا کہ جناب غفران مآب ہی نے حق مین خلفاء ثلاثہ کے لکھے ہین اگر ایسا جناب ممدوح کا قصد ہوتا تو پوری طرح سے اونسے آیت کو

منسوب فرماتے اور وجہ نزول آیت کو ارشاد فرماتے جیسا کہ دوسری آیت سورہ
توبہ کی بابت صاف صاف جو لکھا تھا ارشاد فرمایا مگر بایں ہمہ کہ جناب غفران مآب
نے صریحًا لکھدیا تھا کہ ایسی آیتوں سے اونہین کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جو
صاحب ایمان تھے آپ اون کے خیال کے خلاف اوس نظم کو بمیر سند لاتے ہین
اگر حملہ حیدری صرف اتنے اعتبار سے کہ اوسکا مصنف شیعہ ہی لایق اعتبار استشہاد
ہے تو ہم کو بھی مجاز کیجئے کہ ہم سنی مورخون کی تواریخون کا حوالہ دین واقدی ابوالفدا
و عاثم کوفی وغیرہ کتابون سے آپ کا قافیہ تنگ کرین مگر ہمارے مقابلہ مین تاریخ
کو سند گردانا اور اپنے لیے یہہ کہکر کہ خیر روضۃ الاحباب کا تو کچھہ اعتبار ہی باقی
تاریخین لایق بھروسہ نہین پس پشت ڈلوانا آپ کا انوکھا دستور ہے دیکھہ لیجیے
شاید صاحب تحفہ اگر جناب والا کو اپنے مذہب کے مورخین کے اقوال کی سند سے
انکار نہین ہے جیسے ہمسے خواہش ہے اور صاحب تحفہ کی قبر پر بجاے قرآن مجید کے
پڑھنے کا اسے مقرر فرماے گا اگر زندگی ہین اونہون نے اونکو نامعتبر سمجھہ کے نہین
دیکھا تو آپ کی صلاح کے موافق اب سنکر اپنی روح کو چین دلائین و جناب رضوان
مآب نے جو حملہ حیدری کے اشعار غلط کی صحت کرای تو کس سے تے دیکھہ لیجیے جو الٰہی
کہ اہل سنت کی کتابون سے مقابلہ کراکے پتہ اون کتابون کا لکھا دیا ہے اے
سبحان اللہ کیا عمدہ اعتراض آپ نے جناب رضوان مآب پر کیا ہے اور کیا عمدہ
حاشیہ نہ لکھہ دینے کا شکوہ کیا ہے ماشاء اللہ بروقت جنگ حاضر باشی شیخین
کے آپ کی راے اقدس مین بڑی قیمتی فضیلت ہے اور یہہ تو گویا اون کے
لیے بڑی بھاری جاید ادتھی کہ اونہون نے لڑائی پر آمادگی ظاہر کی و حالانکہ خود
اونکے بیانات مرقومہ بالا سے ظاہر ہے کہ وہ لڑنے کے ارادے سے مدینہ
سے نہین چلے تھے بلکہ سطوت جبروت کفار کے قایل تھے اگر ناگوار نہ ہو تو مجیب

سُنیے کہ ایام غدر مبتدل بامن ہوے اور خیر خواہون کو سرکار سے انعام دیئے جانے لگے تو ایک اہل کار نے اس بناء پر ادعاء خیر سگالی کیا کہ ہم باغیون کے شریک ہوے اور رجا ہوسوا وہون نے ہم کو ورغلایا مگر جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم رہے لہذا فہرست خیر خواہون مین ہمارا نام درج ہو اور عطاء انعام سے اعزاز بخشا جائے۔

آیات بینات از الفاظ باقی رہا حال لڑائی احد صفحہ ۴۳ سطر ۳ آتا الفاظ پیش کرینگے انشاء اللہ تعالے صفحہ ۴۴ سطر ۴۔

آیت آخری یہ امر واقعی ہے کہ آپ کو اظہار حال جنگ احد اور خیبر اور معاملہ فدک اور قرطاس کا ضرور ناگوار گذرتا ہے اور کیون نہ گذرے ظاہر ہے کہ ہنر سے پہلے معائب کو دنیا بہر دیکہتی ہے اور عیب مٹاے نہین مٹ سکتا اور عیب کا بیان جاہو صریحا ہو یا اشارۃ مگر صاحب عیب کو سنکر غصہ ضرور آتا ہے مثلاً ایک قاضی صاحب کانے تہے اور اونکے حضور مین جو دعوی ہوا تو فریقین مین سے کسی نے عرض کیا کہ حضور سے مجہے پوری طرح چشم انصاف ہے اسلیئے کہ جناب معدلت پناہ ایک ہی آنکہ سے فریقین کو دیکہتے ہین اسپر قاضی صاحب بہت بگڑے وحالانکہ یہی الفاظ کسی ایسے کے روبرو کہے جاتے جو دونون آنکہہ رکہتا ہوتا تو نہ غصہ ہوتا نہ طعن اوسکو سمجہتا یہی حال حضرت کا ہے کہ بات بات پر بگڑا ٹہتے ہین ای جناب اگر اون صحابہ سے جنکی فضیلت کا ہم بوجہ اونکے اون افعال کے جو بعد انتقال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے سرزد ہوئے انکار فضیلت کرتے ہین تو اگر اونسے کوئی فعل خلاف وفاداری اور ایمان سرزد نہین ہوا تو آپ کو جوابدہی کی کیا ضرورت ہے جو کہتے ہین بکنے دیجئے اور کانے قاضی کے مثل کے مصداق ہوجیٔ اور اگر درحقیقت اونسے کوئی خطا ہوئی گئی ہے اور دہبا اونہین لگ ہی گیا تو آپ کے دہوے تو وہ نہین دہلتا ہے سرایک

کی نظر دیکھنے پر ضرور پڑے گی پھر چاہئے کوئی اوس دیکھے کو تیل کا کٹے یا کسی اور شے
کا کہتی یا کچھہ اور بات بنائی پس چاہئے سو آپ مطاعن صحابہ مذکور کی دفع کی تدبیر کرین
لیے فائدہ محض ہے آپ اگر دس حجت صفای کی بتائین گے تو سواد کے خلاف
موجود ہو کر پہلے سے بھی زیادہ میلا کردین گے مگر جو آیت آپ نے بابت معافی لغزش
جنگ احد لکہی تو ناحق زحمت اوٹھائی ہے جناب غفران مآب طاب ثراہ کا ان
الفاظ کی تحریر سے کہ فرار صحابہ در روز احد متیقن و عفو ایشان یقینی کہ متعلق ماوای
ایشان در جہنم نباشد مشکوک الیقین لایزول الا بیقین مثلہ یہہ مراد نہین ہے
کہ مواخذہ فرار احد مین بہگوڑے صحابہ جہنم کو روانہ ہوون گے بلکہ مقصود یہہ ہے
کہ اور بھی تو طومار جرایم اون پر ہے پس یہہ حیثیت اون میں کہان باقی ہے کہ وہ
جہنم کو نہ جاوین اور تا وقتیکہ ساری جنایات سی صفائی کا یقین نہو عدم تعزیرات
کا یقین ہمکو کیونکر ہو سکتا ہے پس جو کچھہ اہتمام سرکار نے فرمایا عبث و رایگان
ہے مگر یہہ جو آپ کو ناگوار ہے کہ فرار احد کا ذکر ہے کیون جناب غفران مآب نے
چھیڑا جو بقول خدا تعالی معاف تہا تو اوس کے لئے یہہ گذارش ہے کہ حضرت سلامت
اگر یہہ قانون ہو کہ جو جنگ کے میدان مین متعین ہوا اوسکا کام لڑائی کا ہوگا اور
جو سردار فوج کیا جاوے اوس کا ذمہ ہوگا کہ فوج کو لڑاوے اور خود لڑے اور
جو میدان قتال سے منہہ موڑے وہ پہانسی دیا جاوے اور کوی سردار لڑائی
سے بہاگے اور آخر کو گرفتار ہو کر روبکاری کو حاضر کیا جاوے و منظر رحم و کرم
سلطان وقت قصور فرار کو معاف فرماوے تو اوس معافی قصور سے وہ لکہنے
یا سننے والے اوسی بہگوڑا کہنا چہوڑ دین گے ناممکن ہے پس جناب غفران مآب
طاب ثراہ کا بھی یہی مطلب ہے کہ حکم معافی سے یہہ نہین نکلتا کہ اون فرار کو
علاوہ معافی قصور وہ انعام بھی ملا کہ جو کرار کو مل سکتا ہے حق تعالی کی حکمتین

تو کوئی بے ایمان ہے کہ یقین فرمائے کہ اوسکے وعدہ وعید پر ہمارا پورا یقین ہے
مگر خلاف ہمارے آپ حق تعالی کی وعید سے اون مجرمون کو امون کیا چاہتے ہین کہ
جن کے جرایم مثل آفتاب نیمروز ظاہر و آشکار ہین اور وعید الہی پر بہروسہ بہی نہین کر
آیات بینات از الفاظ اب مین پہر جنگ بدر کا صفحہ ۴۴ سطر ۵ تا الفاظ
کچہ بلند ہوگئے صفحہ ۱۴۶ سطر ۱۱ —

آیت آخری جناب ان جنگ بدر کا حال تو بہت ہی اچھا آپ کو معلوم ہوتا ہے
اور اوسے جس بہروسہ پر آپ فرمایا چاہتے ہین فرماسے تم بہی حملہ حیدری ہی کے
اشعار سے اوس لڑائی کا سمان دکہلا ہی سکے ہمنے تو انصاف کی آنکہہ بند کی نہ ایمان
کے کان یہہ شعار تو آپ ہی کے ستودہ اطوار ہین سے ہین پیچہ پہلے ہم حملہ حیدری
کے اشعار کے تحریف کا الزام آپ کو دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ نے باوجودیکہ
جناب رضوان مآب کا صحیح کیا ہوا جیسا کہ آپ نے خود قبول کیا ہے نسخہ موجود
تہا جس مین یہہ شعر تہا کہ شعر بآن زاری و عجز در سجدہ بود ٭ کہ خواہش بفرمان
حق در ربود ٭ اوس مین آپ نے یہہ تصرف کیا ٭ بآن زاری و عجز رنجیدہ بود ٭
کہ خواہش بفرمان حق در ربود ٭ فرمائی رنجیدہ کا فاعل کون ہوتا ہے آیا جناب
رسول خدا یا ہمی صاحب حملہ حیدری نے لکہا تہا ہرگز نہین ہرگز نہین غور تو کیجئے کہ اسکے معنی کیا ہو
مرے گا یہہ کہ رسول خدا صلعم زاری و عجز کرتے کرتے رنجیدہ ہوگئے دوسرے مصرعہ کے تو آپ ہی
معنی سمجہہ سکتے ہونگے یون ہی آپ نے اس مصرعہ کے ٭ دران دم صف خصم نزدیک شد ٭ بہی گت
بنائی اور مرزا رفیع باذل کی روح کو صدمہ پہونچایا یعنی صف خصم اور پہر اوسکے
گرد یعنے چہ یون برگین کو ہرکس لکہکر یہہ مصرعہ بحکم تو بستند ہر کس میان تباہ
کیا اور یون ہی بہار کو بیار لکہکر مضمون خراب کیا ہے دیکہہ لیجیے بیار ہم شمشیر
بر دشمنان کیسی بہونڈی بات ہے بہادر تلوار دشمن پر برساتے ہین نہ کہ تلوار

دشمن کے سامنے لاتے ہین بعد اس کے بکمال ادب عرض کرتے ہین کہ ہم پہلے
بھی اقرار کر چکے اور اب بھی عرض کرتے ہین کہ اولو ترددی داشت جا سکے
مگر تو بھی ہمارے سمجھ مین نہین اتا کہ اپ کو اسکے فرمانے کی کہ ایمان بھی اور
اخلاص بھی اور ہجرت بھی اور نصرت بھی مہاجرین و انصار کا ثابت ہو گیا کیا
ضرورت تھی کیا ہم کو سارے صحابہ سے ان اوصاف مین تامل ہے یا کہ جو مناجات
جناب رسول اللہ صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم نے کی اوسکا ہم کو انکار ہے مگر ول
خوش کر لیجے اور اون تن چند مین صرف آپ حضرات ابوبکر و عمر کو شمار کر لیجے
مگر اور تو کوئی بھی اونہین دو کو نہ مانیگا اور ہم تو اون چند تن مین جسکے لیئے رسول
اللہ نے دعا کی حضرت مقداد اور سعد ابن معاذ کو اور نیز اون کو جنھون سے
جانبازی کی شمار کرینگے بہر کیف جو آپ نتیجہ نکالنے کی فکر کر رہے ہین وہ اوسوقت
متمرتب ہوگا جب اون صحابہ سے پہلے افعال مستلزمہ الطعن کا دھبہ چھوٹ جائے
مگر چونکہ آپ کو جنگ بدر سے خاص تعلق اور دلچسپی ہے لہذا ہم بھی اوسکو بجو
عرض کرتے ہین کہ جب حضرت سعد ابن معاذ کے حق مین حضرت نے دعا فرمائی
اوسکے بعد انجام یہ ہوا کفار مستعد بکارزار ہوئے اور لڑائی کا ڈنکا بجا
قرنا پہنکا اور اونھون نے چڑہائی کی تو جناب رسول خدا صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم
نے اپنی فوج ظفر موج کو بھی حکم دیا چونکہ حضرات مقداد و سعد ابن معاذ کی بہادرانہ
و معتقدانہ تقریر سے سب کے دل برانگیختہ تھے و حضرات ابوبکر و عمر کے پست ہمت
بے اثر ہو گئی تھی وہ سب آمادہ نبرد اور دشمن کے خون بہانے کو دست بقبضہ
شمشیر ہو کر میدان مین آئے جناب رسول خدا نے صف بندی فرمائی اور ہر
صحابی جس جگہ کا سزاوار تہا اوسکو اوس مقام پر تعینات فرمایا اور حکم دیا کہ
اپنی اپنی صفون اور مقامات پر جمے رہین اور ہرگز نہ ہلین اور بدون ہمارے

حکم تھا شیم کے تلوارین نیام کے باہر نہ نکالین غرضکہ جب مثل دیوار آھن فوج اسلام
صف بستہ ہو کر جم گئی تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اسپر جو تھا ہم محفوظ
پر تشریف لائے اور حضرت سعد ابن معاذ کو جو جانباز اور جان نثار اور انہوں نے
انتھاہی سے ایمان پایا کم جنابہ ہم رزم ساز کو لیکر ہمارے عریش کے گرد ہوا نظر
اور قریش کو موقع پشر نہ دو جب بیہ سب اہتمام ہو چکا تو حضرت صرف مناجات
ہوے اور سجدہ کے لئے پیشانی مبارک کو خاک پر رکھا اور حمد الہی بجا لاتے اور
نہایت عجز و زاری سے دعا فتح و ظفر کی یہان تک کی کہ نزول وحی کا ہوا اور ربودگی
بظاہر طاری ہوی یہان حضرت اوسی حالت میں تھے کہ فوج دشمن کی بڑھی اور اون
روسیاہون کی آمد سے ایسی خاک اوڑی کہ آفتاب پر چھا گئی زمین ہلگئی تب تو حضرت
ابوبکر صدیق کا حسب عادت پتہ پانی ہوگیا اور اوسیطرح کی کیفیت اون پر طاری
ہوی جو غار مین آمد دشمنون سے ہوی تھی اور باوجود اس ہمہ کہ صف جنگ سے دور اور
حفاظت جان بازان ہمراہی سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ مین مستور اور عریش مین بحر
رسول اللہ کے کھڑے تھے مگر جمعیہ دشمنون سے جان ہی تو نکل گئی اور مارے ڈر کے
ایسے مضطر اور مضطرب ہوگئے کہ بلا خیال اس کے کہ ایسے وقت مین جناب رسول اللہ
کا سونا کیسا یقین کر لیا کہ آپ سو گئے ہین اور چونکہ بیہ حکم سُن چکے تھے کہ بدون حکم حضرت
کے کوئی تلوار نہ کھینچے تو بہت ہی حواس باختہ ہوئے اور چلا اوٹھے کہ اے خلق کے رہنما آپ
کیا پڑے سوتے ہین جاگئے کہ سپاہ ضلال مستعد جنگ و جدال آ پہونچے اب اون سے
قتال مین کیا ارشاد ہے اور ما شاء اللہ بیہ سوال بھی ایسا تھا کہ جناب رسول اللہ
ستعال کے حکم کو پاتے ہی دامن سنبھال میدان قتال مین جا ہی تو پڑین گے غرضکہ
اون کی چلاہٹ پر رسول خدا نے آنکھ کہول دی اور بسبب ورود انبساط جو تجھ حق تعالے
سے انجام جنگ سُنا تھا کھ سنایا اور میدان جنگ مین تشریف لائے تو شعر

سو ان سپہ را ہمہ کشتہ دید؛ سپہ را رخ از رزم برگشتہ دید؛ چنانچہ اب مین حملۂ حیدری ہی کے وہ اشعار کہ جن مین سے چند آپ نے لئے ہین نقل کرتا ہون اب میری تقریر کو مقابلہ کر لیجئے —

اشعار حملۂ حیدری

چنین گفت راوی کہ چون اہل شر
بہ پست ستوران گرفتند جاے
چنان خاست از کوس حربے غریو
روان شد پس آن لشکر کینہ خواہ
حبیب خداے جہان آفرین +
بفرمود تا اہل اسلام نیز +
بفرمان او در زمان پُردلان
تبایند یزدان و نیروی دین +
بمیدان پرخاش کردند رو +
رسول خدا سرور خاص و عام
بہر جا کہ ہر کس سزاوار بود +
کشیدہ شد آن صف ز مردان چنان
ز آرایش صف چو پرداخت باز
بفرمود کز صف خود نگسلید +
کہ آئید نزدیک اہل غرور
چو استاد صف روبروی قریش
بفرمود آنگہ بسعد معاذ +

بآن طیش بستند بر کین کمر
برآمد خروشیدن کرناے +
کہ شد آب از آن زہرہ تیرہ دیو
خروشان و جوشان نبادرد گاہ
چو دید آن کمربندی از مشرکین
کمر تنگ بندند بھر ستیز +
ببستند بر جنگ اعدا میان
بفرمودہ سید المرسلین +
چو شمشیر بستہ بہ خون عدو +
بہ ترتیب صف خود نمود اہتمام
بران دشت کین ایستادہ نمود
کہ بنیان مرصوص شد صف آن
بآن نامداران گردن فراز
ز بے حکم من تیغ بیرون کشید
بہ تیر از بر خویش سازید دور
بدولت خود آمد بسوے عریش
کہ با چندے از مردم رزم ساز

باستند در گرد پیش عریش ٭ بدارند پاسش ز شر قریش
پس آورد رو سوے یزدان پاک ٭ بنالید و مالید رو را بخاک
بگفت اے نماینده عدل و داد ٭ فرستندهٔ انبیا بر عباد
نگون ساز سازندهٔ قوم عود ٭ برآرنده بیخ عاد و ثمود
نباشد بربت هیچ امرے خطیر ٭ بهر کار دشوار ذاتت قدیر
تو دانی که من رهنماے قریش ٭ بحکم تو بودم نه بر راے خویش
بدعوت نکردم کم و کاستی ٭ نیامد دل قوم بر راستی
بمن آنچه کردند این ناکسان ٭ ازآن هم تو آگاهی ای غیب دان
کشیدم بر ایشان بحکم تو تیغ ٭ مکن نصرت خویش از من دریغ
الهی گر این چند تن از عباد ٭ که کردند امر ترا انقیاد
بحکم تو بستند بر کین میان ٭ نه دیدند بیش و کم دشمنان
بمانند از فتح کوتاه دست ٭ بیابند از دست اعدا شکست
بروی زمین تا قیامت دگر ٭ نگردد پرستنده این دادگر
بکن یاری دین خود از کرم ٭ ظفر بخش ما را بر اهل ستم
باین زاری و عجز در سجده بود ٭ که خوابش بفرمان حق در ربود
در آندم صف خصم نزدیک شد ٭ ز بس گرد خورشید تاریک شد
بجوشید میدان ز مردان کین ٭ هوا آتشین شد زمین آهنی
ز بس گرد کز دشت برخاش خاست ٭ زمین دگر بر هوا گشت راست
ابوبکر نزد نبی داشت جاے ٭ بگفت ای بحق خلق را رهنماے
در آمد به تنگی سپاه ضلال ٭ چه فرمای اکنون برای قتال
ازان حرف بیدار شد آنجناب ٭ فرح ناک از لطف حق کامیاب

گروہا شدہ حکم بر مایشاہ	شنودش بجواب انچہ بودش ہوا
بر دال اعدائے دین عرض کرد	نشان داد وش انجام دشت نبرد
سران سپہ را ہمہ کشتہ دید	سپہ را رخ از رزم برگشتہ دید

نوازی کیا اور نہ بہ نیرو بہ داشت جاتی ہے کیا فضیلت اور بہادری ثابت
ہوتی ہے یہی نہ کہ اپنی جان بچانے کو ہر شخص مین جناب رسول خدا کے پاس
تھے اگر کسے مخالفت رسول خدا کرتے تھے تو نہ رہتے۔ وہی نہین محافظ و نصیر
سعد بن معاذ تھے آپ کا یہ ارمان بھی دیکھا ہے جیسا کہ جنگ خیبر مین باوجود
اقرار بہت مکرر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرکار سے
صبح کو اس کرار کو جو غیر فرار ہے لوا عطا ہوگا جو خدا اور رسول کا دوست ہے
حضرات ابوبکر اور عمر متمنی حصول لوا سے خاطر جمع رکھئے اور چونکہ ان دونون
صاحبون نے استفسار رسول مختار صلعم پر لڑنیکا ارادہ پہلے ظاہر نہین کیا تھا لہذا
الہی گری عنہ تن از عبادہ کہ کروند امر ترا انقیاد سے خارج اور دعا رسول خدا
سے باہر نہ تھے سکھئے اب بھی ہوئی کہ جنگ بدر مین حضرات ابوبکر و عمر نے کسی سے لڑ کر
نہ کسی کو قتل کیا پس جہان تک کہ آپ نے سعی کی تھی وہ حملہ حیدری ہے کے اشعار
سے گی گذرے ہوئی سچ ہے ع جھوٹی کو بلون کی آگ کیا ہرے مگر جو آپ چاہتے ہون
کے پردہ مین جناب امیر علیہ السلام کے ایمان کا ثبوت ہم سے چاہتے ہین تو حضور
کو جواب کی حاجت ہے کیا ہے اور آپ کو جناب امیر علیہ السلام کے معاذ اللہ
بے ایمان کہنے مین کیا تردد ہے جبکہ آپ ان سب لوگون کو جنہون نے جناب
امیر علیہ السلام پر بمطلب خون حضرت عثمان چڑھائی کی اور لڑے مسلمان
اور با ایمان جانتے ہین تو حضرت علی کا ایمان کہان رہگیا اور جبکہ آپ نے لکھے
لہکلہ اخوانا کہ جو محارب حضرت علی کا از راہ بغض ہو وہ مسلمان ہے صفحہ (۲۶) تحفہ

اثنا عشری) اور لڑائی بلا بغض و عناد ہو نہین سکتی تو لڑنے والے باجود وشباب
ہین تو وہی ایمان والے تھے جو لڑے اور حضرت علی کا اسلام کہان آپ نے نا خیبر
در پردہ یا علانیہ جو آپ ایمان جناب امیر علیہ السلام کا ثبوت ہم سے چاہتے ہین
تو ہم خفاش کے آگے وجود آفتاب کے ثابت کرنا بیکار جانتے ہین مگر آپ کو حضرت
صدیق کی قسم دیتے ہین کہ آپ یقین کیجیے کہ جناب امیر علیہ السلام کا نام یا اونکا
ایمان قرآن مین نہین ہے اور حضرت صدیق کا نام قرآن مجید سے ڈھونڈہ کر
تعویذ بنائیے اور اگر آپ صرف اسی کے مدعی ہین کہ ابوبکر نزد نبی واشست جاکے
اور اوس سے یہہ مطلب ہے کہ اونکو قرب جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ
وسلم تھا تو ہم کب کہتے ہین کہ نہین تھا اور ہم یا کوئی کیونکر کہیگا اون کے لخت جگر
پارہ دل نور نظر بی بی عایشہ حضرت رسول خدا صلعم کی حرم محترم تہین پس اس سے
بڑہ کر اور کیا قربت ہوگی مگر چونکہ آپ نے حملہ حیدری کے نظم سے دل چسپی ظاہر
کی ہے لہذا ہم اور بھی اشعار نذر کرتے ہین جو ضرور ہے کہ آپ کو زہر ہلاہل سے
بھی ناگوار ہون تو ہمکو اسکی پروا نہین ہے کہ آپ اونپر اعتبار کرین یا نہ کرین مگر ہم یہہ
دکھلاتے ہین کہ صاحب حملہ حیدری کو حضرت ابوبکر کے خدمت اقدس مین کس درجہ
کو نیاز و اختصاص تہا اور حضرت ابوبکر اور اون کے صاحبزادے نے بعد انتقال
جناب رسول اللہ کیا افعال کئے اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سے کیسی آنکہین پہیر لین اور کیسے سلوک کئے ای جناب موافق ایما شریف واشارہ
منیف ہم نے دعا جناب خیر البشر بخوبی غور کر لیا وہ اونہین حضرات کیواسطے
تھے جو جان بلب تھے نہ اونکے لئے جو یاران نانی یا زبانی تھے یہہ آپ نے سنا
ہوگا شعر لا یاران سہ قسم اند ار بدانی * زبانی اند و نانی اند و جانی * آپکو یاران
زبانی کے حق مین جو ہمہ تن اونکے دل دادہ مثل اوس منتظر کے حال رکھتے ہین جو کہتا

تمام ع ہر چہ پیدا می شود از دو رنیدارم تو ئی + دعا جناب رسول خدا این داخل ہو
کریم اونکو یاران زبانی مین گنتے پر مجبور ہین آپ کو اختیار ہے کہ نفاق و کفر کو اپنا ایمان

حکایت حذیفه و جبرئیل که بصورت دحیه سر مبارک سرور کائنات صلی الله و علیه و آله را در زانو داشت و آمدن مرتضی علی علیه السلام و سلام کردن و جواب دادن جبرئیل امیر مومنان او را خطاب فرمودن و بیدار شدن پیغمبر و فرمودن که جبرئیل بود صفحه ۱۶۲ از آغاز داستان

روایت کند راوی خاص و عام — که در عهد خدام خیر الانام
یکی گشته با دیگری مدعی — ببردند دعوی به نزد نبی +
کسی گو بدعوی زبان می گماشت — گواهی بغیر از حذیفه نداشت
نمودش برای شهادت طلب — حذیفه به تصدیق بکشود لب +
عیان بود چون صدق او بر رسول — بجای دو شاهد نمودش قبول +
از ان روز در اهل صدق و ادب — شدش صاحب دو شهادت لقب
روایت کند راوی از وی چنین — کزان پیشتر کاشرف مرسلین
فرستد علی را بسوی یمن + — برای سوالی سیکی رود من
برفتم بدرگاه سالار دین — چو برداشتم پرده دیدم چنین
که دحیه سر اقدس آنجناب — بزانو گرفته ست و سید بخواب
چو نشنیده بودم از وی این سخن — که هر گه بود دحیه در پیش من
نیاید در مجلس بی حجاب — نماید از آمدن اجتناب
که اکثر بفرمان رب جلیل — بدان صورت آید بزم جبرئیل
نرفتم به بیت الشرف زان سبب — نهادم قدم باز پس از ادب
نمودم ره خانه خویش سر — که آیم برش باز وقت دگر

ورا تنها دره شد دوچارم علے
چو من دیدم او را نمودم سلام
بداد آنجناب و تبسم کنان
جوابش بگفتم باو این چنین *
دگر باره پرسید آن شهریار
بگفتم سوالی مرا بود از و
بیاد آمد از منع خیر البشر *
چنین گفت انگاه آن سرفراز
که امروز میخواهم از بهر خویش
که بعد از پیمبر برین انجمن
شنیدم چو گفتار شاه نجف
چو آمد بدرگاه عرش افتخار
درون رفت من ایستادم برون
که برو چه فرمود شیر خدا *
پس انگاه وحیه بحصر تمام
ز من بر لوای مومنان را امیر
که هستی برین کار تو بیگمان
غضنفر بپیش و زانو گذاشت
نشستش ببالین چو شیر خدا
چو آن ناسور رفت از در برون
برفتم نشستم برش بنده وار

که میرفت او نیز نزد نبی
جواب سلامم بلطف تمام
بپرسید من این ابن الیمان
که می آیم از نزد سالار دین *
برش رفته بودی برای چه کار
دلی بود چون وحیه در پیش او
نرفتم درون بازگشتم ز در
بیا همره من مکن احتراز *
بگیرم ترا شاهد ای صدق کیش
تو باشی گواه من و حق من
شدم همرهش تا به بیت الشرف
ز در پرده برداشت آن شهریار
بگوش من آمد صدا از درون
ز روی کرم در سلام ابتدا
بدو گفت ما دادرود و سلام
سر ابن عم خود از من بگیر
سزاوار تر از من و دیگران
بزانوش وحیه سر او گذاشت
برون رفت وحیه ز دولت سرا
مرا خواند شیر خدا اندرون
سر شاه دین بودش اندر کنار

حبیب خدای مجید ودود ‌‌ پس از ساعتی چشم اقدس گشود
چو دید آن شرف بخش ارض و سما ‌‌ سر خویش بر زانوی مرتضی
به سویش نگه کرد و گفت از کرم ‌‌ که بگذشت بر زانوی تو سرم
چنین داد پاسخ شه اولیا ‌‌ که ای سید اشرف انبیا
ز این دولت بی بدل امتیاز ‌‌ زهی هم شد از وجه سرفراز
تبسم کنان گفت با وی نبی ‌‌ که او بود روح الامین یا علی
بیان کن کنون یک به یک نزد من ‌‌ که آمد چسان با تو او در سخن
کما بیش که او گفته بد بالتمام ‌‌ علی داشت معروض خیر الانام
بدو گفت آنگه شفیع امم ‌‌ مبارک مبارک ترا یا بن عم
نمی باشد اعزاز از این بیشتر ‌‌ که از ساکنان زمین بیشتر
که خود ساکنان عرش برین ‌‌ سلامت به سالاری مؤمنین
بیانی که او با تو زد سان سخن ‌‌ تکلم خدا گفت یا بو الحسن
همین خیر احمد ز بعد از سلام ‌‌ رسانید از نزد حق این پیام
که دانسته نمایم بزودی عمل ‌‌ اگر خواهشش اوست عز و جل
پس آورد رو سوی من آنجناب ‌‌ بدین گونه فرمود با من خطاب
بگو ای خدا لیک شنیدی تو خود ‌‌ کلامی که صادر ز جبرئیل شد
گذشتم بحق خدای جلیل ‌‌ شنیدم بگوش خود از جبرئیل
بفرمود آنگاه سید بمن ‌‌ به هر کس رسی تو ز این انجمن
بگو آنچه خود کرده استماع ‌‌ ز جبرئیل و از من بلا اشتباع
برافشای آن من بحکم رسول ‌‌ نهادم بدیده دست قبول
برون آمدم چون ز بیت الشرف ‌‌ شدم همچو آن امیر نجف

رسیدی ز اصحاب هر کس بمن | باو گفتمی بر ملا آن سخن
یکی روز هم گشت با من دوچار | عمر از قضا در یکی رهگذار
بگفت ای حذیفه شنیدم چنین | رسی تو بهر کس که از اهل دین
رسانی ز روح الامین و نبی | پیام امارت برای علی
بگفتم که آری چنین است من | بگویم بحکم نبی این سخن
عمر گفت آهسته زیر لب | که آید مرا زین حکایت عجب
وز آن پس بجنبید علی ولی | بملک یمن شد بحکم نبی
چنان در یمن بود آن محترم | که رسید بر آمد بحج حرم
سفر را سبب راوی حق گزین | روایت کنند از حذیفه چنین

برآمدن رسول الله صلی الله علیه و آله بر ممبر و دست حضرت مرتضی علی گرفتن و بالای ممبر بردن و دل حاسدان غمگین شدن و دوستان مشعوف گردیدن

چو رسید استاد با مرتضی | بگفتند کروبیان مرحبا
فرستاد حق رحمتی بیشمار | فلک کرد انجم برایشان نثار
ببارید نور از سپهر انقدر | که شد خاک آن دشت کحل البصر
زبان ساخت گویا ز عرش برین | به الحمد لله روح الامین
بیاراست رضوان بهشت از سرور | نمودند زینت چه غلمان چه حور
بجوشید در کوثر و سلسبیل | شرابا طهورا چو آب سبیل
بنفس و بس حوران برقص از نشاط | ملایک بر افلاک از انبساط
زبان کرده وا از سر و در نعیم | بحمد سپاس علی عظیم
بهر آسمان انبیای سلف | بنظاره با قدسیان بسته صف

ز عرشش برین تا به سطح زمین — مطیعان حق جمله بهجت قرین
ز بهر رو ز خورشید تابنده تر — بروی زمین نور باشنده تر
ملایک شده پهن در شش جهت — شیاطین سراسیمه رو به صفت
ز بیم ملایک بحال تباه — بهر سو گریزان برای پناه
بعالم نیافتاد در دست شان — پناهی بجز قالب حاسدان
بدیدند چون حاسدان علی — که با او برآید منبر نبی
ز حالی بحالی شدند آنچنان — که وصفش نیاید بشرح و بیان
یکی خم ز لبس غم برابرو فگند — یکی بخیه رشک بر رو فگند
یکی بینی از غصه بالا کشید — یکی را دل از غیظ در خون طپید
یکی لب بدندان گزیدن گرفت — ز چشم یکی خون چکیدن گرفت
یکی گریه ناک و غمین و خجل — یکی غوطها خورده در خون دل
یکی دست افسوس بر دست سود — یکی را نکهه زهر آلود بود
ز حیرت یکی سر ببالا فراخت — بحسرت یکی ز آتش دل گداخت
یکی بر دو ندان فرو در جگر — یکی را بجز از حسد زد بسر
یکی در شکنجه یکی در گداز — یکی غرق اندیشهای دراز
ز احوال اعدا گذشت آن سخن — کنون حالت دوستان گوش کن
یکی رخ برافروخت چون لعل تر — یکی سر برافراخت چون شیر نر
یکی را لب از خرمی خنده ریز — یکی را دماغ از طرب مشک بیز
یکی خواست تا جان نماید نثار — یکی خواست برپا فتد چون غبار
یکی را گل از هر بن مو شگفت — یکی را هزاران گل از رو شگفت
یکی را برخ پهن گشته نشاط — یکی سینه وا کرده از انبساط

یکی سوی او کرد چشم نیاز — یکی لب به شکر خدا کرد باز
یکی در فزایش نیازش یکی — دل خویش را در نوازش یکی
یکی کرده ہم چشم و ہم گوش چار — که زو بشنود حکم پروردگار

آغاز خطبه فرمودن سرور کائنات صلی الله و علیه و آله و سلم

سخن کرد پس ختم سالار دین — بحمد سپاس جهان آفرین
چو شد فارغ از خطبه خیر الانام — بیکبارگی اهل ملت تمام
چه اصحاب ہجرت چه انصار دین — چه از سابقین و چه از لاحقین
چه شهری چه دشتی چه برنا چه پیر — ز حر و ز عبد و صغیر و کبیر
چه اهل نفاق و چه اهل وفاق — همه کرده با یکدگر اتفاق
بگفتند با صوت ہای جلی — شنیدیم و کردیم فرمان بری
برای خدا و رسول خدا — بدل باز با نقاو باد ستها
پس از بهر بیعت بذوق تمام — نمودند از چار سو ازدحام
پس اوّل ابا بکر و آنگه عمر — تصافح نمودند عثمان دگر
دگر بود سفیان دگر پور او — که کردند بیعت بذوق غلو
عمر در حضور شه انبیا — چنین گفت خندان بشیر خدا
ز روی محبت بصوت جلی — مبارک مبارک ترا یا علی
که امروز را صبح کردی بکام — شدی بر من و اهل ایمان اتمام
علی ہم ز حرفش تبسم نمود — که از آخر کار آگاه بود

ذکر تدبیر نمودن صاحبان هوش و رای در چنین اختصار رسول خدا صلی الله و علیه و آله در باب گرفتن خلافت از شاه اولیا

کنون میروم بر سر داستان — بو صافی حالت همگنان

چنین گفت راوی که سالار دین ‌ ‌ در آندم که بودش دم واپسین
بماندم حمیرا به نزد پدر ‌ ‌ کسی را فرستاد و کردش خبر
که یکدم نبی را نمانده ست پیش ‌ ‌ مشو غافل اکنون تو از کار خویش
فرستاده گفت آن سخن آشکار ‌ ‌ که دارد رسول خدا احتضار
ولی گفت این حرف آهسته تر ‌ ‌ که باشید از کار خود باخبر
بزرگان دین دوستان نبی ‌ ‌ دگر دوست با خاندان نبی
ز تغییر حال رسول خدا ‌ ‌ نمودند آه و فغان برملا
در آن ضمن گفتند با درد و سوز ‌ ‌ که اسلام را هست اول هنوز
بسے دشمنان اند در گرد و پیش ‌ ‌ که دانند این روز را عید خویش
درین انتظار اند هر سو خفی ‌ ‌ که تا چشم برهم گذارد نبی
برآیند هر یک بجنگ و جدال ‌ ‌ نمایند اسلام را پایمال
ضرورست بر ما همه پاس دین ‌ ‌ که بد بعثت او برائے همین
همین ست تدبیر اینکار و بس ‌ ‌ که چون در کشد صاحب دین نفس
بماندم یکے را خلیفه کنیم ‌ ‌ باعدائے ملت نه فرصت دهیم
نباید که یک لحظه بعد از نبی ‌ ‌ بماند مقر خلافت تهی
گروهی که بودند همدست شان ‌ ‌ گشودند یکسر بتحسین زبان
بگفتند الحق بود این چنین ‌ ‌ که هستند اعدائے دین در کمین
نباید بآن قوم مهلت دهیم ‌ ‌ بماندم خلیفه مقرر کنیم
ولے مردمے بے غرض در جواب ‌ ‌ بگفتند چون میکند اضطراب
بوهم از رفع و دفع خلل میزنید ‌ ‌ خلل خود درین کار می افگنید
بحکم خدا کرده بر ما نبی ‌ ‌ علے را امام و امیر و ولے

اگر گرد سید ز عالم سفر — نشیند بجای وی آن شیر نر
کسی را نماند دگر آن مجال — که آرد فساد و خلل در خیال
که از هیبت تیغ آن شهسوار — نماند دل دشمنان استوار
بگفتند همگان سازان جواب — که بود آنچه گفتیم یکسر صواب
شما نیستند آگه از ستر کار — که این حرفها را کنید اعتبار
وزان پس ابوبکر و دیگر عمرؓ — دگر خالد و بوعبیده دگر
ازان مجمع عام برخاستند — کنار دگر خلوت آراستند
نشستند باهم به تدبیر کار — نمودند تمهید را استوار
که چون پرده از روی کار افگنیم — نهانی خود آشکارا کنیم
چنین گوییم آندم من و تو چنان — نماییم پس لابد با دیگران +
به لطف زبان و بحسن کلام — ستانیم بیعت نخست از عوام
ز خاصان بمانند اگر چند تن — نه پیچند آخر سر از انجمن
درین کار اهمال نبود روا — با بداو یکدیگر این کار را
ازان بیشتر کرده باید ولے — که فارغ بگردد ز دفنش علے
هنوز از بزرگان روشن روان — بهم داشتند این سخن در میان
که برخواست شیون ز دولت سرا — طپش در دل افتاد اصحاب را
بسوی در حجره بشتافتند — خبر ز ارتحال نبی یافتند
چو تحقیق شد بر عمر ارتحال — بزد دست بر تیغ و گفت این مقال
برای فریب عوام جهول — که دانندش از مخلصان رسول
که هرگز نمیرد رسول خدا — بود مرگ نسبت باو افترا
کسی گو بماند ز موتش سخن — سرش را ببرم باین تیغ تن

بدو گفت ابوبکر انگه چنین
سزد گر نمایم سر و جان فدا
که فرموده اند حق آن جناب
عمر کرد تحسین او در جواب
ز موتش تعجب مرا میفزود
ابوبکر چون دید آن انقلاب
ز سطح زمین تا به سقف سما
باستاد بر منبر مصطفی
که بود ید اگر بندگان نبی
دگر آنکه هستند حق را عبید *
بگفت این و آمد ز منبر فرود
بود تا علی را درین قیل و قال
بامر خلافت بیاریم دست
جواب این مندز ز اصحاب بود
بسے زان سخن شد تعجب پذیر
علی را بآن جهد و آن اهتمام
بزرگان دیندار توفیق مند
نباید چو حکم پیمبر نفاذ
بجان به که من نیز سرعت کنم
که امروز سردار انصار اوست
باین عزم آمد ز مسجد برون

که بر صدق اخلاص ای مرد دین
نخواندی دلی در کتاب خدا
خدا انک میت در کتاب
که دادی نجاتم ازین اضطراب
که مضمون این آیه یادم نبود
که دارند اصحاب دین اضطراب
رسیدست فریاد و استیدا
چنین کرد تسکین اهل عزا
بدانید کو مرد و شد مختفی *
بود دایم لایموت آن وحید
عمر گفتش اکنون نباید غنود
به تجهیز و تکفین او اشتغال
که از پاے اکنون نباید نشست
ز فاروق چون این حکایت شنود
که دی روز سید بخم غدیر
نموده براتش امیر و امام
ز حالا باین فکر افتاده اند
ندانیم ما دیگرے را معاذ
بنزدیک سعد عباده روم
بگوییم که در قوم این گفتگوست
شنو می سعد شد بادلی پر ز خون

عمر یافت کان رفتن از بهر چیست ... در آن رفتنش بوی از خیر نیست

همان دم بگوشش ابوبکر زد ... که اکنون جناب این خبر می‌برد

رفتن جناب ابن منذر نزد سعد بن عباده و رسانیدن خبر نکث بیعت غدیر خم و از عقب او رفتن خلافت طلبان جهت انفصال

مبادا که انصار سر وا زنند ... به تجویز خود فکر دیگر کنند

همان به که ما نیز آنجا رویم ... کنند ار تخالف معارض شویم

علی را گذاریم با مصطفی ... که آرد بجا حق مهر و وفا

پسندید بوبکر تدبیر او ... بجبار انگه نمودند رو

بحسن ادا در خور هر مذاق ... نمودند تکلیف در اتفاق

نخست از همه مبغضان علی ... رفاقت نمودند با خوش دلی

دگر بعضی از شرم و بعضی ز عذر ... گروهی هم از وعدهٔ جاه و قدر

یکی از طمع دیگری هم ز بیم ... برای تماشا گروه عظیم

بهم متفق گشته با های و هوی ... بسوی سقیفه نمودند روی

چو سلمان و بوذر چو مقداد نیز ... چو عمار و چون جابران دو عزیز

چو ایشان دگر چند تن از کبار ... که بودند بی کس همه در شمار

نرفتند همراه آن مسلمین ... نشستند در کنج مسجد حزین *

هم از رفتن سید انبیا * ... هم از سر برآوردن فتنه‌ها

علی داشت با خاطر پر ملال ... به تغسیل و تکفین او اشتغال

کنون حال سعد عباده شنو ... سخن بی کم و بی زیاده شنو

در آن روز با سعد بیمار بود * ... دلش بیقرار و تنش زار بود

به بستر شب و روز می‌داشت جای ... که قادر نبودش برفتار پای

رسید این خبر چون باو ناگهان ۔ که فرمود رحلت نبی از جهان

شده بیخود از غایت اضطراب ۔ برآمد ز خانه بحال خراب

نه در پاے تاب و نه در تن توان ۔ بهر حال بر خاک خود را کشان

بیامد بایوان مهمان سرا ۔ نماند ز غم عقل و هوشش بجا

بهر کس که افتادی اورا نظر ۔ به پرسیدی احوال خیر البشر

درآمد بجان دم هم از در جواب ۔ خبر داد اورا از آن انقلاب

که چون روح پاک رسول خدا ۔ بشد عازم درگه کبریا

عمر گفت آن و ابو بکر این ۔ نه غمناک شد کس نه اندوهگین

نه دردی بدل زارتحال نبی ۔ نه افسوسے از انتقال نبی

نه پرواے تغسیل و تکفین او ۔ نه در فکر تجهیز و تدفین او

ازین فکر دلها شده منجلی ۔ که باید خلافت ستاند از علی

بود تا که مشغول این جانشین ۔ به تکفین و تجهیز سالار دین

نباید که ما فرصت از کف دهیم ۔ بباید تا پاے در ره نهیم

نمائیم از خود یکے را امام ۔ که باشد برآرندهٔ آن مقام

بوعده وعید و بخوف و رجا ۔ به بیعت درآریم این خلق را

چو گردد ازین کار فارغ علی ۔ اگر آنکه گردد بجا ناجی

بیاید در آن دم ز تنها تنش ۔ بود گر همه آن تن از آهنش

علی را که با آن همه اهتمام ۔ نبی کرد دی روز بر ما امام

غرض آنچنان نقش ز دلها زدود ۔ که نیند ازین امروز هرگز نبود

تمامیت گویی کسے را جهاد ۔ که باید علی را نمود انقیاد

ز خود و را حق میشمارند از دو ۔ زدین کار دارند بحید غلو

چو دیدم اندر یاران چنین — برت آمدم تا بگوئیم همین
که حکم رسالت پناهی نماند — امارت بامر الهی نه ماند
گر ایشان نمایند از خود امام — باو چون نمائیم ما اهتمام
امامی که نبود ز نزد خدا — خلافش نباشد گناه و خطا
چرا ما بغیر حق خود بگرویم — برای خود از خود امامی کنیم
که برداشتن حکمش از کم و بیش — نداند کسی خفت و عار خویش
ولی هر کسی مرد این کار نیست — کسی جز تو آنرا سزاوار نیست
چو آنجا رساند این سخن را جناب — چنین داد سعد عباده جواب
معاذ الله ای دوست زین آرزو — تو دیگر چنین ناصوابی مگو
بدوزخ تن سعد را نیست تاب — که بنماید این امر را ارتکاب
خلافت نباشد ز کس جز علی — که دادند او را خدا و نبی
اگر هست ما را امامی علی است — جز و دیگری کاذب و مفتری است
ورآندم ز انصار برنا و پیر — بر سعد بودند جمعی کثیر
نمودند با او بدین شان خطاب — که معقول میگوید این را جناب
چرا با فلان و فلان بگرویم — برای چه دنبال ایشان رویم
نمائیم از خود یکی را کلان — نباشیم محتاج بیگانگان
به پاسخ چنین گفت سعد آنزمان — که من نیستم مانع حکمتان
ولی خود باین کار لایق نیم — نه بیعت بکس جز علی میکنم
درین گفتگو بود آن ارجمند — که از در عمر نیز اندرون آمدن
گشودند بر سعد باب سلام — نه جا داد او و جواب سلام

کیوں حضرت خفا ہوئے میں نہایت ہی مؤدب ہو کر اب عرض کرتا ہوں

کیون حضرت خفا ہوجیئے مین نہایت ہی مودب ہوکر اب عرض کرتا ہون
تے حالت حیات جناب رسول اللہؐ مین جان نشانی کی اظہار کی تہی اور جناب
رسول خدا سے صلہ پایے تھے اور راذ نکا بدلہ یہہ ہے تہا مجھے اسپر یقین ہے
کہ حضرت علی علیہ السلام کے فضایل مین جو آیت اور حدیث پیش کیجاے
اوسکی تاویلات رکیکہ کرنے مین آپ آندھی سے بہی بڑہ کر کام کرین گے
آیہ انما ولیکم اللہ۔ سے منقصت مرتبہ جناب امیر علیہ السلام
کے ٹہرائین گے مگر آیہ غار سے آپ نے وہ فضایل حضرت ابو بکر صدیق کے
پیدا کئے ہین جو خدا کے علم مین بہی نہ تہے بہتر ہے آپ قرآن مجید سے چاہیے
اپنی تصدیق کی گواہی لائے چاہیے حدیثون سے اور کسی کی نہ سنئے مگر جنگ
بدر کا حال بقیہ جو آپ ہی کے دفتر مین لکہا ہے اوسے تو سنئے مسند احمد بن
حنبل عبد اللہ بن سلیمان ابن اشعث نے اپنی سند سے اور حرث اور علی سے
روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے ایک شب بدر مین فرمایا کہ وہ کون ہے
کہ اس رات کو پانی ہمکو پہونچاے تو کسی نے ہمت نہ کی اور سب پلٹ گئے علی اوٹھے
اور ایک مشک کاندھے پر رکھکر کنوئین کی جانب چلے وہ رات نہایت اندہیری
تہی اور وہ جنگل تہا نہایت خشک اور کنوان بہی نہایت عمیق تہا علی اوس کنوئین
مین اوتر گئے خدا تعالے نے جبرئیل ومیکائیل و اسرافیل کو فرمایا کہ واسطے نصرت
محمدؐ کے آمادہ ومہیا ہو پس ملایکہ آسمان سے آے اور ایسے الفاظ سے کلام کیا
کہ ہر کوئی سن سکتا تہا اور ڈر سکتا تہا جب وہ کنوئین کے نزدیک آئے تو
خدا کی جانب سے حضرت علی پر سلام کیا اور اون حضرت کی تعظیم و توقیر کی اور
ابن شہر آشوب نے ابن مسعود فلکی سے اپنے تفسیر مین اپنے اسناد سے محمد بن
الحنیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے غزوہ بدر مین حضرت علی کو پانی لانیکو

بہیجا جبکہ اور اصحاب سے کہہ چکے تھے اور کسی نے اقدام نکیا تہا جب وہ کنوئین پر آئے
اور مشک بہری تو ہوا سخت چلی اور پانی مشک کا گر گیا اور اسیطرح دو دفعہ اور
ہوا چوتھے مرتبہ پانی بہر کے مشک رسول خدا کے روبرو حاضر کی اور جو گذرا تہا بیان
کیا تو حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ پہلی ہوا حضرت جبرئیل تھے جنکی ساتھ ہزار
ملائکہ تھی جو تم پر سلام کرتی تہی اور دوسرے میکائیل تہی ہزار ملائکہ کیساتھہ جو تم
پر سلام کرتے تھے اور دوسرے روایت مین فرمایا کہ وہ نہین آئے تھے مگر تمہاری
حفاظت کو ابو صالح نے اپنی سند سے لیث کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے
ایک فصل مین تین ہزار تین منقبت حضرت علی کی فرمائین و اسی خبر کو حمیری
نے روایت کر کے کہا ہے وَسَلَّمَ جِبْرِیْلُ وَمِیْکَالُ لَیْلَۃً عَلَیْہِ وَحَیَّاہُ
اِسْرَافِیْلُ مُعْرِبًا اَحَاطُوْبِہٖ وَفِیْ ھٰذَا جَالَیْسَتِیْ وَکَانَ عَلَی الْقَلِیْبِ
قَدْ تَحَرَّبَا ثَلٰثَۃَ آلَافٍ مَلَائِکٌ سَلَّمُوْا عَلَیْہِ فَادْنَا ھُمْ وَحَیَّا
وَرَحَّبَا و فقیہ ابن مغازلی شافعی نے اپنی سند سے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت
کی ہے کہ فرمایا کہ ایک فرشتہ نے جسے رضوان کہتے ہین اور بدر کو ندا کی لَا سَیْفَ
اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ و ابن مغازلی شافعی نے بسند
خود محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع سے روایت کی ہے کہ نَادٰی یَوْمَ اُحُدٍ مَلَکٌ
مِنَ السَّمَاءِ یُقَالُ لَہٗ رِضْوَانُ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی
اِلَّا عَلِیٌّ و سمعانی نے کتاب فضائل الصحابہ سے بسند خود ابو جعفر محمد بن
علی سے روایت کی ہے کہ نَادٰی مَلَکٌ مِنَ السَّمَاءِ یُقَالُ لَہٗ رِضْوَانُ
لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ آپ ان سب کو چھوڑتے
ہین اور ابو بکر نزد منی واشت جائے کو یہ رٹتی ہین جو سُنّی گا وہ بے کہیگا
زین قصہ ہفت گنبد افلاک پر صدا است * کوتہ نظر یہ ہین کہ سخن مختصر گرفت

بعد آس کے حملہ حیدری کے اشعار کو ملحوظ فرمائی تو عنایت ہے اور غور فرمائی
کہ حضرت عائشہ کیسی سیوت دختر تھین کہ جنھون نے رسول اللہؐ سے معزز
شوہر کی موت کا ذرا خیال اور اپنے بیوہ ہونیکا مطلق ملال نہ کرکے آیا کو کہلا
بھیجا کہ موقع ہاتھہ سے نہ دو بیان دم واپسین ہے جلد مسند شاہی بچھاؤ اور جلوس
آرا ہو جاؤ ایسا نہو کہ امت حضرت علی کو بہ تعمیل حکم رسول خدا انیاولی بنالین
آہ آہ اگر علاوہ اشعار حملہ حیدری مین بھی اون اعمال کا جو حضرت ابو بکر
صدیق سے بر روی کار آئے لکھنا شروع کرون تو دفتر کے دفتر سیاہ کرون
مگر میری عرض کی حاجت کیا ہے ساری تاریخین پکار رہی ہین اور وہ کون ہے
جو نہین جانتا پس اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی روح مبارک اونسے فرماتی ہوگی شعر ترک یاران کردہ ای
بیوفا یار این کند؛ دل ز بیماران برگرفتی ہیچ دلدار این کند؛ ترک ما کردی و
کردی بشمنی باد دستان؛ شرم بادت این عملہا یار با یاران کند؛ اور آپ
کا دعوی بلندی جو کل طویل الخ کے مثل کے نہایت مناسب ہے آپ کو مبارک ہو
آیات بینات از الفاظ قران کو جانے دو اوسکو بیاض عثمانی صفحہ ۱۰ ہم
سطر ۲ تا الفاظ زیادہ ہو نہ وہ کم ہین صفحہ ۴۶ سطر ۲۲ —
آیت اُخریٰ قصور معاف خوارج اگر بھائی ہین تو آپ کے ہین اسلئے کہ آپ
اور وہ دونون بانی اور مصداق خلافت ہین اور اون سب کی محب اور
دوست ہین جنکی آپ نے ملو اور اپنے کو البتہ کانٹے پر رکھکر بنام خلیفہ تولد
ڈالی اگر سر مو فرق نکلے تب ہی کہی مگر ہمسے اور اونسے تو زمین و آسمان
کا فاصلہ ہے ہان جو فرق آپ مین اور اونمین اتنا ہی فرق ہے کہ آپ بظاہر دم
دوستی جناب امیر علیہ السلام کا مارتے ہین اور دل مین کچھ نہین ہے وہ

ظاہر و باطن مین یکسان دشمن جناب امیر علیہ السلام اور اہلبیت نبوی کے ہین وہ
آیات فضایل کے گرد جناب امیر علیہ السلام کو پہٹکنے نہین دیتے اور آپ کبہی ہان
تو کہہ جاتے ہین مگر باتین بنا کے پہر اونہین کے ساتہہ ہو جاتے ہین ایسی صورت مین
ہم کوئی کیطرح اور آپ کو موافق ہندی دوہے کے خیال کرتے ہین دوہرا اوجل
تن ایتم گت بگلے کیسا بہیکہ ۰۰ تم سی تو کاگا بہلے کہ باہر بہیتر ایک ۰۰ غرض ہم کو نہ خوارج
کی کتابون سے غرض نہ اونکے اقوال سے بحث آج آپ ہمسے یہہ فرماتے ہین کہ خوارج
کی کتابون سے جناب امیر علیہ السلام کے فضائل ثابت کرو کل اونکی یہہ استدعا
ہوگی کہ جناب رسالت مآب کے فضایل کا اثبات یہودی و نصرانیون کی کتابون سے
لاؤ اور اونکو گن کے علیحدہ کرو اور پہر ہم سے شمار کرکے اونسے تین حصہ زیادہ
دلایل تکذیب رسالت لو اور جس طرح ہم رد و ثبوت کا ثبوت لاوینگے اوسطرح
بے حساب صحابہ کے فضایل تمہاری کتابون مین دکہلائینگے سو بہتر جو آپ سے
بن پڑے نہ جو کئی ہم کو مطلق حاجت نہین ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کے
اثبات ایمان کی فکر کرین ہان آپ ہماری کتابون سے جنکی فضیلت ثابت
کرنا منظر ہے ثابت فرمائین صرف کفر و نفاق کے دہبے دہونے مین سیاہی کا
خون کاغذ پر نہ بہائین۔

آیات بینات از الفاظ پس ذرا انصاف کرو صفحہ ۴۶ سطر ۲۴ تا لفظ اب
آگے جاہو تم مانو نہ مانو صفحہ ۴۷ سطر ۱۶۔

آیت اُخریٰ یہہ آپ کا قول بالکل صحیح ہے کہ جنکی دشمنی ہمارے معتقدات سے
ہے اونکی ایسی فضیلت کا ہم ہرگز اقرار نہین کرسکتے جس سے یہہ یاد رہو کہ وہ ناجی
اور رستگار رہونگے اور یہہ ہمارا ہی الو کہا اعتقاد نہین ہے بلکہ تمام اون لوگونکا
اعتقاد ہے جو وجود حق تعالےٰ اور اوسکی عدالت اور وعدہ اور وعید کو حق جانتے

ہین مگر یہہ آپ کا قول کہ ہمارے عالمون اور محدثون نے کوئی فقرہ ایسا لکھدیا ہو کہ جنکی دشمنی ہمارے معتقدات سے ہے وہ آتش جہنم سے نجات پائینگے ایسا ہی کہ آپ دن کو رات کہین اور فرمائین کہ ہمارے عالمون اور محدثون نے مال لیا جن روایتون کو آپ ہمارے علما سے منسوب کرتے ہین اونکی اصل جو کوئی دیکھیگا اتنی ہی بتاویگا کہ یا تو وہ اہل سنت کی کتابون سے اون کے قایل کرنیکو لکھی گئی یا اوسوقت تک کے واسطے ہتے جب تک اونکا نفاق مثل آفتاب نیمروز ظاہر نہین ہوا چنانچہ اب آپ خود تسلیم کرچکے ہین کہ ہمارا یہہ قول ہے کہ جبتک کسی کا ایمان برخاتمہ تمام نہوگا ہم مصداق فضایل اوسکو نہ جانینگے ایسی صورت مین درمیانی امور خارج از بحث ہین جنکا مذکور موجب نہایت شرم کا ہے اور یہہ تو طرفہ بیان ہے کہ آپ لکھے تو یہہ کہ جانین کہ ہزار حدیث سے ہمارے یہان اون صحابہ کی شان مین جنکی ہم نفاق کے قایل ہین متجاوز ہین کبہی کہین کہ سو تک اور اونکو ہم لکھہ چکے وحالانکہ یہہ سب غلط ہے مگر ہمارے مورخین کے یہان سے جو آپ نے دعوی اثبات ایمان اور مراتب تفضیلت کا کیا اور تاریخ مین حملہ حیدری کو آپ نے سند گردانا ہے سو ہم آپ کی خاطر سے حملہ حیدری کے اشعار کی بہار بھی آپ کے نذر کرچکے ہین گو کہ دراصل وہ بھی آپ ہی کی کتابون کا خلاصہ ہے جسکو صرف صاحب حملہ حیدری نے نظم کردیا ہے جا بجا ملاحظہ فرمائی اور جو براہ مہربانی آپ نے ہم کو نصیحت فرمائی ہم اوسکے نہایت شکر گذار ہین مگر شعر انکہ بندم می دہی نزدیک تو آسانست لیک ٭ آن کسے داند کہ ویرانہ ویران میشود ٭ ہم کو آپ جادہ مستقیم سے سرکشی کی ترغیب دیکر اندہے کنوئین مین ڈھکیلا چاہتے ہین اور آفتاب سے چہوڑا کے ستارون کا مرید کیا چاہتے ہین وحالانکہ شعر از نصیحت باز کے گردد دلے کان خو گرفت ٭ ذرہ آن ذرہ کہ با خورشید تابان خو گرفت ٭ سچ ہی

اور سر ایا حق ہے شعر جسکو کرے ذلیل تو اسے رب دوسرا اٹھا اوسکو عزیز کون
کرے خلق مین بہلا؟ اور کچھ شبہہ نہین کہ اپنے اپنے اعمال ساتھہ ہین پس اسی پر
اگر سرکار کا غور رہو تو بیڑا پار ہو جاوے مگر غور کا سلیقہ تو اوسکو ہو سکتا ہے جسکو
خدا کا خوف ہو رسول سے شرم ہو آپ نے تو ایک بات دھرلی ہے کہ جدہر بہت
آدمی تھے وہ ہی حق پر تھے جنکو لاکھون نے اچھا کہا وہ کیونکر بری ہو سکتے ہین اور
اس خیال نے فہم و فراست عقل و کیاست آپ سے لیکر انصاف کو بھلا دیا اور
چراغ عقل کو گل کر ڈالا ہے ایسی صورت مین ہم کس آواز سے جلائین اور کیونکر
آپ کے ذہن اقدس مین حالی کرین افسوس یہہ کہکر شعر بکہ بر نیست
از گرد کدورت خانہ اش ؎ ہیچو میل سرمہ باشد شمع در کاشانہ اش ؎ اگر جو آپ
خمخمسین نہ ہوتے تو حضور سمجھتے کہ ایک خدا کی تین کہنے والے کتنے ہین اور
وحدہ لاشریک ماننے والے کس قدر بت پرستون کی کیا تعداد ہے اور خدا
پرست کا کیا شمار ہے دنیا مین عالم کتنے ہین اور جاہلون کی کتنی گنتی ہے اگر اودہر
طرف گذر نہین تو جناب رسول خدا صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم کی حدیث ہی سے
ہوشیار ہو کر متنبہ ہونا ممکن ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے ۷۳ فرقے
ہون گے اونمین ۷۲ ناری اور ایک صرف ناجی پس جہنم جانے والونکو نجات والون
سے کیا نسبت ہے اور کثرت کو فوق ہے یا قلت کو افسوس صد افسوس [illegible]
اگر ہم پر بغض و عناد اپنے فضایل مآب صحابہ کا الزام ہے تو آپ کو اونکی محبت کا
اس قدر غلو ہے کہ آپ نے اونکو معصوم ہی سمجھہ لیا ہے اور جو کھلی ہوئی اونکی فضیحت
ہے آپ پر نظر ہی نہین کرتے اور مطلق نہین سوچتے کہ اصحاب نبی کہلا کے
اونہون نے آخر کو کیا کیا خیر آپ نے اچھا شعر ہم کو سنا دیا اور جہانتک آپ سے
عمل مچایا گیا مچایا مگر ہم عرض کرتے ہین شعر زبا باش فاش [illegible] مندا ریم

پروای این شور و شر کے ـــ

آیات بینات از الفاظ غرضکہ جو آیہ لولا کتاب من اللہ کو صفحہ ۷۴ سطر ۷ اتا الفاظ لقبضلہ فراغت ہوگی صفحہ ۷۴ سطر ۲۲ ـــ

آیت اخری کیا خوب اگر فراغت ہوگئی تو خوش ہو جئے کہ جو کچھ پیٹ مین تہا منہہ کی راہ سے زبان پر آیا و باغ اور معدہ صاف ہوگیا اور دوسرا سامان خلیفہ صاحبون کی مدح اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قدح کا بہم پہونچائی

آیات بینات از الفاظ اب مین ایک اور چوتھی آیت کو صفحہ ۷۴ سطر ۲۲ تا الفاظ بت اوسنی یہہ ارشاد فرمایا صفحہ ۷۹ سطر ۲۲ ـــ

آیت اخری اے جناب آپ ناحق ناحق اس آیت کا حوالہ دیتے ہین اس آیت سے تو سارا نقشہ ہے آپ کا بگڑا جاتا ہے آپ کا مذہب تو یہہ ہے کہ مشورہ کرکے جو چاہین کر ڈالین خلافت قایم کرین نایب رسول بناوین اور یہہ آیت موافق آپ کے علم اور یقین اور اعتقاد کے ثابت کرتی ہے کہ ایسا مشورہ بھی جس مین خود جناب رسول خدا ایک نفس نفیس شامل تھے مقبول اور منظور حق تعالے نہ تھا پس آپ کے مذہب کی بنا اس آیت سے قایم رہتی ہے یا اکھڑتی ہے اور اجماع امت کا نقشہ مضبوط کرتی ہے یا بگاڑتی ہے ہم کو تعجب معلوم ہوتا ہے جو آپ نے اپنے مذہب کے زایل ثابت کرنیوالی آیت پر استدلال کیا اور اوس کے سوا بین الاغیار اس کا اظہار کیا کہ معاذ اللہ رسول پروردگار تک خفیف الرائے تھے اور غلبہ رائے مردود و بیکار ہو العوذ باللہ من ذالک رہا وہ مطلب کہ جسنے سب کچھ آپ کو بھلا دیا ہے سو خیر ہے باین ہمہ بیبا کی جو اختیار فرمائے گئے پیدا نہین ہوتا چنانچہ جو کچھ جناب غفران مآب نے فرمایا ہے اوسکو مین اوپر عرض کر چکا ہون ملاحظہ فرمائیے بار بار ایک ہی بات کی تکرار نہین پسند

نہین کرتا ہان صاحب ہان یہہ سچ ہے کہ بدر مین اخذ فدیہ کے بابت جو حق
تعالے نے ارشاد فرمایا تہا وہ یہہ نہی تہا کہ اگر پہلے سے یہہ حکم ہوچکا ہوتا کہ نہی
صریحی کے خلاف کرنیوالون پر عذاب ہوگا تو جو کچہہ اخذ فدیہ مین تمنے کیا اوسکی
بنا پر عذاب عظیم ہوتا مگر آخر اس ارشاد حق تعالے کا فایدہ تو اتنا ہی ہے
کہ خیر جنہون نے فدیہ لیا اون پر حق تعالے نے عذاب کو موقوف رکہا نہ یہہ کہ
سارے فدیہ کہانیوالون کو معصوم بنا کے سجل بہشت عطا فرمایا ماشاء اللہ
کیا فہم عالی ہے ایک سیدہی سی بات ہے کہ جب کفار گرفتار ہوئے اور
اون کے بابت تجویز درپیش ہوئی اور حضار اپنے اپنے سے کہہ چکے تو
جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یہہ معاملہ تین حال سے خالی نہین یا قیدی ایمان
لائین یا فدیہ دین یا لڑائی کا دن مقرر کرین اون قیدیون نے فدیہ دینا منظور
کیا اور فدیہ لیا گیا چونکہ درحقیقت فدیہ منظور کرنے کا حکم دینا جناب رسول
خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کا موافق حکم الہی تہا مگر جنہون نے فدیہ لینے کی
راے دی تہی اونکی راے مبنی بحطام دنیوی تہی لہذا اون صاحبان مجمع کی نسبت
حق تعالے نے فرمایا کہ اگر تمہارے لیئے پہلے سے عذاب مقرر کردیا گیا ہوتا
تو سخت عذاب مین مبتلا ہوتے چلیئے معاملہ ختم ہوا مگر جو اونمین سنجیدہ اور فہمیدہ
تہے وہ اوس فدیہ کے تصرف مین متامل ہوئے تو حق تعالے نے صریحاً یہہ بہی فرمایا
فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا واتقوا اللہ ان اللہ غفور الرحیم یعنے جو کچہہ
غنیمت اور فدیہ مین پایا ہے وہ سب غنیمت ہے اور اوسکا کہانا حلال اور
پاک ہے جن باتون کے کرنے پر مامور ہوئے ہو اور جن سے روکے گئے ہو اونمین
خدا سے ڈرو کہ خدا غفور الرحیم ہے چونکہ جناب والا نے تفسیر خلاصۃ المنہج سے یہہ
استدلال کیا ہے سو اوس تفسیر سے جو الفاظ آپنے لیئے اون سے آپکا دعوے

نہین نکلتا مجہی پورے طور سے یہہ بہی بیان کرنا ضرور ہوا اوہ یہہ ہے لولا کتاب من اللہ واگر حکمی وفرمانے نمی بود از خداے سبق پیشی گرفتہ شدہ اثبات آن در لوح محفوظ کہ بے نہی صریح عقوبت لفرباید یا اصحاب بدر راعذاب بکند لمسکم ہرآئنہ میرسید بہ شما فیما اخذ تم درانچہ فرا گرفتند از فدا عذاب عظیم ندانے دردناک اب اگر چشم بصیرت سے نے تو یہہ الفاظ عقوبت لفرباید یا اصحاب بدر راعذاب بکند صرف اوسی واقعہ متعلقہ کے بابت ہین جو اخذ فدیہ سے واسطے رکھتے ہین یا ہمیشہ ہر گناہ کے لیئے جسکے بابتہ لوح محفوظ مین باثبات عذاب مقرر ہے نازم بر راے والا تو واگر ہنوز تشفی نہوتی ہو تو اور سنئی تفسیر مذکو مین یہہ بہی مستور ہے کہ بعد از آن کہ ہمہ اخذ فدا کردند آیت مذکور نازل شد چون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منکر فدا بود و میل قلبی او قتل اساری بود اما چون نہی درین باب وارد شد مع ذالک اکثر اصحاب مایل فدیہ بودند از غایت حلمی کہ داشت ساکت شد پس عقاب راجع لبسوی ابوبکر باشد نہ بحضرت ومرویست کہ بعد نزول این آیت کہ متضمن تہدید است وعتاب از اخذ فدا اصحاب ہراسان شدہ از فدیہ دست کشیدند و گرد آن نگشتند حق تعالے این آیہ فرستاد فکلوا مما غنمتم الی اخرہ اب ذرا اور غور فرمائی کہ اگر صحابہ بالکل ہی مطمین ہر گناہ کے عذاب سے ہوجاتے تو لقرف فدا مین کیون متامل ہوتے اگر با وجود این ہمہ بہی آپ نہ سمجہین تو خدا ہی آپ کو سمجہا سکتا ہے اور جو آیہ یاایہا الذین امنوا الخ - کی بابت آپ نے خامہ فرسائی کی دا اعلموا ما شئتم فقد غفرت لکم کی حدیث کو سیر ساری جرایم اہل بدر کو ٹھہرایا ہے وہ بہی اسی قبیل سے لغو ہے ایک ادنی سمجہہ کا آدمی بہی ایسی راے قایم نہین کرسکتا جیسی سرکارنے یا اونہون نے جنسے آپ نے سبق پڑہا ہے

اختیار کی ہے چونکہ پیشتر بھی صاحب تحفہ ایسا ہی کچھ فرما چکے ہین اور جواب اونکو
ملا ہے لہذا مین اوسی کو پچھلے جناب والا کے نذر کرونگا اور جو کچھ آپ نے بیان
فرمایا وہ سب آپ کے دل خوش کر لینے کی باتین ہین اور ہم بھی آپ کے خوش کرنے
کے لئے لکھتے ہین کہ حضرات شیخین جنگ بدر مین حاضر تھے بدر کی لڑائی ضرور ہوئی
تہی شیخین دنیا مین ضرور پیدا ہوے تھے ~~شیخین دنیا مین ضرور پیدا ہوے تھے~~
پیغمبر صاحب نے دعوی پیغمبری ہی نہین کیا تہا وہ پیغمبر برحق تھے ذرا آپ انہین
حضرت کی پیغمبری یہود و نصارا کے روبرو ثابت کر دیجئے تو ہم جانین اور جب
منکرون کے روبرو ایک بھی نہین چلتے تو آپ ہمین کہین جنگ بدر کے گناہون
کی معافی کبہی احد کے فرار کا عفو کہین جناب امیر علیہ السّلام کے انکار امامت کو
فسق مین داخل کر کے فضایل شیخین کیونکر باور کرایا چاہتے ہین اور اونکے حرکات
مابعد انتقال رسول ایزد متعال پر پردہ ڈلوایا چاہتے ہین خیر اب اوسکو سنئے
اعلموا ما شئتم فقد غفرت لکم کی نسبت جناب رضوان مآب
نے فرمایا ہے سوال در تفسیر خلاصۃ المنہج در سورۂ ممتحنہ مسطور ہے حاطب ابن
ابی بلتعہ مسطور است کہ در سال ہشتم از ہجرت کہ بعد از دو سال بودہ از مراجعت
بدر حضرت رسالت بطریق اخفا عزیمت مکہ داشت سارہ کنیز عمرو بن صیفی بن
ہشام در مکہ مغنیہ و نایحہ بود از مکہ مدینہ آمد رسول از و استفسار کرد کہ بجہت
اسلام آوردن باینجانب آمدۂ گفتہ نہ فرمود کہ بجہت مہاجرت آمدہ گفت نہ بلکہ
آمدہ ام تا مرا طعام و لباس و ہدیہ و باز بمکہ رجوع کنم رسول فرمود چرا از اہل مکہ
طعام نہ طلبیدی گفت بعد از واقعہ بدر ایشے تغنا و نوحہ من توجہ نہ کردہ و صلہ بمن
ندادہ رسول فرزندان عبد المطلب را گفت کہ دیرا چیزے بدہید ایشان ویرا
جامہ و دینار ورآو ورا جلہ دادند پس نزدیک حاطب بن ابی بلتعہ آمد و از وے چیزے

طلبید او نامه نوشت باهل مکه بدین مضمون که این نامه ایست از حاطب بن ابی
بلتعه سوی مکه بدانید که رسول خدا قصد شما دارد پس اسلحه را بپیرجود کنید و آماده
قتال باشید نامه را بوی داد و ده دینار و بروایتی ده درم باو عطا کرد و بردی
در وپوشانید و گفت این نامه را باهل مکه رسان ساره نامه را بستد و در میان
موی سر خود پنهان کرد و روی بمکه نهاد جبرئیل حضرت رسول را ازین قضیه خبر
داد آن حضرت امیر المومنینؑ را با طلحه و زبیر و عمار و مقداد و عثمان و عمر را امر کرد
که براه مکه متوجه شوید و در روضه خاخ زنی را یابید نامه داشته باشد تا باهل مکه رساند
و آن نامه متضمن اعلام اهل مکه باشد از قصد ما پایان جانب انرا بستانید و بیارید
ایشان حسب الامر عمل نموده سوار شده بآن موضع رفتند و آن زن را انجا
یافتند پس قصد رجوع کردند امیر المومنین علی فرمودند که بخدا سوگند که هرگز پیغمبر خدا
دروغ نگفته و انچه فرموده به اخبار جبرئیلؑ بوده پس شمشیر را از غلاف برکشید و
نزد وے رفت و گفت مرا می شناسی بخدا سوگند اگر نامه ندهی گردنت بزنم زن
بترسید و گفت زنهار یا ابن ابیطالبؑ روے بگردان تا من نامه را بتو دهم پس
موی سر خود را بگشود و نامه را از آن بیرون آورده بآنحضرت داد حضرت آن نامه
را نزد رسول خدا برد مرویست که در روز فتح مکه همه مکیان را امان داد الا چهار
زن و ساره از ایشان بود القصه رسول بر منبر رفت و خطبه بخواند و گفت
یکی از شما نامه باهل مکه نوشته تا ایشان را از قصد ما آگاه کند اگر برخیزد با آن
معترف شود فهو المراد و الا او را رسوا کنیم دو نوبت اعاده فرمود کسے جواب نداد
نوبت سیوم حاطب برخاست و گفت یا رسول الله منم صاحب نامه و خدای
داناست که بعد از اسلام نفاق نه ورزیده ام و از دین اسلام برنگشته ام
و مرا در انجا قبیله و عشیره نیست تا حمایت من کنند بلکه انجا غریب افتاده ام

خواستیم تا ملاحظہ آن کردہ رعایت من کنند و خاطر جوئی اہل من نمایند کہ آنجا ردیم واگر
نہ من از سر یقین می دانم غضب خدا بر ایشان نازل خواہد شد و این نامہ فائدہ
بر ایشان نخواہد داد پیغمبر خدا تصدیق او نمودہ عذر او را قبول فرمود عمر خطاب
برخاست و گفت یا رسول اللہ بفرما تا گردن این منافق بزنم رسول فرمود او از
اہل بدر ست و خدا تعالے بدریان را وعدہ مغفرت دادہ و ایشان را بخطاب
مستطاب اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ نوازش فرمودہ امید
ہست کہ باب مغفرت نامہ سیاہ او را بشوید انتہیٰ کلامہ بلفظہ پس بنابراین روایت
حال اصحاب ثلاثہ و اضراب شان چہ باشد جواب اصل این روایت در کتب
اہل سنت موجود ست و صاحب خلاصۃ المنہج این روایت را مستند بکتب شیعہ
نکردہ ست از کجا کہ از اہلسنت نقل نکردہ باشد و اگر قطع نظر ازین نمودہ شود
پس نیست این روایت مگر از جملہ اخبار احاد و معارض ادلہ قطعیہ نمی تواند
شد و بر تقدیر تنزل چون ظاہر این روایت بطور فرقہ اباحیہ دلالت میکند
بر نیکہ حکیم علی الاطلاق عنان بدریان نمودہ کہ ہرچہ خواستہ باشند بکنند و
ہر کفر و زندقہ کہ باشد بعمل آرند پس این چنین روایات را کہ دلالت بر اغرا
بقبیح دارد فریقین باید باول دانند و عموم آنرا تخصیص سازند چنانچہ مشہور ست
ما من عام الا وقد خص عجب ست از صاحب تحفہ کہ عموم بعض اخبار احاد را
مناط طعن و مدار تشنیع دانستہ بکلمات فرخرفہ متفوہ گشتہ حیث قال ہفوہ
یازدہم آنکہ گویند کہ حق تعالے کرام کاتبین را فرمودہ کہ تا سہ روز از قتل عمر قلم
را از جمیع خلایق بردارند و ہیچ گناہ بر کسی نہ نویسند رواہ علی بن سطا ہرا و اسطے
عن احمد بن اسحق القمی عن العسکری علیہ السلام عن النبی صلی اللہ
علیہ والہ فیما حکاہ عن ربہ عزوجل و این روایت صریح افترا و کذب است

زیراکہ مخالف اصول شریعت است و مکذب متواترات بیانش آنکہ اگر فرض کنیم کہ شخصے
در اول روز قبل عمر سجد بلوغ رسیدہ و درین سہ روز بت پرستی و با خواہر و مادر خود
زنا کرد و سب علی الطریق وظیفہ آغاز نمودہ سرقہ و شرب خمر و لواطہ و قتل و جمیع کبایر
را ارتکاب نمود و در آخر روز سوم مرد باید کہ بغیر حساب بہ بہشت در آید و بطلانہ لایخفی
علی احد من اہل الدین والعقل انتہی اگر یکے از شیعیان در مقابل کلام این سرکردہ
سنیان بگوید کہ ظاہر روایت حاطب ابن بلتعہ مخالف اصول شریعت و مکذب
متواترات چہ اگر فرض کنیم کہ یکے از حضرات خلفای ثلثہ و نظرای شان از روز بدر تا
انتہاے عمر بت پرستی و با خواہر و مادر خود زنا میکرد و کلمات سوء ادب نسبت بجناب
رسالت مآب العیاذ باللہ لطریق وظیفہ آغاز نمودہ سرقہ و شرب خمر و لواطہ و قتل و
جمیع کبایر را ارتکاب می نمود و درینحال می مرد میبایست کہ بمفاد اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لکم در حال طاعت می مرد و بغیر حساب داخل بہشت می شد و بطلانہ
لایخفی علی احد من اہل الدین والعقل جوابش چہ خواہند داد و فما ہو جوابہم فہو جوابنا باز
رجوع میکنم بطرف اصل مطلب و میگویم کہ احادیث بسیار و اخبار بے شمار در رسانید
فریقین واقع است کہ دلالت بعمومہا بر تحقق مغفرت و تحتم دخول بادنی عملی از اعمال
خیر میکند و کسے از فریقین آنرا بر عموم آن نمی گذارد و بلکہ برای آن محققات و شرایط
تمرا می دہد چہ نظر بر ہیچ حدیثی بانفرادہ نمی شاید نظر مجموع ادلہ و احادیث می باید
چہ میان احادیث عام است و خاص مطلق و مقید و مجمل و مبین تا وقتیکہ ہمہ آنرا پیش
نظر ندارند چگونہ بمطلوب شارع دامی توانند رسید اخرج ابوداؤد والنسائی
قال سمعت رسول اللہ یقول یعجب ربک من راعی غنم فی راس شظیۃ
الجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عزوجل انظر الی عبدی
ھذا یؤذن ویقیم الصلوۃ یخاف منی فقد غفرت بعدی

وادخله الجنة و این حدیث چنانچه می بینی دلالت صریحه دارد برینکه اذان و
نماز کذائی باعث مغفرت و دخول جنت ست کائنا ما کان پس لازم می آید که
اگر چه ذنوب ثقلین بجا آرد بموجب حدیث مذکور مصداق مغفرت لعبده و ادخله
الجنة بوده باشد و صیغه ماضی در چنین مقام دلالت بر وقوع حتمی مغفرت و دخول
جنت دارد کما قالوا فی قوله فی اهل بدر فقد غفرت لکم و فی جامع الاصول
نقلا عن صحیح مسلم فی حدیث انه قال النبی یا ابا هریرة واعطانی نعلیه
فقال اذهب بنعلی هاتین فمن لقیت من وراء هذا الحائط یشهد
ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة وکان اول من
لقیت عمر فقال ما هاتان النعلان یا ابا هریرة قلت هاتان
نعلا رسول الله بعثنی بهما من لقیت یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا
بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بین ثدیی فخررت لاستی
فقال ارجع یا ابا هریرة فرجعت الی رسول الله فاجهشت بالبکاء
ورکبنی عمر فاذا هو علی اثری فقال رسول الله ما لك یا ابا هریرة
قلت لقیت عمر فاخبرته بالذی بعثتنی به فضرب بین ثدیی ضربة
خررت لاستی الی آخر الحدیث پس بنابر عموم روایت لازم می آید که کافه خلق
الله که متفوه بکلمه توحید شوند از اهل جنت باشند خواه بدریین باشند خواه
غیر ایشان پس وجه تخصیص مغفوریت باهل بدر چه باشد خلاصه اینکه مغفرت محدودین
و نجات ایشان مشروط ست بایمان و حسن خاتمه و چون تحقیق این هر دو امر در اصحاب
ثلثه ممنوع ست پس روایت مذکوره نفعی بحال ایشان نخواهد بخشید روی صاحب
تیسیر الاصول فی الفصل الثانی من کتاب الجهاد عن ابی النضر قال
مر النبی بشهداء احد فقال هؤلاء اشهد علیهم فقال ابو بکر السنا باخوانهم

یارسول اللہ اسلمنا کما اسلموا وجاھدنا کما جاھدوا فقال بلی ولاکن لاادری ماتحدثون بعدی فبکی ابوبکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک

واین روایت را صاحب جامع الاصول نیز از موطا آورده و ہرگاه جناب رسالت مآب صلعم در حق شیخ بکری بدری چنین کلامی وچنین خطابی تکلم شده باشند دیگر افتخار برای اہل بدر بر روایت مذکوره چه گنجایش دارد و شیخ عبدالحق دہلوی در جذب القلوب وترجمه بعض روایات احد چنین نوشته ولعد آن جای دیگر بر سر شہدای احد ایستاده فرمود اینها اصحاب من اند که روز قیامت برایشان گواہم وحیم ابوبکر صدیق گفت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مانند اصحاب توایم فرمود بلی شما اصحاب منید ولیکن ندانم که شما بعد از من چه کنید ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند وازینجا که ظاہر حدیث حاطب بر مذہب ہیچ یک از فرق اسلامیه منطبق نمی شود اہل سنت نیز باوصف افتخار شان باین حدیث که آنرا حجت قطعیه مغفرت اہل بدر می نیدارند در تفسیر وبیان مضامین آن دست وپا شل ناقه عشوا زده کلمات مضطربه نوشته اند که در حقیقت نفی بحال شان نمی بخشد قال الطیبی فی شرح المشکوٰۃ قوله قد غفرت لکم ھذا فی الاخرۃ واما فی الدنیا فلو توجه علی احد منھم حد او غیرہ اقیم علیہ واقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی مسطح حد القریۃ وکان بدریا انتھی

ازینجا معلوم شد که اعملوا ماشئتم بر عموم خود باقی نیست چه اگر مراد آن می بود که جمیع اعمال شان شایسته است وہرچه خواہند بکنند از جانب جناب باری جای مواخذه وشکایت نخواہد بود چگونه در مواخذه اعمال قبیحه در حد وتعذیر از جانب بشیر ونذیر گرفتاری شدند وہمچنین عموم قد غفرت لکم بر تقدیر فرض شمول آن امور مستقبله را بر عموم خود باقی نماند واہل سنت را ضرورت تخصیص باخرت بہم رسید پس ہرگاه معنی ظاہری این کلام باجماع اہل اسلام مراد نباشد ونوبت به تخصیص وصرف

ظاہر رسد چون باب تقدیر و تاویل وسیع است اگر شیعیان نیز تخصیص آن بصورت حسن خاتمہ نمایند گنجائش خواہد داشت کہ تخصیصے از تخصیص اولی نیست ثم قال و فعل حاطب کان کبیرۃ قطعاً لانہ یتضمن ایذاء النبی صلی اللہ علیہ و آلہ لقولہ ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ انتہی مخفی نماند کہ کلام این حاطب اللیل صریح است در انکہ فعل حاطب کبیرہ بود پس احتمال رفع قلم از اہل بدر از میان بدر رفت و عصیان شان ثابت گشت باقی ماند مغفوریت گناہان شان پس اولا لا نسلم کہ غفرت لکم دلالت بر مغفرت اعمال مستقبلہ دارد چہ آن صیغہ ماضی است و ماضی حقیقت است در زمان گذشتہ پس حمل آن بر آیندہ خلاف حقیقت خواہد بود و لا بد لصرف الکلام عن الظاہر من دلیل باہر و لو تنزلنا من ذلک فنقول ظاہر مغفرت بعمومہا شامل مغفرت دنیا و آخرت است و انتفای ان در دنیا کہ بشہادت شارح محقق گشت باقی ماند مغفرت آخرت و چون ان الذین یوذون الایۃ محتوی است بر قول او تعالی لعنہم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ پس بہمان دلیلی کہ شارح عصیان شان در دار دنیا باثبات رسانیدہ مغفرت اخرویہ شان نیز منتفی خواہد شد لان قولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ تصریح فی طردہم و لعنہم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ سواء فلا وجہ للحکم بالمغفرۃ الاخرویۃ و لعلہ انما ترک عجز الایۃ بعجزہ عن جواب عجزہا و تستراعما یلزمہ ما یرید الہرب و دیگر مقام تعجب است کہ شارح از شرح فقرہ اعملوا ما شئتم بالکلیہ اعراض نمودہ و از بیان حقیقت حال چشم پوشی کردہ حال انکہ فقرہ مذکورہ محل اشکال و محط قیل و قال است قال العسقلانی و قد استشکل قولہ اعملوا ما شئتم فان ظاہرہ انہ للاباحۃ و ہو خلاف عقد الشرع و اجیب بانہ اخبار عن الماضی ای کل عمل کان لکم فہو مغفور قال و یؤیدہ انہ لو کان لما یستقبلونہ من العمل لم یقع

بلفظ الماضی ویقال ساغفرہ لکم وتعقب بانہ لو کان للماضی لما حسن الاستدلال
بہ فی قصۃ حاطب الی اخرہ وقیل ان صیغۃ الامر فی قولہ اعملوا للتشریف والتکریم
فالمراد عدم المواخذہ بما یصدر منہم بعد ذالک وانہم حضوا بذالک لما
حصلت لہم من الحالۃ العظیمۃ التی اقتضت مغفرۃ ذنوبہم سابقۃ وتاھلوا
لان یغفر اللہ لہم الذنوب اللاحقۃ ان وقعت ای کلما عملتموہ بعد
ھذہ الواقعۃ من ای عمل کان فہو مغفور وقیل ھی بشارۃ بعدم وقوع
الذنوب منہم وفیہ نظر ظاہر لما سیاتی فی قصۃ قدامۃ بن مظعون حین شرب
الخمر فی ایام عمر فحدہ بسبب ذالک فرای عمر فی المنام من یامرہ بمصالحتہ وکان
قدامۃ بدریا قال والذی یفہم من سیاق القصۃ الاحتمال الثانی قال
واتفقوا علی ان البشارۃ المذکورۃ فیما یتعلق باحکام الاخرۃ لا باحکام الدنیا
من اقامۃ الحدود وغیرہا درینجا دست و پازدن حضرات اہل سنت را بنظر
تعمق باید دید استدلال ایشان را بر قطعیت نجات بدریین باوصف تطرق
چندین احتمالات در لفظ حدیث بنظر انصاف باید سنجید احتمال اول کہ مقبول ابن جوزی
ست کما یظہر من کلامہ فی موضع اخر اگرچہ از دایرہ وسیعہ اباحت بدریین را برون
لیکن نفی بجال اہل بدر نمی بخشد و حال استقبال ازان سرین تقدیر مطلقا استفاد
نمی شود پس بر قول ابن جوزی استدلال باین حدیث بر نجات اہل بدر ہرگز نمی
شاید و احتمال ثالث راجع ست بسوی انکہ حق تعالی ہرگاہ بعلم خود دانست
کہ اہل بدر گناہ نخواہند کرد فرمود اعملوا ما شئتم لانہم لا یعملون الا ما زکی او طاب
وبطلان ھذا الاحتمال ظاہر مما ذکرہ الشارح فی نقض ھذا المقال فعاد
الاشکال و احتمال دوم کہ مسدود ست بقولہ قولہ اعملوا للتشریف اگر مراد ازان محض
تکریم ست گو مواخذہ ذنوب از ایشان باقی ماند باز نفعی بحال شان عاید نمی شود

واگر مراد ازان اینست که تکریم ایشان بر ترک مواخذه است من ای عمل کان کما یدل علیه صریح کلامه فی بیان مرامه پس این خود در معنی اباحت ست زیرا که هرگاه حق تعالی بر جمیع افعال قبیحه که از ایشان صادر شود خواه نسیاناً باشد خواه عمداً وخواه عمل جوارح باشد خواه اعمال قلبیه مواخذه ننماید دیگر در اباحت کرام فرق باقی ماند پس لازم می آید که جمیع محرمات نسبت باهل بدر ماذون فیه باشد وکفر وشرک شان محل مواخذه نباشد ویلزم علی ذالک ترک المواخذة علی النفاق فان عمر بن الخطاب لما قال للنبی اضرب عنق هذا المنافق قال النبی لعل الله اطلع الخ ولعل را در اینجا نسبت به بنی کلمه تحقیق وانسته اند پس بنابر این ظاهر این کلام دلالت خواهد داشت بر ترک مواخذه علی النفاق الذی هو اشد من الکفر ولا یعتقده الا کافر او منافق ونیز این کلام اگر بر عموم خود باقی باشد بمواخذه دنیا و آخرت باید از ایشان ساقط شود وهو مخالف الاجماع الذی صرح به الشارح واگر بر عموم خود باقی نباشد لایق استدلال در محل نزاع نخواهد بود چه هرگاه احتمال تخصیص متطرق شد پس امامیه را میرسد که این را مخصوص بتائبین غیر مصرین سازند ولتذکر حدیثاً رواه البخاری باسناده عن ابی هریرة قال سمعت النبی قال ان عبداً اصاب ذنباً وربما قال اذنب ذنباً فقال رب اذنبت وربما قال اصبت ذنباً فاغفر لی فقال ربه اعلم عبدی ان له رباً یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اصاب ذنباً قال رب اذنبت او اصبت آخر فاغفره فقال اعلم عبدی ان له رباً یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم اذنب ذنباً وربما قال اصاب ذنباً قال رب اصبت او قال اذنبت آخر فاغفره لی فقال اعلم عبدی ان له رباً یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثلثاً فلیعمل ما شاء چه قدر ربانا است این حدیث بحدیث مروی فی شان اهل بدر پس اگر این حدیث دلالت بر

مغفرت مطلقه اخروی از این روایت با وصف چندین تو پشکنی های بندگان دلالت مطلقه بر مغفرت شان
نخواهد داشت ولا یقول به عاقل وكذالك العسقلاني بنفسه اوناقلا عن النووي
قوله اعملوا ما شئتم معناه ما ومت فتنوب پس هر گاه تذنب غفرت لك در اینجا مغفرت على الاطلاق مراد نباشد بلکه مشروط
بتوبه باشد در حدیث اهل بدر چنین خواهد بود که گفته اند یک بام دو هوا اندارد و هر گاه این
را دانستی پس بدانکه بر تقدیر تسلیم این روایت معنی آخر بجای آن محتمل ست که
بران احتمال استدلال اعملوا ما شئتم یکسر ساقط میگردد و آن اینست که اعمال گذشته
شما ای اهل بدر بخشیده شد و مجاهد اینکه در غزوه بدر بعمل آورده دید و بدین سبب پروردگار
رحیم از گناهان گذشته شما در گذشت فاعملوا ما شئتم من الآن من اعمال الخير
یعنی فکر آینده باقی ماند نشود که بعد رهائی از عذاب الهی باز خود را گرفتار بلا سازید
کما ورد فی کثیر من الاخبار فی فضل من اتی بعمل من اعمال الخير فقد غفر الله له
فليستانف العمل وهذا ما قد نبه عليه القاضي نور الله مرقده هر چند این احتمال را
مخالفین بسبب عدم مساعدت ظاهر قصه حاطب با آن انکار خواهند کرد لیکن بعلق
بقصه حاطب صعوبتی ندارد چه کسانیکه حضرت رب العزت از گناهان گذشته
ایشان در گذشته انهارا بمراقبه اعمال شان مامور ساخته باشد از آنها صدور نفاق
شقاق مستبعد می نمود پس اگر حضرت رسالت در دفع توهم عمر درباره نفاق موهوم
حاطب مغفوریت گذاشته بیادش آورده باشد چه عجب خواهد بود ولا یلزم من
ذالك امتناع صدور النفاق منهم فی ما یجب التشبث فی مثل ذالك لا
الاقدام بالحكم بالنفاق على سبيل الحكم مخالفا للتصديق الصادر من النبي بنفاق
حاطب انتهى اب آپ پر اچھی طرح ظاہر ہے کہ اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لكم کی بابت ہم کیا لکھتے ہیں وہی نہ جیسا کہ خود جناب نے صفحہ ۴۹ میں اقرار کیا ہے
بعض حضرات شیعہ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ خدا کسی

وعدہ کرے کہ جو چاہو کرو ہمنے بخش دیا اور اون کے واسطے محرمات کو حلال کر دے
اور بعد اس اقرار کے دو جواب دئی ہین ایک تحقیقی وہ یہہ ہے اللہ اعلم حیث
یجعل رسالتہ کہ خدا کو خوب خبر ہر شخص کی ہے کہ وہ موافق اپنے اور علم تقدیر
کے ہر کام کرتا ہے جب اوسکو اعلی عدیہہ اطمینان تھا تب اوسنے یہہ ارشاد فرمایا
مین عرض کرتا ہون کہ جو کچھ آپ کے قلم سے نکل گیا وہ تو آپ کے نزدیک لوح
محفوظ کا نوشتہ ہے مگر ایسی بات کسی دیندار کے منھ سے نہین نکل سکتی کہ صریحا
یہہ بھی دیکھی کہ عزازیل کیا مرتبہ رکھتا تھا اور انجام اوسکا کیا ہوا ہر گاہ وہ مقرب
الہی تھا تو ضرور وہ آپ سے زیادہ عقیل تھا او گونگا نہ تھا اگر وہ خدا وند کریم سے
عرض کرتا کہ خداوند اتجکو تو خوب ہر شخص کی خبر ہے پس میرے انجام کو کیون
بھولا ہوا تھا جو مجھے مرتبہ دیا تھا اور اب دھتا بتاتا ہے غرضکہ یہہ آپ کا قول نہایت
ہی گناہ آلودہ ہے غور تو کیجئے کہ اگر عمر صاحب نے جناب رسول خدا کو ہلاک
کیا ہوتا یا ابو بکر صاحب نے جناب رسول خدا کو زہر دیا ہوتا تو بھی آپ کیا
یہہ ہی جواب دیتے اعملوما شئتم سوا اسکے اہل سنت کو اعتقاد ہے
کہ جو لا الہ الا اللہ کہے گا وہ داخل جنت ہوگا تو مین پوچھتا ہون کہ جو
محمد رسول اللہ نہ کہے گا اور اعتقاد برسالت رکھیگا اوسکو بھی آپ بہشت
مین لیجائینگے وحالانکہ خلاف اپنے اعتقاد کے صفحہ ۵ سطر ۸ مین قید اقرار
نبوت کی بھی لگا دی پس شیعہ کیون قصور وار ٹھہرائے جاتے ہین اور
اگر شان شیطان سے اطمینان نہو تو اسپر غور کیا ہوتا کہ حضرت آدم کے
انجام سے بھی خدا ناواقف تھا جو پہلے مسجود ملایک کیا اور جب اونسے ترک
اولی پایا تو بہشت سے نکالا اور برسون رُلایا حضرت اللہ اللہ کیجئے
اور ایسے خرافات باتون سے دل خوش نہ کیجئے عذاب الہی کو آسان نہ

جاتے اگر یہہ خیال پیرا ہوں حال ہو کہ مین نے بہت دور کی سند پیش کین تو لیجیے اب اھل بدر کا خاص حال سنئے کہ مسطح اور حسان بن ثابت اہل بدر سے تھے یا نہین اور اگر تھے تو خود جناب رسول خدا نے اونپر حد قذف جاری کی ہے یا نہین پھر یہہ بھی دیکھیے کہ کعب ابن مالک و مرارہ بن ربیع و ہلال بن امیہ مین دو شریک جنگ بدر تھے اور وہ جنگ تبوک سے پہلو تہی کر گئے تو اونکی سزا پچاس روز تک اخراج کے حضور رسول اللہ صلعم نے پائے یا نہین اور اونکی حق مین آیہ وعلی الثلثة الذین خلفوا ضاقت علیہم الارض کے صادر ہوئی یا نہین اگر انکار فرمائی گا تو نہین چلنے کا اسواسطہ کہ تیسرا الاصول کے صفحہ ۶۲ مین تفصیل کے ساتھہ ہے مندرج ہے اب فرمائی کہ اب بھی آپ خدا کو الزام دینگے کہ اوسنے سمجھ بوجھ کے بدریون کو سند اعملوا ما شئتم دی ہے نعوذ باللہ من هفواتهم آیات بینات ز ز الفاظ اور جواب الزامی یہہ ہے صفحہ ۴۹ سطر ۲۲ تا الفاظ گذر گئی ہو گی بخش دیگا صفحہ ۵۰ سطر ۹ —

آیت اخری — حضرت ہان ہم یہہ کہتے ہین اور ڈنکہ بجا کے کہتے ہین کہ دوستی علی علیہ السلام کے مقابلہ مین کسی گناہ کی پرسش نہین ہے شعر

معافی دار جنت ہین ہمارا نام لکھا ہے ٭ قبالہ مین سجل مین خط مین پروانہ مین فتر مین ٭ اور آپ کو کسی قول کی سند لانے کی مطلق حاجت نہین ہے اور جن الزام سے آپ ہم کو خایف کرنا چاہتے ہین اوس سے بھی ہم بے پروا ای محض ہین اور صاف صاف بلا لاف و گزاف ہم صدق دل سے اس کے معتقد ہین بولا سے علی علیہ السلام کہ اگر خدانخواستہ بقول آپ کے ہم گناہ کرتے ہین تو باشد اور رہے لگے ہاتھہ آپ کو یاد دلا دیتے ہین کہ آپ کے مذہب کے موافق اثنا عشر حدیث مین جو پکارتے ہین علی قسیم الجنة والنار

اور گیارہ حدیث آپ کے مذہب کی مسلمہ کہہ رہی ہین علی لواء الحمد و ولی
الحوض اور آٹھہ حدیث گواہی دیتی ہین کہ بغیر واسطہ علی علیہ السلام کے کوئی
صراط سے نہ گذر سکے گا نہ بہشت مین داخل ہوگا اگر آپ کو اون حدیثون
کے ملاحظہ کا شوق ہو تو غایۃ المرام سے سبق لیکر ملاحظہ فرمائی اور خوب
سوچ لیجئے کہ بلا دوستی علی اگر آپ خیال کرتے ہین کہ یار غار یا فاروق مدار
یا اون کے ساتھی حضار جنگ بدر یا کسی اور نیک کردار کی محنت کا فائدہ
اوٹھائین تو صرف یہہ خیالی پلاؤ ہے بلا سکے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام سے ولا ہو جناب رسول خدا کی ولا سے وہ محروم ہین گھر چھوڑنے
ہجرت کرنے عزیزون قریبون سے قطع علاقہ کرنے اپنے مال دولت
لٹانے اپنی جان و مال کو خدا کی راہ مین نثار کرنے اور اپنے بھائی بندون کی
قتل پر مستعد ہونے اور اون کے مارنے مین بمقابلہ محبت خدا کے کچھہ بھی
نہ جھکنے سے سر مو نفع نہین ہونیکا اور جسطرح تیغ سے یکی مومن کی سارے
نیکیان جہاد و عبادت اور سخاوت و عنایت وغیرہ قتل عمد مومن سے ضایع
اور برباد ہو کر اسکو الیق جہنم کر دیتے ہین اونکا بھی ہمارے اعتقاد مین یہی
ہی ہونا ہے چاہو آپ کے اعتقاد مین اسکی برعکس ہی کیون نہو اور جیسا خارجی جناب
امیر علیہ السلام کو سمجھتے ہین ویسا ہی آپ جانتے سمجھہ لین ہان اگر یہہ آپ فرمائین
ع بد ان را بہ نیکان ببخشد کریم ؎ تو ہمکو عذر نہین ہے حق تعالے غفور الرحیم
ہے اور جناب امیر علیہ السلام کا دریاے رحم و کرم بے پایان سے عدالت
اور بخشش مین فرق زمین و آسمان ہے پس اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و الہ و ابن عمہ و وصیہ شفیع ہون جسکی امید ہم کو نہین تو خیر ہم بھی اپنے
آقا کے ساتھی ہین جو مرضی ہو مگر چاہو آپ جس لطافت اور بلاغت سے

فرمائین یہہ کوئی نہین سنیگا کہ فرشتے حضرات ثلثہ کی مدد کو آئے تھے بھلا ایسا
بھی کہین ہوسکتا ہے کہ مشرکین کی مدد کیواسطے کیبلی سپاہ آوے ای
حضرت ملایک کو خدا تعالے نے اپنے پیغمبر کی مدد کو بھجوایا تہا —

آیات بینات از الفاظ پس جب ایسے سردار اور دین دنیا کے بادشاہ
صفحہ ۵۰ سطر ۹ تا الفاظ سیت ہین ہو کیون نہین سمجھتے صفحہ ۵۱ سطر ۱۱ —

آیت آخری جناب ہم سارے مدارج اور لشکر اور تمندار و جمعدار کے جانتے
ہین اور ہر ایک کی بہادری اور جانبازی کے انعام کا اندازہ بھی خوب کہہ سکتے
ہین مگر آپ نے تو دیکھا ہوگا کہ جن سپاہی اور رسالدار اور جمعدار و صوبیدار
نے کابل اور پنجاب کی لڑائیون مین جان جوکہم کی تہی اور دل کہول کر لڑے
تہے کیسے کیسے تمغے پائے تہے کہ سارا اونکا سینہ اونسے ڈہنکا ہوا تہا مگر جب
وہی بے ایمان سنہ ۵۷ع مین اپنے محسن اور آقا سے پہرے تو کتے کی موت مری
اور جو پکڑے گئے وہ ڈیڑہ ہاتھ کی رسی مین لٹکاوے گئے براہ مہربانی مشرکین امامت
اور اصل بغاوت کا اونہین پر قیاس فرما لیجیے ہمکو اور کہنے کی ضرورت نہین ہے —

آیات بینات از الفاظ دیکھو حدیث شریف مین آیا ہے صفحہ ۵۱ سطر ۱۱
تا الفاظ ہمان روز کریم بر تو نشت صفحہ ۵۲ سطر ۱۱ —

آیت آخری — جناب والا ہم کو کسی حدیث کے حوالہ کی کچھ حاجت نہین ہے
ہم خود رحمت ارحم الراحمین کی وسعت کو جانتے ہین اور سمجھتے ہین اور اسکو
غفور الرحیم کہتے ہین مگر آپ کیطرح ہم ہول یقین ہی نہین ہین ہم اوس قواعد
اور قوانین مقررہ حق تعالے کی جو ہم کو حضرت خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پہونچے پابند ہین اور جنکے افعال و اعتقاد شریعت حقہ کے بموجب
پاتے ہین اونسے وعدہ الٰہی کو متعلق جانتے ہین اور جن کے شعار و اطوار

کو خلاف یقین کرتے ہین اونکی نسبت مواعید حضرت ایزد قہار کو متعلق جانتے
ہین اگر ہم ایسا نکرین تو پھر ہمکو پابندی دین حق کی حاجت کیا ہے حق تعالے
جو رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین پس اوسکی رحمت عام اور پرورش تام
کو جو کفار اور فساق اور مسلمانون پر یکسان ساری جہانین دیکھتے ہین اوسی کو
دار عقبا مین بھی یقین کرکے مستغنی ہوجائین اور دین اسلام سے مستغنی آپ
کو اختیار ہے کہ جیسا آپ خیال کرتے ہین سمجھتے رہین ہم نے آپکے ساری اوراق
کو بار بار پڑہا ہے اور بجز لسانی کے اونمین کچھہ نہین پایا اور خیالی طومار کے
سوا کچھہ نہ دیکھا آپ اپنے خیالون کو طرح طرح کے سانچون مین ڈہالنے
کی کوشش کرتے ہین غلط کو صحیح باور کراتے ہین آپ کو اچھی مہارت ہے؛
چشم بد دور کہ خوش بیانی داری؛ مگر وہ خوش بیانی صاحبان عقل اور
امتیاز کی نگاہون مین مطلق وقعت نہین رکھتے آپ نے جو کچھہ امداد کی جہاد
حضرات شیخین بیان فرمائے اوسکے ملمع کاری مین کھول چکا ہون اگرچہ جی چاہے
پھر پڑہ لیجئے حیف ہے کہ کسیکے قول کو شیخین کے حوالہ کرکے ہمین سنانے
اور جوابات ایکدفعہ آپ کہہ چکے ہین اوسی سے آپ کو عشق ہوجاتا ہے
اور اوسی کی بیان مٹہو کیطرح رٹ لگا دیتے ہین جی ہان جسطرح حضرت
صدیق کے زبان سے موافق آپ نے قطعہ ٹہرایا ہے اوس سے بھی پڑہکر جناب
صدیق نے فرمایا ہوگا مگر افسوس کہ جو کچھہ اونہون نے فرمایا ہو اور جسکو صحیح
باور کرایا ہو اوسکا ثبات اور قرار اوتنا ہی تہا جتنا حباب کا ہوتا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت احتضار ہی مین سب کو پس پشت ڈال
دیا ہم اور دیکھنے والے زیادہ خوش ہوتے اگر آپ کسی تاریخ سے
یا کسی ناظم سے دکھلاتے کہ آپکے حضرات شیخین نے فلان غزوہ مین یہہ بہادری

کی فلان کافر سے ہم نبرد ہوئے یون تلوار چلائی تا معترضون کا یہہ قول
بھگوڑون کے سدا رہتے تھے آگے نہ پیچھے پڑتا مگر حضرت عمر کے بابت جوآپ
نے مرزا رفیع باذل کی شعر کو تحریف دی اور سنئے حضرت عمر کو واقعی خوب بنایا
وزان پس عمر نیز مو کرد رست اسکے یہہ معنی آپ نے نما لبا لئے ہیون گے
کہ حضرت ابوبکر کی تقریر سنکر حضرت عمر کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کیونکہ
سوا اس کے اور معنی مو راست کردن کے میری توسمجھہ مین نہین آتے —
آیات بینات از الفاظ پس جب اون اہل بدر کے شوق اور محبت صفحہ
۵۲ سطر ۱۰ تا الفاظ اون کے معایب کو تلاش کرتے ہو صفحہ ۵۲ سطر ۱
آیت آخری اعملوا ما شئتم کے تمغہ سے ہمکو تو انکار ہی نہین جو
بار بار بصد تکرار ارشاد ہوتا ہے اور جو کچھہ مہاجرین و انصار کے حق مین قرآن
مجید گواہی دیتا ہے اوسکو ہم کب نہین مانتے مگر وہ سب آیات اور فضائل
مصرحہ آیات ہم اونکی شان مین جانتے ہین جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا چنانچہ آپ
بھی اسکو اچھی طرح مانتے ہین مگر پھیر اوسی کو دوہراتے ہین ہم کو اسکا خوب
یقین ہے کہ آپ کا بھی دل اسکو قبول نکرتا ہوگا کہ اعملوا ما شئتم سے
یہان تک مطلق العنانی شرکار جنگ بدر کو ہوگئی تھی کہ جسکو چاہین مار ڈالین
جس سے چاہین زنا کرین اور ایسی ہی معاصی کے مرتکب ہون مگر چونکہ
سخن پروری ہے اور اپنے اسلاف کی طرفداری اور کھلے ہوئے الزامون
پر خاک ڈالنا اسلئے آپ جو چاہتے ہین منہہ سے کہدیتے ہین مگر ظاہر ہے
کہ یہہ یہات تاویلات سے نہین ہٹ سکتے سنئے جناب جن آیات کا آپنے
حوالہ دیا وہ حق ہین اور اون کے سوا اور بھی آیات ہین اور صحابہ تو صاحب
مرتبہ تھے حقتعالے اپنے مومنین کے بھی حق مین بکمال مرحمت جابجا وعدہ فرمائی

ہین پس ہر ایک مومن حق تعالے کے وعدون مرحمت پر یقین رکھتا ہے
لیکن اگر آپ یہہ سمجہہ ہین کہ نمایشی مسلمان بھی آیات رحمت مین داخل ہو سکتے
ہین تو ہم آپ کو باز نہین رکہہ سکتے اور جو بات سمجہنے کا قصد ہی نکرے اوس کے
حق مین بجز اسکے کہ ع مدعی گر نکند فہم سخن گو سر و خشت * کیا کہین ہین یو پہنچتا ہون
کہ جس طرح آپ نے بے دھڑک اعملوا ما شئتم کو تمغہ خوشخبری
پہنا کے اور آیات فضایل صحابہ کو یاد کرکے اون سب کو جنہون نے بعد رسول
افعال خود غرضی کرکے ظلم و جبر اہلبیت اطہار پر کئے مومن ٹھہراتے ہین اور
اعملوا ما شئتم سے یہہ باور کرتے ہین کہ جو جنگ بدر مین شریک تھے
وہ سیدہے بہشتی ہین تو ہین باوصف اس کے کہ اسکے پہلے خاص شرکاء
اہل بدر پر گناہون اور قصور کا صدور اور سزا پانی بیان کر چکا ہون
پہر ہین دلیلون سے آپ کے دعوی کو باطل کرتا ہون اول تو یہہ ہے
کہ اگر اعملوا ما شئتم کی یہہ مراد تھی کہ اہل بدر جو چاہین کرین تو حضرت
عمر نے حاطب ابن بلتعہ کا جو شریک جنگ بدر تہا مارڈالنے کا کیون قصد
کیا غور تو فرمائی کہ آپ تو اتنے عرصہ گذرے ہوئے پر قیاس جماتے
ہین اور حضرت عمر کو تو تمغہ اعملوا ما شئتم مل چکا تہا وہ کیونکر ناواقف
ہوتے پس ظاہر ہے کہ اوس تمغہ کی مراد وہ نہین ہے جو آپ سمجہتے ہین اگر
یہہ فرمائی کہ حضرت عمر یا کسی کو اوسوقت تک کہ حاطب پکڑا گیا تمغہ مذکور
نہین ملا تہا تو دوسری دلیل حاضر ہے بعد گرفتاری و رہائی حاطب تو سب
کے سینون پر تمغے اعملوا ما شئتم لٹک گئے تھے اور سب مطلع
ہو گئے تھے مغیرہ بن سعید جوے ۳۰۱ حاضرین جنگ بدر مین شمار ہے پہر
زنا گرفتار ہوا حضرت عمر نے بھی کہکر کہ یہہ تمغہ اعملوا ما شئتم کا رکھتا ہے

کیون نہ رہا کیا کسواسطے تحقیقات جرم کی کرکے بری کیا اگر یہہ بات بنائی
جاوے کہ تحقیق کے بعد باعزت بری کرنا مقصود تہا تا یہہ بہی دنیا مین مشہور
ہو کہ جنکو اعملوا ما شئتم کا تمغہ ملا تہا اونسے سرزد ہونا زنا کا امکان سے
باہر ہے تو ہم یہہ کہین گے کہ آپ خود ہی یہہ فرماتے ہین کہ شرکا جنگ بدر
کو خدا نے جانچ کے خود مختار کیا تہا اور جب خدا نے خود جانچ لیا تہا تو اب
بین الاقران تحقیقات کی کیا ضرورت ہی تہی تیسرے حجت یہہ ہے کہ جب
حضرت ابو بکر شریک جنگ بدر تہے تو اونہون نے جناب رسول خدا سے
انہی بابت کیون سوال کیا تہا اور جواب پایا کہ تم کیا جانو کیا احداث کروگے
اور یہہ جواب پاکر باوجودیکہ تمغہ اعملوا ما شئتم پہنے ہتے کیون روئے
اگر اس سوال و جواب کو دیکہنا ہو اور کتابون کی تلاش مین دقت ہو تو
ترجمہ جذب القلوب شاہ عبد الحق کا جو مطبع منشی نول کشور لکہنو مین چہپا ہے
موجود ہے اوس کے صفحہ ۹۳ اور ۲۴ کو ملاحظہ فرمائی یا رد الایالہ مین دیکہہ
لیجئے پس آپکا یہہ فرمانا بہی کہ بدریون پر حق تعالے کو اطمینان تہا کہ گناہ
نکرینگے صریحًا باطل ہو گیا اور شبہہ نہین رہا کہ حضور کو قول عسقلانی سے پوری
ندامت ہوگی جس مین تصریح ہے کہ بعد حضرت عمر قدامہ بن مظعون بدری شراب
نوشی مین مطعون ہی نہین ہوا بلکہ اوسنے شراب پی ہان یہہ بات اور ہے
کہ آپ کہہ دین کہ قدامہ کے بہکنے مین ویسی ہی غلطی ہو گئی جیسی حق تعالے سے
شیطان کے بہکانے مین ہوئی تہی نعوذ باللہ حضور ایسی بے سرو پا گفتگو سے
باز آئیے اگر آپ سے یہود و نصاریٰ اس آیت کو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سپارہ ۶ رکوع ۱۴

پیش کرکے عرض کرین کہ جناب ہم خدا اور قیامت پر ایمان لائے ہین اور
عمل نیک کرتے ہین گو آپ کے پیغمبر صاحب کو پیغمبر نہین مانتے تو ہم بہشت
مین کیون نہ جائین گے تو معلوم نہین کہ آپ کیا فرمائین اور نہ معلوم کیا بات
بنائین مگر ہمسے جو وہ پوچھین تو ہم بالضرور یہہ کہین گے کہ آپ بیسے اسلئے کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان لائین نجات نہ پائین گے
پس آپ کی یہہ گھیر گھار بیکار ہے کہ حضرات ثلاثہ پہلے تو ایمان دار تھے
اور جب وہ ابتدا اگر ایماندار تھے اور صحابہ رسول اللہ اور اونکی ایمان کی حالت
مین حق تعالے نے صحابہ نبوی کی شان مین آیات فضایل نازل فرمائین
تو وہ تینون صاحب بدرجہ اولی داخل ہوگئے اور جب داخل ہوگئے
تو چاہو جو اونہون نے کیا ہو وہ اعملوا ما شئتم کے تمغہ سے معاف
ہے اور ہرگز فضایل سے وہ خارج نہین ہو سکتے تو ع کاندرین طغرا
نشان حسبۃ للہ نیست ؎ کوئی ذی عقل ایماندار چاہو کسی دین اور مذہب
کا پیرو ہو اسکو نہین مانیگا کہ چاہو کوئی ہو اور پہلے کیا ہی دین دار رہا ہو
مگر جب آخر مین بے ایمان ہو گیا تو اوسکے پہلے ایمانداریون کی شہادت
پہلے بے ایمانی کے دفع کرنیکے لئے پیش کیجائین آپ بھی ایک لحظہ کے
لئے کدورت کو جہاڑ دین اور غور فرمائین کہ زید پچاس برس کی عمر تک صالح
اور ابرار رہا ہو جہاد کیا ہو اپنا مال راہ خدا مین لٹایا ہو پیادہ حج کو گیا
ہو اور اکاون برس کی شروع مین وہی زید شراب پیکر ایک مومن کو مار ڈالے
تو وہ نار جہنم سے بچیگا اور کھلی ہوئی قصور کو پچھلے ثواب دار عدالت مین
سزا او قصاص سے بچاوینگے اگر آپ کہین کہ ہان تو مین کیا سارے
ذی عقل جنہون نے رات دن دیکھا ہے صبح اور شام کو پہچانا ہے

اچھی بروں کو جانچا ہے جورد شاہ کو یہ کہا ہے تاریخین پڑھی ہین حضرت
آدم وشیطان کے قصہ کو قرآن مجید مین تلاوت کیا ہے توریت سے بھی
قرآن مجید ہی سی حضرت موسی کی امت والون کے گوسالہ پرستی کی کیفیت
جانی ہے انجیل مین حضرت مسیح علیہ السلام کے گرفتار کرانے والے کا نام
ملاحظہ کیا ہے وہ سب آپ کی شان مین کہین گے۔ سخن شناس دلبر
خطا اینست ٭ پس جب یہہ حال ہے تو خیا بمن خطا معاف جنہون نے
جہاد کی رسول اللہ کے ساتھ ہجرت کی اپنا خون خیاب رسول مقبول کے
پسینے پر گرانے کا ارادہ ظاہر کیا ہو جب اونہین کی نافرمانی بغاوت بدسلوکی
جگر گوسگان رسول خدا کے ساتھ ثابت ہو جاوے تو پچھلے افعال رذیل
قیاس وخیال کئے جائین گے کوئی آیت جو آپ پیش کر سکتے ہین اون
سب مین ایمان کی شرط بھی پائین گے مگر جس آیت کا آپنے حوالہ
دیا ہے اوس کے کسی مصلحت سے آپ نے تین ٹکڑے کئے ہین وحالانکہ
وہ ایک ہے یہہ آیت ہے والسبقون الاولون من المھجرین و
الانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوعنہ
واعد لھم جنت تجری تحتھا الانھر خالدین فیھا ابدا ذالک
الفوز العظیم اس آیت کے ساتھ آپ اسکو بھی تلاوت فرمائی لاتجد
قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو
کانوا اباءھم او اخوانھم او عشیرتھم ط اولئک کتب فی قلوبھم
الایمان وایدھم بروح منہ ط ویدخلھم جنت تجری من
تحتھا الانھار خالدین فیھا ط رضی اللہ عنھم ورضوعنہ ط
اولئک حزب اللہ ط الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۵ سورہ

بجاولہ پارہ ۲۸ وجاہو معنہ اعلموا شئتم کا لگی ہین ہو یا رضی اللہ عنہم ورضوعنہ
کا اس آیت وعید سے والذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ
ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض
اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار ۔ یعنے وہ لوگ کہ توڑتے
ہین پیمان خدا کو بعد محکم کرنے اوس کے اور قطع کرتے ہین اوس چیز کو
کہ حکم کیا ہے خدا نے ساتھہ اوس کے کہ پیوند کیا جاوے اور فساد کرتے
ہین بیچ زمین کے اونکے واسطے دوری رحمت سے ہے اور واسطے اونکے
بدی آخرت کے ہے سورہ رعد سیپارہ ۱۳ خارج نہین ہین پس جنہون
نے اوس پیمان کو جو جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم سے کیا
تہا توڑ دیا اور زوال دنیا کے ہو رہے وہ اس آیت مین ضرور داخل ہین
اور اونکو کوئی خارج نہ سمجہے گا مگر وہی جنہون نے ہنوز عقل سنبہالنے
نہین پائی تہی کہ بگاڑ دئے گئے یا جو آنکہون سے اندہے اور کانون سے
بہرے کر دئے گئے یا جنہون نے سوائے صبح کے شام دیکہی ہے نہین
یا جنکو بچپنے سے یہہ سکہلایا گیا ہو کہ افضل خلق بعد انبیاء و رسل و ملک امیر المومنین
ابوبکر صدیق ہے و بعدہ امیر المومنین عمر فاروق و بعدہ امیر المومنین عثمان ذو النورین
و بعدہ امیر المومنین علی مرتضی ہین (ان بیچارے کے ساتھہ کوئی بہی خطاب نہین) اور پہر اس حدیث
حدیث کا جہو منتر کانون مین پہونکا گیا ہو جس کے خود الفاظ اوس کے جہوٹہ ہونے پر گواہی دے
رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ ہرگز ہرگز جناب رسول خدا نے نہین فرمائے
قال ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کنا قعودا الخ جس کا ترجمہ یہہ ہے قال
ابوہریرہ بودم ما نشستہ با نبی آمد ابوبکر پس گفت خوشی باد مر دوست
کنندہ من تمام مال خود و ایثار کنندہ مرا بوجود خود پس آمد عمر فرمود کہ خوشی

باد بوزیر من و فرق کنندہ من ای فرق کنندہ در حق و باطل و آنکسے کہ نصرت
داد الله تعالے بسبب او دین را و نا امید شمار الله تعالے بسبب او موئید
بعد او آمد عثمان فرمود خوشی باد داماد من و زوج دختران من آنکسے کہ
کہ جمع کردہ شد براے او دو نور و عذاب ہست براے قاتل او باتش بعدہ
آمد علی فرمود خوشی باد آمد برادر من و پسر عم من و پدر ولد من و آن کسی کہ
پیدا کردہ شدہ ام من و آن از یکی ای کردہ ادمی تا این چہار اند نہ متفق
شود محبت ایشان مگر در دل مومن و تفریق محبت نمی شود یکی از ایشان در دل
احدی مگر آن کسے کہ باشد منافق پس آن کسے کہ دوست میدارد ایشان را کہ
پس بسبب محبت من و آنکسے کہ دشمنی میکند ایشان را پس سبب دشمنی من
دشمنی میکنم او شان را این جماعت سادات المومنین ای سردار مومنان
در دنیا و آخرت و دشمنی نمی کند ایشان را مگر کسے کہ بدبخت باشد و دوستی
نمی کند ایشان را مگر کسی کہ نیک باشد پس جانب حیطان و آستانہ و در مسجد
گفتند اللهم العن مبغضیہم ای بار خدایا لعنت نازل کن کسی را کہ بغض دارد
ایشان را صفحہ ۵ انتہی و حاشیہ فتاوی برہنہ مطبوعہ مطبع نول کشور لکھنؤ
اور زیادہ تصدیق کے لیئے یہہ بھی کہدیا کہ اس حدیث اور معجزہ کو سنکر
تیس یہودی اور پچاس منافق مسلمان ہو گئے مگر جن کی عقل درست ہے
وہ کب ایسے جھوٹی اور مصنوعی حدیثوں کو مانتے ہیں وہ تو ایک ایک لفظ
پر اس حدیث کی جحت کرینگے اور جس آیت کو آپنے تین ٹکڑے کر کے
پڑھے اوسکے پہلے اگر اس آیت کو آپ پڑھیں انما المومنون الذین
آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا و جاھدوا باموالھم و انفسھم
فی سبیل اللہ ط اولئک ھم الصدقون ۰ یعنی حقیقی مومن وہ لوگ

ہین جو ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پھر اونھون نے شک نہین کیا اور
جہاد کیا اپنے مالون سے اور اپنے ذاتون سے خدا کی راہ مین اور وہی
ہین سچے تو ہماری گذارش سمجھہ مین آجائے گی کہ جو وعدہ الٰہی آپ کے
پیش کردہ آیت مین ہے وہ صادقون کے شان مین ہے اگر آپ شان
نزول اس آیت سے بحث کرین تو بیکار ہے چاہو کسیکی وجہہ اور ایمان کے
اظہار سے یہہ آیت نازل ہوئی مگر صادقون کو اچھی طرح ممتاز کرتی ہے
آیات بینات اے یارو ذرا انصاف کرو صفحہ ۲۵ سطر ۱۶ تا الفاظ
دشمنی بودن دہم رنگ ستان ذلیستن صفحہ ۵۵ سطر ۱۵ -
آیت اخرٰی یہہ کوفہ کے باشندون کی کیفیت بیان کرنے کی بھی ایک
ہی ہوئی بظاہر کوفیون کے حال بیان کرنے سے آپ کی دو غرض معلوم
ہوتی ہین ایک یہہ کہ ہرگاہ کوفیون کا حال طشت از بام افتادہ ہے تو
ائمہ نے اونکی تعریف نہ کی ہوگی مگر مجتہدون نے اپنی طرف سے لکھہ ڈالا ہے
پس اونکا بیان لغو لاطایل ہے اور جب کوفیون کی مدح قیاس مین نہین
آتی تو شیخین اور اونکے ساتھیون کی جو قدح لکہی گئی وہ بھی ایسی ہوگی جیسے
کوفیون کی مدح دوسرے یہہ کہ آپ اون صحابہ کا جنکو ہم فضایل صریحہ
قرآن مجید سے خارج کرتے ہین کوفیون سے مقابلہ کرکے یہہ ہم کو باور
کرانا چاہتے ہین کہ جسطرح ہمارے آیمہ علیہم السلام نے باوجود بیوفائی
اور ظلم اہل کوفہ کے حق مین اپنی خوشنودی ظاہر کی اور اونکو برا نہ سمجھا یونہیں
خداوند تعالی نے بہی باوجود افعال زشت صحابہ مذکور کو فضایل سے محروم نہین
کیا ہے سو خاطر جمع رکھئے آپ کی تحریر ہی سے قضیہ معکوس پیدا ہو گیا افسوس
ہے کہ آپ نے اسپر خیال نہ کیا کہ مرد آخر بین مبارک بندہ ہست اور جو

مین آیا لکھہ ڈالا ہے سنے حضرت کو فیون ہی کی دو حالتین بیان کرنے سے ہماری
راستی اور دیانت ٹیک رہی ہے جبکہ اہل کوفہ اچھے تھے اونکو اچھا کہا اور
جب وہ برے ہوگئے تب اونکو برا کہا اور یہی بجنسہ حال ہمارے مقال کا
اون صحابہ کی نسبت ہے جنکی فضایل کو ہمنے ایک سو کردئی ہین یعنے جب تک
اون کے خیال درست تھے اوسوقت تک وہ اچھے تھے پہر جب اونسے
بیوفائی سرزد ہوئی تو برے ہوگئے مگر آپ نے جو کچھہ فرمایا ہے اوسکی بابت
بھی چاروناچار عرض کرنا پڑا عہد رونق افروزی جناب امیر المومنین علی علیہ السلام
مین اہل کوفہ وفادار تھے اچھے تھے مگر بعد شہادت حضرت کے معاویہ نے
جب اونپر تسلط پایا اور دبایا اور جس طرح اہل مدینہ بعد انتقال جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شیخین کے دباؤ مین آگئے تھے کوفہ بھی
بگڑ گئے اور جس طرح عرق انگور یا گنے کا عرق جو دراصل میٹھا ہوتا ہے اور
دہوپ مین رکھنے سے کھٹا ہو جاتا ہے وہ بھی خراب ہوگئے اور جو کچھہ عہد معاویہ
اور یزید مین اون سب نے کیا وہ لایق لعنت اور پہٹکار ہے اور جو کچھہ تیری
اور کتابون مین تحریر ہے وہ سچ ہے جب وہ دور ظلم مٹا تو چونکہ کوفیون
کی اصل درست تھی پہر اپنے اصالت پر آگئے اور اسواسطے معصوم علیہ السلام
نے اونکی تعریف کی و اگر اور بھی آپکو سننا ہے تو ہم سنانے کو حاضر ہین ہم
معترف ہین کہ جن کوفیون نے حضرت علی علیہ السلام کا ساتھہ چھوڑا اور جنہون
نے حضرت امام حسن علیہ السلام کا ساتھہ نہ دیا اور جنہون نے حضرت مسلم
کے ساتھہ بیعت کی اور وقت پر سب کے سب تتر بتر ہوگئے وہ سب
ویسے ہی تھے جیسے وہ مدینہ والے تھے جنہون نے اول مقام خم غدیر مین
جناب رسول خدا کے حضوری مین جناب امیر علیہ السلام سے بیعت کی

تھی اور بعد جناب رسول خدا کے وفات کے پھر گئے اور جنھون نے
بعد قتل جامع القرآن صاحب کے جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ ظاہری
بھی بنایا اور بیعت کی اور پھر اوسکو بالاے طاق رکھ کر حضرت عائشہ کے
ساتھ ہوے اور جناب امیر علیہ السلام سے لڑے اور پھر معاویہ کے
کاسہ لیس اور جاگیر دار بنگئی جناب امیر علیہ السلام سے محارب ہوے
اور پھر حضرت امام حسن کے مخالف ہوسے اور بعد شہادت بھی عداوت
سے باز نہ آئے جنازہ پر تیر چلاے اور وہ وہی اہل مدینہ تھے جنھون
نے جناب رسول خدا کی حفاظت اور حمایت کا عہد کیا تھا مگر جگر گوشہ
رسول خدا سید الشہدا خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کو جنھیں سید
شباب اهل الجنة رسول خدا سے سن چکے تھے اور جنکے ذریعہ
سے نکات فضایل رسول خدا جانتے تھے آوارہ وطن ہونے دیا اور پھر
اون مدینہ کے رہنے والون کو جنسے افعال مذکورہ بالا سرزد ہوئے
ویسے ہی بددعاءین شامل کرتے ہین جیسے کوفہ والونکو آہ آہ وہی مدینہ
والے تھے کہ جناب رسول خدا کے سامنے ہزارون طرح سے اپنی
جان نثاری و وفاداری کے وعدے کرتے تھے اور جنھون نے بڑے
بڑے عہد کیے تھے

اشعار حملہ حیدری

ور اثناے بیعت بگفت آن کلام
کہ ای قوم ازین کار ہیچ آگہید
بزرگے ز انصار عباس نام
کہ بیعت چسان با نبی میکنید
بداد ند انصار پاسخ باو
کہ مطلب ترا چیست زین گفتگو
چنین کرد عباس اندم بیان
کہ بیعت برین ہست ای دوستان

که چون دشمنان شهنشاه دین — نمایند آغاز پرخاش و کین
کشد کار پرخاش آخر به تیغ — نداریم اندر هم از جان دریغ
بجان و تن و جان خویش و تبار — نمائیم یاری که گه کارزار
برآریم کردار بد اندیش او — سر و جان ببازیم در پیش او
چنان باشد این عهد و بیعت بجا — بود تا سر یکتن از ما بپا +
وگرنه شود صرف چون ما بهبا — بمیدان بغلطند چون سایه ما
تماپای خویش آن زمان بهند — از آن به که دست خود اکنون کشند
ستیزند انصار چون آن کلام — بگفتند از صدق نیت تمام
که کردیم این شرطها را قبول — نمودیم بیعت چنین با رسول

مگر وہی حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدد کو ٹال گئے اور جان بوجھ کر کہ آپ شہید ہونگے مع اہل و عیال جانے دیا کسی نے نہ کہا کہ آپ مدینہ مین رہئین اور جو ہمنے آپکے نانا سے وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرینگے مگر اوس بیوفائی کی کیسی جلدی سزا پائی کہ یزید نے مسلم بن عقبہ کو مدینہ مین متعین کرکے مدینہ والون کے مکانون کو خراب کیا اور ان کی عورتون سے حرامی بچے جنوائے اور بہتن دربند و گزند کردیا اور جسطرح ہم نے اون سکنای مدینہ اور کوفہ والون کا جنہون نے ایذا جناب امیر و حضرت امام حسین علیہ السلام کو دی ساوی درجہ کا سمجھتے ہین ویسا ہی اون مکہ کے رہنے والون کو بھی جانتے ہین جنہون نے جناب رسول خدا کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا تھا حالانکہ وہی مکہ ہے اور وہی مدینہ ہے کہ جنکے اعزاز و حرمت کے بابت رسول خدا نے فرمایا اور جناب رسول خدا کو ہم مکی و مدنی کہتے ہین اور جسطرح رسول خدا صلعم نے مدینہ کی انصار کی تعریف فرمائی تھی ویسی ہی

جناب امام زین العابدین و جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل کوفہ کا کہا فرمایا تھا مگر جناب سے یہہ سچ نہین فرمایا کہ ملا باقر مجلسی نے مجالس المومنین مین لکہا ہے کہ اگر آپ سچے ہین تو ملا باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کی کتاب مجالس المومنین مین ڈہونڈہ دین مگر تو بہی ہم کو حق تعالے نے انسان بنایا ہے ہم اس کے منکر نہین ہین کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل کوفہ کی مدح فرمائی ہے اور اس سے تو کسی ذی فہم کو انکار نہوگا کہ کسی شہر کی عزت و حرمت دو طرح ہوتی ہے ایک بوجہ لطافت آب و ہوا دوسری بوجہ اہل شہر وہی مکہ تہا کہ جہان کعبہ کی بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی یا وہی مکہ تہا کہ جہان بت پوجے جاتے تہے اور مسکن بت پرستان مشہور ہو گیا تہا یا پہر وہی مکہ تہا کہ جہان ہم کو حج کرنا فرض ہے وہ کوئی زمانہ تہا کہ مدینہ والے اہل اور انصار رسول مختار تہے یا وہی نا اہل ہو گئے تہے یون ہی اہل کوفہ بہی کہ جناب امیر علیہ السلام پر فدا تہے یا وہی ایسے بگڑ گئے کہ جناب سید الشہدا کو بلا کر پہر گئے مگر آخر کو پہر وہ سب سنبہل گئے اور مدینہ والے ایسے بگڑے کہ تہوڑے اونمین سے بنے جس زمانہ مین اہل کوفہ لایق قدح تہے معصوم علیہ السلام نے اونکو برا کہا اور اونکو الکوفی لا یوفی کا خطاب خلق سے ملا اور مرزا دبیر اور میر انیس نے صحیح مرثیون مین اونکی برائی کی مگر کن کو فیون کی اونہین کی جو اوس کے سزاوار تہے چونکہ ہم آپ کا سا عقیدہ نہین رکہتے کہ جسکے چند فعل اچہے دیکہین اونکی اعتبار سے چاہو وہ ہزار بد فعلیان کرینا اونہین اعملوا ما شئتم کہکر اچہا ہی کہے جائین یا جسسے ایک برائی دیکہین تو پہر بعد برائی کے جو اوس سے نیک کام سرزد ہون اوس سے قطع نظر کرکے اگر آپ کو کوفیون کی مدح مین شک ہو تو دیکہہ لیجے تہوڑے ہی دنون کے

بعد جب مختار نے خروج کیا تو وہ براہ راست پر آگئے یزیدیون سے لڑنیکو
طیار ہوگئے عورتون نے اپنے اپنے مصر شوہرون کو بخشش کے آمادہ نبرد کیا
بعد اس انقلاب کے البتہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اونکی
مدح کی ہے پس ادس پر آپ کو تعجب کیون ہے جو درمیانی کوفیون کی قتال
دیگر بدریون کے کردار سابق سے مقابلہ کیا لازم یہہ تہا کہ بدریون اور کوفیون
کے آخر کردار سے مقابلہ کر کے جو کہنا تہا فرماتے مگر یزید اور اوسکے تابعین
اور نیز کوفیان بدشعار نے جو جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کے
ساتھہ معاملہ کیا اور جو ظلم اور جور اون سے سرزد ہوا وہ اوس درخت کے
شاخ برگ وبار تہا جسکو آپ کے اون صحابہ کبار نے جن کے لیئے کبہی آپ
رضی اللہ عنہ کی سند لاتے ہین کبہی اعملوا ما شئتم وغیرہ وغیرہ سقیفہ بنی ساعدہ
مین لگایا تہا اسلئے ہماری طرف سے جو یاد دہی ہر سال ہوا کرتی ہے وہ حضور
اور حضور کے دوستون کو ناگوار ہوا ہے چاہے آپ کا مطلب تو یہہ ہے
کہ جناب سید الشہدا کی شہادت کا ذکر ہے نہو تا کہ بنائے شقاوت اشقیا
چند روز مین ڈہونڈہے نہ ملے یا وجہہ شہادت پر بہی ویسی ہی باتین بن
سکین جیسی بنائے خلافت پر بنائی گئین رہا جو سرکار نے دوسری غرض
پیدا کی ہے وہ عین ہمارے موافق ہے اور آپ نے اہل کوفہ کے ساتھہ
جو اون صحابہ کا جنکی فضایل کا ہمکو انکار ہے مقابلہ کیا یہہ بہت ہی مناسب
ہے ہم بہی کہتے ہین کہ جن صحابہ کی حق تعالے نے مدح کی اونکا حال بعینہ ایسا ہی
تہا جیسا اون اہل کوفہ کا تہا جنہون نے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھہ
وفاداری کی اور جادہ استقلال پر قایم رہ کر اپنی جان دی اور وہ ضرور
اوسی قسم مین داخل ہوگئے اور باقیونکو ہم اوسیطرح کا سمجہتے ہین جیسے وہ

صحابہ رسول اللہ صلعم تھے کہ جنہون نے رسول خدا کے حضور مین حاضر رہکر
مساعی جمیلہ کین اور جسپر ایمان پر اونکا خاتمہ ہوگیا اور جن کو فیون نے
بیوفائی کی اونکو ہم اون صحابہ کا ہم پلہ جانتے ہین جنکی خوبیان آپ ہم سے
منوانے کی فکر مین ہین مگر جن کو فیون کی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
نے یہہ مدح فرمائی اونکی مقابلہ کے واسطے حضور کے سامنے کوئی گروہ
نہین ہے کہ جنکی مثال آپ دین اور صرف مقال ہون اور استدلال
کرین اور اون کے گزشتہ اعمال کو مٹا سکین اور یہہ کیونکر ممکن ہے جب
وہ جو کرنا تہا کر گئے دنیا سے انتقال کر گئے تھے لیکن یہہ کہ اپنے اپنے
نفس پر قیاس فرما کر جناب غفرانمآب کے آیہ سورہ منافقون کو
آیات فضیلت صحابہ کے معارضے مین پیش کرنے پر غصہ فرمایا ہے
اوس کے رفع کرنے کو مین صرف یہہ کہکر آپ کے غم ناحق کو برطرف
کرنا چاہتا ہون کہ یہہ عادت خود بدولت ہی کی ہے کہ اپنے مطلب کے
مضمون کو لین اور جس سے جیسی اون صاحبون کی ہوتی ہو جن کے آپ
طرفدار ہین اوسکو چھوڑ دین سبحان اللہ اوپر اور نیچے کی آیات لکھکر سورہ
منافقون کی جو تفسیر لکھکر باتین بنائین وہ محض بیکار ہین یہہ مانا کہ عبداللہ
بن ابی باعث نزول سورہ ہوا مگر حق تعالے نے سارے منافقین کا ذکر
فرمایا نہ صرف ایک کا پس جو آگے چلکر جناب غفرانمآب کا یہہ ارشاد جو
بندہ گانوالا نے نقل کیا و امثال این دیگر آیات ست پس لابد ست کہ در جمیع
بین الآیات گفتہ شود کہ مورد آیات مناقب غیر مورد آیات ذم است
پس بعضے صحابہ آنحضرت عموماً ممدوح باشند و بعضے مذموم و این عین
مطلوب شیعیان است کیونکر آپ کے قرآن خوانی سے غلط ہوگیا آپ تو

ایسی باتین بناتے ہین کہ جتنے دعویدار صحابیت تھے اونمین سے کوئی برا
ہو ہی نہین سکتا سبحان اللہ سبحان اللہ یہہ دعوی صرف آپ ہی کو زیبا ہے
اور اپنے دھن مین چاہو آپ ثابت بھی کر لین مگر کوئی اہل سنت بہی نہ مانیگا اور
کیونکر مانین گے ملاحظہ فرمائی کہ منہاج النبوت مطبوعہ مطبع منشی نولکشور جلد اول
کے صفحہ ۲۷۷ پر مرقوم ہے کہ حضرت رسول خدا نے ایکروز عمر ابن سعد کے سر پر
دست مبارک پھیرا اور برکت کیواسطے دعا کی اسی برس کا ہوا پر جوان ہی رہا
تو چاہو جو اوسنے کیا وہ صحابہ ہی بنا رہا گو یہہ حدیث جھوٹی ہے ہے پر غالبا آپکو
اس حدیث پر اطلاع نہین ہوئی ورنہ ضرور اسپر بھی حجت پیدا کرکے کہتے کہ
دیکھو جناب رسول خدا کو جبکہ علم شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کا تھا
تو ضرور آپ قاتل اور محاربین کا نام اور اونکے افسرون جمعدار رسالدار سپاہی
کا نام جانتے رہے ہون گے باین ہمہ عمر ابن سعد پر دست شفقت پھیر کر سعید
کردیا تھا تو اگر وہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑا تو اوسپر کیونکر بدگمانی
ہوسکتی ہے اور شیعہ ناحق ایسے سعید کی عیب جوئی کرتے ہین ہم آپ کے
تہ دل سے منت گذار ہین کہ آپ نے اسکو قبول کیا جو آیتین کافرون اور
منافقون کی شان مین ہین اونسے مہاجرین و انصار و اصحاب نبوی کو کچھ تعلق
نہین ہے اور یہہ آیتین جن مین کفر و نفاق اور دین مین سستی وغیرہ کا ذکر ہے
وہ شان مین منافقون کے ہین جو اصحاب نبوی مین داخل نہین ہین اصحاب نبوی
مین اور منافقون مین نسبت تناقض کی ہے نہ توافق کی اسلئے اون آیتون کا
جو اصحاب کی فضیلت مین ہین اون آیتون سے ملانا جو کہ منافقین کے مذمت
مین ہین درحقیقت جمع بین الآیات نہین ہے سبحان اللہ اس سے ہمکو غرض
نہین ہے کہ آپ کیا سمجھے ہوئے ہین مگر یہہ تو ہم کہین گے کہ آپ کا یہہ قول ہے

کہ ایک گروہ مہاجر کا تہا دوسرا انصار کا اور ان دونون کے سوا تیسرا گروہ منافق کا تہا اور جب یہہ آپ کا خیال ہے تو معلوم نہین کہ تیسرے قسم کے لوگ کہان سے آئے تھے جو نہ مہاجر تھے نہ انصار اور جو منافق تھے وہ کہان سے آن ٹپکے تھے شاید جناب کو ہنوز پوری پوری تعریف اصحاب کی بہی معلوم نہین ہے اور مولوی عبدالرحمن جامی کا شعر جنکے عقاید نامہ کا مذکور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثناء عشریہ کے باب امامت مین کیا آپ کو مطلق یاد نہین کا

شعر ہرکرا روے بہ بہبود نداشت ٭ دیدن روی نبی سود نداشت پس آپ کو اپنے مذہب کے موافق تعریف اصحاب کی پہلے تحقیق فرمانا تہا تب میدان مناظرہ مین آنا تہا پس اگر آپ تعریف صحابہ مسلمہ اہلسنت نہین جانتے تو ہمکو اوسکی شرح کی ضرورت بہی نہین ہے بہتر ہے آپ نہ جانئے ہمکو آپ کی جرأت بیان پر نہایت تعجب ہوتا ہے کہ بے دہڑک جو آپ کے زبان مبارک پر آتا ہے کہہ گذرتے ہین اور خوبی یہہ ہے کہ اس عنوان سے بیان کرتے ہین کہ سننے والے سچ جانین مین عرض کرتا ہون کہ اگر آپ کو ادعاء صدق بیانی ہے تو ملا باقر مجلسی کے مجالس المومنین مین آپ ڈہونڈہ دین اور اتنی ہی سچائی اپنی ظاہر کرکے اپنے دوستون مین سرخ روی حاصل کرین افسوس کے ساتہہ ہم کو کہنا پڑا قصور معاف ہو آپ خود جہوٹہ بولین اور صریحًا جہوٹ بولین اور خدا کے اُس وعید سے جو جہوٹہ بولنے والون کے حق مین ہے نہ ڈرین اور ہمارے علما کو جہوٹہا کہین اور اوسپر بہی اکتفا نہ فرماکر جو ظلم و جور آپ کے خلفا سے اہلبیت طاہرہ رسول اللہ اور جناب سیدالشہدا علیہ السلام کے حرم محترم پر ہوئے اونکو قصص و حکایات اباطیل مین داخل کرین اور خود باطل کی پیروی کرکے ہم کو تشیع سے نفرت دلائین اور خود اپنے

علما اور محدثین کے بیانات کاذبہ اور اقوال مہملہ کے نقل کرنے پر کچھہ غیرت ایمانی
کا آپ جوش نہ دکھلائین بلکہ سب کو غلط ہو یا صحیح جھوٹھہ ہو یا سچ امنّا و صدقنا
کرکے تصدیق کرین اور ہرگز اسپر دھیان نکرین کہ آپ کے علما عمر ابن سعد
تک کو صحابی مین شمار کرکے اوسکے معترف ہین مگر جب ہم اون لوگون کے
جنھون نے رسول خدا کے روبرو ادعای حواریت کیا اور پسینہ پر خون
گرانے کے دعوی کئے جب اونکے صحیح افعال دیکھلائین تو کانون مین انگلیان
ٹھونس کر بہرے بن جائین اور کہین اعملوا ما شئتم کا سہارا لین پہر
یہہ حدیث بگھارین کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کو یاد نہ کرو
مگر ساتھہ خیر کے کہین معاویہ کو باغی سے داعی بنائین ایک کہی کہ وہ باغی تھا
دوسرا کہے کہ نہین اوسکے اعمال کی تاویل کرو اور آپ دونون کو صادق
اور اپنا پیشوا کہین اور جو اونہین مختلف بیان کرنیوالے پر گرفت ہو
تو حضور کا خون جوش کرنے لگے تمام جسم آتش تعصب سے پہنک جائے
تسنن کا غلبہ ہو رگ رگ مارے غصہ کے پہول جاوے عداوت کا وہ
غلیان ہو کہ سودا صفرا سب ایک ہو جاوے اور سیدھے پولیس کے
تھانہ کو آپ دوڑین عدالت فوجداری مین جا کر استغاثہ کرین کوری
دوکان دوکان مانگ کر چندہ جمع کرین وکیل و بیرسٹر مقرر کرکے لڑنے تھہرین
یہان تک طرفدار کہ مختلف بیان کرنے والون سے کرین کہ جسکی حد نہین
غور فرمائی کہ ہم کو آپ کے اقوال ناسنجیدہ پر جوش و اشتعال طبع پیدا
ہو انگر ہم نے انصاف کیجئے کہ کیا ضبط کیا اور سوا اونہین الفاظ کے
جو آپ نے ہمارے لیئے جنمی تھے کوئی لفظ نہین لکھا ای جناب ہم اون لوگون
کے جو جادہ اطاعت رسول اللہ پر بعد انتقال رسول خدا ثابت قدم رہے

اوس سے ہزار چند رتبہ جانتے ہین جسکو آپ مانتے ہین آپ کبھی بھولے بھٹکے
اونکا خیال کرتے ہونگے ہم ہر نماز کے بعد اونپر سلام کرتے ہین اور
انصار رسول اللہ کہکر تسلیم بجا لاتے ہین علی ہذا جن کو نبیون نے وفا کی اور
بعد شہادت جناب سیدالشہدا علیہ السلام مختار کے ساتھ ہوکر شفا کون کی
خبر لی اون کے رتبہ شناسی سے بھی اعراض نہین کرتے مگر یہہ آپ کا کون
ایمان ہے کہ نام تو لو رسول کا اور کلمہ پڑہو خلفای ثلاثہ کا اور خود مرید ہو
عبداللہ بن سبا کے اور اتباع اوس کے ارادت کا ہمیر کر وسیع ہے آپ کیون
نہ خلفاء ثلاثہ کے بہاٹ بنین کہ آپ کو اونہین کے جہاد کی بدولت ایمان ملا ہے
پس جسکا کہاے اوسیکا گائے ہمے کیون اون کے جناب مین امید شکر
کی رکہتے ہین جنہون نے خاندان نبوت کے حقوق چہین لئے اور خود حاکم
بن گئے اور رعنوان دین کو بدلا بدعتون کو جاری کیا حلال کو حرام کردیا کسی
نے سادات کا خون بہایا کسی نے زندہ مومنین و شیعیان جناب امیر
علیہ السلام کو دیوارون مین چنوادیا اور رسول کے حدیثون اور ایمہ کے
قولون کو چند مفتری اور مکارون کے فقرون مین آکر اپنے مفید گڑہ گڑہ
منصف و صاحب ورع بن گئے افسوس ہے سارے ظلم و جور کو عدل
وانصاف دکہاتے ہو اور ہم کو جتلاتے ہو جناب عالی ذرا تو سوچو کہ آپ
کا یہہ کیسا دین ہے اور کس قسم کا ایمان یا تو مسلمانی چہوڑ دو یا صاف
یہودی یا وہی پورانی اون دیوتاؤن کے پوجنے والے بن جاؤ جنکو
حضور کے اصحاب ثلاثہ پوجتے رہے اور اگر آپ مسلمان ہین تو جناب
امیر علیہ السلام کے ایسے عقیدے رکہے کہ جنہون نے بت کو کبھی سجدہ
نہین کیا اس خرافات و واہیات مذہب پر جو آپ نے دہوکے دہڑی

یہین اختیار کر لیا ہے اور جس کی بنا سراسر جہوٹ اور فریب پر ہے تبرا بہیجئے
اور اوسکے بانیون پر لعنت کیجئے ایک بڑا دعوی ایمان کا آپکے بڑے منہہ
سے اچہا معلوم نہین ہوتا مسلمان ہونا اور پہر نفس رسول اللہ اور جگر گوشہ
خیر الانبیا سے انحراف کرنا اور اونکو امام برحق و منجانب خدا نہ جاننا اونکے
خون بہانیوالون اور ہتک حرمت کرنیوالون کو سراہنا اور ایسی باتین
بنانا کہ جو بڑے تاویلیون کی بات ہے بات ہی با[illegible] اور جس کے کچہ
معنی نہین اور جسکے ہڈیان ہی ہڈیان ہین جنہین سر اگودا بہی نہین ہے
اور نیز غش ہوجی شعر حاشیہ ۔ للہ کہ بدہنی گویم ؛ دان ہم از پیش خود نمی گویم
مگر جو آپ کا دل اوسی مذہب کا دلدادہ ہے جسکے پیر و مرید ون سے لڑتے
ہین اور اونکو بہی حال قال کی مجلس مین لا کر بٹہلانا چاہتے ہین اور شراب
پینے والون کو کافر نعمت کہتے ہین تو مجبوری ہے تاہم براہ ہمدردی
اسکے کہنے پر مجبور ہین شعر دل را برای جسم زمی میکنی خراب ؛ تعمیر
دیر از گل محراب میکنی —

ایات بینات از الفاظ غرض کہ جو فضیلت خدا نے اہل بدر کو دی صفحہ
۵ سطر ۶ تا الفاظ نعوذ باللہ من ہفواتہم صفحہ ۵ سطر ۲۲

آیت آخری چونکہ جناب والا کی عادت مین داخل ہے کہ بیچارے جہلا
کو ادہوری عبارت دیکہا وین جو جی مین آجاوے اوسے اپنے مرضی کے
موافق لکہکر گہبراہٹ مین ڈالین چنانچہ اب مقالہ کی کتاب کہولی تو بہی
اوسکی پوری عبارت نقل نہ کرکے جناب غفرانمآب علیہ الرحمۃ پر الزام
لگا دیا انکی حضرت ہم تو آپ کو خوب سمجہ گئے ہین اور کسی شیعہ سے امید
نہین کرتے کہ آپ کے دہوکے کی عبارت مین آجائین لیکن ہم کو ضرور ہے کہ

ہے کہ سارے ما لہ وما علیہ تحریر جناب غفران مآب کی لکھکر تطویل لاطایل کرین مگر بار بار کہا اور پھر کہتے ہین کہ مجرم جاہو معاف کردیا جاوے مگر اوسکے جرم کا بیان موقع پر ضرور ہے آویگا پس بیکار آپ اصرار کر رہے ہین —

آیات بینات انا لفاظ مجتہد صاحب قبلہ دوالفقار رمین صفحہ ۵۵ سطر ۲۲ تا الفاظ جنکو جا یا منافقین مین شامل کیا صفحہ ۵۸ سطر —

آیت اُخری جناب ؤالائے جو اعتراض جناب غفران مآب پر فرمایا وہ تو آپ کی عادت ہی ہوگئی ہے ورنہ آپ کا اعتراض تو اوسوقت صحیح ہوتا کہ طبقہ منافقون کا صحابہ کی تعریف سے باہر ہوتا جیسا مین اوپر عرض کر چکا اور جب اصحابہ ہی مین سے منافق بھی تھے تو جناب غفران مآب نے جو فرمایا اوس پر آپ کو غصہ کرنیکی کیا حاجت تھی اور سارے سورہ کی تلاوت کی اور اوس کے تفسیر لکھنے کی کب گنجایش تھی مطلب تو یہ ہے کہ صحابہ ہی سے منافق بھی تھے اور وہ منافق آیات فضایل مین شامل نہین رہ سکتے اور جیسی اونکی رفتار وکردار آخر کو ہوئے اوسکی سزا کے سزاوار ہون گے پھر اس مین جاہے اصحاب کبار ہون جاہو خلفاء نامدار رواشداء علی الکفار یہہ آپ کا لکہنا کہ سورہ منافقون خاص کر عبداللہ بن ابی کے لئے ہے آپ ہی کو مبارک ہے عبداللہ کے کردار پر سورہ کا نزول تو ہوا مگر کیا صرف عبداللہ ہی منافق تہا اور اور کوئی اہل نفاق اوسوقت موجود نہ تہا افسوس ہے کہ جب آپ کو اپنے سخن پروری کی حاجت ہوتی ہے تو بال کی کہال پر استدلال ہوتا ہے اور جب گریز کرنا ہوتا ہے تو پہر نہ جمع کا صیغہ یاد رہتا نہ تشنیہ کا

بلکہ حق سے کوسون دور رہ جاتے ہین آپ نے جو ساری عبارت واضح
ہو کہ لفظ سے شروع کر کے سنا ہی کی لفظ تک لکھکر نقطہ پر انتہا کی آخین
کون لفظ اور حرف جہوٹہ ہے جو آپ نے یہہ لکھدیا کہ ایک بڑے مفسر سے
ثابت ہوا کہ یہہ سورہ شان مین عبد اللہ بن ابی کے ہے کیا آپ نے کہین
سے ثابت کیا ہے کہ جناب غفران مآب نے سورۂ منافقون کی علت
نزول سواے عبد اللہ بن ابی کے اور کچھہ فرماے ہے اگر نہین تو اس طول طویل
بے سود لیسے کیا حاصل ہوا یہہ بہی تو آپ نے ثابت نہین کیا کہ سورہ منافقون
خاص عبد اللہ بن ابی کی ذات سے کے حصہ مین ہے اور لایق وفایق منافق
اوس کی لعنت سے قطعاً محروم اور بے نصیب ہین مگر ہان اب چونکہ یہہ
مجھے اندیشہ ہے کہ کہین یہہ نہ آپ کہہ اوٹہین کہ سورہ منافقون مین سواے
عبد اللہ بن ابی کے کوئی اور داخل ہو ہی نہین سکتا لہذا کچھہ اور گذارش
کر کے پوری پراگندگی آپ کی دماغ اقدس مین موجود کرتا ہون ملاحظہ
فرمایئے تفسیر قادری کہ اوسمین یہہ بھی خبر سے لکھا ہے کہ ابن ابی مرد جسیم
اور خوبصورت اور شیرین سخن اور فصیح تہا اور دوسرے منافقون کی
صورت اوسکی قریب قریب تہی جب یہہ منافق جناب رسول خدا کی مجلس
مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے تو حق تعالی
نے یہہ آیت نازل کی اذا رایتہم تعجبک واگر آپ یہہ بات نمائین
کہ سورۂ منافقون صرف منافقان انصار کے لیئے ہے نہ مہاجرین کے
لیئے نہین تو گستاخی معاف یہہ آپ کا گمان بلا دلیل و برہان مثل وسوسہ
شیطان ہو گا اسلیئے کوئی مسلمان آپکے توہم ضعیف البنیان کو نہ مان
سکیگا کیونکہ ہر وعید کے لیئے کوئی نہ کوئی وجہ خاص بہی مثلاً حرمت شراب

کے بابت آپ کی بڑی معتبر تاریخ روضۃ الاحباب مین وقایع سال چہارم مین
مرقوم ہے ،، درین سال بقول مشہور و بقولے در سال ششم شراب حرام
شد و شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ در شرح صحیح بخاری ترجیح قول آخر کردہ ارباب
سیر رحمہم اللہ آوردہ اند کہ حق تعالے اوّل آیتی کہ در باب خمر فرستادہ این
بود سپارہ ۱۴ رکوع ۱۵ و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون
منہ سکرا و رزقا حسنا ط مسلمانان باین اشتغال می نمودند و
دران زمان مثل سایر مباحات بود لیکن جمعی از صحابہ کہ کمال عقل و خرد رائے
بود ایشان را نبابر مفاسدی کہ بران مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استعفا
می نمودند از حضرت تا آیت آمد یسالونک عن الخمر والمیسر قل
فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر یاران خواند و فرمود این مقدمہ تحریم خمر است
وچون این آیت را بر عمر خطاب خواندند گفت اللھم بین لنا بیانا
شافیا فی الخمر جماعتی از عقلاء صحابہ گفتند چیزی کہ دروی اثمی کبیر است
ترک آن اولی است دیگر بشرب آن قیام نمودند و جماعتی دیگر بملاحظہ
ومنافع للناس بآن اشتغال می نمودند تا روزی عبد الرحمن بن عوف
بعضے از یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چندانکہ بحد سکر رسیدند
نماز شام در آمد یکی از یاران امامت کرد و در نماز سورۃ قل یا ایھا الکافرون
خواند بطرح لا آنت حق تعالے آیت فرستاد یا ایھا الذین امنوا
لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون طائفہ
دیگر از صحابہ گفتند چیزے کہ منجر میگردد بترک نماز انسب آنست کہ گرد آن
نگردند از ان کار باز استادند و جماعتی دیگر چنان می آشامیدند کہ در اوقات

نماز سکر نبداشتند تا زمانے کہ عتبان بن مالک انصاری جمعی از صحابہ را مہمانی
نمود و کلہ شتر بجہت ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند خمر آشامیدند
و سکر آن گشتند و بر یکدیگر تفاخر مے نمودند و اشعار کہ مبنی از تفاخر و مدح
و ذم باشد میخواندند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قصیدۂ انشاء کرد کہ در آن
قصیدہ ہجو انصار و فخر قوم او بود مردے از انصار استخوان و لحی آن
کلہ شتر بریان را برداشت و بر سر سعد بن ابی وقاص زد و سر او را شکست
سعد بدر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آمد و از ان انصاری شکایت کرد عمر
خطاب چون از ان حال وقوف یافت دست بدعا برداشت و گفت
اللھم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالے این آیت فرستاد کہ
یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام
رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝ انما یرید
الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر
ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون ۝ سیارہ
۷ رکوع ۲ عمر خطاب چون این آیت شنید گفت انتھینا یا رب
و در روایتی آنکہ گفت انتھینا انتھینا انھا تذھب المال و
تذھب العقل رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تا در بازارہای مدینہ
ندا کردند کہ الا انما الخمر قد حرمت بدانید و آگاہ باشید کہ البتہ
بہ تحقیق خمر حرام گردانیدہ شد ہر کس کہ شنید و بنوشیدن خمر مشغول بود در زمان
دست و دہن را بشست و ترک کرد و در ہر خانہ کہ شراب بود ہمہ را
بریختند چنانچہ شراب مانند آب در بازارہای مدینہ روان شد یون ہی
کتاب الاصول منبر الوصول کتاب الخلافت حرف ح صفحہ ۴۵ بہ

برتحریر ہے عن عمر ابن الخطاب قال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت التی فی البقر یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر الخ فدعی عمر قرات علیہ فقال اللھم بیانا شفاء فنزلت التی فی النساء یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فدعیہ عمر وقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا بیانا شفاء فنزلت التی فی المائدۃ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فدعہ عمر فقرئت علیہ فقال انتھینا انتھینا جسکا مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عمر شراب کی حرمت کی باین ہمہ کہ سورۂ بقر مین پہلی مرتبہ اور پھر سورہ نسا مین دوسری مرتبہ حرمت شراب نازل ہوئی مگر وہ حضرت اپنے علم وفضل کیوجہ سے بامید اس کے کہ اونکی مرضی کے موافق خدا ایات نازل فرمایا کرتا تھا قائل حرمت نہوئی مگر آخر کو جب بعد انتظار بسیار مایوس ہوئے تو منھ سے تخیر کہہ گذرے کہ ہان حرمت شراب کا مین بھی قائل ہوا مگر باین ہمہ چونکہ حضرت کو اوسکا ذوق وشوق باقی تھا مرتے وقت بھی اوسی سے کام پڑا چنانچہ صفحہ ٢٥ کتاب مرقومہ بالا مین یون لکھا ہے کہ عمر ابن میمون سے کہا کہ نبیذ حضرت عمر کے سامنے لائی گئی اور اونہون نے نوش فرمایا مگر بہت سے نکل گئی بوجہ جراحت کے بعد اوس کے دودھ پلایا گیا وہ بھی اوسی زخم سے نکل پڑا تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ شراب کی حرمت اونہین اشخاص خاص کے لیئے تھی جو شراب پی پی کر مبتلا اسے اور دیوانے ہوئے ظاہر ہے کہ جاہو صاحبان ملت سنی

ایسا ہین مگر مسلمان تو ہر گز نہ کہہ سکین گے اور تمام مسلمانون پر حرمت حکم
البتہ ابو حنیفہ کو چونکہ الزام سے حضرت عمر کو بچانا تہا اسلئے چار قسم کی شراب
کو اونہون نے حرام مین داخل کیا اور نبیذ کو اپنے اجتہاد سے حرمت
سے خارج کیا اور اس طرفداری مین یقیناً اونہون نے بہی خوب شراب
اوڑائی ہوگی مگر شکر ہے کہ اونکا فتوی اونہین کے مقلدین نے مردود کیا
و باقی تین آپ کے اماموں نے تو صریحاً جملہ شرابون کو حرام کیا ہے
اگر میرے اس کلام مین کچہہ شبہہ ہو تو دیکہہ لیجئے مالابد منہ کی کتاب التقوی
کے صفحہ ۹ مطبوعہ مطبع مصطفائی مین یہہ مسئلہ ہے مسئلہ اشربہ
انگوری از آب خام انگور کہ مسکر شود و کف آرد نجس است نہ بجاست غلیظہ
و حرام است قطعی منکر آن کافر است و شرابیکہ از آب خرما ے تر سازند
یا از کشمش کہ مسکر شود و طلا کہ آب انگور را بہ پزند چون کمتر از دو ثلث خشک
شود مگر از بس مسکر شود و کف آرد این ہر سہ قسم نجس است بہ نجاست خفیفہ
ہمچنین مگر اشربہ از ثمر یا زبیب یعنی کشمش بعد پختن از عسل یا انجیر یا گندم
یا جو یا جوار و غیرہ آن انچہ مسکر باشد و ہمچنین ثلث کہ آب انگور بعد از پختن
یک ثلث باقی ماندہ باشد این ہمہ مسکر است نزد محمد حرام است اگرچہ یک
قطرہ ازان خورد نجس است نہ نجاست خفیفہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم فرمود ہرچہ کثیر آن سکر آرد قطرہ ازان حرام است و ہرچہ مسکر است
خمر است یعنی مثل خمر است در حرمت و نجاست و نزد امام اعظم سوائے
چہار شراب سابقہ از اشربہ لاحقہ انچہ بقصد لہو خورد حرام است و اگر
بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن این قول او متروک است غیر حضرت
عمر کی نبیذ نوشی کے لئے امام اعظم نے اپنے کو تو یون خراب کیا مگر

اسمیں ہرگز مسلمان کلام نکرینگے کہ جسطرح باعث نزول آیہ وعید کوئی خاص ہوا تو مہاجرین و انصار اوس وعید سے مستثنی رہے تاریخ خمیس آپکے یہاں معتبر تاریخ ہے چنانچہ میرے ایک مخدوم نے جو حنفی الطریق ہیں اوس کی نسبت یون لکہا ہے "تاریخ خمیس میں اوسکے مصنف علیہ الرحمہ نے بڑی تحقیق سے مع حوالہ کتب معتبرہ حدیث و تفسیر و کتب سیر نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تالیف کی ہے اوسمیں تحریر ہے کہ ہر گز عبداللہ ابن ابی منافق نے جو رئیس منبر اہل مدینہ میں رہا جبکہ مقام شوط درمیان راہ غزوہ احد سے معہ گروہ دیگر منافقین کے ارادہ رجوع مدینہ کے کیا اوس سے حضرت عمر ابن حزم انصاری رضی اللہ تعالے نے فرمایا انشدکم اللہ فی نبیکم و انفسکم فقال ابن ابی لو نعلم قتالا لا تبعناکم الخ جوابا عذر رجعت میں اوسنے کہا معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی نہو گی اگر لڑائی ہوتا ہم سمجہتے تو تمہارے ساتھ رہتے اگرچہ یہہ بیان عذر اوسکا حیلہ ظاہری تھا تاہم بغاوت صریح کہ جو کامل طور پر مستوجب مواخذہ ہو ہویدا نہیں ہوئی اور رسول اللہ صلعم باعث نہ وارد ہونے حکم الہی جزیات قتل و اخراج منافقین کے اونکے جنایات سے عذر ظاہری پر بھی اغماض فرماتے تھے چنانچہ مطالعہ کتب سیر و احادیث سے یہہ امر بخوبی ہویدا ہے وجہہ خاص عدم مواخذہ اس رجعت کے غزوہ احد سے متصور ہوتی ہے کہ شہادت حضرت امیر حمزہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ سے اونکی مفارقت کا رنج و الم جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ازبس تہا متوجہ تفتیش نفاق اور اوس کے مکافات کے نہوئی اور کوئی حکم الہی بھی متعلق اوسکے صادر نہتا کہ توجہ لازمی ہوتی

لہذا منافق مذکور نے اپنے کو شامل گروہ رکھکر حوصلہ شمول زمرات
مابعد کا باقی کیا چنانچہ صراحت بیان آیندہ سے بداہتہ یہہ حال ہویدا
ہے شک نہیں کہ خبانیہ وخباثت عبد اللہ ابن ابی کے غزوہ بنی المصطلق
مین کہ جسکو غزوہ المریسیع بھی کہتے ہین بمقابلہ خبانیہ غزوہ احد کے بدرجہا
اقبح واخبث ہے کہ جکی وجہہ سے نزول سورہ منافقون ہوا لیکن
مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہہ نہونے صراحت حکم اخراج وقتل
کے نص مین اوس سے بھی درگذر ہی فرمائے بلکہ تاریخ مذکور مین متعلق
اس واقعہ کے لکہا ہے کہ جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالے
عنہ نے ذکر کلمات ناشایستہ منافق مذکور کا خدمت مبارک نبی صلعم
مین عرض کیا اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ موجود تھے
اونہون نے واقف حال ہو کر جناب نبی صلعم سے اذن چاہا بھلوا جازت
ملے کہ اوس منافق کی گردن اوتار لاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اذن ترعد انف کثیرۃ لیثرب یعنی یہہ امر اہل مدینہ کو ناگوار
ہوگا مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کی اگر آپ یہہ پسند
نہین فرماتے کہ ہمین مہاجر اوسکو قتل کرون تو عباد بن بشیر انصاری
رضی اللہ عنہ کو فرما دیجئے کہ وہ اوس منافق کو قتل کرین بجواب اوس کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ بات مشہور ہو گئی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم خود اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اب یہان سے کوچ کا
حکم دیا جاتا ہے اور اس حکمت سے کہ لوگ تعلق اس قضیہ کو چھوڑ کے
سامان سفر کیطرف مصروف ہو جاوین جبکہ واقعات متعلقہ نفاق عبد اللہ
بن ابی سے بیٹا اوسکا عبد اللہ بن ابی کو قتل کرنیکا قصد فرما دین تو مجھی

اجازت فرمائی کہ اوسکا سر پر شمشیر مین خود اوتار کر حضور مین پیش کرون اوس کے
جواب مین بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لینت سے یہہ کلمات فرمائے
نرفق بہ ونحسن بہ ما بقی معنا یعنی ہم نرمی کرین گے اور احسان
کرین گے اور احسان کرینگے اوسکے ساتھ جب تک وہ ہمارے ساتھ شامل
رہیگا آیۃ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ الخ اسی شان رحمت جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ہے" اب تو غالبًا ہر طرح جناب والا کو تشفی
ہوگی کہ باوجود نفس کے بھی جناب رسول اللہ نے عبد اللہ بن ابی کے
نہ تو اخراج ہی کا حکم دیا نہ قتل کا بلکہ بقول منہاج النبوت کے جب وہ مرا
تو اپنے پیراہن سے جناب رسول خدا نے اوسکا کفن کیا اور جنازہ پر
نماز پڑھی منہاج النبوت صفحہ ۵۰ مطبوعہ مطبع نول کشور پس اسکو ذہن
نشین فرمائی اور اتنا لکہکر کہ عبد اللہ بن ابی منافق تھا دامن کلام نہ گردانئے
اور اگر انصاف کیجئے تو سارے منافقون کو جو علت نزول سورۂ منافقون
ہوئے تھے وہ دوسرون کو جو بعد نزول سورۂ مذکور منافق ہوئے اونکی
شناخت اور تعریف سے جو سورہ مین لکہی ہے پہچانئے رہا علم وفضل
جناب غفرانمآب وہ مثل آفتاب روشن ہے کیا آپ کی تحریر سے
کوئی سُنی ہی سہی یہہ مان لیگا کہ جناب غفرانمآب نہ عربی پڑہے تھے
نہ معنی قرآن سمجھتے تھے نہ تفاسیر پر مطلع تھے اگر ہم کو اس کا خیال نہوتا کہ
اپنی کتاب کو مختصر رکہین تو بعض آپ کے صحابہ کے افعال کا مقابلہ ہم
نمرود وشداد کے افعال سے بھی کرسکتے آپ کی تعمیل ایما کی کردیتے اور
جو آیات نمرود وشداد کی شان مین آپ محقق سمجھتے ہین وہ اونپر وارد
کرتے مگر افسوس کہ ہم کو اختصار پر نظر ہے اگر آپ نے جماعت صحابہ

پس قاعدے کے رو سے منافقین کا گروہ خارج کیا ہے تو پھر ہمارے نزدیک ممتنع اور آپ کے نزدیک ممکن ہے پس اپنے لئے آپ گھر بیٹھے جو چاہیئے قران کے معنی کہئیے جو چاہے تفسیر اپنے جاہل دوستون کو سُنا دیئے اور جسکو چاہیئے منافق کہئیے اور چاہے جسے موافق ہمکو آپ کے فراغت و عدم فراغت سے کوئی سروکار نہین ہے

آیات بینات از الفاظ پانچوین دلیل صحابہ کے منافق ہونیکی جو شخص قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہوگا صفحہ ۹۵ سطر ۲ تا الفاظ فاستمعوا له وانصتو لعلکم ترحمون ۱۰۰ سطر اخیر

آیت آخری مجھے بڑی حیرت ہے کہ ایک ہی بات آپ کے مرتبہ اور کس کس طریقے سے فرمائی گا اگر آپ کو ان آیات کے اعتبار پر جنمین منافقین کے پہچان کے احکام ہین حضرات خلفاء ثلثہ کو بچانا مدنظر ہے تو مجھے بہت اندیشہ خانہ خراب والا سے ہے کہ کہین آپ اور آیات جو کفار و فرعون و اصحاب عاد و ثمود و نوح کے بارہ مین ہین اونکو سند گردانین اور جن کا فرون سے آپ کو محبت ہو اون کے بچانیکی تدبیر نکالین اور کہنے لگین کہ حضرت ابراہیم نے ایک گبر کے بسم اللہ نہ کہنے سے تنفر کیا تو حق تعالی نے اونسے کہا شعر منش دادہ صد سال روزی و جان ترا نفرت آمد از و یک زمان غرض آپ نے بڑے معلم کامل سے سبق حاصل کیا ہے اسلئے جو فرمایا آوسکو لکھتے ہی چلے جاتے ہین لیکن میری گذارش بھی سُننے کہ جو شخص قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہوگا اور کلام اللہ کو سچ جانتا ہوگا اور ثقلین مین شمار کرتا ہوگا وہ آپ کی عبارت کے ذہو کہے مین ہرگز نہین آویگا اور جس قدر تحریف آپ قرآن مجید کی کر رہے ہین اوس پر فورًا آگاہ ہو جاوے گا اسلیئے

کہ سب جانتے ہین کہ مہاجر وہی ہین جو مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو آئے
تھے اور انصار وہ ہین جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہون نے جناب
رسول خدا سے نصرت کا وعدہ کیا تہا اگر مجھے سہو اور نسیان نہین ہے تو
آپ جو قرآن والی کے مدعی ہین تبلادین کہ منافقین ہین کون کون سے تھے
جو مکہ سے تو ہجرت کرکے آئے اور منافق بھی تھے مگر مہاجرین ہین داخل ہین
یون ہی مدینہ کے رہنے والون سکے نام گناسے کہ اونہون سے تے وعدہ نصرت
تو کیا تہا مگر زمرہ انصار سے خارج تھے استغفر اللہ آپ کن سکے نام لین
گے غرض یہہ کہدینا کہ ایماندار مہاجر و انصار کے نسبت منافق کی لفظ کو
ہرگز اطلاق نہ کریگا آپ ہی کا حصہ ہے اگر آپ کی یہہ مراد ہے آپ کے
اس ارشاد کا کہ منافقین سے نہ ملتے اور ناخوش رہتے وغیرہ کا جو قرآن مجید
مین ہر گاہ حکم ہوچکا تہا تو اوس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ مہاجر و انصار
گروہ کے سوا ایک گروہ منافقین کا تہا تو واقعی آپ بڑے ایمان دار
ہین اور کچھ شبہہ نہین کہ حضور لامع النور ہے قرآن مجید پر پورا یقین رکھتے
ہین مگر سمجھنے والا فوراً سمجھے گا کہ یہہ فقرہ صرف جناب خلفائ ثلثہ اور انکے
رفقا اور دوستون کو الزام سے بچانے کو آپ نے گڑہ لیا ہے خیر یہہ کہو
کیا مطلب جس منافق کو آپ چاہین مہاجر و انصار مین داخل خارج فرمائین
بلکہ آپ کو اختیار ہے کہ جہان جہان حق تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا دمین سے بہی جسکو آپ چاہین نکال ڈالین مگر اس
اہتمام سے کچھہ بہی برئیت حضرات خلفائ ثلاثہ اور اون کے احبا کی اون
الزامون سے جو اونپر عاید کیے گئے ہین حضور کی باتین بنانین سے نہین ہوتی
سنئے آپ فرماتے ہین کہ اگر اصحاب ثلاثہ منافق ہوتے تو کیون پیغمبر خدا

اونکو ذلیل نہ کرتے اور کیون اونکو اپنے ساتھ جہاد مین رکھتے تو آپ کی
خوش بیانی کی داد اسی جگہہ دی دیتا ہون کہئے آپ نے یہہ ارشاد فرمایا ہے
کہ سورۂ منافقون عبد اللہ ابن ابی کی وجہ سے نازل ہوا اور تفسیر علی ابن
ابراہیم کو بھی آپ نے قبول کر کے یہہ مان لیا کہ سنہ ہجری مین جبکہ غزوہ
بنی المصطلق پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لیگئے اور ملے تب
عبد اللہ بن ابی کے افعال کی بابت سورۂ منافقون نازل ہوا فرمائی اسکے
خلاف تو اور کوی گہڑت نہین ہوگی اگر نہین تو جنگ احد کا حال پہلے پڑھ لیجئے
جو سنہ ہجری مین ہوی تہی اور تاریخ روضۃ الاحباب یا تاریخ خمیس گو یا جسپر
آپ کو اعتبار ہو اوسی ذریعہ سے اطمینان حاصل کیجئے کہ جنگ احد مین عبد اللہ
بن ابی کو جناب رسول خدا ساتھ لے گئے تھے یا نہین اور تین سو سوار لیکر گیا تہا (عبد اللہ بن ابی)
یا نہین مگر جبکہ جناب رسول خدا جنگ کے لئے سوار ہوئے تو وہ مدینہ کو چلدیا تہا یا نہین اور جبکہ
ہمنام خلیفہ اول اور پسر منافق اشد کو یعنی عبد اللہ ابن عمر نے اوسکا پیچھا کیا اور نفرین کی تو اوسنے
یہی کہا کہ محمد زما یاری از خشم داشت و جاہای از شہر بیرون گذاشت ۔ پہر جب آپکو اس سے اطمینان
ہوجاوے ۔ اوسوقت یا تو مان لیجئے کہ مہاجر و انصار سب مین منافق تھے اور وہ ہمراہ
جناب رسول خدا کے جہاد مین بہی جاتے تھے اور اونسے جو عہد اور بد عہدی ہوتی تہی
اوسپر وہ روکے ٹوکے جاتے تھے یا نہین اور پہر اس کے پہلے جو ہم تاریخ
خمیس سے لکہہ آئے ہین اور جس کے لئے تکلیف دے چکے ہین کہ ذہن مین
رکھئے اگر یاد ہو تو خیر ورنہ پہر ملاحظہ فرمائی کہ با این ہمہ کہ جنگ احد سے
عبد اللہ بن ابی بہاگا تو پہر جناب رسول خدا نے اوسکو کیون ساتھ رکہا
اگر عذر فرمائی کہ بدری تہا اور جنگ احد کا قصور معاف ہو گیا تہا اسواسطے
غزوہ ابی مصطلق مین ساتھ گیا تو چشم ما روشن لیکن جب سورۂ منافقون

نازل ہوا اور حکم محکم پہونچا کہ اللہ اوسکو معاف نہ کریگا تو فرمائی وہ سارے
علم خدا کے جنکا مذکور آپ نے دلیل دویم مین کیا ہے عبد اللہ بن ابی سے
متعلق نہین ہوسے اگر ہوئی تو حضرت رسول خدا نے اوسے کیون اپنی صحبت
سے نہ نکلوا دیا اور نکالنا کیا معنی کہ اوسکو کفن عنایت کیا اور جنازہ پر نماز
پڑھی اگر آپ اس مقام پر یہہ کہین **شعر** دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ
با دشمنان نظر داری + تو بہتر فرمائی اور ہمکو مجاز کیجئے کہ ہم کہین جناب
رسول خدا نے منتہای عنایت سے چشم پوشی نفاق باطنی آپ سے کے
مانع ہوئے صحابہ سے ایسی ہی فرمائی جیسے عبد اللہ بن ابی کے نفاق ظاہری
پر عتاب ظاہری نفرمایا اور عمر کے کہنے پر قتل نہ کروایا مین نہین جانتا
کہ اب آپ اور کیا کوڑا کرکٹ جمع کر سکین گے مجھے افسوس ہے ایہ
یعتذرون اور دیگر آیات کی تحریر کی آپ نے ناحق زحمت اوٹھائی
مگر یہہ ضرور کہونگا کہ آپ نے غلطی سے عبد اللہ بن ابی کا نام لے دیا
جس سے ساری بشارت بابت اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم کو خاک مین ملا دیا اور جیسا اہل بدر اور احد کی معافی جناب غفرانمآب
نے لکھی تھی ثابت ہوگئی پس اب آپکو ضرور ہے کہ آپ جناب غفرانمآب
کے حضور مین معذرت کر کے عرض کرین کہ خواہ قصور داران غزوہ احد
ہون یا بدر سب کے لیئے یہہ جناب کا قول صحیح ہے کہ معافی ایک قصور سے
بے کسر جنتی ہونا دشوار ہے اسواسطے کہ باوجود عفو ظاہر ظہور عبد اللہ
بن ابی کے لیئے جہنم کا وعید موجود تو دوسرے کیونکر انواع و اقسام کے
گناہ کر کے امید غفران و پناہ از نیران کر سکتے ہین افسوس ہے کہ آپ
کیا کیا رنگ دے دے کر فرماتے ہین کہ جن صحابہ کے افعال پر ہم معترض

ہین اونہیں جناب رسول خدا نے اعتراض کھلا کھلا کیون نہ کردیا اور کسلئے حذیفہ
سے چھپا کر کہا تو اسکو حذیفہ سے آپ قیامت کے روز پوچھہ سکین تو پوچھہ
لیجئے گا اور عمل مستمریہم کے ذریعہ سے یا کشف و کرامات کے حیلہ سے
معلوم ہوسکے تو پتا لگا لیجئے اور ہم کو جو کہنا تہا کئی مرتبہ ہم کہہ چکے ہین یہہ
ہی جاہئے تو اوراق ادلٹئے اور پڑھئے بہتر ہے آپ اپنے بہائی مسلمانونکو
خوب باور کرائے کہ اگر مہاجر و انصار منافق ہوتے تو پیغمبر صاحب اون
کے نفاق کو کیون ظاہر نہ کرتے اور کیون وہ ذلیل ہوتے اور اوس کے
ساتہہ اسکی وجوہات بہی اونکو باور کرادیجئے کہ عبداللہ ابن ابی جو عبداللہ
ابن سبا کا دادا تہا رسول خدا خنگ احد ہین اوسکو کس اعتبار سے
لگئے تھے اور اگر نا گوار ہو تو جو صاحب تحفہ نے حضرت ابوبکر صدیق کی
بابت عذر کیا ہے کہ اگر جناب فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کے دعوی کو بے گواہی
شہادت پردہ مان لیتے تو آیندہ کو بڑی قباحت پیدا ہوتین کہ مفتی
اوسیکو سند گردانتے اور حجت پکڑتے اور یہہ بہی اپنے دوستون کو یاد
دلا دیجئے اگر جناب رسول خدا بلا صدور خطا اپنے علم پر کان پکڑ کے
اون لوگون کو جنہون نے بیوفائی کی اور وصایا کو بہلا کر تخت خلافت پر
جلوس فرمایا نکلوا دیتے تو تا قیام قیامت ہم سبکو بہی وہ حکم دلیل ہوجاتا
اور جسے چاہتے بے ثبوت و شہادت خود ہی مار ڈالا کرتے اور
جہان جہان آپ اون حضرات اولی العزم کے فتح روم و شام و
ایران کا مذکور یا عزت و حرمت و اقبال کا ذکر کرین اور حجت گردانین
وہان وہان براہ مہربانی جو کچھہ آپ کے امیر یا تو قیر معاویہ اور اوس کے
نور چشم و سرور سینہ نے فتح و فیروزی جناب امیر علیہ السلام و جناب

سیّدالشہدا پر حاصل کی اوسکا بہی مذکور کرتے چلے جائین اور بے وسواس سند و دلیل لائین اسلئے کہ وہ بھی نہ رسوا ہوئے نہ ذلیل ہوے اور نہ قتل ہوئے نہ زخمی بلکہ اگر جی چاہے تو خود تقیہ کی چادر اوتار پہینکین اور بزور جو جی مین ہے کہہ جائے کہ وہ کیون ذلیل ہوتے جناب امیر علیہ السلام نے خود ناحق کوشی کی تہی اور جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کے تو بغاوت کہلی ہوی تہی اور پہر ساپر خلفاء مروانیہ و عباسیہ و نادرشاہ و چنگیز خان وغیرہ سبکو عزت داروُن مین گنا جائے اور جو دہمکی تحریر جواب مطاعن آپ نے صحابہ کے ارشاد فرمای جب سرکار کو آپ سے فرصت کافی اور مہلت وافی ہو نہایت طوالت اور کمال لطافت سے لکہین تو بہتر ہے اور جتنے لمبی چوڑے جی مین آوے امامت ائمہ اثناعشر کے بابتہ بہی بحث فرمائین مگر آپ کی اس تقریر دل پذیر سے یہہ تو معلوم ہو چکا کہ اتنک جو آپ نے فرمایا اور ۶۰ صفحہ اپنی کتاب کے ضایع کئے اونسے صرف آپ نے یہہ کہا کہ اگر اصحاب خصوصاً خلفاء ثلثہ خدا اور رسول پر ایمان رکہتے تھے اور صرف اتنا اور لیت مین فرمایا کہ اصول امامت کے منکر ہونے کیوجہ سے جو شیعہ اونکو کافر کہتے ہین تو اوسکا جواب ابہی آپ نے اجمالی دیا ہے آیندہ تفصیلی آپ دینگے افسوس ہے کہ اتنک جو تکلیف شدید آپ نے اوٹہائی وہ صرف اتنی ہی تہی کہ جن کی خدمت مین ہم کو وہ نیاز حاصل نہین ہے جو اصحاب رسول خدا سے ہے وہ قایل وحدانیت حق تعالے اور رسالت خاتم انبیا تھے سو ظاہر ہے کہ محض تضیع اوقات کی اسواسطے کہ اللہ و محمد کے نام پر تو آپ کے خلفا بکتے ہی تھے اگر اللہ و محمد کا نام

وہ نہ لیتے تو پہر مسند محمدی پر بیٹہہ کیونکر سکتے رہا دوسرے کفر کا انکار
تو بقول خود آپ کو اپنے جواب پر ہنوز اطمینان حاصل نہین ہے آیندہ
جواب تفصیلی دینے کی حاجت ہے اور جب آپ کی زحمت کی یہہ حالت ہے
تو ظاہر ہے کہ اتنک مفت تہائین تہاین کی اور کچہہ شک نہین ہے کہ آیندہ
جو کچہہ آپ بالتفصیل لکہین گے وہ بہی اسی قبیل سے ہوگا —

آیات بینات از الفاظ جواب دوسرا شیعونکا آیات فضیلت
صحابہ سے صفحہ ۱۱ سطر ۱۱ تا الفاظ اوسکی ہمیشہ یہہ مراد ہا تا صفحہ ۲۳ سطر
آیت آخری ہم کو تو امید تہی کہ آپ اپنا وعدہ ایفا کرینگے اور اس قدر
فضول گوئی کے بعد ہمارے علما کے روایتون یا ایمہ علیہم السلام
کے حدیثون سے اون صحابہ کی بزرگی جن کے اعمال کو ہم حبط و خبط مانے
ہوئے ہین ثابت کر کے شکر گذار کرین گے تو ایفا عہد کا توقع و نشان
نہین ہے مگر آپ دوسرا رنگ لائے ع زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجے
دہن بگڑا — کلمات توہین کے جو شان علما مین نازیبا ہین آپ نے
جناب غفران مآب کے حق مین کہے اوس کے بابت ہم مثل مشہور کو
یاد کرتے ہین ❊ ور استحقاق بزرگان گوشیدن دلیل سفاہت است ❊
اور یہہ سمجہکر ع تم اپنی خو نہ چہوڑو گے ❊ ہم اپنی وضع کیون بدلین ❊ صرف
یہہ عرض کرتے ہین کہ آپ کی تحریر و تقریر سے بجز اسکے کہ شاہ صاحب
کی ہوا ہی بہت بڑی تہی آپ کے صحابہ کے حق مین کیا نتیجہ اور فائدہ
ہوتی ہے اگر جناب غفران مآب کو الزام دینا پیش نہاد خاطر تہا تو
لازم یہہ تہا کہ آپ قبل اس کے کہ آپ جناب غفران مآب پہ اعتراض
فرماتے صاحب تحفہ کی عبارت استدلالیہ کو کہ لکہتے پہر یہہ بہی بیان کرتے

ر سبقت ہجرت ولنصرت پیغمبر سے خدا راضی ہوا اور اچھی طرح سمجھا دیتے
کہ مراد یہہ ہے کہ جنہون نے ہجرت مین سبقت کی اونسے خدا راضی ہوا
اور جو ہجرت مین پیچھے گیا وہ گیا گذرا ہوا اور خاص کر ہجرت ہی کے وصف
سے خدا مہاجرین سے اور مہاجرین خدا سے راضی ہوئے اور تب جناب
حضرات مآب کی تحریر کی نقل فرماتی اور سنتے تو مضایقہ بہی نہ تہا آپ کے
معترفین بہی آپ کے تحریر کی داد دیتے اور یون تو ایسی باتین جنمین
کوئی مطلب نہو مذاق کے سانچہ مین ڈہالنا صرف اپنا دل خوش کرنا ہے
خیر جناب نے حسب عادت خود فرمایا بہتر ہے اب میری یہہ گذارش
ہے کہ اس سے تو قطع نظر کر ڈالئے کہ کون بہلا اور کون برا ہوا کون
مومن رہا اور کس کے حصہ مین فسق آیا اور صرف اسپر غور فرمائی
کہ یہہ حکم محکم حق تعالے کا ہے من یرتدد منکم عن دینہ فیمت
وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم جمع منکم یعنی جو کوئی تم مین سے
اپنے دین سے برگشتہ ہوجاوے اور اوسی حالت مین کہ وہ کافر ہے
مر جاوے تو وہ لوگ وہ ہین جن کے اعمال حبط ہوگئے اور جب ایسا
حکم صریح وصاف ہے تو جو کوئی مرتد ہوگا وہ وعدہ رحمت رضی اللہ عنہم
سے محروم ہوجاویگا اور تابع وعید ان الذین ارتدوا علی ادبارہم یعنی
بدرستیکہ وہ لوگ پہرے اور پہر گئے تہا الٹے اپنے کے اور جیسا ابتدا مین
تہا ویسا ہی انتہا مین کورا اعمال کی گرد جہاڑ سکے بے ایمان رہ جائیگا اور
جن صاحبون کے بابت بحث ہے وہ نہ تو معصوم تہے نہ محفوظ اور
صدور گناہ امکان مین تہا اور آیات مذکورہ بالا مین داخل ہونیکا امکان
تہا اگر یہہ آپ کی رائے اور انصاف کے موافق ہے تو بہت آسان

ہے کہ صحابہ کے ایمان اعتقاد مین انقلاب امکان مین ہے اور حبط اعمال
سے وہ مامون و مصئون نہین ہین تو یہ تجوز اسی پر آخر آگیا کہ خاتمہ نیک ہوا
ہو مگر باوجود اسکے بھی آپ کا تعصب ہرگز آپ کو میری راے مین مجاب
نہ کریگا اور نیک و بد کے دیکھنے کی آنکھین بند کرکے اپنے مذہب کے
اسلاف اور شاہ صاحب کی طرفداری پر نظر ہوگی کہ اُنہنے صحابہ کو اہل
ایمان سے خارج کرکے اور محفوظ از گناہ سے بھی بڑہا کے معصوم کا
درجہ عطا فرماکے یہہ فرمائی کہ مہاجرین و انصار سے جو وعدہ ہوا وہ قیامت
تک کے لیئے ہے اور اوس مین خدا کو گنجایش انحراف کی نہین سے بچے
تو مین خدا کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہون کہ اب سورہ بینہ کی تلاوت فرما
سمجہہ جائیے کہ جیسا مومنین سے وعدہ ابدی ہے ویسا ہی مہاجر و انصار
سے بھی قیامت تک کے لئے حق تعالے نے فرمایا ہے جسطرح مومنین
پابند اعمال صالح کے ہین ویسی ہی مہاجرین و انصار اور بھی سورہ بینہ سے
یقیناً آپ کے یہہ بھی تسکین ہوگی کہ جناب شاہ صاحب نے صفت ذات
مہاجر و انصار کے جو والسّٰبقون الخ سے نکالی ہے وہ درحقیقت صفت
فعل ہے جیسا کہ حق تعالی نے تمام مومنین سے سورہ بینہ مین فرمایا ہے
کہ جو ایمان لائے اور عمل صالح بھی کیئے وہ اشخاص بہترین خلق ہین اور
اونکے لیئے جزا اوسکی خدا کے نزدیک وہ جنتین ہین کہ جن کے نیچے نہرین
جاری ہین اور یہہ فضیلت اونکے لیئے ہے جو گناہ کے بارہ مین خوف
الہی رکھتے ہین اور بعد اسکے جو کچھ شاہ صاحب نے تحفہ مین لعنت اللّٰہ
علی الظالمین کے تاویل باب ہشتم مین عدم جواز لعن معاویہ کے نسبت
فرمائی ہے اوسکو بھی یاد کر لیجیے پس جسطرح صفت ظلم یا صفت کذب

خدا نے لعنت کی ہے اوسیطرح صفت ہجرت و نصرت رسول اللہ پر اظہار
اپنے رضامندی کا کیا ہے نہ ذات مہاجرین و انصار سے و اگر یہاں یہہ تاویل
نہین ہوتی تو لعنت کے بارہ مین بہی نہو سکیگی سوا اسکے کمال استعجاب
ہوتا ہے جب کہ آپ نہین دیکھتے کہ حق تعالے نے پہلے آیہ ذلسابقون
مین مہاجرین و انصار فرمایا ہے اور تب رضی اللہ عنہم ارشاد کیا ویسا ہی
سورہ بینہ مین وہی وعدہ رحمت رضی اللہ عنہم تمام مومنین کے حق مین
کیا ہے ہر چند اتنا ہی میرا عرض کرنا کافی ہے لیکن اگر اور بہی کہنے کی اجازت
ہے تو سنئے کہ جس آیت کی بحث درپیش ہے اوس کے سوا سورۂ واقعہ
مین بھی والسابقون السابقون حق تعالے نے فرمایا ہے پس اگر آپ
کو سبقت الی الایمان والاسلام سے حجت ہے تو دیکہی ابراہیم بن محمد
الحموینی نے اپنے اُستاد سے جو سلیم بن قیس ہلالی ہے ایک حدیث
طویل نقل کی ہے اور محمد الحموینی آپ کے علما سے ہے خلاصہ حدیث
کا یہہ ہے کہ مجمع کثیر مین جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے
سوال کیا کہ آیا تم جانتے ہو خدا نے سابق کو مسبوق پر فضیلت دی ہے
یعنی پہلے ایمان لانیوالے کو پچہلے ایمان لانے والے پر پس مجہسے پہلے
کسی نے خدا اور رسول کیطرف سبقت نہین کی ہے دوسرے یہ
آیا تم جانتے ہو کہ بروقت نزول والسابقون الاولون والسابقون اولئک المقربون
کے رسول خدا نے کیا فرمایا آیا یہہ کہ انبیا اور اوصیا کے حق مین یہہ آیات
ہین اور مین رسولون مین بہتر ہون اور علی ابن ابیطالب میرا وصی و افضل
اوصیا ہے سب نے مجمع مین سے کہا کہ سچ ہے یون ہی مالک بن انس
نے ابن ابی صالح سے اور اونہون نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت

کی ہے جسکو ابن شہر اشوب نے ایک جماعت آپ کی مفسرین سے
توثیق کی ہے کہ آیہ السابقون الاولون علی امیر المومنین کے شان مین
ہے اسواسطے کہ وہ ایمان لانے والون مین سب کے پہلے ہین اونہون نے
دونون قبلہ یعنی بیت المقدس اور کعبہ کیطرف نماز پڑہی ہے اور یہی وہ
دونون بیعتون مین شریک تھے یعنے بیعت بدر و بیعت رضوان مین
اور بہی اونہون نے دو ہجرت کین پہلے جعفر طیار کے ساتھ حبش کو دوسرے
مکہ سے مدینہ کو اور فقیہ ابن المغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین حدیث
نزول آیہ السابقون السابقون کو مرفوع طرف عبد اللہ بن عباس کے
کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ سبقت کرنیوالے تین شخص ہین پہلے
یوشع بن النون نے سبقت کی طرف موسی کے دوسرے اور صاحب
یسین نے حضرت عیسی کیطرف تیسرے اور علی نے میری طرف مگر علی افضل
سابقین ہین اور سب سے لطیف تر یہہ حدیث ہے جو ابو المؤید موفق بن
احمد نے اپنے استاد سے طرف ابراہیم ابن ابی سعید جوہری وصی ماموں
کی روایت کی ہے چنانچہ اوسکا قول یہہ ہے کہ مجھسے امیر المومنین رشید نے
اپنے باپ اور دادا عبد اللہ بن عباس کے حوالے سے یون فرمایا ہے
کہ (مینے اپنے جد و آبا سے) سنا کہ عمر بن خطاب سے جسوقت اونکے
پاس ایک جماعت حاضر تہی تو اون سب نے (جماعت نے) سابقین الی
الاسلام کے بارہ مین پوچہا تو عمر نے کہا کہ مین نے رسول خدا سے سنا
کہ علی مین تین صفت ہین اور مین آرزو کرتا ہون کہ ان مین سے ایک ہی
میرے لئے ہوتی تو میرے نزدیک وہ تمام دنیا سے بہتر ہوتا بسبب اسکے
ہو جسبب تر ہوتی ہین اور ابو عبیدہ ابو بکر اور ایک جماعت صحابہ موجود

کہ رسول خدا نے علی کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے علی تو ایمان لانیوالون
مین پہلا مومن ہے اور اسلام مین پہلا مسلمان اور تو میرے لئے ویسا ہی
جیسا موسیٰ کے لئے ہارون تھا اگر انصاف اور ایمان کا پاس ہے تو
اسیقدر کافی اور وافی ہے اور اگر صرف ضد اور ہٹ ہے تو ہمارا دفتر
دفتر سیاہ کرنا بیکار ہے تاہم چونکہ آپ کو دعویٰ ہے کہ آیت والسابقون
الخ آپکے اون صحابہ کے شان مین ہے جنکی فضایل لکھنے کا آپ نے
بیڑا ہمارے ایمہ سے اوٹھایا اور پورا نہ کرسکے کوئی لولی لنگڑی حدیث
اپنی ہی دفتر سے نکال کے مدعی ہوتے کہ یہہ حدیث آیت کو خلفا کے حق مین
ثابت کرتی ہے تاکہ ہم اوس حدیث ہی سے بحث کرتے اور آپ کے
قول کو رد کرتے مگر حدیث کیسی آپ نے ظاہری معنی کہکر اپنی کامیابی
کا نقارہ بجا دیا اور نا سمجھون کے سمجھنے کو لکھدیا کہ بار خدایا تیرا کلام کیا
چیستان ہے یا کوئی معما اور اسکا مطلق دہیان نہ کیا کہ جس آیت کو آپ
چیستان کہہ گئے وہ آیت متشابہات سے ہے اور آیات متشابہات
کے بابت حق تعالے نے خود فرمایا ہے کہ اونکی معنی صرف راسخان
علم سمجھے ہین اور تمام قران کی بابت بھی ارشاد کیا انا انزلنا علیک
القران لتبین للناس ما انزل الیھم یعنی ہمنے قران کو تجھپر
نازل کیا ہے تو بیان واضح کردی پس اس فرمان حق تعالےکے سے
آپکو معلوم ہوگا کہ قران مجید کے معنی کہدینے کا تا اور سے دور ہے
نہین ہے بلکہ حق تعالے نے جو کلام کیا وہ اپنی رسول سے نہ جہول سے
پس رسول اللہ اوسکو سمجھتے تھے یا وہ جنکو رسول اللہ نے سمجھایا اور
جنہون نے راسخان علم کا رتبہ پایا اور آپ تو آپ حضرات خلفا اٹلا

بھی اسکے محتاج تھے کہ اون پر کلام واضح کیا جاسے چنانچہ حضرت عمر کے
قول جو حرمت شراب مین تھی اوپر عرض کر چکا ہون و دیگر حضرات بھی
سر منبر اپنا جہل ظاہر کر چکے ہین تو ایسی صورت مین آپ کا منشا اور
بہتان کہنا بھی قرآن کو ناروا نہین ہے اگر آپ مدعی ہین کہ قرآن
کے معنی سمجھہ لیتے ہین تو فرماسے قران مین جو لکھا ہے ولا رطب ولا
یابس الا فی کتاب مبین جسکے ظاہری معنی یہہ ہین کہ جو کچھہ دنیا
و مافیہا مین ہے وہ سب قران مجید مین موجود ہے تو کیا آپ نے
جو کچھہ ہم پوچھین آپ قرآن سے جواب دینگے ظاہر ہے کہ نہین اور
اگر آپ قرآن سے جواب نہ دے سکین تو خدا کو معاذ اللہ ذٹینگ باز
کہین گے چاہے آپ کہین مگر ہمارا تو یہہ مقدور نہین ہے ہم صرف اپنے
علم سے اوس کے معنی اور تفسیر کے محتاج ہونگے یا یون اپنا من سمجھوتا
کر لین کہ جس طرح ہمارے دل کو خدا نے ایسا پیدا کیا کہ جو باتین ہمکو معلوم
بھی نہین گئین اور نہ ہمارے نظر مین جب اون کی ضرورت ہوتی ہے
تو ہمارا دل اونکو پیدا کرتا ہے یا متنبہ کرتا ہے پس جسطرح ہمارے دل مین
دنیا بھر کی باتین موجود سمجھی جائین اوسیطرح قرآن مین بھی موجود ہین اور ہر
سوال کا جواب اور تمام حکمت اوس مین شامل ہین مگر اونکا سمجھنا اور بتلانا
ائمہ علیہم السلام کا کام ہے غرضکہ قصور معاف آپنے یا اپنے ہی سے خود
اون لوگون کے عقل کے بھروسے پر اون صحابہ کو جن کے آپ فضائل
ہم کو سنانے کو بیٹھے ہین وعدہ رخصت مین داخل نہ فرمائی واگر آپ
اسپر گھبرائے کہ جناب امیر علیہ السلام تنہا کیونکر داخل آیت ہین اور اپنی
عادت کے موافق مچلین اور غل مچائین کہ آیت مین تو جمع کا صیغہ ہے پھر

صیغہ واحد یعنی جہ تو اس کے جواب مین ہم اور بک بک نہ کرکے آپ کے ہی
قول کو پیش کرتے ہین جو صفحہ ۳۰ حصہ اول کے حاشیہ پر آپ نے تحریر
فرمایا ہے اور اگر یاد نہ رہا ہو تو سنئے کہ آپ نے یا ایہا الذین امنوا
کا ترجمہ اے مومنین لکھکر ارقام کیا ہے کہ یہہ خطاب اونہین بعض سے
ہے جو کہ جہاد پر جانے سے تساہل کرتے تھے نہ کل مہاجرین و انصار سے
ہے جو کہ جہاد پر جانے سے تساہل کرتے تھے نہ کل مہاجرین و انصار سے
اور خطاب کل سے کرنا اور بعض سے مراد ہونا عرب مین جاری ہے
آیات بینات از الفاظ اب خیال کرو کہ جو علتین تامہ اور ناقصہ صفحہ
۴۳ سطر ۲۱ تا الفاظ مطالب را دانماید نہ بصیغہ ماضی صفحہ ۴۶ سطر ۱۰ ا
آیت اخری سرکار کا بات بات پر یہہ کہنا کہ مجتہد صاحب نے تحریف
کی ہے ویسا ہی سخن تکیہ ہو گیا ہے کہ جیسا ایک سخن تکیہ تہا کہ ہر جملہ کے
شروع مین کہتا تہا ہان بیٹا نصرت چنانچہ کسی چالاک کے ساتھ اوسکو
مرافعہ مین جانا پڑا جس کے قاضی تھے مولوی نصرت اللہ صاحب سخن
تکیہ نے وقت جواب وہی ہان بیٹا نصرت کہکر جو آغاز سخن کیا تو قاضی
صاحب چکرائے اور بار بار بیٹا نصرت کا لفظ مکرر وہ سمجھکر بگڑے کہ کیا بکتا
ہے تو مدعی نے جڑ دیا کہ حضور یہہ نہایت ہی بے ادب ہے ہر حاکم کو بیٹا
کہتا ہے یہہ سنتے ہی حاکم صاحب بر افروختہ ہوئے چالاک اپنی چالاکی
سے بازی لیگیا بس جناب آپ کچہ ہی کہئے آپ کے فرمانے سے
وہ خاص خطاب تحریف کا جسکو مل چکا اوسی کو مبارک ہے آپ کے
طعن و تشنیع سے جناب غفران مآب پر مایہ نہین ہونے کا اب
علتین تامہ اور ناقصہ کے بابت جو آپ نے گفتگو فرمائی تو سنئے جناب

غباب یہہ ساری علتین تو اس وجہہ سے عاید ہوتی ہین کہ جن کے گلے آپ
آیت باندھا چاہتے ہین اون کے خاتمہ بالخیر ہونے پر آپ کا تو یقین ہے
مگر ہمارا اور ہمارے عالمون کا اعتقاد نہین ہے پس حسن خاتمہ کے ثابت
کرنیکا اہتمام آپ کو فرمانا چاہیے نہ کہ جڑ کو چہوڑ کے ڈال اور پات پات پر
کودنے کا قصد کرنا مگر آپ آیات کے معنی جو کلام الہی ہے اور جسکو مخبر
مخبر صادق علیہ السلام نے نہ کسی سے سنا نہ اوسکے مطلب کو سمجہا آپ
نہایت آسانی سے یہہ کہدیتے ہین کہ خداے تعالی نے یون ہی کہا ہے
کہ ہین اولئے وہ مجہسے راضی تو جناب جو حدیث مخبر صادق کی خبری سیدہی
سادی ہین اور جن کے بابت کوی آیت ہے نہ حدیث کہ جناب رسول
خدا جو فرماتے تہے وہ مثل آیات متشابہات کے سمجہے جا ئین اون کے
معنی آپ کیون گہوماتے ہین اور ہیکڑ پکڑ کرکے کیا سے کیا بناتے ہین جناب
اس موقع پر آپ کو دکہلاتا ہون کہ جناب صاحب تحفہ نے حدیث منزلت
کی بابت کیا رنگا ہے سنئے جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشری جنکی طرفداری
مین بات بات پر آپ کو جناب غفران مآب طاب ثراہ پر بیزاری
ہے اور جنکا کلام یا دلیل ہین و حجت روشن آپ کے ایمان اور ایقان
اور انصاف مین داخل ہے باب ہفتم مین بذیل از تمہید کلام و تقریر مرام
یعنے تردید فضایل حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہین صفحہ ۲۳۳ مطبوعہ
مطبع منشی نول کشور لکہنو حدیث دویم در بخاری و مسلم از براء بن عازب
روایت آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر را در غزوہ تبوک
بر اہلبیت و نساء و بنات خلیفہ کردہ گذاشتہ خود بغزوہ متوجہ شدہ حضرت
امیر عرض کرد یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان پس

فرمود اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی

ترجمہ ایا راضی نمی شوی کہ باشی از من در مقام ہارون از موسی مگر آنکہ ہیچ پیغمبر نیست بعد از من گویند کہ منزلت اسم جنس مضاف است بسوی علم پس عام باشد جمیع منازل را بصحة الاستثناء چون مرتبہ نبوت را استثنا فرمود جمیع منازل ثابتہ بہارون برائے حضرت امیر ثابت شد و از جملۂ آن منازل صحت امامت و افتراض طاعت ہم ہست اگر ہارون ابدا از موسی زندہ می بود زیرا کہ در حال حیات موسی این مرتبہ داشت بعد از وفات موسیٰ اگر این مرتبہ از و زایل می شد لازم می آمد عزل او و عزل نبی جایز نیست زیرا کہ اہانت او ست پس این مرتبہ ہم بحضرت امیر ثابت شد و ہو المرام اصل این حدیث ہم دلیل اہل سنت ہست در اثبات فضیلت حضرت امیر و در صحت امامت ایشان در وقت خود زیرا کہ ازین حدیث استفاد می شود استحقاق انتخاب برائی امامت اب غور فرمائی کہ ہمارے مطالب اور مقاصد کو کس ڈھنگ سے اپنی سانچے میں ڈہالا ہے اور سادہ لوحون کے دلون مین ہمارا مطلب کیونکر پہونچایا ہے اور کیسی کاریگری کی ہے جز ای اصل این حدیث ہم دلیل اہل سنت ہست در اثبات فضیلت حضرت امیر در صحت امامت ایشان اس مقام کو ملاحظہ فرمایئے کیسی متانت اور کیسی عقلمندی سے ایسے صاف و صریح حدیث کو گول کیا ہے اور اگر قبول کیا ہے تو صرف اسلئے کہ ناصبی کہتے تھے کہ حضرت علی کو کیا رتبہ تہا کہ وہ خلیفہ ہوتے لہذا حضرت اہل سنت نے مہربانی سے اس حدیث پر اون نالایق ناصبیون کے مقابلہ مین تمسک کیا تا کہ اونکی زبان بند ہو اور یا نئین کہ اپنی ہمارے مین

اسی حدیث کے اعتبار پر حضرت علی کو حق خلافت کا تھا نہ کہ پہلے ہی مرتبہ بعد
رسول اللہ کے جیسا کہ بلا فاصلہ حضرت موسی کے ہارون کو ہوتا پھر جناب
موصوف قواعد منطق کے دامن سنبھال کر لکھتے ہین اور نہایت ہی دیانت
اور امانت کو کام فرماتے ہین آمدیم بر نفی امامت غیر او وانکہ امام بلا فصل
حضرت امیر بود پس ازین حدیث فہمیدہ نمی شود ہرچند نواصب خذلہم
اللہ در تمسک اہل سنت ہم قدح کردہ اند وگفتہ اند کہ این خلافت
نہ آن خلافت بود کہ محل نزاع است تا استحقاق آن خلافت بدادن این
خلافت ثابت شود زیرا کہ باجماع اہل سیر محمد بن مسلمہ را صوبہ دار مدینہ
وسباع بن عرفطہ را کوتوال مدینہ وابن ام مکتوم را پیش نماز مسجد خود کردہ
بودند واگر خلافت مرتضی مطلق می بود این امور معنی نداشت پس معلوم
شد کہ این خلافت محض در امور خانگی وخبرداری اہل وعیال بود وچون این امور
موقوف بر محرمیت اطلاع بر امور مستورات ست لابد فرزند و داماد ومثال
ایشان برای این کار متعین می باشند ہرچند کہ باشند پس دلیل استحقاق
خلافت کبری نمیتواند شد وبفضل اللہ تعالی اہل سنت ازین قدح
ایشان جوابہای دندان شکن در کتب خود آوردہ اند کہ در مقام خود
مذکور ہست * اس موقع پر گنواروں کی مثل یاد آئی وہ یہہ ہے کہ کسی کے
کھلیان کی ضبطی پر عامل نے شحنہ مقرر کیا تھا وہ شحنہ چوٹا نکلا اور اوسکی
گرفتاری کے لیے پیادہ پہونچے تو شحنہ غایب ہو گیا پیادے ڈہونڈتے
پڑے پہرتے تھے اور ہر ایک شی جو بار سراغ تھے کسی نے اوس موضع
کے رہنے والون سے یون کہا کہ شحنہ گہسا پیال مین کو کہہ بیری ہوئے
یعنی شحنہ پیال مین چپ رہا ہے مگر کون یہہ کہے اور اوسکا دشمن بنے خیانت

صاحب تحفہ نے بھی کمال ایمانداری اور بڑا تقدس اور کمال ہی حمایت
جناب امیر علیہ السلام اپنے بیان بلاغت فرجام مین دکہلای ہے کہ
ہم تو نہین مگر ناصبی ایسا کہتے ہین اور مراد دلی یہہ ہے کہ تا اہل سنت کے
دل کسی قدر نواصب پر گرم ہوجاوین مگر ساتہہ اوسکے یہہ بھی سمجھ جاوین
کہ حضرت علی کو قابلیت خلافت کبری کی حضرات ثلاثہ کے موجودگی
مین تھے ہی نہین اور یہ ہندوستانی مسلمان اپنے اس رسوم پر قیاس کرین
کہ داماد سے اوسکے سگی ساس اور سوتیلی ساسین یا اوسکی جورو کی
خالہ یا پہوپہیان وغیرہ پردہ نہین کرتین اور چچیری بہائی کے ساتھے
بہاوج کا رشتہ مان کر آتے ہین آسانی سے قبول کرین کہ حضرت علی کو صرف
نسوان کی حوائج ضروری کے رفع کرنے کی خلافت ایسی دی گئی تہی جیسے
لونڈیون اور ماماؤن کو حوالہ ہوتی ہے تا ضروریات رفع ہون اسواسطے کہ
صوبہ دار اور کوتوال شہر تو موجود ہی تھے جو کچھ اونسے حضرات امیر المومنین
کو احتیاج ہوتی ماماکہ آتی اور بآسانی انجام پاتی الا یہہ خیال نہین فرمایا
کہ اور بھی کوئی صاحب تحفہ کے کہنے کو جب یہہ سوچیگا کہ سواے امہات المومنین
کے جو تمام امت پر حرام تہین اور کوئی نسوان مین جناب رسول خدا کے
نہ تہا تو اونکی خلافت کے لیے حضرت امیر ہی کیون چہانٹے جاتے اور
فرزند و داماد سمجھے جاتے اور امہات المومنین کی وجہہ سے محرمیت یا حضرت
عثمان کی دامادیت سے قطع نظر کرنے لابد ہوتی مگر کیا کہنا ہے ازواجیون
کے پردہ مین جو کہنا تہا کہہ گئے اور خود اپنے قول کی ایسی رکیک تاویل
کرکے ٹال گئے اور اتنے ہی پر اکتفا کی کہ ہماری کتابون مین ناصبیون کے
اعتراض کے جواب دندان شکن لکہے ہین حالانکہ سمجھنے والے اچھی طرح

سمجھہ سکتے ہین کہ جواب کیا خاک لکھے ہونگے جبکہ خود ہی اپنے قول کو آپ
رد کرتے ہین اوسکے بعد پھر جناب مولانا الفضل اولانا ارقام فرماتے ہین
و طریق تمسک شیعہ باین حدیث بطریقی کہ مذکور شد بکمال تنقیح و تہذیب
کلام ایشان ہست والا در کتب ایشان باید دید کہ چہ قدر سخنان پراگندہ
درین تمسک ذکر نمودہ اند و بمطالب نرسیدہ و ہنوز ہم درین تمسک
بوجوہ بسیار اختلال باقی ہست ــ
دیکھئے کہ کیا تمہید عاقلانہ حضرت صاحب تحفہ سے نے اوٹھائے
ہے اور کیا سنگ لاخ میدان ہم شیعہ کے سیئے آپ ایسی صاحبون
کی نظرون مین دکہلایا ہے اور صرف اوتنی ہی عبارت عربی کو کہ جس کا ترجمہ
خود مصنف تحفہ نے یہہ کردیا ہے کہ آیا راضی نمیشوی کہ باشی ازمن در مقام
ہارون از موسی جسکی ہندی یہین چندی یہہ ہے کہ کیا تم راضی نہین ہو کہ رہو تم
بجائے میرے جیسے ہارون تھے موسی کے لئے مگر کوئی پیغمبر بعد میرے
نہین ہے اور پھر اسیکو کیسی پہیلی بنائی ہے اور اوس کا بوجہنے والا لغو کہکر
کیطرح خود اپنے کو بنایا ہے چنانچہ بلا اسکے کہ کسی کتاب کا حوالہ دیا ہویا
کسی علماء شیعہ کا نام لیا ہو مگر سنیون کو دہوکہا دلانے کیو اسطے صرف
اتنا لکھکر ،، گویند کہ بمنزلت الخ جیسا اوپر ہم لکھہ آئے ہین شیعون کا قول ہے
اور پھر بڑے ایمانداری سے جواب دینا شروع کیا اول انکا اسم جنس
مضاف نبوی علم الانفاظ عموم نیست نزد جمیع اصولین ملکہ تصریح کردہ
اند بانکہ برائی عہد ہست در غلام زید یعنی غلام خاص مراد می باشد نہ ہمہ
غلام و امثال آن و اگر قرینہ عہد موجود نباشد غایت الامر اطلاق ثابت
خواہد شد نہ عموم چہ می تواند گفت کسی در مثل رکبت فرس زید یا ثوب زید

در روایت این زیلعی با ہدایت عموم باطل است در اینجا قرینہ عہد موجود است
وهو قوله استخلفني في النساء والصبيان یعنی چنانچہ حضرت ہارون
خلیفہ حضرت موسی بود در وقت توجہ بطور حضرت امیر خلیفہ پیغمبر بود
در وقت توجہ پیغمبر در غزوہ تبوک و استخلافی کہ مقید بمدت غیبت باشد بعد انقضای
آن مدت باقی نمی ماند چنانچہ در حق حضرت ہارون ہم باقی نماند انقطاع
این استخلاف را عزل نتوان گفت کہ موجب اہانت در حق کسی باشد
وصحت استثنا در تقی دلیل عموم می شود کہ استثنا متصل باشد و در اینجا استثنا
منقطع است بالضرورة لفظاً و معناً اما لفظاً پس از انجہت کہ عنہ هو لا نبی
بعدی جملہ خبریہ است و اورا از منازل ہارون مستثنی نمی توان کرد و
بعد از تاویل جملہ بمفرد بدخول آن حکم الا عدم النبوة پیدا کردہ ظاہر است
کہ عدم نبوت از منازل ہارون نیست تا استثنا او صحیح باشد و اما معنی پس بجہت آنکہ یکی از منازل
ہارون آنست کہ از حضرت موسی در سن اکبر بود و دیگر آنکہ افصح بود از موسی لسان دیگر آنکہ در نبوت
او شریک او بود و دیگر آنکہ برادر حقیقی او بود و ازین ہمہ منازل بالاجماع حضرت
امیر را ثابت نیست پس اگر استثنا را متصل گیر دانیم و منزلت
را بعموم حمل کنیم کذب در کلام معصوم لازم خواہد آمد ملاحظہ ہو کہ ذری
سی بات کو کیسا پہاڑ بنایا ہے اور سیدھے کلام میں کیسے کیسی پیچ کی
ایہام کردیں اگر میں صاحب تحفہ کی ابتداء عبارت اول آنکہ اسم جنس مضاف سے
الا لازم خواہد آمد تک کی چیتھاڑ کرنا شروع کروں تو ناحق سیاہی اور
کاغذ کا خون ہوگا مگر بطور اختصار اگر پسند ہے تو وہ بھی سنئے کہ افادہ
اضافت معنوی کا تعریف مضاف اسکے اوپر تقدیر تعریف مضاف الیہ
کی اوس سبب سے ہے کہ صورت ترکیب اضافت معنوی موضوع ہے

واسطے دلالت کے اوپر معلومیت مضاف کے جب مضاف الیہ معرفہ ہونہ اوس سبب سے کہ نسبت ایک امر کے طرف ایک امر کے مستلزم معلومیت منسوب کے ہوتی ہو والا مضاف باضافت لفظی مثل ضارب زید بہی معرفہ ہو ولم یقل بہ احد پس غلام زید نہ کہا ئیگا مگر جسوقت کہ غلام درمیان متکلم اور مخاطب کے معہود ہو ہکذا قال العلامۃ التفتازانی وھو من ائمۃ الاصول پس قول اسکا یا آنکہ براے عہد ہست در غلام زید و امثال آن مطلقاً اور ہر حال مین مقام تعجب اور محل غرابت ہے اسواسطے کہ واسطے عہد کے اسوقت ہوگا جب درمیان متکلم اور مخاطب کے معہود ہو واذ لیس فلیس علاوہ اسکے قرائن اوسوقت مفید ہو سکتے ہین کہ معارض ساتہ قرائن آخر کے اقوی اونسے ہنون و در ما نحن فیہ اطلاق وعموم ثابت اسواسطے کہ استثنا مخصوص واسطے عموم کے ہے اور علامات عموم سے ہے والعموم باق علی عمومہ پس منزلت ہارون مین عموم نہ لینا اور قرینہ عہد فرض کرنا ستم جان انصاف پر کرنا ہے اور عموم اور اطلاق اس حدیث شریف مین کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکارا ہے دلالت کرتا ہے اوپر عموم کے اس میری گذارش پر آپ صاحب تحفہ کی طرفداری مین جو چاہین کہین الا کوئی ایماندار اور سمجہدار آدمی سواے اس کے کہ حضرت رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ تم اوسیطرح کہ جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے مقام پر تہی میرے لیئے ہو اگرچہ بعد میرے پیغمبر کوئی نہوگا ایسی دور از قیاس باتین نہ بتاویگا یہ صرف صاحب تحفہ کو زیبا ہے کہ کبہی حضرت ہارون کی عمر جتانا کبہی اونکو فصیح البیان گردانا کبہی سگا بہائی بتلانا اسکو تو ایک

ہوئی عقل والا بھی سمجھہ لیوے گا کہ اگر صرف اپنی بی بیون پر جناب رسولخدا
نے حضرت علی علیہ السلام کو خلیفہ کیا تہا تو نہ من حیث برادر زعم زاد نہ
بحیثیت داماد جناب امیر علیہ السلام اون ازواج رسول اللہ صلعم
کے محرم سمجھے جو بروقت تقریر خلافت موجود تہین اسلیئے کہ ازواج
پر خلافت کرنے کے لیئے سسرون سے کوئی اور بہتر نہین
ہوسکتا۔

تو خیر سے حضرت ابو بکر و عمر دونون سسر تھے جناب رسولخدا اون
دونون مین سے کسیکو مقرر فرما دیتے اور اسکو تو ہر ایک صاحب
فہم جانتے ہین اور بخوبی سمجھتے ہین کہ جب کوئی شخص کسی سے کسیکو مثال
دیتا ہے تو مثال دینے والے کی کیا مراد ہوتی ہے مثلاً اگر کسی نے کسیکے
نسبت کہا کہ یہہ تو ویسے ہی ہین جیسے رستم یا کسی نے کہا کہ یہان یہہ پھول
تو گلاب ہی معلوم ہوتا ہے یا کسی نے کہا شاہ عبد العزیز تو ویسے ہی معلوم
ہوتے ہین جیسے نصر اللہ کابلی تو کیا ایسی مثال سننے والے یہہ یقین کرتے
ہین کہ جیر شنا زل مائد کی گئی اوسمین سارے خواص رستم کے یا گلاب
کے یا نصر اللہ کے تھے یا آنکہ جو تشبیہ کسیکو کسی سے دیتا ہے اوسکی یہی
مراد ہوتی ہے کہ سارے اوس کے اوصاف جس سے تشبیہ دی گئی اوسمین
موجود ہین ظاہر ہے کہ ہرگز نہین کوئی کہتا ہے کہ فلان کا چاند سا منہہ ہے
یا فلان کی بال سی کمر ہے فلان کا شیر کا ایسا سینہ ہے فلان کی ہرن کی
ایسی آنکہہ ہے تو تشبیہ دینے والے کا سننے والے گلا دبائین اور تصدیق
چاہین کہ دکہلاسے صاحب چہرہ کی لمبائی چوڑائی چمک چاند کی ایسی ہے
یا نہین کہ چاند کے ناک آنکہہ منہہ کہان ہے پس جبکہ دنیا بھر کی بول چال

یون ہی تو غور فرمائی جو صاحب تحفہ نے حدیث مذکور کے معنی بگاڑنے
مین سعی ظاہر فرمائی ہے وہ سب دلایل اور براہین سے مالا مال ہے
اور وہ ہیچ ہے جو جناب والا فرماتے ہین کہ صاحب تحفہ بے دلیل وبرہان
قدم ہی نہین اوٹہاتے ہم کو اسکا بہی افسوس ہے کہ اپنی اثناء سخن پروری
مین جنابت مآب صاحب تحفہ اور خود جناب عالی حضرت عمر کے
مقولہ کو بہی بہول گئے اور یاد نہ رہا کہ خود حضرت عمر نے عبد اللہ ابن عباس
سے فرمایا ہے کہ حضرت علی کے حق مین جناب رسول خدا نے تین خصلت
فرمائی ہین ایک یہہ کہ اول مومن ہین دوسری اول اسلام مین تیسرے
منزلت ہارون رکہتے ہین اور اگر اون تین مین سے ایک خصلت مجہہ مین
ہوتی تو میرے واسطے بہتر ہوتی تمام چیزون سے جسپر آفتاب چمکتا ہے
پس اگر وہ بچون اور عورتون کے خلاف نہی اور براے نام ہارون و
موسی کے مرتبہ کا امتیاز و کہلاتا تہا تو حضرت عمر کو اوسکی تمنا ہی کیون ہوتی
اور اگر واقعی بقول صاحب تحفہ کے صرف بچون اور عورتون پر حضرت علی
کو رسول خدا نے تا معاودت خود از جنگ تبوک خلیفہ مقرر فرمایا تہا اور
حضرت علی کی گذارش پر یہہ فقرہ جناب رسول خدا صلعم نے کہدیا تہا کہ
تم میرے لیئے اوسی مقام پہ ہو جیسے موسی کے لئے ہارون تہے تو حضرت
امیر علیہ السلام معاذ اللہ نہ نادان تہے نہ آپ صاحبون مین سے کسی نے
حضرت امیر علیہ السلام کی نسبت الزام عبادت یا کمی حافظہ کا دیا ہے
کہ جناب رسول خدا کا پہلا ما مان لیتے اور وہ جناب رسول خدا کی خدمت
مین اوسی طور سے کہ جیسا بقول آپ صاحبون کے علانیے یہہ کہا تہا کہ آپ
مجہے بچون اور عورتون کی مدد کو چہوڑے جاتے ہین اوسیطرح سے

جس طرح آپ سکت تھے و معتبرصاحب روضة الاحباب سے نے لکھا ہے رسول اللہ سے یہہ بھی ثابت ہے کہ جب جنگ احد کو آپ تشریف لیگئے تھے تب تو ایک نحیف محترم عبداللہ ابن ام مکتوم کو خلیفہ مدینہ کا مقرر فرما گئے تھے اب نئی بات یہیون کرتے ہین جو جبکہ عورتون پر خلیفہ کرتے ہین اور مرتبہ بڑہاتے ہین کہ تم کو بمنزلہ ہارون کے چھوڑتا ہون کیا یون ہی عورتون کی احتیاجون کے برلانے کو حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو چھوڑ گئے تھے اور اگر یہی منزلت ہارون ہے تو اسکی پہلی آپ عبداللہ ابن ام مکتوم کو بھی دے چکے ہین و اگر حضرت علی کے نسبت یقین تھا کہ اوس غیاب کو ایسی باتین یاد نہین رہ سکتی تھیں تو معلوم نہین ہوتا کہ اس قدر گم کیا کہ حضرت صاحب تحفہ کو کیا ضرورت ہوی سیدہی طرح کہدیتے کہ جیسا جسطرح عبداللہ ابن ام مکتوم کو جنگ احد پر جاتے وقت رسول خدا خلیفہ کر کے مدینہ مین چھوڑ گئے تھے ویسا ہی جب جنگ تبوک کو جانے لگے تو حضرت علی کو خلیفہ کر گئے اور جب دونون غزوات سے واپس آئے جیلیے خلافت عارضی آئی گئی ہوی تو ظاہر ہے اس قدر طول کلام اور بناوٹ کی مطلق حاجت نہ ہوتی اور ایک جو ہہ کے لیے سوچ سوچ کر کہنے کی ضرورت نہ رہتی خیر آپ آگے سنئے کہ پھر مولانا صاحب یہہ کہتے ہین سیوم آنکہ انچہ گفتہ اند کہ اگر این مرتبہ از ہارون زایل شد لازم می آید عزل او و عزل نبی لازم نیست گو یم انقطاع عمل را عزل گفتن خلاف عرف و لغت ست زیرا کہ بادشاہان در حین برآمدن خود از دار السلطنت نایبان و گماشتگان خود را خلیفہ خود میگذارند و بعد از معاودت وہ اجعت خود بخود این خلافت منقطع می شود و ہیچ کس انہا را معزول نمیدانند و نہ در حق انہا اہانت می فہمد و اگر عزل ہم باشد چون نبوت استقلالی بعد از نبوت

موسی به ہارون میرسید که مرتبه اعلی است بهزار درجه از خلافت چرا موجب
نقصان و اہانت او می شد بلکه در رنگ او آن می شد که نایب وزیر را بعد از
نبوت وزیر عزل کرده وزیر مستقل سازند و نیز چون حضرت امیر را تشبیه داده اند
بحضرت ہارون و معلوم است که حضرت ہارون را در حیات حضرت موسی
بعد از غیبت ایشان خلیفه بود و بعد وفات حضرت موسی حضرت یوشع بن
نون و کالب بن یوفنا خلیفه شدند لازم آمد که حضرت امیر نیز خلیفه آن حضرت
باشد و در حیات ایشان بعد از غیبت نه بعد از وفات بلکه بعد از وفات
دیگران باشند تا تشبیه کامل شود و تشبیہی که در کلام رسول واقع شود آنرا
بر تشبیه ناقص حمل کردن کمال بے دیانتی است واه واه واه واه کیا خوب
کبھی تو اوس تشبیه کو جو رسول اللہ نے دی تو اوسکی نسبت یہہ کہنا کہ تشبیہ
ناقص پر حمل کرنا بد دیانتی ہے کبھی تو خود ہی فرماتے ہین کہ بادشاہ جب دار السلطنت
سے باہر جاتے ہین تو کسیکو خلیفہ کر جاتے ہین اور اوسکو تشبیہ ناقص
نہین جانتے ہین اور بے دینی اور بد دیانتی ہین اوسکو داخل نہین کرتے ہین
اور جب تشبیہ کو اپنے موافق نہین پاتے تو کلام معصوم پر جو یہہ کہکر ازجاتے
ہین کہ جو تشبیہ پیغمبر نے دی وہ ہر طرح سے پوری ہونے چاہئی چونکہ ہمکو
تشبیہ ناقص اور کامل کی بابت بہی پوری طور سے سمجہانے کی ضرورت
معلوم ہوتی ہے لہذا پہلی وجہ تشبیہ جناب امام حسن و امام حسین ع و حضرت
محسن علیہم السلام کے گوش ہوش کہولکی اور رشتی اور قاموس کو اگر کتب
خانہ عالی مین ہو تو ڈہونڈہ کر نکالئے اور ملاحظہ فرمائی دوسری کتاب مین
بہی تلاش فرمائی اور دیکہئی کہ شہاب الدین نے یہہ ہی لکہا ہے یا کچہہ اور
ان رسول اللہ قال ان اللہ جل جلالہ امر موسیٰ بن عمران

ان یبنی مسجدًا طاهرا لا یسکنه الا هو وهارون وابن هارون شبر وشبیر وان الله جل جلاله قد امرنی ان ابنی مسجدًا لا یسکنه الا انا وعلی والحسن والحسین سد وا هذه الابواب الا باب علی وفیه عن اسما بنت عمیس قالت سمعت رسول الله یقول اللهم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ازری واشرکه فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا رواه الطبری وقال اخرجه احمد فی المناقب الی غیر ذالک من الشواهد الکثیرة

اثبات مرتبہ ہارونیہ جناب امیر کے لئے اشارہ واضح اوس انحراف اور ارتداد امت کا اون حضرت کے عدم متابعت کا ملتا ہے کہ ارتداد بسبب عدم متابعت ہے اون حضرت کی جیسا کہ امت موسیٰ نے متابعت ہارون سے ہاتھ کھینچا اور انحراف قبول کیا تھا اخبار مشہور متواترہ میں وارد ہوا کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ جو کچھ کہ بنی اسرائیل میں واقع ہوا اس امت میں بھی مثل اوسکے واقع ہوتا ہے صاحب نہایہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لترکبن سنن من کان قبلکم حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة وذکر جار الله الزمخشری فی الکشاف انه قال انتم اشبه الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقهم حذو النعل بالنعل والقذة غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا اور بعض روایات میں وارد ہوا کہ اگر وہ سب داخل سوراخ سوسمار ہوں تم بھی ہوگے انتهی محصله اور معلوم ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی امر عظیم تر قضیہ عجل اور سامری سے نہ تھا پس چاہئے کہ اس امت میں بھی

قتل اوس کے واقع ہو اور اس امت مین کوئی امر کہ اوس سے شبیہ ہے مقتضا
ہو سوا سے اس کے نہتا کہ تارکہ متابعت خلیفہ برحق ہے اور نہا یا موید اسکی
ہے وہ حدیث کہ جسکو فریقین سے نے نقل کیا ہے کہ جب حضرت امیر کو واسطے
بیعت ابوبکر کے مسجد مین لا سے اونحضرت نے منہہ اپنا طرف قبر حضرت
رسول کے کیا اور اوس آیت کو پڑہا جو کہ مشتمل تہی اوپر تظلم ہارون کے
نزدیک موسیٰ کے اور شکایت اوسکی قوم سے اپنے اور کہا یا ابن ام
ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی اور یونہی اپنی کتابون
مین اپنی ہی راویون سے یہہ بھی پڑہے قال النبی فی خلافۃ علی لو فعلت
لتفرقتم عنہ تفرق بنی اسرائیل عن ہارون پس لامحالہ بسبب
انکار نص جلی اور استنکاف متابعت صاحب منزلہ ہارونی سے آپ
کے صحابہ کبار کا جو حال ہوگا آپ سمجہہ لین گے ہماری تقریر صرف یہہ ہے
کہ اگر حسب مفروضہ آپ کے منزلت ہارون مین عموم نہین ہے بلکہ عہدی ہے
اسلئے کہ قرینہ عہد موجود ہے وہو تخلفنی فی النساء والصبیان
پس اس سے بھی مدعا ہمارا ثابت ہے کیونکہ اطلاق صبیان کا جیسا کہ اول
طفولیت مین ہوتا ہے آخر نمو تک بھی ہوتا ہے اور استعمال صبیان کا آخر
نمو تک کہ قریب ۳۰ سال کے ہے استعمال لفظ کا حقیقت مین ہے نہ مجاز
مین پس اس سے بھی منزلت جناب علی ابن ابیطالب علی کل رجال والنساء
ثابت اور متحقق ہوئے والحمد للہ رب العالمین وصرنا السفینۃ
آل الرسول راکبین جب یہان تک مین عرض کر چکا تو پہر جناب شاہ عبد العزیز
صاحب کے قول پر رجوع کرتا ہون خیر سے اونہون نے بہی سر الشہادتین
مین فرمایا ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جو اپنے فرزندون کے

نام رکہی سمجھے اونکو جناب رسول خدا نے یہہ کہکر بدلوا دیئے کہ مثل اسماء فرزندان ہارون نام ان کے ہونا چاہیئے اور جب یہہ قول خود حضرت شاہ صاحب کا ہے تو وہ ذمہ دار ہین کہ جسطور راد رطریقہ پر شہادت ہر سہ فرزندان جناب امیر علیہ السلام کی ہوئی اوسیطرح حضرت ہارون کے صاحبزادون کی بہی ثابت کردی جاوے اور اونہین کے ذریعہ سے تکمیل فضیلت شہادت حضرت ہارون بہی دکہلائی جاوے واگر نہ دکہلائی جای تو جناب رسول خدا کا حضرت ہارون کے فرزندون کے نام پر جناب امیر علیہ السلام کے صاحبزادون کا نام رکہنا بہی ناقص پڑیگا مگر چونکہ جناب غفران مآب کا مقولہ تو ہے نہین کہ آپ آتش غضب سے بہڑک اوٹہین یہہ ناقص کلام جناب شاہ صاحب کی ہے جنکا ہر قول میزان عدل مین دلایل ساطعہ و براہین قاطعہ سے تلا ہوا ہے پس وہ کیونکر بدد یانتی مین داخل ہوسکتی ہے آپنے قول کو محمود اور غیر کے کلام کو معیوب ٹہرای مگر کیون جناب شاہ صاحب کی بہی دیانت ہے اور اونکا کلام بلا دلیل ساطع و برہان قاطع نہین ہوتا اور یہہ سچ ہے کہ جناب رسالت مآب نے جو تشبیہ دی تہی وہ نہایت ہی کامل تہی تو براہ عنایت ثابت فرمائی کہ حضرت ہارون کو حضرت موسی جو رو اور بچون پر خلیفہ کر گئے تہے اگر آپ نے زنانت کو دخل دیکر کچہہ فرمایا تو شاہ صاحب نے تو کلام معصوم کو ناقص ہونیکی گواہی دی ہے مین آپ کو ڈر رہا ہون کہ کلام الٰہی کے باطل کرنے کی آپ مرتکب ہوجائینگے اسواسطے کہ کلام اللہ مین موجود ہے کہ چہوٹے بہیا نے بڑے بہیا کی ڈاڑہی گوسالہ پرستی ہوجانے کیوجہہ سے گہسیٹی تہی اور خود جناب شاہ صاحب نے باب ۱۲ تحفہ مین صفحہ ۶۳۴ پر اوسکا حوالہ

دیا ہے انصافاً غور کیجئے کہ یہہ کیسا اندہیر ہے کہ جناب رسول خدا کو حضرت
شاہ صاحب جہان چاہتے ہین بے تکان بادشاہان زمان سے مثال
دیجاتی ہین اور آپ بہی اونکے طرفداری مین کہہ ڈالتی ہین کہ وہ بے سہارے
قدم نہین اوٹہاتے ہین بیدہڑک ایسی مثال کے بابت بہی آپ سے ثبوت
چاہتا ہون کہ جس بہروسے پر شاہ صاحب نے بادشاہ کی مثال دیدی ہے
اوسکو آپ پیش کیجئے اور فرمائی کہ جس طرح حضرت موسی حضرت ہارون کو
اپنا قایم مقام چہوڑ کے کوہ طور پر تشریف لیگئے تہے کون بادشاہ خدا سے
باتین کرنے اور ہدایت لینے کو کسی اپنا قایم مقام چہوڑ کے گیا تہا اور ہدایت
اور رہنمای خلایق پر مامور کر گیا تہا حضرت کیا کہون اپنے قول کی سرسبزی کے
لیئے ایسی ہی فکرین کیجاتی ہین جیسی کسی حریف اور سعدی سے کہین تہین چنانچہ
مشہور ہے کہ ایکروز سعدی کسی مسجد مین وضو کر رہے تہے کہ ایک حریف
یا ظریف وارد ہوا اور پوچہہ بیٹہا کہ چہ میکنی سعدی نے کہا کہ پدی شویم اوسنے
کہا کہ پد بروزن بد پس در مسجد پدمی شوی تب سعدی نے استفسار کیا کہ اسم
شریف ظریف نے کہا حاجی تو سعدی نے حاجی کو معرب کر کے کہا کہ حاجی
بروزن حاجی و حاجی گوشت کمان را میگویند و کمان بشکل گمان و گمان بمعنی
شک و شک تجنیس سگ است پس گفتہ سگ را چہ اعتبار اب پہر عرض
کرتا ہون کہ مین نے جو شاہ صاحب کی لمبی چوڑی تقریر مدلل کے نقل کی زحمت
اوٹہائی اور پہر اوس کی بابت جو کچہہ لکہا اوسکی غرض صرف اتنی تہی کہ تشبیہ
کامل اور غیر کامل کی بابت شاہ صاحب نے کیا کچہہ لکہا ہے ورنہ مجہے
اس مقام پر حدیث منزلت کی بحث سے سروکار نہ تہا غرضکہ یہہ اچہی طرح
مین نے ثابت کیا کہ اپنے غرض اور مطلب کے لیئے کیسی حجت تشبیہ

کے بابت شاہ صاحب لائے ہین جنکی آپ طرفداری فرماتے ہین اور
خلافت اوسکے جناب غفران مآب پر بلے ڈہب جناب والا خفا ہوتے
ہین انصاف فرمائی کہ ہر گاہ ایک سیدہے اور صاف جملہ کو جو علی رؤس
الاشہاد رسول خدا نے فرمایا اور جس کے معنی ہر شخص دانا سمجھتا تہا اوسکی
تحریف آپ کے علمانے بعد سیکڑون برس کے کرنی شروع کر کے دوسرے
مطلب پر ڈہالے اور بچون کیطرح تُتی کرنی شروع کی اور جبکہ حدیث
کے معنی بتانے اور سمجہنے مین یہہ وقت آفرینی ہے اور حدیث حضور کے
مذہب مین پہلی سے بڑہکر سمجہی جاتی ہے تو پہر آپ جلدی سے آیہ وا[illegible]
کے جوجی مین آئی معنی کہنے اور لکہنے مین اندہی ہوگئے سچ ہے اپنے مطلب
کی جب سوجہتی ہے تو چاہو کیسی ہی دشوار گذار راہ ہو اور اوس مین پہاڑ حایل
اور سمندر حایل ہو مگر تقریر سے سب کہودے اور ہٹائے جاتے ہین اور
بے اسکے کہ پہاڑ پر چڑہین یا جہاز پر سوار ہون خشکی ہی پر کاغذی گہوڑے
آپ کے علما دوڑاتے ہین کہین دنیا کی مثال سے مثال لاتے ہین کہین
مان بیٹی کا رشتہ ٹہراتے ہین اور کبہی اونہین ماباپ بہائی کو کافر و فاسق
ٹہراکے جنہون نے قتل کا مشورہ دیا اونکی مدح کرتے ہین کبہی بادشاہون
مین جناب رسول خدا کو داخل کر کے مثال اپنے مطلب کی بادشاہون اور
امرا سے ڈہونڈہتے ہین اور اون آپ کے علما اور آپ ہی کو کبہی تو یہہ
اختیار ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر اپنے من مانی اور بہاکر شہالی یعنی جیسے
آقا اور حکام کو پسند ہو لکہدالین کر گذرین یا کبہی یہہ کہدین کہ نہین تفسیر
بالرای جایز نہین جو علما سابقین کہہ گئے وہ صحیح ہے و حالانکہ سابقین و
لاحقین مین وجہ امتیاز بجز چون و چرا و غون غون کے کچہہ نہین بتلا سکتے

پس جبکہ یہہ حال آپ کے یہان ہے تو اوسکے غصہ مین سرکار ہمارے مجتہد پر شبہہ آسے ہین الاہم کہتے ہین کہ جو آپکو کلام اللہ پر اعتراض ہے اور جس سے آپکو انکار ہے وہ کلام اللہ ہے مین موجود ہے کہ آیات متشابہات کا مطلب جہان نہ سمجھو تو راسخون فی العلم سے انکشاف کرو اور جو جناب غفرانمآب کی اس ارشاد پر کہ حق تعالی بصیغہ مضارع کے پرضو باشد این مطلب را ادا نماید نہ بصیغہ ماضی تو اول اوسکو اون اقوال صاحب تحفہ کو جنسے تحریف معنی انبارنا و الفنا کی ہوتی ہے مقابلہ فرمائی جو صفحہ ۳۲۶ پر صاحب تحفہ نے تحریر فرمایا ہے اور تب یہہ فرما دیجیے کہ سوا آپ کے اعتقاد کے آیہ والسابقون مین وہ مہاجر اور انصار داخل نہین ہین جو قبل نزول آیہ مذکور شہید ہوکر حضور خداوند اقدس مین حاضر ہوگئے اگر آپ کا دین اور ایمان اس کے اقرار پر آپ کو مجبور کرتا ہے کہ جو مہاجر و انصار پہلے نزول آیہ سے شہید ہوچکے تھے اور جو بعد نزول آیہ مر اور جناب رسول اللہ اون سے راضی تھے وعدہ الہی مین داخل ہین تو جناب غفرانمآب یا کسی شیعہ پر جبکا ایمان و اعتقاد صاف یہہ ہے کہ مراد سبقت سے صفت اسلے الایمان و اسلے عبادۃ اللہ ہے بگڑنا بے سود ہے اسلئے کہ جو کچھہ اور کہا جاتا ہے وہ آپ ہی کی ضد اور اصرار پر کہا جاتا ہے نہ کسی اور وجہہ سے

آیات بینات از الفاظ اول تو یہہ فرمانا حضرت کا صفحہ ۴ سطر ۶ الا تا الفظ لقتی جانتے ہین صفحہ ۴ سطر ۱۵

آیت اخری ہم کو نہین معلوم کہ آپ سید ہے کو اولٹ پہیر کیون کرتے ہین کیا یہہ ہے دستور ہے کہ جب بات گہومانا ہو تو صیغہ ماضی ادا

اور مضارع گردانے لگے اور لفظ سے بحث کیجئی اور جب اوس سے
مطلب نہ نکلی تو اصطلاح پر اوتر جائے مگر جب وہی اعتراض ہمارے جانب
سے ہو تو حیرت مین آکر غل مچائی مطلب جناب غفرانمآب کا یہہ ہے کہ ہرگاہ
حق تعالے نے فرمایا کہ رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ تو اوس کے یہہ معنی ہوئے
کہ راضی ہوا اللہ اونسے اور راضی ہوے وہ اوس سے تو راضی ہو جانا داخل
ماضی ہے چونکہ آپ کی غرض یہہ ہے کہ سارے صحابہ جاہو وہ کیسے ہی ہون
اون کیواسطے یہہ آیت سپر ہو جاوے اور یہہ کہہ کر کہ جیسے ہی آیت
والسابقون نازل ہوی اوس مین وہ سب زندہ مردہ داخل ہو گئے
جاہو وہ ایمان مین مقدم تھے جاہے اسلام مین جاہے عزت مین اور
خدا اونسے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے اور یہہ اصرار اس لئے ہی کہ شیعہ
کسی طرح کا الزام اون صحابہ پر جو ملزم بانواع جرایم ہوے قایم نہ کر سکین
اور اسکی کچھہ پروا آپ کو نہین ہے کہ انسے معنی جو سمجھتے اوسکو جاہو آپ
کی بابت بظاہر اچھی معلوم ہو مگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی حدیث
کے تو منافی آپ کے معنی ہو جائینگے اسلیے کہ جناب رسول خدا صلعم نے
صریحًا استفسارًا اجلہ صحابہ پر فرمایا کہ قیامت کے روز بہت سے صحابہ
میرے پاس دوڑینگے اور فرشتے اونکو اس جرم مین ہٹادینگے
کہ بعد وفات میرے دنیا مین بدعتین اونہون نے قایم کی ہین اگر جناب
والا کو وہ حدیث یاد نہ رہی ہون تو ردالابالستہ جو آپ کے حصہ اول
کے رد مین مختصر سا رسالہ ہے اوسی مین پڑھ لیجئے اور گو اس مختصر مین بھی
جابجا اعادہ کر چکا ہون تاہم پھر آپ کے ذہن اور حافظہ کی دعوت
کرتا ہون دیکھہ لیجئے کہ بخاری اور مسلم دونون نے اس حدیث کو نقل کی ہے

اخرج الشیخان عن ابن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن الی رجال
منکم حتی اذا اھویت الیھم لانا ولھم اختلجوا دونی
فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک
فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی یعنی ہر آئینہ (حوض کوثر) پر ایک قوم وارد
ہوگی اور وہ واپس کیجاویگی تو مین کہونگا کہ یہہ میرے اصحاب ہین تب
مجھسے کہا جائیگا کہ آپ نہین جانتے ہین کہ انہون کیا احداث (بدعت)
آپکے بعد کیا ہے واگر بخاری اور مسلم کے ڈہونڈہنے مین تردد او
دقت ہو تو صفحہ ۲۰۴ فصل رابع فصل حوض میزان ابصر الکتاب تیسیر الاصول
الی جامع الاصول مین اسی کے قریب قریب دوسری حدیث پڑہیلیجے
اور اگر وہ بھی کمیاب ہو تو چھہ ٹکے کو مطبع منشی نول کشور سی آئی ای مین
ترجمہ مرغوب جذب القلوب جس کے مصنف بڑے سندی سنی
ہین لے کر صفحہ ۱۰۳ ملاحظہ فرمائی کہ رسول خدا نے شہدای احد پر
دعا کی اور ہمراہیون کو سلام پڑہنے کو فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا یہہ میرے
اصحاب ہین انپر قیامت کے دن گواہی دونگا حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے اصحاب نہین ہین
فرمایا ہان کیون نہین ہو لیکن مین نہین جانتا کہ تم بعد میرے کیا کروگے
اور یہہ لوگ دنیا سے میرے سامنے اچہی طرح گئے ہین اور اگر آپ
یہہ فرمائی کہ چاہو کرو دو ان حدیث خلاف ہون کچہہ پروا نہین تو ہم بہی
ابہی اسی بحث مین صاحب تحفہ کا قول بحث حدیث منزلت آپ
کے روبرو پیش کر چکے اسے پہر ملاحظہ فرمائی کہ صرف تشبیہ کا ئل

وناقص کے بارہ مین اونہون نے فرمایا و تشبیہی کہ در کلام رسول واقع
شود آنرا بر تشبیہ ناقص حمل کردن کمال بیدیانتی است * اگر معنی سمجھنے
مین اس فقرہ کے وقت ہو تو کہلے ہوئے ہین کہ رسول خدا نے جو تشبیہ
دی ہو اوسکو ناقص سمجھنا کمال بے دیانتی ہے اب تو آپ غور فرمائین
گے کہ جو شخص تشبیہ فرمودہ رسول کو ناقص سمجھے اوسکے درجہ مین اور
جو حدیث کے غلط معنی گڑھے اوسکے رتبہ بد دیانتی مین کتنا فرق ہوگا
افسوس ہے کہ آپ معاویہ کو خاطی سے مومن محارب جناب امیر علیہ السلام
سے موافق بناتے ہین اور امیر قبول کرنے کے لیئے کیسی تاویلات
کرتے ہین اور جناب صاحب فتاوی برہنہ صفحہ ۱۰ پر دیکھو مطبوعہ منشی نولکشور
لکھنو بابت حرب و نزاع صحابہ کی بابت فرمائی کہ محامل تاویلات دارد
اور ہم جو موافق حدیث کلام معصوم کو قایم رکھکر معنی لین وہ آپ کے
سمجھ ہی مین نہ آوین مجھے اسکا یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اوس ارشاد کے
جو حضرت ابوبکر سے جناب رسول خدا نے شہداے احد کے بابتہ
فرمایا تھا آپکو باور ہوگا کہ جناب غفران مآب نے بالکل ٹھیک اور
بجا ہوا وہی فرمایا ہے جو جناب رسول خدا نے فرمایا تھا اور سمجھ
جائیگا کہ اگر دنیا مین صحابہ کا خدا سے راضی ہونا یا قطعی صحابہ سے خدا
کا راضی ہوجانا جناب رسول خدا الیقین فرماتے تو کیون حضرت ابوبکر
صدیق سے جان نثار اصحاب سے فرما دیتے کہ ہم نہین جانتے کہ میرے
بعد تم کیا کرو گے اب آپ اپنے واسطے جو چاہئے سمجھیں ہزار کہیئے کہ ہم
خدا سے راضی ہین تو وہ آپ ہی کا دل جانتا ہوگا کسیکے لیئے سند نہین
ہے اور ہم ہرگز خلاف حدیث کے معنی آیت کے نہ لین گے —

آیات بینات الفاظ دوسرے یہہ سب علتین نامہ اور نا قصہ از صفحہ ۴۶ سطر ۶ تا الفاظ تصور فرماوین صفحہ ۴۶ سطر ۲۱ —

آیت اخری جناب اون سب مین کہ جن مین علتین موجود یا علتون کے ہونیکا احتمال ہے اونکی فضایل مین جو حدیث یا آیت آپ ایسی بیان فرماینگے کہ جن سے کوئی فضیلت خلاف حدیث سلمۂ ہمارے اور آپ کے ظاہر ہوتی ہو اوسمین ضرور ساری احتمالات ہمکو لانے پڑینگے مگر اہلبیت علیہم السّلام کی شان اقدس کے متعلق نہ کوئی ہمکو شبہہ ہوگا نہ احتمال اسواسطے کہ وہ ہمارے اعتقاد مین معصوم اور آپ کے نزدیک محفوظ تھے لیکن اگر آپ کو اہلبیت علیہم السّلام کے کیسکی نسبت سوءظن ہو تو آپکو اختیار ہے کہ آپ احتمال اور شبہہ جو چاہین پیدا کرین اور ہمکو جو شبہہ اور فساد آپ یا خوارج اہلبیت علیہم السّلام کے نسبت کرین اوسکے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے اسواسطے کہ ہمکو جسطرح یہہ یقین ہے کہ آفتاب کو خاک نہین چھپا سکتے یا ابر اور گہن خورشید جہان آرا کے آڑے نہین آسکتے تو اسیطرح ہمکو یقین ہے کہ کسی دشمن دین کے چھپانے یا مٹانے یا جھگڑنے یا بحث کرنے سے اون معصومین کی فضائل پر پردہ نہین پڑ سکتا اور جسطرح جناب رسوؐل خدا کی نبوت یہود اور نصارا سے اور گبر و ترسا پر ہمین ثابت کرنا ضرور نہین اوسیطرح آپ یا خوارج کے سامنے آئمہ علیہم السّلام کے فضایل کے ثابت کرنے کی حاجت ہم کو نہین ہے نہ اب یا خوارج کے انکار فضایل پر صیغہ ماضی و مضارع کے گردانیکی ضرورت اسواسطے کہ غرض ثبوت فضائل اور وقار کی اونہین کیواسطے ہے کہ جن کے خاتمہ بالخیر مین کلام ہی اگر آپ

کو اون صحابہ کے حسن خاتمہ کا ویسا ہی یقین ہوتا جیسا ہمکو اپنے ایمہ علیہم السلام
کی بابت ہے تو ہرگز ہمارے انکار اور اعتراض پر اعتناء ہوتا اور مثل ہمارے
بے پروا ہوتے مگر چونکہ خود آپ پوری طرح مطمئین نہین ہین اسلئے اُلجھتے اور
جھگڑتے پہرتے ہین ورنہ ہم لاکہ بکتے اوسیطرح خبر نہو لی جسطرح یہود و نصاریٰ
کے اقوال پر جو شان اقدس خاتم المرسلین مین سر بازار ہوتے ہین کان نہین دہرتے
مگر یہہ تو اوسی صورت مین ممکن ہو کہ جب آپ خود مطمئین ہون آپ کیا اسکو
نہین دیکھتے کہ ہم اپنے ایمہ علیہم السلام کے جو فضایل لکھتے ہین سر منبر بیان
کرتے ہین اوسمین نہ کسی معترض سے ڈرتے ہین نہ کسی خارجی کے قول کا رد کرتے
ہین پہر آپ بہی اپنے صحابہ کے فضایل نویسی مین ہماری طرح دلیری کیون نہین
کرتے مگر آپ کرین تو کیا کرین جہان کسی فضیلت کے لکھنے کا ارادہ کیا وہان ہمارے
الزامون نے ہجوم کیا بس فضیلت تو درکنار فسق و کفر کی مدافعت کا اہتمام شروع
ہوا اسکو بہی دیکھئے کہ ہم کبہی خارجی سے یہہ کہتے ہین کہ ہم اپنے ائمہ کی فضایل
تمہاری کتابون سے ثابت کرینگے ظاہر ہے کہ ہم اونکے کیون کہین اور
اونکی کتابون کی کیون سند لین —

آیات بینات از الفاظ تیسری مجتہد صاحب نے صفحہ ۴۶ سطر ۱۲ تا الفاظ این
مقال واضح گردد صفحہ ۴۷ سطر ۵ —

آیت آخری آپ ہرگز نہ گھبرائی جناب غفران مآب نے جاہلو جیسی عجلت
مین کتاب لکھی ہو آپ ہرگز نہ ڈری کہ اونہون نے کوئی غلطی یا خطا کی ہے
اگر تردد آپ کو ہے تو سنئے آیہ والسابقون بیشک جناب امیر علیہ السلام
کے لئے ہے جیسا ہم اوپر عرض کر چکے اور بے دغدغہ ہم آیت موصوف کے
وعدہ مین جناب امیر علیہ السلام کو نہ سمجہتے ہین اسلئے کہ اونکی حسن خاتمہ پر دوسری آیات

ہے ہمکو ویسا ہی اعتقاد ہے جیسا جناب رسول خدا کے حسن خاتمہ پر اسواسطے
کہ وہ نفس رسول ہیں۔
آیات بینات از الفاظ جو تہی جناب قبلہ و کعبہ کا ماضی مضارع صفحہ ۶۶ سطر ۶
تا الفاظ فسحقا لاصحاب السعیر صفحہ ۶۶ سطر ۳۔
آیت آخری ہمارا ملک دین بہت بڑا ہے مگر جس راہ آپ چلنا چاہتے ہیں
اوسی سے آپ ہی کا قافیہ تنگ ہوگا اور جیسا کہ جن آیات کا آپنے حوالہ
دیا اونکو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ آل عبا کے سوا کسی اور کے حق میں ہیں تو بحث
آپکے ساتھ میزان پڑہنی کی ہمکو ضرورت نہیں ہے اور کسی ایسے شخص سے
جو اتنا بھی نہ سمجھے کہ جب ایک فعل کا فاعل موجود ہو اور حال میں فعل کیا جاے
تو کہا جاتا ہے کہ اوسنے کیا ہمکو بحث کی حاجت نہیں ہے جب کہ یہہ ظاہر
ہے کہ جب کوئی کلمہ کسی منہہ سے نکلتا ہے تو چاہو وہ مضارع میں داخل ہو
یا ماضی میں مگر قرینہ اور محل کلام سے معنی استنباط کیئے جاتے ہیں مگر ہر ایک محل
و موقع ماضی کو مستقبل بنانا نہیں ہوسکتا کہ جو جاگ رہا ہے اوسکی حق میں یہہ
معنی سے لئے جائیں کہ سو گیا اور جو خراٹے لے سو رہا ہے اوسکی نسبت
یہ ان لین کہ جاگتا ہے اور شبہہ نہیں ہے جو کوئی ایسے معنی خلاف حدیث
معصوم کے لیگا تو وہ باعث تکذیب رسول اللہ کر کے اذیت دہ رسول اللہ
ہوکر داخل وعید ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ
فی الدنیا والاخرہ واعد لہم عذابا مہینا ہوگا۔
آیات بینات از الفاظ پس حضرات شیعہ کے تعصب صفحہ ۶۶ سطر ۴
تا الفاظ جاتی شکایت نہیں ہے صفحہ ۶۶ سطر ۷۔
آیت آخری یہہ کلام ملامت الضمام آپکا اپنے بہائیوں کے ساتھ ہوگا

تو خوب اوسے کہئی اور وہ شوق سے سنین اور خوش ہو لیجے کہ حضرت علی
مراد و مقصد آیت سے خارج ہوسے جاتے ہین یا جاہئے یہہ بھی کہدیجے
کہ چونکہ حضرت علی کے نسبت رسول خدا نے فرمایا کہ اونکا جسم میرا ہے
اور میرا اونکا اور وہ میرے نفس ہین تو چونکہ حضرت علی مصداق اور مراد
آیت سے خارج ہوسے تو رسول اللہ صلعم بہی خارج ہونگی تو بہی ہم آپ
کا منھہ نکرین گے بہت سے دنیا مین ایسے کہنے والے ہین اور وہ خدا ہی
سے اپنے کہنے کی سزا پائین گے مگر اس موقع پر دوستانہ اتنا کہین گے
کہ یہہ ضرور سچ ہے کہ عشق اور محبت تعصب عناد اور جہالت دنا دانی
پیدا کر کے اندہا بنا دیتی ہے اور پہر تین و چار مین بھی امتیاز نہین رہ جاتا
چنانچہ آپ نے بھی بجاے اسکے کہ فرماتے ہمارے چارون خلیفہ کو بہی علاوہ
فضیلت سے نکال دیا تین ہی کا نام لیا سو اوسکی وجہ ظاہر ہے کہ اونہین
سے تو آپ کو مزہ ملتا ہے اور حضرت علی علیہ السلام سے تو درحقیقت
عداوت ہے اور اونکی فضیلت اور مرتبہ نہایت اکہرتا ہے اسلئے اونکو
صرف ہمارا امام اول کہہ دیا مگر آپ کے رشک وجلن سے جو نقصان
ہو وہ آپ ہی کیواسطے ہے ــ

آیات بینات از الفاظ اس مقام پر یہہ امر بھی لکھنا صفحہ ۶۰ سطر ۸ تا الفاظ
ان کنتم صادقین صفحہ ۶۲ سطر ۱۵ ــ

آیت آخری

جیسا مین نے عرض کیا تہا اوسکو آپ نے ثابت سے کر دیا یعنی جناب نے
آیہ موالات کو جس سے ثبوت خلافت حضرت علی کا کیا جاتا ہے اور
آپ کے دلمین وہ نہایت کہٹکتا ہے پیش ہی کر دے سو بھی بے محل

اور موقع اسواسطے کہ دونوں آیتوں مین بڑا فرق ہے جیسا آئندہ کہل جائیگا
مگر مراد آپ کی صرف اتنی ہی نہ کہ آیہ مذکور مین جو کچہہ خدا نے فرمایا وہ مشروط
حسن خاتمہ پر ہے تو جناب غفران مآب نے جو فرمایا وہ اس راہ سے تہا
کہ کوئی غلام کی مثال آقا سے دے اور گدا کو امیر با وقر کرانا چاہے اور
گہسیارے کو شہسوار سے مقابل کرے اور معصوم کو گنہگار اور خدا پرست
کو بت پرست اور شراب خوار سے مقابل کرے تو ضرور وہی الفاظ جو جناب
غفران مآب نے لکہے ہین ہر کوئی کہدیگا لیکن آپ صاف صاف جواب
چاہتے ہین اور جناب صاحب تحفہ کی روح جو آپ سے خوش اور مطمئن ہوگی
تو مین عرض کرتا ہون کہ جناب ہان آپ بالضرور سمجہ لیجیے کہ ولایت شما باین
وصف متعلق ہست یعنی کہ اقامت الصلواۃ و ایتاء زکوۃ در حالت رکوع
و بقاء این وصف مشروط ہست بحسن خاتمہ کذا و کذا اور اگر ہوسکے تو آپ
شوق سے ثابت کیجیے کہ جناب رسول خدا کے انتقال کرتے ہی جناب
امیر علیہ السلام معاذ اللہ بے ایمان ہوگئے تہے اسلیئے مقاصد
آیت سے خارج اور لایق خلافت اوسوقت نہ تہی کہ جب حضرت ابو بکر صدیق
مسند آرا ہوئے مگر پہر توبہ کر کے ایماندار ہوئے اور تب خلیفہ چہارم
مقرر ہوئے مگر پہر اپنے ہتہکنڈے پر آگئے اور حضرت عائشہ اور معاویہ
کے ساتہہ جنگ جمل و صفین مین لڑے اور جز نام کے مسلمان حملہ آور ہوگئے
اونکو قتل کروایا اور حضرت عائشہ کو گرفتار کر کے گہر بٹہلایا تو بے دین ہوگئے
مگر پہر شاید کچہہ توبہ کر لی کہ خلافت پر قایم رہے یا آخر کو کوئی اور فعل بے
دینی کا ایسا کیا کہ جسے آپ جانتے ہونگے اسلئے خاتمہ بخیر نہوا اور
اپنی پیچالی سے کی کہئیے ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ہست حق تعالے محفوظ

ر کہے ایسے ترددات سے ـ

آیات بینات از الفاظ ای حضرات اما میہ صفحہ ۶۶ سطر ۱۹ تا الفاظ گاو

تعلیم گور لی تعلیم صفحہ ۶۷ سطر ۵ ـ

آیت اخریٰ جبکہ آپ ہم سے مخاطب ہین تو ہم ضرور آپ کی خاطر جمع کرین گے کہ ہمکو ان مہاجرین اور انصار سے جنہون نے بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو خلافت سے گور وکا اور دوسرے کو ناحق خلیفہ اور امام حق بنایا ضرور عداوت ہے اور جناب ائمہ اثنا عشر سے محبت کامل ہے مگر باین ہمہ ایمان اور عدالت ہمارا ہی حصہ ہے اور یہ لے ایمانی جس کی نصیب ہین ہے وہ ہی سمجھ سکتا ہے اور جو حکایت آپ نے تحریر فرمائی ہے اوسکو اوس مقام پر جہان صاحب تحفہ نے تشبیہ کامل کی بحث کی ہے اچھی طرح چہان کر لیجئے ہین ایسے خرافات باتون کا جواب عرض کرنا بیکار سمجھتا ہون اور امید ہے کہ آپ کو بھی اصرار نہو گا تا کہ کوئی کلمہ خلاف آپ کے اعزاز کے زبان پر نہ آجاوے ـ

آیات بینات از الفاظ وہی حال ہو بعینہ مجتہد صاحب کا صفحہ ۶۷ سطر ۷ تا الفاظ من الاحیاء لہ لا ایمان لہ صفحہ ۶۷ سطر ۱۶

آیت اخریٰ آیت موالات سے معاملہ ومعارضہ سوا سے آپ کے یا آپ کے ساتھیون کے جنکو کھٹک رہی ہے اور کون کریگا خیال تجہ اپنے تینون یارون کے عدو پر آپ نے جو تین امر پیدا کئے یعنی اول تو صیغہ جمع کا ہے اور معنی واحد کے لئے جاتے ہین دوسرے زکواۃ کو خیرات کہتے ہین وحالانکہ حضرت علی مال نرکہتے تھے کہ زکواۃ دیتے تیسرے رکوع

تو سمجھ دین بات سنا خلاف خلوص ہے حقیقت مین ایسے عمدہ احتمالات سے
اس کے تو ہم ضرور قایل ہون گے کہ جب انسان ایمان اور حیا کا پابند نہ رہے
تب مختار رہے جو چاہے سو کہے بے حیا کا بول بالا مگر دنیا و عقبی مین منہہ کالا
چونکہ صاحب تحفہ قبول کر چکے ہین کہ آیۃ انما ولیکم کو اون کے پیشوا آقایان
داده اند در مقابلہ نواصب و خوارج کہ منکر فضیلت امامت حضرت امیر
بودند لیس جنہنے باوجود ہر شہ اون احتمالات کے جو جناب والا کو ہین
نواصب کے مقابلہ مین پیش کئے اوس کے حق مین پہلے تو وعید حق تعالے
یاد فرمائی اور ہمارے مقابلہ مین اون احتمالات کے پیش کرنے سے
شرمائی اسواسطے کہ تقریر مخالف ہو نہین سکتی تاہم البتہ کہے دیتے ہین کہ بلا
لحاظ حصر انما جو تخصیص نہین کرتا اور تعمیم مین لیجاتا ہے وہ نادان ہے چنانچہ صاحب
تحفہ نے انما کے حصر پر گفتگو کی وہ صرف اتنی ہی کہ اگر انما سے حصر آیت کا جناب
امیر علیہ السلام کے حق مین کیا جاے تو گیارہ امام آیت سے خارج ہون
تو یہہ جناب صاحب تحفہ کی دہو کہا دہی ہے ہم کہتے ہین کہ انما سے حصر ہو گیا
کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان مین آیت ہے اور اگر اونکے زعم مین ہمارے
گیارہ امام خارج ہوئے جاتے ہین تو وہ اس کا قلق نکرین اسلئے کہ بحکم تطہیر
ہین کہ ہمارے بارہو امام بحکم خدا و رسول مقرر ہین رہا یہہ کہ خلوص نماز مین
سماعت اور تشاغل سے یا اعطاء انگشتری سے خلوص مین خلل آیا تو یہہ
سوال خدا سے کیجئے کہ باین ہمہ کہ خلوص مین خلل آگیا تہا پہر کیون نماز تو نے
قبول کرلی اسواسطے کہ نماز پڑھنا جناب امیر علیہ السلام کا کام تہا اور
قبول اور عدم قبول حق تعالے کا اور جب خدا نے باوجود عدم خلوص
مدح جناب امیر فرمائی تو خدا کی قدح آپ نے کی سو بسیار کم ہو مگر ذرا اپنے

مسایل نماز سننے شرح وقایہ کا ترجمہ جو نور الہدایہ مطبع نظامی مین چھپا ہے
اوسکا باب مفسدات نماز ملاحظہ کیجئے کہ آپ کے یہان نماز حالت خواب
مین بھی ہو سکتی ہے اور خواب مین بھی کلام ہو سکتا ہے یعنی جسکو بڑانا کہتے
ہین اور حالت خواب مین جو نماز ہو اوس مین کوئی بڑا اوٹھے تو بڑا اوٹھنا نماز
فاسد کریگا وجہ لفظ خواب ہمارے روبرو ہے وہ کچھہ اور ہے تو آپ
جانین اور آپ کی کتاب ہمکو خواب کو جواب پڑھنے کا اختیار نہین ہے
اور اگر یہہ بہتر لطیفہ معلوم ہو تو صفحہ ۱۱۷ باب حدیث مین ملاحظہ فرمائی
کہ یہہ لکھا ہے کہ مصلی کو اگر نماز مین حدث ہووی وضو کرکے تمام کر لیوے
اب فرمائی کہ نماز چھوڑ کے وضو کرنے مین کس قدر دیر ہوگی اور کس قدر
فعل کثیر ہوگا مگر نماز ہو گئی اور لغت ملاحظہ فرمائی اگر اور نہ ملی تو صراح ہی
اوسمین زکواۃ کے معنی تصدق کے ہین آپ اپنے سخن فہمی اور معنی دانی یہہ
وجہ فرمائی اور جی چاہے تو امارۃ الصابہ وکشف الرایۃ کو ملاحظہ فرمائی
جس مین شرح وبسط سے آیت عالی منزلت انما ولیکم کی بابت جو کچھہ تحقیق
مین بناوٹ کی گئی ہے اوس کے بابت تحریر ہے البتہ آیت کے بابت
آپ کو یہہ دعوی ہوتا کہ اوس سے فضایل آپ کے صحابہ کے مترتب
ہوتے ہین تو البتہ اتنا فرض جانتا کہ اوس کے بابت آپ کی پوری تردید
کرون مگر آپ ایسا کہہ نہین سکتے چنانچہ اوپر مین عرض کر چکا ہون —

ایات بینات از الفاظ اب خوشتے معنی دانشں بقول کے صفحہ ۹
سطر ۷ اتا الفاظ فرشتہ بھی داد دیتے صفحہ ۶۹ سطر ۱ —

آیت اخرٰی سرکار نے تو طوالت بیانی اور شاعری موجب اپنے
تمام آوری کا سمجھہ رکھا ہے اسلئے ہوز بان پر آتا ہے اپ فرماتے ہین اگر

ہم یہہ جانتے کہ آپ ہجرت کے معنی نہین جانتے تو معذور رکھتے پس دیدہ و
دانستہ ہٹ دہرمی کرنا بات بات پر بگڑنا قیامت ہی ہے اے حضرت
ہجرت کے معنی جب یہہ ہوئے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا یا اصطلا
جائے خوف سے جائے امن مین چلا جانا تو پہر جب آپ خود ہی فرماتے
ہین کہ ہر گاہ رسول مقبول صلعم کو کفار نے بہت ستایا تو شعب ابوطالب
مین حضرت نے قیام فرمایا تو یہہ ظاہر ہے کہ شعب ابوطالب مین امن تہا
ایسی حالت مین موافق نقل یا اصطلاح محل خوف سے مقام امن مین نقل
فرمانا کیون ہجرت مین داخل نہین ہے پہر جاہلون کو سمجہانا کہ جب تک
کوسون نہ چلا جائے ہجرت نہین ہوتی نامناسب ہے غرضکہ ہم لکہتے ہین کہ حضرت
رسول خدا نے جو شعب ابوطالب مین قیام فرمایا وہ ہجرت تہی اگر آپ
کو کوئی فاصلہ ہجرت کا تحقیق ہوا تہا تو اوسکو معہ سند لکہتے اور ثابت کرتے
کہ اس فاصلہ سے کم ہٹنے کو ہجرت نہین کہتے اوسوقت مضایقہ نہ تہا کہ
اوچکتے اور چپکتے ابتداءً تو معلوم ہوتا تہا کہ آپ قاضی نور اللہ شوستری
صاحب سے بہت ہی راضی ہین مگر اب شاید بری لگنے لگے جو مصائب
النواصب پڑہنے پڑے اور ہفوات کی بابت کچھ عرض کرنے کی کبہی ضرورت
نہین اسواسطے کہ آپ خود اوسکو لغو جانتے ہونگے کیونکہ فرشتون کا زمین
پر آنا بوجہہ خوف وحصول امن نہ تہا —

آیات بینات از الفاظ پانچین معنی والسابقون کے صفحہ ۹ سطر ۱۸
تا الفاظ اور نحو اجتہاد ہے وگرنہ ہیچ صفحہ ۷ سطر ۱۵

آیت اخرٰی ہر چند ہم کو اصرار نہین کہ حبشہ کے ہجرت کرنیوالون کے حق
مین آیہ والسابقون ہے مگر ہم کو اسپر سخت افسوس آتا ہے کہ جناب

حق سے چشم پوشی کیوں کرتے ہیں کیا آپ نے نہیں دیکھا اور نہیں پڑھا
مالك ابن انس عن ابن ابی صالح عن ابن عباس قال السابقون
الاوّلون نزلت فی علی امیر المومنین سبق الناس کلهم
بالایمان وصلی القبلتین وبایع البیعتین بیعة بدر وبیعة
الرضوان وهاجر الهجرتین مع جعفر الی الحبشة ومن الحبشة
الی المدینة رواه ابن شهر اشوب عن جماعة
من المفسرین مالک ابن انس سے ابن ابی صالح سے اور اوسنے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیتہ السابقون الاولون نازل
ہوئی ہے علی امیر المومنین کی شان میں کہ وہ سایر مردمان سے سابق ہیں
طرف ایمان کے اور اونہوں نے دونوں بیعتوں میں بیعت کی یعنی بیعت
بدر اور بیعت رضوان اور دو ہجرتیں کیں پہلے ہمراہ جعفر طیار کی طرف
حبشہ اور حبشہ سے طرف مدینہ یونہی ابو نعیم اصفہانی نے روایت
کی ہے اور اس آیت اور دیگر آیات کے بابت ابراہیم بن محمد حموینی
نے کہ اعیان علماء سرکار سے ہے بسند خود سلیم بن قیس ہلالی سے
یہی حدیث روایت کی ہے چنانچہ بابت اس آیت کے اوس حدیث
میں ہے کہ جب آیتہ والسابقون الاولون من المهاجرین
والانصار والسابقون السابقون نازل ہوئی اور آنحضرت صلعم سے
سوال کیا تو فرمایا کہ حق تعالی نے یہہ آیات درخصوص انبیا و اوصیا
کے نازل فرمائی ہیں اور میں افضل انبیا ہوں اور علی ابن ابی طالب
میرے وصی اور افضل اوصیا ہیں اگر آپ فرمائیں کہ اس سے ہم نے
نہیں پڑھا تھا تو ہم یا اور کوئی کس طرح یقین کریگا کہ آپ ایسے عالم

ایسے لایق ایسے قابل جو علما پر معترض ہونا اپنا شعار کئے ہوئے ہیں جاہل ہوں گے اور کاش اگر آپ جاہل سمجھے اور بجا سمجھے تو اوسکا لکھنا کیا ضرور تھا مگر یاں اپنی عبارت کی رسوائی کا اشتہار دینا اب دیکھئے تو سہی کہ کیسی آپ کی کرکری ہوگی کہ حبشہ کی ہجرت کو اپنے معتبر قرار دیا اور خلفائے ثلاثہ کی عدم ہجرت جانب حبشہ ہاں لی اور بری بات جو کہی تھی کہ جسطرح حضرات ثلاثہ حبشہ کو نہیں گئے تھے اوسیطرح حضرت علی بھی نہیں گئے تھے وہ نیچے پڑے اور جناب جو حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے نسبت آپ بار بار فرماتے ہیں کہ اس ایت سے خارج ہوگئے یا اوس حدیث سے باہر ہوگئے یہہ آپ کا نرا تعصب ہے اور ہمارا اتنا ہی کہنا کہ نبی و علی میں جدا ای نہیں — خدا نفس پیغمبرش خوانده دگر را فضیلت بکس مانده است — اثر قل اعوذ برب الناس کار کرتا ہے جس فضیلت سے رسول خدا کو آپ علیحدہ کرینگے اوس سے جناب امیر علیہ السلام البتہ جدا ہونگے ورنہ ایک جان دو قالب کیطرح سب میں شریک رہینگی اور آپ ہر بار خارجی بن کر جناب امیر علیہ السلام کے نسبت کیوں استفسار فرماتے ہیں اگر آپ جناب امیر علیہ السلام کو مانتے اور داخل آیہ والسابقون جانتے ہیں تو ایسا سوال لغو کرنا کیا ضرور ہے اور اگر فی الواقعی آپ جناب امیر علیہ السلام کو داخل آیہ نہیں جانتے تو پھر خارجی کے پردہ میں آنیکی کیا ضرورت ہے تمہیں صریح بھی سوال کیجئے کہ ثبوت نبوت اور قرآن مجید کی منزل من اللہ ہونے کا لا وجس میں والسابقون الاولون ہے تو سب سے بہتر تھا اب تو یقیناً آپ نے جس قدر جوڑا اور ٹانکے لگائے تھے سب ڈھیلے

ہو گئے ہون گے اور حمیری کی رنگت مین بھی او واسی آگئی ہو گی اور چاہیے
آپ تفسیر پڑھیے اور چاہے متن مگر بدون خاتمہ بالخیر حضرات ثلاثہ کا
ثابت کئے سب بیفائدہ ہے اور ہمارے نزدیک بیکار اور آپ بھی
ضرور اچھی طرح جانتے ہین کہ جسنے عمر بھر بت پرستی کی ہو شراب پی ہو
اور انواع معاصی کا مرتکب ہوا ہو مگر مرنے کی پہلی مسلمان ہوا ہو توبہ کی ہو تو وہ بہشت
مین پہونچیگا مگر کیسا مسلمان ہوا ہو جیسے ہم ہین یعنے اوسنے علی ولی اللہ کی گواہی دے اور
جناب امیر علیہ السلام کو بعد رسول خدا کے امام جانا ہو اور کسی دوسرے
کی امامت کا بجز گیارہ اولاد جناب امیر علیہ السلام کا قائل نہو مگر جسنے
عمر بھر عبادت کی ہو سدا اتقا مین بسر کی ہو سچ بولا ہو عدل کیا ہو حیا کی
ہو مگر سر مو اطاعت الہی یا رسالت پناہی مین اوسنے فرق آیا ہو گا تو وہ
سیدہا جہنم کو چلا جاویگا اور جب حب علی سے دل خالی ہوا اور اسلام
سے گیا اور دوسری آیت کی تفسیر جو اپنی پڑھی اوسکی کوئی ضرورت
نہین ہے صرف آپ کو اسمین سارا اہتمام فرمانا تھا کہ جنکی فضایل ہیں
آپ ہم کو یقین دلانا چاہتے ہین اونکا حسن خاتمہ ہم کو با در ہو جاوے
اور بس ورنہ تا وقتیکہ اون حضرات کے حسن خاتمہ پر ہمکو اطمینان
ہو جاوے ہم تاویلات کرتے جائین گے اور فضایل سنتے اونکو سبکدوش
کرین گے

آیات بینات از الفاظ تبرا جناب شیعون کا آیات فضیلت
صفحہ ۷ سطر ۲ تا الفاظ قرآن شریف مین تحریف کر دیجاوے
صفحہ ۲۷ سطر ۱۳
آیت اخری حضرت سلامت جو حق تعالی سے خایف ہین اور جنکو

حقتعالے کے عدل و انصاف پر پورا یقین ہے وہ ہماری طرح کہیں گے
کہ تمان صاحب جن مہاجرین کے حق مین حق تعالے نے فرمایا کہ مین اونسے
اور وہ مجھسے راضی ہین اونمین وہ سب مہاجر و انصار جو دوات مویشی
کیطرح پردیس کو آئے یا لاسے پھندے پھیر سکے مراد نہین ہین اور
ہم کیا جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے بھی تو جناب صدیق
اکبر کا اطمینان کر دیا تھا چنانچہ جذب القلوب کی حدیث اگر آپ کو یاد
نہ ہو تو پھر پڑہ لیجئے اور بھی اوسی قسم کی حدیث دیکھ لیجئے اگر جناب
خلافت مآب نظین تھے کہ اونسے اللہ راضی ہے اور وہ خدا سے
راضی اور انکی پاس تمغہ اعملوا ما شئتم موجود ہے تو پھر اونکو کیا غم
تھا جو روئی اور رسول خدا صلعم سے سائل ہوئے اور جواب پایا کہ
معلوم نہین کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگے دوسری حدیثون مین
تو جناب والا کو کبوبانی پھرانی باتون کے نباہنے کا موقع ملتا اور یہہ
آپ فرمائے کہ جناب رسول خدا نے جو یہہ فرمایا کہ حوض کوثر سے
اکثر جو ہٹائے جاتے ہونگے کہ ہم اصحاب ہین اور مین بھی کہونگا کہ یہہ میرے
صحابہ ہین مگر فرشتے اونکو دھکیا کے ہٹا دینگے اور یہہ کہینگے
کہ آپ نہین جانتے کہ انہون نے آپکے بعد کیا کیا ہے اون صحابہ
مراد ہے جو خارج از مہاجرین و انصار مثل عبد اللہ بن ابی کے تھی مگر
احقر نے ایسی حدیث کا حوالہ دیا ہے جو خود سر آمد مہاجر یار غار کے
استفسار پر تھی جس مین نہ چون ہو سکتی ہے نہ چرا ایسی غور فرمائے
کہ جناب قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جس قدر عبارت آپ نے
نقل کی اور جسکو آپنے اونکی عبارت قرار دی ہے اور جسکے تصدیق کیا

آپ ہی ذمہ وار ہین ہم آپ کے اعتبار پر رکھتے ہین کہ ایک نقطہ بھی اونکا
بیکار نہین اور جرح سے خالی ہے یہہ آپ ہی کہہ سکتے ہین کہ ہیرین نخست
واعتقادمین بس ہت یا یہہ کہ چاہو اچھا ہو چاہو برا افعال انکا ہرچہ بری
ہون یا بہلی جو مہاجر اور انصار کی صف مین لکہہ گیا وہ خدا سے راضی اور
اوس سے خدا راضی ہے مگر ہم ایسا نہین کہہ سکتے ہم اوسی کے حق مین
کہہ سکتے ہین جو مرتے دم تک کسی جرم کا ملزم نہین ہوا اور اسے ضرورت
ہے ہمکو اور ہمارے تمام علما کو یہہ کہنا پڑا ہے اور قیامت تک کہین گے
کہ خدا نہین راضی ہوا مگر اوس سے جو کہ اوسکی اطاعت مین ثابت قدم رہا
اور جنت نہین طیار کی گئی مگر اوس کے لئے جو کہ اوس کے مرضی پر چلا
اور جو اوسکے گناہون سے بچا اور جو اوس حال پر ثابت قدم نہین رہا
اور اس سے نکل گیا محال ہے کہ وہ خدا کی رضا کا مستحق ہو آپ کو اختیار
ہے کہ آپ ہمارے سچے قول کو سراب بیابان کہہ کر مقولہ غول بیابان
کا یون پیش فرمائین کہ خدا راضی ہوا اون سب سے جو ہجرت کر کے
آئے یا جنہون نے نصرت کی اور اونہین کیواسطے جنت تیار کی گئی چاہو وہ
اوسکی مرضی پہ چلے یا نہ چلے چاہو اونہون نے گناہ کی یا نہ کی چاہو وہ مثل
اوسوقت کے کی جب ہجرت کر کے آئی یا نصرت پر آمادہ ہوئے بدستور
قایم رہے یا ڈگمگ ہو گئی وہ سب خدا کی رضا کے مستحق ہین اور یہہ تو
جناب آپ کی عجب منطق ہے کہ سو طرح سمجھایا جاوے مگر میان جی تہکی
ایک رٹ کہ ہجرت نصرت بیعت رضوان جنہون نے کی وہ اوسوقت
کی ہی کہ جب غصب خلافت اور عداوت اہل بیت کا پتہ بہی نہ تہا اور
جبکہ قتل انبیا و غصب خلافت اور عداوت خطاب رضامندی الہی حاصل

ہو چکا تو وہ مٹ ہی نہین سکتا اس موقع پر مجھے ایک ذی رتبہ اہل سنت
کی تقریر یاد آگئی کہ اونہون نے فرمایا کہ فلان صاحب نے ایک انگریزی
اپنے افسر کو ہر طرح اپنے کام کاج اور طریق عمل سے راضی کر لیا اور
سارٹی فکٹ حاصل کیا اوس کے بعد وہ کہلا کہلی بد اعمالی کرنے لگے
کسی نے اونکے دوستون سے کہا کہ یار سارٹی فکٹ کی تو شرم کی ہوتی تو
اونہون نے جواب دیا کہ عجب سفیہ ہو سارٹی فکٹ دیانت کا جب
مل گیا تو کیا اب وہ منسوخ ہو سکتا ہے جیسے ہی اون ذی رتبہ نے
اپنی تقریر ختم کی تو مجھے حضور کی تحریر یاد آگئی کہ جب خلفائے ثلاثہ اور اونکے
تابعین کو سارٹی فکٹ رضی اللہ و رضوعنہ کا مل گیا تو پھر ارتکاب گناہ سے
وہ منسوخ نہین ہو سکتا اور نہایت ہنسی آئی افسوس ہے کہ ہم سوسند
لاتے ہین یقین دلاتے ہین کہ جناب والا چاہو ہجرت کی ہو چاہو نصرت
مین مرتے ہون چاہو بیعت رضوان کی ہو مگر اونکو جنہون نے آخر کو اپنے
جوہر فطری دکھلائے کچھ حاصل نہین ہوا اگر آپ فرمائین کہ عطیۂ الٰہی ضبط
نہین ہو سکتا تو خیر آپ ایسے ہی عالی خیال مین مبتلا رہین اور ہمکو تو آپ
ہی کے مانی ہوی حدیث جو حضرت صدیق کے استفسار پر جناب رسول
خدا نے فرمائی کہ معلوم نہین تم میرے بعد کیا کروگے آپ کے خاموش
کرنے کے لیئے کافی معلوم ہوتی ہے اور زیادہ بکنے اور طوالت کی ضرورت
ہم نہین پاتے ماشاء اللہ وآیہ الذین آمنو دیجیر دا کے پڑھنے سے آپکو
کیا فائدہ ہوا جبکہ ہم یہہ کہتے ہین کہ جو بعد جناب رسول خدا کے امامت
پر ایمان نہ لایا وہ درحقیقت رسول خدا پر ایمان نہ لایا تھا تو ہم اونکو
جو بعد جناب رسول خدا خود خلیفہ بنتے یا جن لوگون نے خلیفہ بنایا یا مانا

ہم اون سے صاحب ایمان ہونیکے قایل کب ہین اور آپ بھی غور فرماینگے تو جو ہم سمجھے ہوئے ہین اوسیکو مانینگے آپ کو مغالطہ صرف یہہ ہے کہ امامت کی بنا بعد وفات جناب رسول خدا ہوئی ہے دعا لانکہ بنا امامت بروز ازل ہوئی تھی جیسے ہی آپ کے سمجھہ مین یہہ بھید آگیا اوسیوقت آپ بھی مان لینگے کہ جو اسوقت تک سمجھے تہا غلط تہا ہم لکھتے ہین کہ جن لوگون نے امامت سے انکار کیا اونہون نے جو خدا اور رسول کی تصدیق کی تھی وہ جو کچھ بھی اور جو ہجرت اور نصرت سے متعلق اونسے سرزد ہوا وہ لغو اور لاطایل اور بے سود تہا اور یہہ جو آپکو خیال ہے کہ خدا نے یہہ نہین فرمایا کہ جو ایمان لاوینگے اور نیک کام کرینگے اونکو جنت دونگا بلکہ وہ تبارک و تعالی ایک امر گذشتہ اور ایک گروہ کے ایمان کی خبر دیتا ہے اور اونکو مومن تصدیق کرتا ہے سوا اسکے یہی یقین ہے کہ جب آپ اوسی حدیث پر غور فرماینگے جو صدیق صاحب کے سوال پر ارشاد ہوی اور یہی دوسری حدیثون پر جن مین صریح و صاف ہے کہ اکثر مدعی صحابیت حوض کوثر پر میرے پاس آنا چاہینگے اور مین بھی اون پر گمان صحابہ کا کرونگا مگر فرشتے اونکو ہٹا دینگے کہ یہہ وفادار نہین رہے تو فرمودہ رسول کو خلاف نص آلہی نہ پاکر ہمارے ہم اعتقاد ہونگے کہ آیت مین اونہین ایمانداروں کی حصر ہے جو بعد رسول خدا امامت کے قایل رہے یہہ آیات نہ قصص کے ہین نہ امر و نہی کے مگر متشابہات مین اور اونکے معنی بجز راسخون فی العلم ہمارا آپکا کام جاننے کا نہین ہے اون اسیے مین مانی گانہیں کا آپ کو اختیار ہے باقی مثال قصہ کی دیگر حضرات منکرین امامت کو داخل وعدہ غفران الہی ٹہرانا اور آیات قصص کو

منطبق کرنا ور حقیقت کلام الہی کا تحریف کرنا ہے —
آیات بینات ازالفاظ لیس باوجود ایسے نص صریح کے صفحہ ۲۷ سطر ۱۸
یا الفاظ لہ و لیا مرشد اصفحہ ۳۷ سطر ۵ —
آیت اخرمی جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے تو ہمارے اعتقاد کی تصدیق
ہوتی ہے نہ آپ کا مدعا ثابت ہوتا یہہ ہی تو ہم کہتے ہین کہ جو مہاجر و انصار
پاک صاف دنیا سے گذر گئے تھے وہ ہی مصداق رضی اللہ و رضوعنہ
ہین یا وہ کہ جنکا ایمان پر خاتمہ ہوا غور فرمائی کہ جسطرح بلے تکلف اصحاب
کہف کا نام آپ نے لیلیا اور اون اصحاب رسول خدا پر جنہون نے
ایمان امت سے انحراف کیا اونکے ایمان کا قصہ منطبق کرنا چاہا الیسا
ممکن ہے دیکہیئے وہ واقعی قصہ ہے اور جسطرح ایک اور ایک دو کے
سوا کچہہ نہین ہوسکتی وہان گنجائش نہین خلاف آیات مستدلہ کے اب
مین صرف اتنا کہونگا کہ اگر آیات کے معنی یون ہی سے لینے اور معنی بتانے
اور بتانے کا اختیار ہے تو پہر اقرار نبوت اور تکالیف دین اسلام
اور روزہ و نماز و ادا ے حج و خمس و زکواۃ وغیرہ اطاعت اوامر و نواہی
بیکار ہے حق تعالے نے صاف صاف فرمادیا ہے ان الذین قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
اولئک اصحاب الجنۃ خالدین فیہا جزاء بما کانوا یعملون
یعنی جن لوگون نے کہا پروردگار ہمارا خدا ہی اور قایم رہے اونکو خوف
نہین ہے اور وہ غمگین ہونگے وہ لوگ صاحبان بہشت سے ہین اور
ہمیشہ اوسمین رہنے والے ہین بدلہ ہے اوسکا جو وہ کرتے رہے فرمائی
عندہ فی تزنکال جو تی سم وپ سکے باسے والے اور وہ سب جو کہتے ہین

رچا ہو ہم رام چندر جی کو پرمیشر نہین یا کرشن جی کو مراد ہماری خدا واحد سے
ہے اور ہر گز وہ خدا نہین ہین اگر رام چندر وہی خدا بن گیا اور اوسی نے کبھی آپ
کو کرشن کہایا کبھی برہما بنا اور کبھی کچھ اور کبھی کچھ تو اوسکے واحدانیت تو نہین
بدلی اور قیامت کا اقرار کرسکے اسی پہ قایم رہین یا یہودی اور نصرانی
تکذیب جناب رسول مختار کی کی جاوین اور وحدانیت خدا کو مان کر قایم رہین
تو حسب معنی مسلمہ آپ کے وہ سب بہشتی ہوی پہر اگر ان مدعیون سے کہے
رو برو سپارہ اول کے چوتہے رکوع سے فمن تبع ھدای فلا خوف
علیھم ولا ھم یحزنون والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک
اصحاب النار ھم فیھا خالدون یعنی جو شخص پیروی کریگا
ہماری ہدایت کی وہ نہ غمگین ہوون گے اور وہ لوگ کہ انکار کیا اور
تکذیب کی آیات خدا کی وہ گروہ بلا زبان دوزخ کے ہین کہ وہ بیچ اوسکے
ہمیشہ رہین گے پڑہ کر قایل کیا چاہے کہ بہائی یہہ بہی تو قرآن شریف
مین موجود ہے کہ جو پیروی کریگا ہماری ہدایت کی اوسکو خوف نہین ہے
اور یہہ بہی تو دیکہو کہ حق تعالے نے منکرین آیات کو کافر اور مقام اونکا
جہنم فرمایا ہے تو وہ جواب مین یہہ آیت پہلے ہی سپارہ کے آٹھوین رکوع
سے پڑہ دین ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصارے
والصابئین من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلھم
اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنی
وہ لوگ کہ ایمان لائے و یہودی و نصرانی اور وہ کہ خارج ہوی اون کے فرقون
سے جو شخص کہ ایمان لائے خدا پر اور یوم قیامت پر اور عمل نیک کی اون
کے واسطے نہین ہے خوف اور نہ وہ غمگین ہون اور کہین کہ آیات سے

مراد اقرار یا شہادت نبوت آپ کے پیغمبر صاحب کے ہوتے تو یہود
و نصاری تو صریحا منکر نبوت خاتم المرسلین کے تھے اور صابئین کا مذہب
تو کھلا ہوا تھا کہ محمد صاحب کے نبوت کو نہین مانتے تھے اونسے وعدہ بخشش
کیون ہوا آیات سے مراد وہ ہی او تاریہن یا بتوبان ہی کا انکا مین آگ
لگانا وغیرہ ہے جسکو ہم مانتے ہین تو اونکے آگے آپ ایسے مسلمان رو
گروہ جائین گے اور قایل ہو جائین گے یا کہ آپ ایسے بزرگون کو پھر کوئی
نئے معنی تلاش کرنے پڑین گے مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ ڈرئیے
خدا سے اور خوف کیجئے روز حساب سے

آیات بینات ازالفاظ دلیل عقلی اگر اس تقریر سے صفحہ ۳۷ سطر ۶
تا الفاظ وہ کافر ہے نہ مسلمان صفحہ ۴۷ سطر ۳

آیت اخری جو تفسیر آپ کہو لتے اور اپنے مطالب کے موافق ڈہونڈ ہتے
ہین تو ہمارے کتب مین جاہو وہ تفسیر کی ہوئی جاہئی حدیث کی ہرگز نہین
ملنی کی پہر تکلیف مالایطاق آپ ناحق اوٹہاتے ہین دیکہئے جو کچھہ آپ نے
مضمون ڈھونڈہا اوس مین آمنوا موجود ہے اور آمنوا کی مراد غنیمت ہے
کہ آپ نے سمجھہ لی ہے کہ تصدیق رسالت ہے پس اب اتنی غلطی آپ کی
ہے کہ رسالت کی تصدیق مین آپ امامت کی تصدیق کو شامل نہین جانتے
غرض یہہ ہے کہ جہان امنوا آویگا وہان ہم تصدیق رسالت اور امامت
دونون کو مراد لینگے اوسوقت آپ کے لسانی اور چرب زبانی بیکار
جائینگی اور جب آمنو کا لفظ موجود ہے تو ہر ایک مہاجر اور ہر ایک انصار
کے نام کے ساتھہ ہم امنوا لگادین گے اور اگر اوسکا ایمان یعنی اقرار رسالت
اور امامت ثابت ہوگا تو داخل آیت رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ہا نینگے ورنہ

خارج کرینگے یہہ آپ ہی کا دل گردہ ہی کہ کہین کہ نجات کے لیے حسن خاتمہ
کی ضرورت نہین ہے اور بے ایمان داخل بعدۂ رضی اللہ عنہم ہین ہمارے
تو مقدور سے باہر ہے اور ایہ یقین کرنا کہ خدا تعالے جبکہ یہہ علم رکھتا
تہا کہ شداد دعویٰ خدائی کریگا اور بہشت بنائیگا اور فرعون بہی بنی اسرائیل
کا معبود بنیگا تو پہر وہ ہی حق تعالے کیون اونکو پالتا اور پرورش کرکے
وہ رتبہ جس سے رضامندی خدا تعالی کی ظاہر ظہور معلوم ہوتی ہے عطا کرتا
اور سید جی سمجہنے کی یہہ بات ہے کہ اب اون لوگون کا جو صریح تکذیب خدا
کی کرتے ہین رتبہ کیون بڑہتا جاتا ہے اور اگر خدا قادر ہے تو اون بدبختون
کو سزا کیون نہین دیتا اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ دنیا مین بدلہ نہین لیا جاتا
مگر عقبی مین اسواسطے یہان خدا اون پر اور اظہار رضامندی کا کرتا ہے
اور وہان شکنجہ عذاب مین جکڑیگا تو آپ ایسے بزرگ کیون مانینگے آپ
تو فوراً یہی کہین گے کہ جکو خدا جانتا تہا کہ کافر ہوگا تو خدا پاک کے علم
غیب سے بعید ہے کہ وہ پہر اپنے رضامندی بیان کرتا یا حضرت معاویہ
کی شان مبارک مین رضی اللہ عنہ ہمارے زبان سے کہلواتا —

آیات بینات از الفاظ خیال کرنیکی بات ہی صفحہ ۶۴ سطر ۴ تا الفاظ
مہاجرین و انصار مومن اور مخلص ہتے صفحہ ۶۷ سطر ۱۵ —

آیت اخری حضور تو بلا خوف و خطر و اندیشہ قہر ایزدی جو جی مین آتا ہی
اپنے دوستون کے خوش کرنیکو کہہ اوٹہتے ہین اور مطلق ہیش و پیش
نہین کرتے خیر اب ہم آپ کو آگاہ کرتے ہین کہ مہربانی کرکے اور تفسیر
کی تلاش مین وقت ہو تو تفسیر حسینی کو لیکر سورۂ ہود کو نکالئے اور
ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے بغیر آیہ ویاقوم لا اسئلکم علیہ

ما لا ان اجری الا علی اللہ کیا تحریر فرماتے ہین آپ ہی سے کے
ایسے صاحب حضرت نوح سے کہتے تھے کہ قوم ارذال کو اپنے مجلس سے
خارج کر تو ہم تیرے پاس بیٹھین اور جنکی تو تعریف کرتا ہے وہ ظاہر مین تجسے
موافقت رکھتے ہین اور باطن مین تیرے مخالف ہین یہہ سنکر حق تعالے
فرماتا ہی کہ حضرت نوح نے جواب دیا ولا اقول لکم عندی
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک ولا اقول للذین تزدری
اعینکم لن یوتیھم اللہ خیرا اللہ اعلم بما فی انفسھم انی اذا
لمن الظالمین اور نہین کہتا ہون مین تمسے کہ میرے پاس خزانہ ہین علم
الہی کے اور نہین جانتا ہون غیب تاکہ لوگون کے باطن کی خبر دون
اور نہین کہتا ہون کہ مین بیشک فرشتہ ہون کہ تم کہو تو ہمارے مثل بشر ہے
اور نہین کہتا ہون واسطے ان لوگون کے جنہین ذلت کے ساتھ دیکھتے
ہین آنکھین تمہاری اور محتاجی کے سبب انہین ارذال مین سے گنتے ہو
نہ دیگا انہین اللہ بھلائی اسواسطے کہ حق تعالے نے آخرت مین انہین
دینے کو جو کچھ طیار کر رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہین دنیا مین دیا
اللہ خوب جانتا ہے وہ بات جو انکے جیون مین ہے صدق اور اخلاص
اور اگر مین ظاہر نکر دون انکے اسلام کا حکم نکرون تو بیشک مین انہین
ظالمون سے ہون اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کو ظاہری پر حکم ہی چونکہ
مجھکو اخیر نقرہ آپ کی تفسیر کا دکھلانا تھا اسلئے طوالت پر مجبور ہوا تاکہ بعض
مین جیت نہ جاوی غرض یہہ ہے کہ حق تعالے تو انکی خلفا راشدین
اور انکے مددگارون کے بطون پر واقف تھا اور جناب رسول خدا
صرف ظاہر پر انکے بابت حکم کرتے تھے اور اسکے سوا ابھی ابھی تین آیات

ہم سورہ احزاب اور سورۂ بقر سے آپ کے حضور مین پیش کر چکے ہین
فرمائی وہ کفار کی شان مین حسب مراد ومقصد آپ کے ہین یا مسلمانون کے
لیئے ہین اب تو خدارا تھوڑا سا انصاف کیجئے دیکھیئے تینون آیتون مین خدا نے
کفار اور یہود و نصارا سب کو موافق آپ کے خیال محال کی امید دی اور
سمجھا دیا کہ اونمین جو خدا کو مانتے ہین اور رسول کو نہین مانتے اور جنہون نے
اچھے کام کئے ہین اونکو کچھ خوف نہین ہے اور وہ بہشت مین رہینگے باقی
رہا یہہ دل خوش کرنا کہ جو ہجرت کر کے آیا اور یدعی نصرت ہوا وہ ضرور ہی
داخل آیت رضی اللہ ہے اور یہ ہی ہے معارضہ کرنا کہ خدا نے خلاف اپنے
علم کے جو رضی اللہ کہا تو کیا تقیہ کیا تھا یہہ آپ کی غلطی ہے ہم کہتے ہین
کہ خدا نے اون سے جنہون نے امامت سے بعد رسول خدا کی وفات
کی انکار کیا وعدہ ہی نہین کیا اسواسطے کہ خدا اپنے علم سے اونکو پہلے سے
ایماندارون مین شمار نہین کرتا تھا اور اگر آپ اصرار اسے کرتے جائین کہ
ایسا ہو ہی نہین سکتا تو خیر آپ ہی کے مسلمہ سے بحث کرتا ہون ملاحظہ
فرمائی کہ قران مجید مین سورہ ھود پارہ ۱۲ مین موجود ہے ونادی نوح
ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت
احکم الحاکمین یعنی ندا کی نوح نے پروردگار سے کہا نوح نے اے
میرے پروردگار بیٹا میرا اہل میرے سے ہے اور وعدہ تیرا درست ہے
اور تو بہتر حکم کرنے والون کا ہے اس آیت سے صریح یہہ ہے معنی آیت کے
علما نے لئی ہین جو لکھے گئے اور ظاہر ہے کہ مراد یہہ ہے کہ پہلے سے حق تعالی نے
نے حضرت نوح سے کہدیا تھا کہ طوفان سے تمہارے اہل محفوظ رہین گے
اور اسی اعتبار سے جب فرزند غرق آب ہونے لگا حضرت نوح چلائے

کہ میرا بیٹا تو میرے اہل سے ہے اور وہ ڈوبا جاتا ہے حالانکہ وعدہ تیرا
درست ہے تو حضرت نوح کو خدا نے جواب دیا قال یا نوح انہ لیس
من اہلک انہ عمل غیر صالح کہا خدا نے ای نوح وہ نہین ہے اہل
تیرے سے اوسکا عمل غیر صالح ہے کہئے یہہ خاطر خواہ اور تشفی بخش جواب
ہے کیا آپ کہین گے کہ معاذ اللہ خدا کو تمیز نہ تہا کہ اہل مین فرزند بھی شامل
ہے اگر خدا کو آپ جاہل ٹھرائین تو حضرت نوح کو پھر قایل کرین کہ اونہون نے
خدا سے ایسا کیون کہا کہ جس سے بیٹے کو خدا کا اہل سمجھنا حضرت نوح نے
باور کر لیا تہا پس یا تو آپ خدا کو جاہل کہکر سمجھا چھوڑ سکتے ہین یا حضرت
نوح کو معاذ اللہ نافہم کہکر باتین بنا سکتے ہین مگر چلنے والی کوئی بات نہین
نکلیگی یون ہی حضرت جب وہ لوگ جنہون نے بعد وقوع قیامت انتقال جناب
رسول خدا انکار امامت کا کیا ہے خدا کے روبرو جب جا کر آپ رضی اللہ عنہ
عرض کرین گے وہ عادل اور عالم ازل وابد فرمائیگا تم اونمین نہین ہو اور اگر
آپ کا جی چاہے تو جس قدر آپ نے باتین بنائی ہین کہ خدا یون آیہ رضی اللہ
عنہ مین شرط لگاتا اور یون استثنا کرتا یہین بھی فرمائی تو آیہ نادی نوح
مین بقضا مین آفرینی کرون اور دو تین جز مین اونکو سمادون چونکہ وہ
جھوٹون کا کام ہے مین کیون کرنے لگا مگر در پردہ جو آپ نے تقیہ اولیا
خدا کا طعن کیا ہے سو اوس کا جواب یہان بے محل ہے اور اوسکو کچھ تعلق
آپ کے اعتراض سے نہین ہے اگر آئندہ خاص کر اپنی کچھ تقیہ اور
تبرا سے نتیجہ فضیلت اون صحابہ کے جنکی حبط وحبط عمل سے کچھ ہم معتقدین
کو انکا لا تو ہم نے تقیہ آپ کے تقیہ کے بابت عرض کرین گے اور بدگی
ثابت کر دین گے مجھکو اس مین کیا عذر ہے آپ اپنے اعمال و اقوال کے

ذمہ دار ہیں اپنے منہ سے جو چاہے الزام خدا اور رسول پر دیجئے اپنے
نزدیک جس چور کو چاہے ساہ ٹھہرا لیجئے جس مجرم کے نسبت آپ کا جی
چاہے بری کیجیے ہزاروں دلیل لائے عاقل کو جاہل جاہل کو فاضل ذلیل
کو جلیل جلیل کو خضر کہئے کون آپ کی زبان پکڑ سکتا ہے ہم ہزار طرح
کہیں لاکہہ سمجہائیں مگر جب سادہ فہمی ہی خوش ہمیشہ مشہور ہے جو اندہے کے
آگے روئے اپنے بھی آنکہہ کہوے پہلے اس کے ہی کہہ چکے اور اب بھی
کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا اپنے علم پر خلاف ظاہر کی کیونکہ حکم دے سکتے
تھے آپ کے فاضل کامل صاحب تحفہ خود ہی معترف ہیں کہ دعوی حضرت
فاطمہ جو بابت فدک کے ہوا اوس میں بیچارے ابوبکر پر سخت مشکل آپڑی
تھی کہ اگر وہ رعایت حضرت فاطمہ کی کر جاتے تو آئندہ قضات اور حکام
کو سند طرفداری کی ملجاتی بس یوں ہی سمجھ لیجئے کہ اگر جناب رسول خدا اپنے
علم پر بلا شہادت و ثبوت کوئی حکم دیتے تو کیونکر دیتے اور اگر دیتے
تو آئندہ کو بے ایمانوں کو بے ایمانی کے لیئے کتنے راستہ کہلتے اور اگر
فرمائی کہ قتل الموذی قبل الایذا ضرور ہے سانپ کو دیکہتے ہی مار ڈالتے ہیں
بچہو کو بخیال عادتش این ست ہلاک کرتے ہیں اوسیطرح خلفا کی نسبت
اندیشہ غصب حق ائمہ تہا اونہیں کیوں نہ مار نکالا تو سانپ بچہو اور ان ملا
ملاکو کی مثال ہو نہیں سکتی ان میں عقل منفصلہ ہے آج کچہہ خیال کرتے
کل کچہہ سمجہتا ہے اگر آج گناہ پر تلا تو کل وہ توبہ کی راہ ناپتا ہے اگر ایسا ہی الخ
جائز ہوتا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تو خبر ضرور لیجاتی یا یزید کی پیدائش
کی رخنہ بندی ہوتی افسوس ہے کہ ایسے لایعنی اور بے معنی باتوں سے
حضرات خلفاء ثلاثہ یا اونکی صاحبان معین کے فضائل ہماری رد ایتون میں

سے لکھنے کو آپ بیٹھے تھے آپ خدا کا کارخانہ کیون نہین دیکھتے کہ کروڑون کافرون کو روزی دیتاہے اور ہلاک نہین کرتا اونکو رتبہ بھی نہین دیتا ہے اونکو بادشاہ بھی کرتاہے قتل و قمع مومنین پر مقتدر کرتا ہے تو کیون کرتا ہے کیا وہ نہین جانتا کہ ہلاکو کیا کرنے کو تھا اور فرعون اور شداد کے کیا مقاصد تھے اگر آپ کے قدرت مین حق تعالی سے سوال کرنا و جواب حاصل کرنا ہو تو پوچھئے کہ ہلاکو و جملہ کفار کو تو نے کیون پہلے ہی سے نہ اوٹھا دیا اور جب اوسکا فیصلہ کرا لیجئے تو اپنی تعداد اور کفار کا شمار کر ڈالئے اور ارشاد فرمائیے کہ کون زیادہ ہین و اور جو آپ نے لکھا ہے سو اگر وہ بہ تقلید پادری عماد الدین کی ہے یعنی جیسا اوسنے اپنی عداوت سے حضرت رسول خدا کی شان مبارک مین اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے ویسا ہی اسنے جناب امیر اور حضرت فاطمہ کی کیفیت استغاثہ و طلب اعانت کو لکھدیا ہے تو اوسکی بابت ہمکو نہایت افسوس ہے و اگر آپ نے طعنًا لکھا ہے تو حق تعالے سے آپ اوسکا بدلہ پائینگے مین اوسی عماد الدین کی تحریر صفحہ ۲۴۸ پر آپ کے توجہ کو رجوع کرتا ہون وہ لکھتا ہے بریدہ کہتا ہے کہ مین نے خالد سے اوسوقت کہا دیکھ اس علی نے کیا بیہودہ حرکت کی ہے پھر مین نے علی سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا کہ محمد صاحب کے حصہ مین ہاتھ ڈالا آخر مین نے مدینہ آکر محمد صاحب سے کہا وہ سنکر مجھسے خفا ہو گئے اور کہا علی اور مین ایک ہین وہ میرے بعد تمہارا بادشاہ ہوگا اوس سے دشمنی نہ کیجیو کہ جس سے ظاہر ہوگا کہ آفتاب پر خاک نہین پڑ سکتی اور جناب امیر علیہ السلام پر جیسے اتہام لگایا گیا پھر پایا اور فضیلت کا رتبہ ایسا ہونا چاہئے نہ کہ ہیچ کیا و نے باتین ہین تا آخر آپ نے جو جو کلمات طعن لکھتے ہے تھے لکھ ڈالے

تو بھی مین کہتا ہون کہ اگر آپ کو غصہ نہوتا تو آپ ضرور جا لکھتے کہ جناب سید الشہدا
حضرت امام حسین علیہ السلام کے نانا جناب رسول خدا تھے اور آپ کو انکار
نہین ہے کہ جناب امام حسین سید شباب اہل جنت ہین اور اونکا جھولا فرشتون
نے بحکم خدا جھولایا گو دیون مین کھلایا اور اوس قدر منزلت پر مسلمان
آگاہ تھے اور صرف لـ ۶۰ برس کا زمانہ گذرا تھا کہ لا اقل دس ہزار اشرار
اونکو عرصہ کرب و بلا مین گھیرے کھڑے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ مین
تمہارے رسول کا نواسہ ہون خود نہین آیا تمہارے بلانے سے
آیا ہون تم کو شرم نہین آتی کہ تمہارا مہمان تین روز کا پیاسا ہون بے یار و
انصار رہگیا ہون تم اپنے کو جس اعتبار پر مسلمان کہتے ہو مین اوس اعتبار
کا افتخار رہون مگر کسی غدار کے کان پر جون نہ رینگی تو پھر ظلم و جور کا
جب دور ہو وقت کا قرنا پھنکے سنتے اور بدعت کا ڈنکا بجے تو تب
مظلوم کی کون سنتا ہے پس جناب اگر جناب خامس آل عبا کا
استغاثہ کرنا صحیح اور اوسکی عدم شنوائی درست ہے تو جو کچھ آپ نے فرمایا
وہ سب بجا اور درست ہے اور کچھ شبہہ نہین ہے کہ حضرت سیدالشہدا کا
معاملہ بھی ویسا ہی تھا اور ہم کو کچھ عذر نہین ہے کہ جب حضرت فاطمہ صلوات
اللہ علیہا نے استغاثہ کیا اور جناب امیر علیہ السلام کی کسی نے نہ سنی
تو اوس وقت کے سننے والے بھی ایسے ہی تھے جیسے استغاثہ جناب سید الشہدا
پر کان نہ دینے والے مگر الحمد للہ کہ جنہون نے جناب سیدہ صلوات اللہ
علیہا اور جناب امیر علیہ السلام کے استغاثون پر کان نہ دیے تھے اونکی
بھی سزا اونہین کی قسم کی آدمی سے ہو گئی اور جیسے اونکی روحین [illegible]
فرشتے عذاب کے لیئے نازل ہوئے گنتی کی موت مارے گئے اور اونکی

جورون کے رحم مین نطفہ حرام ڈالے گئے اگر باور نہو تو ترجمہ مرغوب جلد الثانی

سے اطمینان حاصل فرمایئے —

آیا بینات از الفاظ لیس ای حضرات شیعہ سوای ان صد تون کے

صفحہ ۲ سطر ۶ آ ما الفاظ حال لوگون کو معلوم ہو جاوے صفحہ ۲ سطر ۲ —

آیت اخری یہہ آپ ہی کو زیبا ہے کہ سیاہ و سفید مین امتیاز نکر سکین

اور اور شاہ کر نہ جانین آقا اور غلام مین تمیز نہ کر سکین آپ ہی کو ایسا اعتقاد

اور ایمان مبارک رہے جو آپ رحمت و غفران کی اوسیطرح قایل ہین

جیسے سچی خدا کی عدالت پر اس قدر مصر ہین کہ حضرت آدم کو جو بہشت سے

حق تعالی نے خارج کیا تہا تو اونکو اور اونکی اولاد کو توبہ و استغفار پر بہی

بہشت مین داخل نہین کر سکتا اور اگر داخل کرے تو منافی عدالت ہو جاے

یقین ہی آپ کو بہی اسپر یقین نہ آئے کہ کبہی ایک ہی شخص گناہ کرتا ہے

اور عاصی ٹہرتا ہے کبہی وہ ہی توبہ کر کے مومن ہوتا ہے کاش جنکی بدا جی

مین آپ صرف زبان ہین تو یہ ثابت ہوئے ہوتے تو ہم بہی آپ کے ہم زبان

ہوتے ہمکو نہایت تالم ہے جب آپ حضرت موسے کے حال سے واقف

ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام کی کیفیت گرفتاری سے جاہل نہین ہین

اور یہہ بہی آپ کو معلوم ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کس ناچاری

سے بخوف یزید مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تہے پہر جاہل

بن کر تعجب کرنا اور یہہ لکہنا کہ وہ لوگ جنہون نے ساری عمر ایمان کی کروقت

کی عقل اور ایمان اور حیا اور انصاف کے خلاف ہے کہ بگڑ جائین بندہ نواز

جن اشخاص کے طبایع استعداد قبولیت کی رکہتے ہین وہ متاثر ہو سکتے ہین

اور جنکی طبیعت مین استعداد ہے نہین ہوتی او نپر نیک صحبت کا متعلق

اثر نہین ہوتا اگر آپ کو یاد نہو تو یاد فرمایئے کہ حضرات ابو بکر و عمر بار ہا یہہ امر
سنا کئے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم پر شجر و حجر سلام
کرتے ہین پھر اون دونون صاحبون پر اوس سلام کا کچھہ اثر ہوا تہا اگر ہوا
ہو وہ اسلام لائے اور پھر اونہون نے رسالت کے قبول سے انکار کیا اون
اپنے ساتھہ ویسی ہی ایمان لانے والون کو منحرف کر دیا تو کیا عجب ہے
اگر اون کے دلون مین استعداد قبولیت کی ہوتی تو پیڑون اور درختون
کو یہہ کہتے ہوئے سنتے کہ السلام علیکم یا رسول اللہ اور دل مین اثر ہوتا اور
جب ایسی صریحی اور بدیہی عجیب اعجاز کا اون حضرات کے دل پر اثر نہوا تو تری
باتون سے جو اثر ہوا ہو وہ کے گھڑی کا تہا مگر ایسے کھلے اور مسلمہ اعجاز
کی بابت آپ بلا لحاظ مرتبہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے فرمانے لگین تو مین ایک ایسی مثال عرض کرتا ہون کہ جس مین چون و چرا
کی گنجایش ہی نہین ہے اسلئے کہ آپ آپ جناب امیر معاویہ کے نسبت
انکار نہین کر سکتے کہ وہ صحابی اور صحبت اور تربیت یافتہ مجلس جناب رسول اللہ
صلعم تھے اور جب وہ حاضر باش تھے اور اونکی حق مین جناب رسول خدا
صلعم کا دعا کرنا آپ کو قبول کرنا پڑیگا تو ظاہر ہے کہ وہ پکے صحابی تھے اور ان
او نپر پورا اثر صحبت رسول اللہ کا ہو گیا تہا پہر باین ہمہ اونکی شان اور قدر
و ارفع مین جو جناب شاہ عبد العزیز نے فرمایا کہ وہ ابتدا سے خلافت
جناب امیر علیہ السلام سے تا تفویض خلافت جو بجانب حضرت امام حسن
ہوئی باغی تہا اور سلاطین جابرہ مین شمار ہوا تو جب اوس امیر نے سرکشی
بغاوت اختیار کی تہی تو تاثیر صحبت رسول مقبول کہان رکھدی تہی سوا اس
آپ یہی غور فرمائی کہ جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے پہاڑ پر جانے سے

باین ہمہ کہ حضرت ہارون موجود تھے اونکے صحابی جو خیر سے ویسی ہی فضیلت
مہاجری کی رکھتے تھے جو آپ کے حضرات کو نصیب تھی گوسالہ پرست ہوگئے
اور حضرت مسیح کو اونہین کی اون حواریین مین سے جو بہت کچھ معجزہ حضرت
کے دیکھ چکے اور صحبت مین رہ چکے تھے ایک نے گرفتار کرایا اور بہت
دن ایماندار رہکے بے ایمان ہوگیا تو پھر محل استعجاب کیا باقی رہگیا اور
اگر یہہ کہا جاے کہ انبیا کی صحبت انسانی تھی تو دور جائیے اور آسمان کی
خبر لیجیے شیطان کو دیکھئے کہ باوصف اس کے کہ ہر وقت وہر لحظہ شان
کبریائی دیکھتا تھا اور کیسے جلیل القدر فرشتون کے ساتھ رہتا تھا اوسی
صحبت نے کیا اثر کیا اگر فرمائی کہ وہ سب غیر تھے تو انبیا کے فرزندون
کو دیکھئے کہ حضرت نوح اور حضرت یعقوب کے فرزندون پر صحبت نے
کیا تاثیر کی تھی افسوس ہے کہ ایسی باتین بنانا اور اونکو ہمارے سامنے
پیش کرنا سراسر مخالف عقل ہے ہان اپنے معتقدون کو احمق بنانا اور
اون کے کان مین کچھ کہکر مرید کر لینا مضائقہ نہین کیونکہ ایسا تو ہوتا ہے
آیا ہے افسوس ہے کہ جن کے روبرو خاندان نبوی پر صریح ظلم ہوا اور
جس کے آپ کے علما مقر ہین اونکے وقوع پر نہ کسی نے زبان منہہ سے
نکالی اور نہ کسی نے آستین سے ہاتھ باہر کیا اونکی آپ مثالین دیتے
ہین اور مدّاحی فرماتے ہین سو آپکو اختیار ہے جو کچھ آپ نے اب فرمایا
اوسکو کسنے رد کیا اور انشاء اللہ جو آپ لکھنا چاہتے ہین یا لکھینگے تو کون
ہاتھ پکڑ سکے گا مگر ایمان ہو تو فرمائیے کہ مین نے جو کچھ عرض کیا اوسکی
بابت بجز بجا و درست کے کیا فرماینگے۔
آیات بینات از الفاظ اعلوا یا ایہا الخلائق ہذا کم اللہ تعالے صفحہ ۷۷

سطر ۸ تا الفاظ اور اب اوسکا پتہ نہین چلتا صفحہ ۷ سطر ۲۲ —
آیت اخری جو کچھ آپ نے بحث تحریر فرمایا وہ نری زٹل یا ہزل ہے اور ہم اوس
کے متعلق کچھ لکھنا بیفائدہ جانتے ہین اور صرف اتنا آپ سے کہتے ہین کہ اگر
آپ مین کچھ سچائی کی خو یا راستی کی بو ہوتی تو اون بارہ ہزار صحابیون کے
نام لکھکر ہر ایک کے بابت جو آپ کو ثابت کرنا تھا ثابت کرتے اور تب
ہم پر الزام دیتے —
آیات بینات از الفاظ غرضکہ اب دو دعوی جو ایک دوسرے سی صفحہ ۷
سطر ۲۳ تا الفاظ جنپر ارتداد دینے کا اطلاق ہے صفحہ ۹ سطر ۱
آیت اخری جو کچھ آپ بیان فرما رہے ہین یہہ صرف آپ کا جوش
اور خروش ہے یا کہین سے کوئی سند کسی کا قول کسی کتاب کا حوالہ ہے
کہ جسکو انسان پہلے دیکھے پہر آپ کی تقریر کو جانچے کہ اوس کے مطابق ہے
یا خلاف اور تب آپ کے خوش بیانی کے پرنچے اور اوڑاے اور یون
تو ہم سب کچھ جانتے ہین اور جو کچھ صحابہ کی گت بدولت حضرات ابوبکر و
عمر کے ہوئی وہ چھپی نہین ہے مگر چونکہ سرکار کو اعتراض ہے لہذا پہلے مواد
جہان سے آپ نے جمع کیا ہے اوس کا نشان دیجئے تاہم دیکھین کہ آپ نے
کیا فساد بے رکھی آپ کی شوخ طبعی اور حسن مذاق تو وہ آپکو ابدالاباد مبارک
آیات بینات از الفاظ بعد اس کے جب یہہ خیال کیا کہ منجملہ صفحہ ۹ نے
سطر ۲ تا لفظ بازیچہ طفلان بنایا ہی صفحہ ۱۰ سطر ۱۲ —
آیت اخری یہہ بھی جو کچھ آپ نے فرمایا وہ صرف آپ کی خوش بیانی ہے
اور محض بے سود خیال جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے اوس کے بابت
آپ خود ہی فرماتے ہین کہ جو کچھ آپ بیان کر رہے ہین وہ کتب شیعہ مین

ایسے ایک دوسری سے مخالف ہین کہ کسی کی تصدیق کرنی موافق اصول شیعہ کے
محالات سے ہے تو پہر باتون کے نبانے سے سواے اسکے کہ جہلا آپ کے
تحریر کو حق سمجہین عقلا کے لئے کوئی فائدہ نہین ہے افسوس ہے کہ ناحق کا غذ سیاہی
کا آپ نے خون فرمایا ہے مگر یہہ آپ کا فرمانا سچ ہے کہ خلیفہ ناحق پر بنے والے
تین تہے اور باقی اون کے معین اور مددگار تہے اور کچہہ شبہہ نہین مددگارون
کا شمار بہت زیادہ تہا اور اونہین کچہہ دباؤ اور امداد سے اپنے کرتب پر
تینون صاحب کامیاب ہوے اور یہہ بالکل سچ ہے کہ جو تینون صاحبون
کے افعال خلاف حکم خدا و رسول جانتے تہے وہ نہایت قلیل تہے سو وہ بہی
یاراے اظہار مخالفت نہین کر سکتے تہے پہر تلوار سے تلوار زبان کا زبان
اور لشکر کا لشکر سے جواب کون دیتا آپ نے سنا ہوگا کہ جنکی دنگیت اونکی
تیغ پہلے حیلہ و مکر کا جال پہیلایا اور اوسمین جب کچہہ لوگ پہنس گئے تو اون کے
ذریعہ سے خلیفہ بنے اور جب بن گئے تو پہر بادشاہ تہے جسے چاہتے قتل کرتے
جسکو چاہتے لوٹ لیتے چنانچہ جنہون نے خلاف اونکے ایما و اشارہ کے کیا
اوسکو جلاوطن کیا طرح طرح کی کوششین کین اگر وہ خود مر رہا تو خیر ورنہ مروا
ڈالا چونکہ اسکی شرح اور توضیح ہین کہ کس کس اپنے مخالف سے اون تینون
بادشاہان اولی العزم نے کیا کیا سلوک کئے اور اپنے احباب خاص کو کیسے
کیسے امتیاز دئے آپ ہی کی تواریخ معتبر روضۃ الاحباب اور دوسری کتابون
سے لکہتا مگر چونکہ کچہہ فائدہ نہین دیکہتا اسلئے دنیا بہر کی یہہ گواہی اپنی سچائی
پر دلوا سکتا ہون کہ بادشاہ و فرمان رواے وقت کے خلاف کسی کا مقدور
نہین ہے کہ زبان چون و چرا ہلا دے اور حق کہہ کر بہی باغی نہ ٹہرے چنانچہ
آپ کے اوستاد سعدی کا قول ہے شعر خلاف راے سلطان راے جستن

بجز ان خویش با یدوست شکستن ؎ اور شاہد مقال حضرت خامس آل عبا کا قصہ ہے کہ سارے مسلمان جانتے تھے کہ یزید فاسق ہے شراب خوار قمار باز زنا کار دغا باز ہے اور جناب سید الشہدا کا کیا مرتبہ ہے لیکن چونکہ بیعت یزید کی کر چکے تھے سب اوسیکی طرفدار ہو گئے اور جنہوں نے دعوی دوستی حضرت سید الشہدا کا کیا تھا وہ بھی اوسپر قایم نہ رہ سکے بعضے کھلا کھلی زر و مال کی لالچ سے دوستی سے پھر گئے بعضے دلمین گو دوست رہے مگر اپنی عزت و حرمت دین پر عقبیٰ کے لئے تصدق نہ کر سکے بعضے بھاگ گئے دو چار دوست اصلی شاید رہ گئے اون مین ایک حر تھے جنہوں نے علانیہ اپنی فرض محبت اہلبیت کو ادا کیا غرضکہ جناب سید الشہدا علیہ السلام کا سچا واقعہ سارے اون مفاسد اور مقاصد کا جو بعد انتقال جناب رسول خدا صلعم برروی کار آمی اور جنکی فضایل اور مناقب کا اہتمام رہا ہے پورا شاہد حال و مصدق مقال ہے کہ جسطرح جناب سید الشہدا علیہ السلام کی جلالت قدر و مرتبہ سے مسلمان واقف تھے اوسیطرح جناب امیر علیہ السلام کی حقیت اور حدیث من کنت مولاہ پر صحابہ بخوبی مطلع تھے مگر جبکہ وہ حکمت کے جال مین پھنس گئے اور راونکی زبان سے طرفداری حضرت ابو بکر کی نکل گئی پھر اونکا خیدسے سے نکلنا دشوار ہو گیا اور رسوا سے اس کے چارہ نہ تھا کہ دوسرون کو بھی اپنی طرح بنالین اور اسکا توکسیکو کیا مقدور تھا کہ خلاف خلفاء عہد کے ہان ہون کر سکے مگر جناب امیر علیہ السلام سے بھی للو پتو کرتے رہے مگر خالص طرفدار و نہین اونمین ہی تھے جتنے جناب سید الشہدا کے دوست غدار مین تھے یون تو اپنے سد لگانے اور باتون کے بنانے کا ہر طرح آپکو اختیار

ہے مگر بات ٹھکانے کی ہو تو سننے والا اوسپر غور کرے بھلا جبکہ آپ نے
یہہ تو بیان رکہا ہے کہ صحابہ مین کسی ایک کے بھی امت محمدی مین سے
کوئی تقلید کرے تو ہدایت پاویگا مگر آپ نے مطلق اسکا مذکور نہین کیا کہ
آپ اصحاب کا اطلاق کس پر کرتے ہین اوّل آپ کو مناسب تھا کہ ایک
فہرست اون صحابہ کے نامونکی جو بعد رسول خدا کے زندہ و سلامت تھے
اورتب اون کے نامون کے مقابل مین یہہ لکھتے کہ ان صاحب کو شیعہ
اثناعشری کیا کہتے ہین تب یا تو ہم آپ کے تحریر کا اقرار کرتے یا انکار اور
انکار پر صرف مدار و مدار گفتگو کا باقی رہ جاتا اور تب بخوبی ظاہر ہوجاتا کہ
اونکی بابت آپ سچے یا ہم سوا اس کے تو گریز ہے صرف صحابہ کا نام لیکر آپ
اونکو قلعہ امن امان یعنی نامون کیا چاہتے ہین سو کیجئے اللہ ویعمہ سب کو ملزم ٹھہرا
اور چاہو کتنا ہی زلزلہ آوے اور زمین ہلے مگر آپ کی قصر ایمان کی بنیاد و مضبوطی
دیوارون مین شگاف ہون یعنی نبادت اور ہلے دینی اونکی جنکو آپ نے
صحابی مان لیا ہے کا شمس بین النہار کھل جاوی اور آپ لیپ پوت کرینگے
تو بھی آخر مرمت کی کچھہ حد ہے اسکو تو سوچئے اور پورا غور کر ڈالئے کہ کیا آپ اون
صحابہ کو بھی جنہون نے جناب امیر علیہ السلام بہ شرکت حضرت عائشہ اور
امیر معاویہ محاربہ اور مقاتلہ کیا تہا ویسا ہی آپ مانے جاینگے جیسے رحلت
رسول خدا سے لیکر تا قتل حضرت عثمان کے وہ تہے اگر فرمائی کہ ہان تو ہم
ہو اون دونون کو سمجھے ہوئی ہین وہ ایکطرف اور دیگر مسلمان کیا بے ایمان
تک آپ کے جامہ انصاف کے گریبان کے دہجیان اوڑا دینگے اسواسطے
کہ دونون کو اندہی سے اندہا وہ گروہ مین بانٹ دیگا یہہ بات اور ہے کہ اون
لوگون کے منہہ سے جنہون نے جناب امیر علیہ السلام سے مقابلہ کیا.

ہو سیاہی چھوڑائی اور ایسی تقریر کرے جیسے اظہار الہدی مطبوعہ مطبع
گلشن علم آگرہ کے صفحہ ۱۳۲ پر نباے ہے کہ آپ کے شروع زمانہ خلافت
مین ایسے قضیہ نامرضیہ درپیش ہوئے کہ لشکر اسلام مین بے انتظامی واقع
ہوگی اور بڑا نزاع اور تفرقہ پیدا ہو گیا اکثر ملک مقبوضہ اور مفتوحہ اصحاب
ثلثہ کے آپ کے زمانہ خلافت مین قبضہ اسلام سے نکل گئے آپ سے
بے قصد و رضا سے فریقین کے (کیا پر معنی اور صحیح مطلب خیز جملہ ہے) تاہم
حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت امیر المومنین کہ جسکی تعریف بفضل الہی سورہ
نور سے اور جنکے باپ کے سورہ توبہ سے روشن ہے اتفاقاً لڑائی ہوی جب
امر حق ثابت ہوا پھر اوسیدم باہم اہل صفا کی صفائی ہوئی اسی طرح سے
آپ کو بہ نسبت خطای اجتہادی کے حضرت معاویہ سے مقابلہ ہوا
جانبین سے باہم مسلمانون مین مقاتلہ ہوا یا اوسیطرح تحفہ اثنا عشری کے
باب ہفتم دوازدہم سے قول اظہار الہدی کو مضبوط کرکے آپ بھی باتین
بنائی مگر اس سے تو انکار نہو سکے گا کہ دو فرقہ ہوگئے تھے پھر شیعون نے
اگر دو ٹکڑے یا ثالث بالخیر کہہ کے تین پر تقسیم کیے تا کہ کسر نہ باقی رہے
تو کیا ظلم کیا۔

سنئے جناب بڑا اندھیر تو یہ ہے کہ آپ جو چاہین کہین وہ جایز اور روا ہو
اور ہمارے منہ سے چاہو کیسے ہی سیدھی بات نکلے وہ تبرا و سب و شتم
مین داخل ہو اور غل فساد مچ جاے چنانچہ اس جگہ مجھے میان حشمت علی
کی نقل یاد آگئی کہ اونکو جو کوئی میان کہتا تھا تو وہ جامہ سے باہر ہو جاتے تھے
اور صدہا گالیان دیکر کہنے والون کو مارنے دوڑتے تھے اور گو جہالت مین
مین بھری تھی مگر ناظر منشی جو میان کہہ دیتا اوسکو بے نقط سنا دیتے تھے آخر

بحاکم رسید حاکم صاحب نے بھی اون کے چڑانیکو میان کہدیا تو چونکہ روزی
اون کے ہاتھہ مین تھی گالی دینے کی مجال نہ تھی تاہم کہہ گذرے کہ واہ واہ حضور
بھی سب تصور گالی دیتے ہین حاکم نے کہا کہ میان کی معنی تو بہت اچھے ہین پھر تم
کیا فتور پاتے ہو جو خفا ہوتے ہو ہمت علی نے کہا کہ حضور پر نور یہہ بذات
کہتے تو میان ہین مگر معنی سسر کے لگاتے ہین پس یہی حال ہمارا ہے ہم نے
اگر یہہ کہا کہ بیت اصحاب نبی کہ چار یار اندہ چون چار کتاب در شمار آمدہ
تو فورًا منہہ پھولا اور حیث یہہ تفسیر ہوئی کہ ہر گاہ تین کتابین منسوخ ہو گئی ہین
لہذا پہلے تین یار کو کتب منسوخ سے مثال دی ہے الہی توبہ کچھہ کہتے ہی نہین
بنتی لہذا چار و ناچار ہم اب ایسے پیرایہ مین عرض کرتے ہین جو مسلمہ ہے
یعنی واقعہ کربلا و قصہ پر غصہ شہادت جناب سید الشہدا جس پہلو ہر طرح
اقرار ہے اور ہمین غور کامل فرمائی کہ جب جناب سید الشہدا کو معلوم ہوا کہ مدینہ کی قیام مین سر انجام
ہوا اور کوئی بھی اہل مدینہ سے آڑے نہ آئیگا اور جو یزید کا عامل چاہیگا کر گذریگا اور اہل کوفہ پہ خط لکھتے
ہین اور بلاتے ہین تو آپ نے حضرت مسلم کو تو کوفہ کو روانہ کیا اور خود
متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے اور جب اطمینان ہوا کہ کوفی حضرت مسلم سے
بخوبی پیش آئے اور مکہ معظمہ مین بھی تا ایام حج رہنا آسان نہین تو جناب
سید الشہدا نے اپنا عزم بالجزم کو ظاہر فرمایا تو بہت سے اشخاص نے آپ سے
بیعت کی اور کوفہ کی جانب حضرت کے ساتھہ جانیکو تیار ہوئے چنانچہ
حضرت نے کوچ فرمایا مگر جب قریب کربلا پہونچ کر یہہ کھل گیا کہ فوج سفر
موج یزید سے بر آنا دشوار ہے تو پھر اکثر ہمراہیان حضرت سے جل دیے
اور اعزا و خاص کے سوا صرف خالص و مخلص جان پر کھیلنے کو رہ گئے تو اس
سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے گو ایک ہی ارادہ اور نیت سے مدعی النصرت ہو کر

~~حضرت سید الشہدا علیہ السلام کے ساتھہ بیعت کرکے جو اغیار آئے تھے~~
~~ادنمین سے انجام کو بعض کہوٹے نکلے اور بعض کہرے اور جو اٹھارہ ہزار کوفی~~
بیعت کرکے جو اغیار آئے تھے ادنمین سے انجام کو بعض کہوٹے نکلے
اور بعض کہرے اور جو اٹھارہ ہزار کوفی بیعت کرکے پہر گئے اونکا حال
تو ظاہر ہے پہر جب عاشورہ کا دن آیا اور بازار قتل وجان بازی
گرم ہوا اور خلیفہ قاہر یزید بن معاویہ کا لشکر مسلح و تیار ہوا تو جناب
سید الشہدا علیہ السلام نے اونکی روبرو اپنا حسب ونسب وجلالت
قدر ومنزلت پوری پوری طرح بیان کرکے ساری حجت پوری کین
اور استغاثہ نصرت زاہدا کا فرمایا تو کسی نے کان نہ دیا مگر ایک حضرت حر نے
اور انجام یہہ ہوا کہ اصحاب خالص سے کوئی باقی نرہا وجناب سید الشہدا
علیہ السلام معہ اعزا وبرادران وفرزند دلبند شہید ہوئے اور آپ کے
علمائے عالی تبار یہہ فرما چکے ہین کہ لعنت ودشنام مکروہ شود یزید براصح
کہ حال او معلوم نیست تو پہر آئینہ اوسکی تمکین اور وقار ہین کچھہ شبہہ آپکو نہین
ہے اسلیئے اگر ہم اوسے یزید سے نسبت خلفاء زاہدا کو دین تو کچھہ قباحت
نہین ہے اسواسطے ہم کہتے ہین کہ جس قدر دعوی صحابیت ہجرت کرکے
مکہ معظمہ سے مدینہ مین تشریف لائے تھے اون سب کا درجہ اوتنا تھا جتنا
اون اشخاص کا جو مکہ معظمہ سے حضرت سید الشہدا کے ساتھہ چل کر قریب
کربلا تک آئے تھے مگر اون مین سے جو بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال
کے تجہیز وتدفین رسول خدا چہوڑکے خلیفہ بنانے مین مشغول ہوئے اونکا
حال خیر مآل اون صحابہ جناب سید الشہدا سے موافق ہے جنہنے جناب
خامس آل عبا نے فرمایا تھا کہ تم ہمارے ساتھہ اس غرض سے تو آئے ہی نہ تھے

کرلڑو اوریہ مردم تم تو یاروسلمہ کے ساتھی تھے لیکن خلاف اوسکے یہان دکھ
پیش آیا پس ہم تمسے بیعت اوٹھا لیتے ہین اور کہتے ہین کہ جہان تمہارے
سینگ سمایئن چلدو اور اگر ہوسکے تو اتنا کام اور کرو کہ میرے اہلبیت
سے جس کسیکی حفاظت کرسکو ساتھ لے لو اور مجھے اس فوج کے نرغہ مین
چھوڑدو کہ انکو تم سے نہ غرض ہے نہ سروکار صرف میرے یہہ دشمن ہین
اور خون کے پیاسے چنانچہ اس قدر حیلہ پاکر سرکو پیر بناکر وہ رات ہی
کو بھاگ گئے صبح عاشورہ بھی نہو نے دی اور یہہ بھی اونسے نہو سکا کہ لاونی لی
اور بچون مین سے کسیکو اپنے حفاظت مین لے لین پس جو چلدے اور جو
حضرت سید الشہدا علیہ السلام کے ساتھ رہے اگر نا انصافی نہ ہو تو انکو
دو حصے کیجیے اور دیکھیے کہ بڑا حصہ کدہر گیا اور تھوڑا کس طرف اور پھر جو
میدان کارزار مین جناب سید الشہدا کا استغاثہ اوسیطرح کرنا جیسا
آپ حضرت فاطمہ زہرا اور جناب علی مرتضی علیہ السلام کا منظر مضحکہ لکھہ چکے
ہین سنکر متوجہ ہوئے ذہن نشین فرمائی اور پھر غور فرمائی کہ استغاثہ سننے
والون مین سے کسکے دلپر خوف الہی طاری ہوا تھا تو اوس عدم سماعت
کو اون ارباب صدق وصفا وخالص ومخلص دوستان رسول خدا کے حال
قیاس فرمائی جنہون نے استغاثہ جناب سیدہ وامام اول کا سنا اگر اونمین
حمیت تھی تو جنہون نے استغاثہ جناب سید الشہدا کا سنا اور جنبش نہوئے
تو اونکو کس دلیل سے آپ بے حمیت کہہ سکتے ہین یقین ہے کہ یہہ مثال
سنکر آپ ہم کو معذور رکھین گے اور اپنے تقریر پر افسوس کرین گے
اس مقام پر مین یہہ بھی عرض کرتا ہون کہ جس طرح واقعہ حصول خلافت
اور طریق اخذ بیعت بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال کو آپ حضرات

اختلاف مین ڈال دیا اور جنگ جمل صفین کو جیسا ن و حنین مین مبتلا فرمایا ہے
اور اچار کو چھٹی اور وہ بھی نہایت میٹھی آپ صاحبون نے بنالی ہے اسلیئے
مد نظر ہے کہ واقعہ کرب و بلا کو ٹھیک ہوا ہوا معاملہ غصب خلافت سے ملتا
و ہندلا ہو جاے اسلئے آپ صاحبون کو کمال اہتمام ہے کہ واقعہ شہادت
کو آسان سہل اور معمولی کر دیا جاوے تا کہ رفتہ رفتہ جس طرح جنگ جمل و
صفین کے واقعات کیواسطے باتین بنانیکا موقع ملا ہے اس واقعہ کو جسے
حقتعالے نے ذبح عظیم کہا ہے مدغم کر دین چنانچہ ایک شخص نے اسپنے
کو مولانا محمد جہانگیر خان لکہکر رسالہ اظہار الہدی تصنیف کیا اوسکے صفحہ ۸۳
پر لکہا ہے اہل سنت عاشورہ کے دن روزہ رکہین نوافل پڑہین غسل کرین
علما سے ملین واعظ و پند سنین بیمارونکو پوچہین فی سبیل اللہ محتاجون کو
صدقہ دین مسلمانون سے ملین اور ایک دوسرے بگڑے دل سنی صاحب
حاجی محمد داراب اللہ ساکن پٹنہ نے عورات سنیہ کیواسطے جو رسالہ نصیحۃ النسا
لکہکر منشی نولکشور کے مطبع لکہنؤ مین چہپوایا اوس کے صفحہ ۹ ا پر تحریر فرمایا
ہے اور اول دس تاریخ محرم کی راتون مین اپنے بی بی کے ساتہہ صحبت کرنا
سنت ہے مگر بہت سے نادان لوگ اس بات سے ڈر او رپرہیز کرتے ہین
غرضکہ جہانگیر خان نے مردونکو اوبہارا اور عاشورہ کے دن کے سامان کرنے
کی صلاح دی اور میان داراب اللہ نے سنی عورتون کو للچا دیا کہ پہلی
تاریخ محرم سے عاشورہ تک فلان کرایا کرین اور مولوی ساجد شاہ آبادی نے
جو کچہہ فرمایا تہا وہ مرزا رفیع السودا نے لکہا ہے شعر سنا ہے یون کہ کسی نے
لبد عار فساد ؛ کہا یہہ مولوی ساجد سے جا کے شاہ آباد ؛ مین تمسے پوچہنے آیا
ہون مولوی صاحب ؛ کسی کتاب مین ہووے تو کیجیئے ارشاد ؛ کہ دیکہہ ماہ محرم

نبی کی اُمّت مین ❊ درست ہے کہ یہہ دین یکدگر مبارکباد ❊ پہین لباس کلفت
بروز عاشورہ ❊ کرین معانقہ آپس مین ہو کے خورم شاد ❊ دیا جواب کہ ہم سنیون
کے مذہب مین ❊ عمل یہہ اندنون کرتے نہین ہین کچھ ایجاد ❊ یہہ بات ہوتے
ہی آئی ہے عہد حضرت سے ❊ ہزار جا ہو کتب بیچ اسکا استشہاد ❊ یہہ سنکی کہنے لگا پہر
وہ مولوی جی سے ❊ غم حسین کا پاس ہمین ہر گز ایجاد ❊ دیا جواب یہہ پہر مولوی نے اوسکے تئین ❊
غم حسین کا کیون جاوے یہہ خوشی برباد ❊ حسین دے گیا غم ناحق اپنے شیعون کو ❊ لا کے پنجہ کو اپنے زرپنجہ فولا
مگر یہہ سمجھے تہا دہ آیہ اطیعوا اللہ ❊ نبی پہ اوس کے کلام خدا ہے استشہاد
خلاف امر اولی الامر کا ہی الیا کچہہ ❊ کہ جون چراغ رکھے کوئی بر در یحیاد ❊
اگر یزید کے جاتا حسین بیعت کو ❊ نہی سکے آل کی بنیاد ہوئی کیون برباد
مگر کسی کو کوئی واعظ اور کوئی پیر ہے اسکے کام نہین ہوتا کہ دیہہ بدیہہ قریہ بہ قریہ
تھائی کنجڑے جولاہون دہنیون کو منع غراداری محرم کا سبق نہ پڑہاتا پہرے
اور مصلحت اسکی ظاہر ہے کہ کسی زمانہ مین کوئی ایسی ہی حدیث جیسی تاریخ
الخلفا مین مولوی محمد مسیح الدین خان کاکوری کے صفحہ ۱۱ اسماعیہ کے بابت
تحریر ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا تہا یہہ بیٹا حضرت امام حسین میرا سردار
ہے رہا ہے اللہ سے صلح کرے اللہ تعالے بہ سبب اوس کے دو گروہ
کے درمیان جناب سیّد الشہدا علیہ السلام و یزید کے گڑہ لیجاوے اور
آئندہ یزید کی روسیاہی دہونے کا ڈہنگ نکلے سونا ممکن ہے اسواسطے
کہ حدیث مذکورہ بالا بنائے مگر مصرا دہوری رہ گئی اور یہہ کہنے کی جرات
نہ ہوئی کہ کن دو گروہ مین صلح ہو گئی آیا مسلمانون یا مومنون مین بس جا ہو
جو اہتمام کیا جاوے باجس حدیث کے بناتے اور غراداری جناب
سیّد الشہدا علیہ السلام کی مٹانے کی تدبیر کیجاتی ہین وہ سب اکارت ہوتی

اسلئے کہ حضرت کی شہادت حق تعالی کے آیات مین سے ہے اور یہہ وجہہ ہے کہ
باوجود فرط تعصب دربارہ شہادت جناب سیدالشہدا گلگون قبا خامس
آل عبا علیہ السلام سر الشہادتین مین شاہ عبدالعزیز نے بھی لکھا ہے جناب
رسول خدا نے حضرت جبرئیل اور میکائیل سے سُنا تہا کہ جناب امام حسین علیہ السلام
کو موذی زمین کربلا پر شہید کرینگے اور خاک کربلا بہی حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے حضرت رسول خدا کو دی تہی اور جناب رسول خدا نے صریحاً یہہ فرمایا تہا کہ یہہ بیٹا
میرا مارا جائے گا اوس زمین مین جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص تم لوگون مین سے
وہان موجود ہو اوسکی مددگاری کرے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ روایت کی احمد
و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اونہون نے کہا کہ دیکہا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین ایکدن دوپہر کو بال بکھرے ہوئے
گرد آلودہ آپ کے ہاتھ مین شیشہ ہے اوسمین خون بھرا ہے مین نے کہا کہ یہہ
کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ خون حسین اور اون کے ساتہیون کا ہے
مین اوٹہاتا ہون اوسے آج صبح سے ابن عباس کہتے ہین کہ یاد رکھا مین نے
اوسوقت کو کہ پھر خبر پہونچی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اوسیدن اور یہی لکھا ہے
کہ بروز شہادت سیدالشہدا آسمان سے خون برسا اور تمام مٹکے اور برتن
خون سے لبالب ہوگئے تھے اور پتہرون کے نیچے سے خون تازہ نکلتا تہا
اور جس دن سے جناب سیدالشہدا شہید ہوئے تین دن اندھیرا رہا اور
جتنے زعفران منھہ پر ملی اوس کا منھہ جل گیا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ جن حضرت
کی شہادت پر زور سے اگرچہ جو کچھ شاہ صاحب نے لکھا دانہ از انبار و قطرہ
از بحار ہے مگر تو بھی اونہون نے اپنے تعصب کو اس مقام پر قربان کر ڈالا ہے
اور اوس سے بھی بڑھ کر فرمایا ہے جو اونہون نے ایک خط لکھا تہا کہ جسکی

نقل مجھکو حضرت شیخ نجف علیخان صاحب حنفی سہارنپوری سے نے اپنی مہر کر کے
دی جسکی بجنسہ نقل یہہ ہے ؛—

نقل خط

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز کہ بہ علی محمد خان واحمد خان
نبیرہ حافظ رحمت خان مرحوم نوشتہ بودند از فقیر عبد العزیز بعد سلام مسنون
مکشوف ضمیر کمالات تخمیر باد۔

کہ عنایت نامہ سامی بار دگر در مرثیہ خوانی وغیرہ وصول نمود آنچہ درین باب معمول
فقیر است می نویسد از ہمین جا قیاس باید کرد در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر
منعقد میشود یکی مجلس ذکر ولادت شریف دوئیم مجلس شہادت حسین ومردم
در روز عاشورہ یا ایک دو روز پیش ازین وقریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ
گاہی قریب بہ ہزار کس فراہم می آیند و درود میخوانند بعد از آن فقیر بر می آید و می
نشنید و ذکر فضایل حسین کہ در حدیث وارد شدہ در بیان می آید و آنچہ در احادیث
و اخبار شہادت این بزرگان و بد مآلی قاتلان ایشان وارد شدہ نیز مذکور
می شود باین تقریب بعض شد آید کہ بر جناب ایشان گذشتہ از روی احادیث
معتبرہ بیان کردہ می شود و ہمدرین ضمن بعض مرثیہ ہاے کہ از غیر مردم یعنی جن و
پری حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدند نیز مذکور میشود بعد از آن ختم قرآن
و پنج آیت خواندہ بر ما حضر فاتحہ نمودہ می آید درینوقت اگر شخصے خوش الحان
سلام میخواند یا مرثیہ شروع میکند اتفاق شنیدن میشود و ظاہر است کہ درین
ہین اکثر حضار مجلس را و این فقیر را ہم رقت و بکا لاحق میشود پس اگر این چیزہا
نزد فقیر ہمین وضع کہ مذکور شد جایز نبود اقدام بر آن اصلا نمی کرد و آنچہ امور
دیگر نامشروع است حاجت بیان ندارد و امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ میفرماید

لو کان حب آل محمد فلیشهد الثقلان انی رافض زیادہ
بجز توفیق حسنات چہ برطراز د الراقم احقر نجف علی

نقل انقل مطابق ہے ۲۳ ربیع الاول ۱۲۹۵ ہجری نجف علی۔

باوجود ان امور کے کہ واقعہ کربلا و شہادت حضرت خامس آل عبا آپ نہین ہے کہ ان کے ذہن مین آسکے یا عقل کا دخل ہو مقام غور ہے کہ جناب رسول خدا خون شہدا شیشون مین بھرتے پھر مٹی سرخ ہوجاوے خون آسمان سے برسے ۔۔۔ روز ماتم بیمار رہے اور اوسکو کوئی معمولی واقعہ کہد دے اور اوس کو جو مشابہ واقعہ غصب خلافت ہی اٹھا دے۔

آیات بینات از الفاظ غرضکہ اصحاب نبوی نوازش جیس بیص صفحہ ۸۰ سطر ۲۲ تا الفاظ احادیث کی سند موجود ہے صفحہ ۸۲ سطر ۲۔

آیت اُخریٰ خیر اب اصحاب سے درگذر کرکے آپ جناب امیر علیہ السلام پر متہم آئے بہتر ہے سُنئے جناب اب سرکار کو یقین ہوگا کہ باوصف اس کے کہ جناب رسول خدا نے ہدایت فرمائی تھی کہ حضرت امام حسین کے موجود مدد کرین مگر بجائے مدد کرنے کے کتنے قتل کرنے کو جمع ہوئے تھے یون ہی جبکہ جناب امیر علیہ السلام خلیفہ ہوچکے تھے اونسے جا ہو کسی سے ظالم کر ہوچکے کو اصحاب بھی نہ چوکی تو اگر جناب امیر علیہ السلام ان کے جتنے جاتے امیر کبیر و خلیفہ وقت سے معارضہ کرتے تو کیا وہی نتیجہ نہوتا جو جناب سید الشہدا کا ہوا اسیر بھی آپ غور فرمائین کہ جب آپ اون صحابہ مین جو جنگ جمل اور صفین اور محاربہ کربلا مین شریک تھے یاد جنہون نے جناب سید الشہدا کی اعانت نہ کی اور اونہین جو جنگ جناب امیر علیہ السلام مین شریک تھے

تفرق کرین گے یا نہین اور اگر کرین گے تو ہم جو خط تفریق کہینچے ہین اوسمین کیا قباحت
ہے آپ جو یہہ حجت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام غالب کل غالب
تہے کیونکر بیعت پر بالجبر مجبور ہوتے تو مین پوچہتا ہون کہ جب بعد حضرت
عثمان آپ خلیفہ وقت ہوئے اور جا ہو جس طرح ہو لوگ خون عثمان کے
مدعی ہوکر میدان قتال مین جناب امیر علیہ السلام کے روبرو آئے تو جناب
امیر علیہ السلام نے کیون ایسا موقع دیا اور کیون قاتلان حضرت عثمان سے
خود مقابلہ نکیا جو وہ روز سیاہ دیکہا کہ حضرت عایشہ کو مقابلہ کے لیئے آمادہ
کیا اگر فرمائی کہ جناب امیر علیہ السلام بر سر غلط تہے تو بہتر آپ آن حضرت کی
خلافت کو مٹا دیجیے اور اگر کہی کہ حضرت کے اعوان و انصار اتنے نہ تہے
کہ آپ اون غدارون پر ظفریاب ہوتے تو ہم غالب کل غالب کا مسئلہ
پوچہین گے اور جو جواب آپ دین گے وہی ہمارا جواب بہی ہوگا مگر اوسکے
سواے ہم یہہ بہی پوچہین گے کہ کیون جناب جبکہ جناب سید الشہدا کے
گہوارہ جنبان فرشتے تہے جن و پری اون کے سوگوار تہے تو جاہو آپ کے
اعتقاد مین اونمین ذاتی قوت غالب کل غالب کی نہتی تو لا اقل جن تو ظالمون
کو نیست و نابود کر دیتے مگر کیون حضرت سید الشہدا میدان کف دشت
مین پس گردن سے شہید ہوئے لاشہ آپ کا کیون گہوڑون کے سمون
سے روندہ گیا اور کیون کسی جن نے مدد نہ کی اسکا جواب آخر یہی ہوگا کہ مرضی
خداوند عالم یہی تہی اور اگر انصاف ہے تو جا ہے کہ آپ کو اسپر بہی کچہ عجب
نہو کہ جناب شیر خدا کو حضرت عمر حضرت ابوبکر کے پاس گہسیٹ لیگئے لیکن
اگر آپ کو جرات حضرت عمر پر استعجاب ہو تو باب دویم کتاب منہاج النبوت
ترجمہ مدارج النبوت کہو لئے اور مطبع نول کشور لکہنو کی چہپی ہوئی کتاب کے

صفحہ ۵۰۷ کو اول سے کے پڑھ لیجئے کہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا کا گریبان پکڑا
اور گھسیٹ لیا تو پہر حضرت علی علیہ السلام کا کہینچ لینا اون جری کو کیا دشوار نہ
تہا حضرت علی نے تو رسول مختار ہی کے زبان مبارک سے خطاب غالب
کل غالب کا پایا تہا جب خطاب دینے والی طاقت عمر صاحب سے کہینچ جاتی
تہی اور حضرت عمر کی جرات ایسی بڑہی ہوی تہی تو پہر جناب امیر یا اون عدت
و جرات اور طاقت کا عمل مین لانا کیا دشوار تہا اور بہلا حضرت عمر کو صحابہ
مین آپ شمار کرتے ہین اور جناب رسول خدا کے سسر تو وہ ظاہر ہوی ہین
اونہون نے جناب رسول اللہ پر حملہ کیا اور گھسیٹا اور حضرت گہسیٹ گئے
تو خیر اب کچہ بنا ہین گے کہ رعایت و مروت کو جناب رسول خدا نے دخل دیا
ہوگا مگر یہان کیا بنائیگا کہ پہر صفحہ ۵۰۷ منہاج النبوت مین لکہا ہے کہ ایک سائل
بدوی نے جناب رسول خدا کو گھسیٹ لیا غرضکہ ایسے ابلہ فریب تقریر
سے کوی عقلمند دہوکہ نہین کہا سکتا یون آپکو اختیار ہے کہ اپنی عداوت
کا اظہار فرمائی اور جو کچہ زبان یاری دے سے تفضیح جناب امیر علیہ السلام
و حضرت پیغمبر خدا کی فرمائی خدا کو جو چاہئے کہئے دنیا مین کوئی نقصان آپ کا
نہین ہونیکا مگر عاقبت مین سوا اسکو یہہ کہکر ٹال دیجئے کہ عاقبت کی خبر خدا
جانے غضب خدا کا ہے کہ آپ خدا سے بہی نہین ڈرتے پیغمبر سے بہی
شرم نہین کرتے بہتر ہے خدا سے سوالات جرح کرنے شروع کر دیجئے اور
دم لینے دیجئے پوچہئے کہ کیون اللہ میان باین ہمہ کہ دنیا کو ادنی اشارہ مین پیدا
کرنے اور مٹانے کا تو آپ کو اختیار ہے پہر بہلا یہہ کون آپ کی کرتوت
ہین کہ حضرت جرجیس کو پیغمبری کے رتبہ سے اعزاز دیا اور اونہین کو بہ الکفر
طرح طرح کی فضایح مین گرفتار اور انواع عقوبت مین مبتلا ہوتے دیکہے

ہوے دیکھا تختہ ہائے مسی پر کیسے گئے تلوار سے گردن اوڑائی گئی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈلوایا حضرت ذکریا کو آرے سے چیرنے دیا
حضرت موسی کو پیدا ہوتے ہی مان کی گود سے پہکوایا حضرت مسیح کو ذلیل ہونے
دیا کہ کانٹون کی ٹوپی پہنا کر کفار نے صلیب پر کھینچا جناب رسول خدا کو دیکھا کیا
کہ کفار رسوا کرتے تھے اونٹ کی اوجھری گلے مین ڈالتے تھے بہاگنے کی بھی اون
حضرت کو قدرت نہ تھی کہ ابوبکر صاحب کے پیٹھہ پر سوار ہو کر چھپنے کو غار مین گئے
اور چھپے تھے تو سانپ سے صدیق صاحب کو ڈسوایا اور صریح دہریون سے
خود کا بیان کیا کہا کے خوش خوش خدائی کر رہا ہے اور تعلق نہین بولتا کفار
گھنٹی بجا بجا بتون کو خدا کہتے ہین جنکو باوجود ادعا جباری اور قہاری ناگوار ہی
نہین ہوتا پس جو جواب خدا سے پاتے اونکو ہماری طرف سے بھی جناب امیر
علیہ السلام کے غلبہ کے کام مین نہ آنے کے بابت قبول فرماییے اور اس تعجب
کو بھی برطرف کیجیے کہ جناب رسول خدا کو بعد انتقال جناب امیر علیہ السلام
کے جبر و صبر پر تالم و بیقراری طاری ہوئی ہو گی اور اگر ایسا ہی گھبراہٹ عجب
ہے تو اپنے دفتر سے جو شاہ عبدالعزیز صاحب مانے لکھے ہین کہ حضرت رسول خدا
مزار اقدس سے نکل کر خون شہدا کربلا لجالت پریشان شیشون مین
بھرتے تھے دہو ڈالیئے یا حیدر کرار پر ظلم و ستم ہوتے تھے جو رسول اللہ کو بیقراری
ہوی اوسی حیرت سے نہ دیکھی اور جناب رسول خدا کی وصیت کی تضحیک
نقربالی اگر اندک غور کو جناب والا گنجائش دیتے تو سمجھ جاتے
کہ جناب رسول خدا کو یہہ تو اچھی طرح اطلاع ملی تھی کہ جناب سید الشہدا کہان
شہید ہون گے اور کون شہید کریگا پھر الات پیدائش یزید کو کیون قطع
نکر دیا اگر وصیت جناب رسول خدا عجب ہے کہ کیون ایسی وصیت فرمائی

توپھر خدا کیطرف رجوع لیجائے کہ کبھی تو اوسینے جناب رسول خدا ہی کو کفار سے
مقابلہ کرنیکا حکم دیا کبھی وس صلح پر مجبور کیا جس سے حضرت عمر کو رسول خدا کی
نبوت مین شبہہ ہوگیا اور پوچھنے کہ ایسی صلح کیون کی کہ جس سے ہتک
اسلام کی ہوئی اور قوت و غلبہ شوکت اسلام مین سٹہ لگا حق تو یہہ ہے
کہ اگر جناب رسول خدا کی وہ وصیت جیپر سرکار کو اعتراض ہی نہوتی تو آج
ہم مین اور آپ مین فرق ہے کیا ہوتا اگر جناب امیر علیہ السلام کو مقابلہ کا
اختیار دیا جاتا تو سامان شہادت جناب خامس آل عبا کیونکر جمع ہوتا
اور تکمیل مرتبہ شہادت رسول خدا کا کیونکر ہوتا افسوس ہے کہ آپ کو
اسمین بھی شبہہ ہے کہ جناب رسول خدا کے پاس حضرت جبرئیل آتے
تھے اور اسپر بھی تعجب ہے کہ حق تعالی نے جناب امیر علیہ السلام کے
بابت وحی نہین فرمائی افسوس ہے کہ آپ نہین دیکھتے کہ یہہ وہ ہی جناب
امیر علیہ السلام ہین کہ جنکی نماز کے قضا ہونے کے لئے حق تعالے
نے آفتاب کو پھیر دیا یہہ وہ ہی حیدر کرار غیر فرار ہین کہ جنکی شان مین لافتی
الا علی لا سیف الا ذوالفقار ہے اور اگر حق تعالے کے مصالح
مختلف پر جناب والا کو دھیان ہوتا تو ایسے کلمات جو کفر کے حد کو پہونچے
ہین زبان فیض ترجمان پر نہ آتے اور یسے ہی مصنف میزان الحق کا نشانہ
ملامت اپنے کو نہ بناتے چنانچہ سورہ انفال وقاتلوھم حتی لاتکون
فتنہ ویکون الدین کلہ للہ یعنی کافرون سے مقابلہ کرو تا فتنہ باقی
نرہے اور دین بالکل خدا ہی کا ہوجائے سورۂ نسا فان تولو فخذوھم
واقتلوھم حیث وجدتموھم یعنی جو لوگ اسلام سے پھرجاوین
اونہین پکڑو وقتل کرو جہان پاؤ سورہ تحریم یا ایھا النبی جاھد الکفار

والمنافقين واغلظ عليهم یعنی اے پیغمبر کافرون اور منافقون پر جہاد کرا اور اونپر سختی کرو پہر خلاف اوس کے حق تعالے سورۂ بقر مین لااکراہ فی الدین یعنی دین مین جبر نہو اور سورہ غاشیہ مین فذکر انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر یعنی تو نصیحت دی کیونکہ تو نصیحت دینے والا ہے تجہے اونپر کچہہ اور حکومت نہین ہے سورہ نور قل اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل وعلیکم ما حملتم وان تطیعوہ تہتدوا وما علی الرسول الا البلاغ المبین یعنی کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر برگشتہ ہوجاؤ تو جس کام کا اوسکو حکم ہوا ہے وہ کرے اور جو تمہین کرنا لازم ہے تم کرو اور اگر اوسکی اطاعت کروگے تو تم ہدایت پاؤگے نہین تو جو بات ہمارے رسول کو لایق ہے صرف کہلا کہلی وعظ کرنا ہے اور وہی سیحی آپ اپنے بزرگون کو یہہ لکہہ بہیجتا ہے کہ قران مین ایسی آیتین بہی ہین جنمین بے ایمانون کو ایمان کی تکلیف و دعوت ہوئے اور بیان کیا گیا ہے کہ جو قران پر ایمان نہ لاوینگے تو دوزخی ہونگے چنانچہ ان آیتون کے بموجب ان کو ایمان کے رد و قبول کرنیکا اختیار باقی ہی نہین پہر دعوت و نصیحت بیفائدہ و بیجا ہوجائے مگر ہم آپ کی طرح اپنے کلام مین غیر مسلمانون کو چونکہ موقع قدح کا نہین دینا چاہتے لہذا صرف اس قدر سوا فق آپ کے مذہب کے اختلاف عرض کرتے ہین کہ سورۂ بقر مین حق تعالے نے فرمایا کہ تا وقتیکہ زنان کفار ایمان نہ لائین اونسے نکاح نکرو و سورہ مائدہ مین فرمایا کہ زنان اہل الکتاب مسلمانون پر حلال کی گئین اور آپ باوجودیکہ ہنود و کفار کو مشرک کہتے ہین مگر اطاعت آیۂ سورہ

بعضر کو چھوڑ کے آیہ سورہ مایدہ کی اطاعت مین سرگرم ہین اور ایک زمانہ کی مصلحت کے خلاف دوسری مصلحت کے قائل ہین —
آیات بینات از الفاظ خیر بہرحال اس نامی کے بدولت صفحہ ۲۸ سطر ۲ تا الفاظ اہلبیت کے اسی کو شاہد کیا صفحہ ۸۲ سطر آخر —
آیت اخری یون ہے پتہ و نشان ہم پر منہہ آئی کی دوا نہین جوجی مین آئی بک دیجیے ہم بھی کہتے ہین کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ میرے پاس خود حضرت جبرئیل نے ایک سند پہونچائی ہے کہ بعد رسول خدا کے حضرت ابوبکر کو جد و جہد و کوشش لاتعد کر کے بادشاہ بنانا و توقف و درنگ کو کام مین نہ لانا تجہیز و تکفین جناب رسول خدا کی پروا نہ کرنا پھر جب حضرت ابوبکر بادشاہ ہوں تو تم اونکے وزیر بنا اور ایران اور روم پر چڑہائی کر کے خوب ملک رانی کرنا مگر خبردار کسی لڑائی پر خود نہ جانا حضرت علی کو جہان تک ہوسکے ذلیل و رسوا کرنا اور اس سند کا ایک حرف بھی پیغمبر پر ظاہر نہ کرنا اسلئے کہ ہمارے تمہارے راے ایک ہی رسول خدا کی حرکتین کچھ ٹھیک نہین ہین کبھی جہاد مین جو ٹکرائی ہین بجاے گردن اوڑا نیکے مال و دعوت کی اوس تنے شامل ہوتے ہین کبھی فاسق کے جنازہ پر نماز میت پڑھتے ہین حضرت علی جو نہ سلیقہ حکومت رکھتے ہین نہ اونکو تمیز نظم و نسق سلطنت کا ہے اپنا قایم مقام بنا کر من کنت مولاہ فعلی مولاہ کبھی سکتے ہین کبھی اونکے نسبت کہتے ہین کہ یہ میرے لئے ایسے ہین جیسے موسیٰ کے لئے ہارون وحالانکہ حضرت کو سنت کی خبر ہی نہین کہ جب اونکے ہاتھ اوس طرح جسطرح اندھے کے ہاتھ بٹیر لگ جاتی ہے سلطنت کی عنان حکومت آویگی تو ممالک مفتوحہ کھو دینگے پس خبردار رہنا

کہ تمہارے مقدور بہر اونکو سلطنت مین دخل نہو گو تم کو خرق عادت نہو معجزہ و کرامت نہو تو اوسکا تالم نکرو ایسے کرتب تو بہت سے جوگی او راہب کر گذرتے ہین اور یہہ بھی تمکو تبلا رکھتے ہین کہ جب تمہارا زمانہ سلطنت ختم ہونے لگے گا تو ہم تمکو اس طرح خبر دین گے کہ ایک علام کو رو بکاری کے لیئے بھیجو اینگے پس جب اوسکی رو بکاری پیش ہو تو جاننا کہ زمانہ سلطنت تمہارا ختم ہوا لیکن یکہ او داس نہونا جسطرح چھوٹے اور بڑے گرہو دنکو اشخاص مختلف کا انداج بنا دیا ہے تمہارے متعرق پیدا کینگے وہ ہر وقت و ہر لحظہ تمہاری تعریف کرین گے اور تم کو لازم ہے کہ جو فقرہ حی علی خیر العمل کا اذان مین ہے تو چار وقت اوسکو کہتے دینا مگر نماز صبح کے اذان مین بجاے اوسکے الصلوٰۃ خیر من النوم داخل کرنا اور بڑی یادگار اپنی یہہ قائم کرنا کہ بیس رکعت نماز جماعت سے شبہاے ماہ صیام مین جاری کرنا تا خوب قران کی تلاوت ہو اور رجا ہو قرآن مین تنسیخ متعہ نہو تو بھی متعہ کو بند کر دینا کہ تمہاری یادگار رہے اگر آپ سچے تھے تو ہماری کتب ہای مسلمہ کا ثبوت ن دیکر ثابت کرتے دیکھئے ہم نے جو لکھا ہے آپ کے اون کتابون سے اوسکو نقل کیا ہے جو بجاے قران کے آپ مانتے ہین یہہ کون مسخرا کہتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت خلفاء ثلثہ کی بیعت کی ورنہ گو ہم برابر ہی تو بیعت کے یہہ معنی نہین ہین کہ خلفاء ثلثہ سے آپ برابر جھگڑا نہ کرتے رہے بیعت اسکو نہین کہتے کہ اونکی حکومت و سلطنت مین رخنہ انداز نہین ہوئے بیعت اسکو نہین کہتے کہ نیک صلاحون سے اونہین محروم کیا ہو مگر بیعت اسکو کہتے ہین کہ جو احکام شریعت سے تھے

اون کی تعبیر وتفسیر مین اُون تینون صاحبون کی تقلید کی ہوتی سو ہرگز آپ نے
ایسا نہین کیا اگر اختلاف پوچھئے تو اتنا ہی بس ہے کہ حضرت عمر نے متعہ
کے حرام کا حکم لگایا و جناب امیر علیہ السلام نے اوسکو نہ مانا چنانچہ ازیل
سیّد احمد خانصاحب کی سی ایس آئی نے اپنے پرچہ تہذیب الاخلاق
کے صفحہ ۱۹۰ یکم شوال ۱۲۸۸ہجری مین جس کے نمبر ۱۰ ہے آپ بھی معین
ہین تحریر فرمایا ہے کہ متعہ کے غیر ممنوع ہونے پر حضرت علی مرتضیٰ
کو بھی خیال نہ تھا مگر ہان یہہ خیال جناب امیر علیہ السلام کو ضرور تھا کہ
عوام مذہب اسلام کو یہہ نہ سمجھین کہ صرف جناب رسول خدا کا دنیا حاصل
کرنے کے لیئے ساختہ تھا اور بس آپ خوب یقین کرین کہ ہم بھی کہتے
ہین کہ بیعت فاسق حرام ہے اور نہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام نے فاسق کی بیعت کی نہ جناب سیّد الشہدا نے مگر خلاف
جناب امیر علیہ السلام کے جناب سیّد الشہدا نے فوج کثیر یزید سے
مقابلہ کیون کیا تو ابتداءً آپ کے معین اس قدر رہتے کہ آپ پر دفع
مزاحمت لازم تھی مگر جب امداد سے مایوس ہوئے تو کوئی دقیقہ
اس کے اظہار مین حضرت نے فرو گذاشت نہین کیا کہ حضرت اون
اشرار سے لڑائی نہین کیا چاہتے مگر اون نابکارون نے نہ مانا اور
جو آپ نے ہمارا قول اپنے خلفا کے حق مین فرمایا وہ بالکل صحیح ہے
سلف سے خلف تک آپ مین سے کوئی بھی مدعی اس کا نہین ہوا
کہ حضرت اصحاب ثلاثہ کو اپنے اکفاو امثال مین عقلاً و علماً و نسباً کسی
قسم کی تفضیل حاصل تہی مگر ہمارے ائمہ علیہ السلام کی فضیلت اعجاز و کرامت
کے آپ کے علما اور فضلا سب ہی قایل ہین اونسے فرشتون کے کلام

کرنے پر حضور کو استعجاب ہے تو مین آپ کے بیان پر حیران ہون جبکہ گہوارہ جنبانی اون حضرت کی فخر جبرئیل تہی اور خود شاہ عبد العزیز کے سر الشہادتین کو پڑہ لیجیے کہ جناب سید الشہدا کے شہادت پر فرشتون کا کیا حال تہا غرضکہ آپ کی تقریر پر آپ کے دوست یہہ کہین شعر ہر لحظہ بہ شکل آن بت عیار برآمد ٭ بردم بہ لباس دگران یار برآمد ٭ تو مجہی حیرت نہو گی —

آیات بینات از الفاظ یہہ حال تو آیۃ کا ہو اصفحہ ۴۲ سطر اول یا الفاظ نعوذ باللہ من سفواتہم صفحہ ۴۲ سطر ۲۳ —

آیت اُخریٰ اس لیے ٹہکانے کے ہزیان پر دہیان کرنا اور قصد خامہ فرسائی کرنا بیکار ہے اس مین ہمکو کچہہ عذر نہین ہے اسواسطے کہ جب اور کچہہ بن نہین پڑتا تو ناچار ٹرھیون کیطرح ایک پہلوان ہی کچہہ بڑبڑاتا ہے ایسی غرافات تقریر اور بیکار تزویر سے آپ کو احتراز لازم تہا ورنہ یہود اور نصاریٰ اور تمام کفار جناب رسول خدا کے ایسے ارشادات کو جنسے اُمت محمدی کی علو مرتبت اور سمو المنزلت حق تعالےٰ کے حضور مین ثابت ہوتی ہو ویسے ہی حقارت سے دیکہین گے جیسے بعض ارشاد ائمہ کے آپ تحقیر کر رہے ہین مگر ہم آپ کی طرح نہ بکین گے بلکہ کمال استقلال سے تحمل کرینگے اور ہر گز جیسا آپ اور آپ کے ہم مذہب اپنی مالی ہوی خلفا کی توقیر برقرار رکہنی کے لی جناب رسالتمآب کی اور جناب امیر علیہ السلام کے افعال و اقوال کی مثال دیتے ہین ہر گز ایک لفظ بہی نکہینگی مگر مشتے نمونہ از خروار ی آپکے ہم مذہب او خوشہ چین جہانگیر خان مولف رسالہ اظہار الہدیٰ کا قول ۶۵ اسے حاضر کرتے ہین وہ بی خوف خدا و رسول اسطرح اپنے نامۂ اعمال کو رنگتا ہی جناب امیر کی زمانہ مین تمام مفسدات و مکروہات پیدا ہوئین اور کیا شہری و کیا لشکری سب مین بد نظمی پہیل گئی بہت سے ملک مفتوحہ خلفاء ثلاثہ ایسے کہ ہیچ

باعتقاد شیعیان یہہ صفت ہے جناب امیر کے بدرجہ اتم کمال ہر شیکی یعنی جو مرغی کی ایک ہی ٹانگ رہ گئی یون ہی بجواب اسکے کہ خلفائے ثلاثہ قبل قبول اسلام مشرک و بندہ بت تھے اور چالیس برس کے عمر تک مشرک رہے ہون بوجہہ کثافت کفر اون کے آبا و اجداد طاہر ہوے و حالانکہ قرآن مجید مین انما المشرکون نجس ہی صفحہ ۱۶۲ پر پڑہا ہے اس آیۃ شریف کی تشریح مین مولف نے بہ طریق تبرا کے صرف اصحاب ثلثہ ہی کو مشرک اور کافر نہین ٹھرایا ہے بلکہ صاف صاف دیگر انبیا اللہ و جناب رسول خدا اور حضرت مرتضیٰ کو کافر و مشرک بنایا ہے دیکھو حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے لیکر تا حضرت محمد صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر تا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم اولاد آذر بت تراش سے ہین آذر کا مشرک اور کافر اور بت پرست ہونا بہ نص قرآنی ثابت ہے اور پہر لکھتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے تو والد بہی کافر تھے اور یہہ بہی لکھتا ہے کہ جب جناب امیر نے اسلام قبول کیا تو عمر آپ کے دس برس کے تھے اس سے پیشتر جناب کا بہر حال کوئی نہ کوئی تو مذہب ہووی ہی گا جب باعتقاد شیعیان قبل از قبول اسلام جناب امیر بہی کافر تھے تو ضرور ہوا کہ نجس ہون اور جناب کی اولاد بہی عیاذاً باللہ نجس ہوی،، غور فرمای کہ ایسے کلمات لکھنا کسی مسلمان کے شایان ہین اور شیعون پر یہہ اتہام کرنا کہ وہ جناب امیر علیہ السلام کا دس برس کی عمر مین مسلمان ہونا مانتی ہین ایسا ہی کہ کوئی بیوقوف آفتاب کیطرف چہتری آڑ کر دے اور کہے کہ شیعہ کہتے ہین کہ آفتاب غائب ہے خدا ایسے لکہنے والے سے جب مناسب ہے مواخذہ فرمائیگا ہم تو اس کے قایل ہین اور بالاعلان دعوی کرتے ہین

کہ جناب امیر علیہ السّلام بطن مادر مین جناب رسوؐل خدا کی تعظیم کرتے تھے
اور مسلمان تھے چنانچہ شاہ علی حسن صاحب جائسی سُنّی المذہب لکھتے ہین
ابیات علی در بطن مادر بود در ذکر خدا ہر دم ✤ عبادت را بر و نازی فدایش
عالمی جانہا ✤ رسول اللہ چو می آمد بہ نزد مادر حیدر ✤ درین مدت کہ بودہ در شکم
آن معدن تقوےٰ ✤ ولی میگفت تسلیمات ای پیغمبر برحق ✤ امام المتقین
شاہ ولایت معدلت پیرا ✤ بہرکیف یہہ آپ ہی کو نصیب رہے کہ اصحاب
[illegible] کرنے مین انبیاء اوصیاء و ائمہ سب کی تحقیر کرین —
آیات [illegible] جو اہلسُنّت اصحاب نبوی کے صفحہ ۴۳ سطر
۴۲ تا الفاظ عقیدی [illegible] تصیہ [illegible] —
آیت اخری حق تعالے آپ کی دعا [illegible] کے
قبول سے بے نصیب رکھے آپ کو اختیار ہے کہ رجعت جناب مسیح علیہ السّلام
سے بھی انکار فرمائین اور حضرات مسیحی کی تقلید کرین کہ وہ حضرت تو مصلوب
ہو گئے پھر کہان سے آوینگے —
آیات بینات از الفاظ علاوہ ان سب باتون کے صفحہ ۴۰ سطر ۱۶
تا الفاظ اور تقیہ کو دم بریدہ کر دیا صفحہ ۷۰ سطر ۱۵ —
آیت اخری یہہ جو کچھ جناب والا نے بہ شد و مد تحریر فرمایا ہے اوس
سے جہال کو یہہ باور کرانا مقصود حضور ہے کہ تقیہ صرف ہم اہل الشیعہ مین
جائز ہے اور آپ اہل سُنّت مین ناجائز اور گناہ اور اسی کو پیش نہاد
خاطر رکھکر بانس پر چڑھ کر آپ نے غل مچایا ہے سو جناب من اگر ہنوز
ہوس غوغا باقی ہو تو منادی کروا دے اور ڈھول بجوائیے تو ہم مانع نہین
ہین مگر یہہ خیال محال آپ کے مذہب کے جاننے والون اور اہل کمال کے خیال از

آپ کے نسبت سخت جہالت پر دال ہوگا چنانچہ آپ کے خوشہ چین خرمن
کلام حافظ حاجی مولوی خلیل احمد اپنی کتاب ہدایات الرشید الی افہام
العنید کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہین ہا حضرت کو نہ حقیقت تقیہ سے
واقفیت ہے نہ محل نزاع کی خبر ہے نہ اہل سنت کا مذہب معلوم ہے نہ اپنا
مذہب جانتے ہین اسلیے ضرور ہوا کہ ہم مختصر اس جگہ تقیہ کا ذکر کرین اور حضرت
کی علم اور مناظرہ دانی اور انصاف کو آشکارا کرین اول تو یہی سراسر غلط کہ
ج [illegible] تقیہ کو حرام و منا
منافقان کہتے ہین اور یہہ اہل سنت [illegible]
بکمال اصرار ارقام فرماتے ہین میر صاحب مدعی ہین کہ اونکو عنفوان
سن تمیز سے مناظرہ کا شوق رہا ہے اور کتب مناظرہ کے مطالعہ مین
انہماک رہا ہے تبلائین تو سہی کہین اونہون نے دیکھا ہے کہ اہل سنت
نے مطلقا تقیہ کو حرام اور منافقون کا شان لکھا ہے یا کہین یہہ لکھا ہے
کہ توریہ از قسم تقیہ ہے پھر تحریر فرماتے ہین جس تقیہ کو علما اہل سنت
حرام اور منافقون کا شان فرماتے ہین وہ تقیہ وہ ہے کہ علماء شیعہ
جسکے اپنے رسایل مین یہہ تعریف فرماتے ہین وهی موافقة اهل
الخلاف فیما یدینون بہ یعنی اہل خلاف سے موافقت آپ کے دینی امور
مین انتہی اور میر شاہ عبد العزیز صاحب کا عمل غلط شاہد کامل ہے کہ تحفہ
اثنا عشریہ کو آپ اون کے تصنیف فرماتے ہین اور وہ اپنا نام تحفہ مین
چھپاتے ہین اور اوسکو تصنیف حافظ غلام حلیم ابن شیخ قطب الدین
بنا و ذکر کراتے ہین اور صاحب ہدایات الرشید صفحہ ۲۶ و ۲۷ کتاب
مذکور پر یہہ لکھ کر تحفہ کا دیباچہ مین جو حضرت شاہ صاحب قدس اللہ

العزیز نے تو رتہ اپنا غیر مشہور نام تحریر فرمایا علاوہ اوس مصالح کے ایک
یہہ بڑی ضرورت اسطرف داعی تھی کہ اوس زمانہ مین شیعہ کا نہایت زور
تھا ۱۱ پس بربنار آپکے مذہب کے تقیہ فی الاصل جائز ہے اور آپ
کا شور وغوغا سراسر بے اصل اور باطل اور ایمۂ علیہم السلام و علماء امامیہ
کے نسبت جو بے ادبی آپ نے فرمائی اوسکے بابت ہم کچھ نہین کہتے
مگر یہہ کہ اوسکا بدلا آپ خدا سے پائین ناداؤن کو بہکانے کے لیئے آپ ایک
وہیک بے سند و بے پتہ آپ نے بک ڈالا اوسکے طرف جسطرح بول
و غایط کیطرف کوئی توجہ نہین کرتا ہے ہم متوجہ نہین ہوتے شاہ عبد العزیز
کے نسبت تو یہہ کہہ لینا کہ چونکہ ایام تصنیف کتاب تحفہ مین شیعون
کو زور تھا لہذا تو رتیہ اونہون نے اپنے نام کو صاف صاف نہ لیا اور
ائمہ علیہ السلام کو ایسے زمانہ مین کہ یا تو حضرات خلفاء ثلاثہ کا کوس حکومت
بجتا تھا یا مروانیون کا سکہ و خطبہ رایج تھا یا عباسیون کا دور دورہ تھا
جو آل علی کے دشمن ظاہر و آشکار رکھتے اور کتاب احتجاج اونکی ظلم کی شاہد
ہے کہ منصور دوانقی نے بہتری سادات و علویون کا قتل کر ڈالا و یوار
مسجد جامع منصور واقع بغداد مین بہت سے سادات بنی فاطمہ صلواۃ
اللہ علیہا کو زندہ چنوا دیا معیار اظہار دین حق و مسایل صحیح جانا اور خود حق تعالیٰ
کے آیات بینات واللہ لا یھدی القوم الظلمین یعنے اللہ
راہ نہین بتاتا ہے قوم ظالمون کو اون کے منزل مقصود کی (سپارہ
۳ سورہ توبہ) اور اسی قسم کے اور آیات جن سے ثابت ہے کہ
خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے بھلا ان نشان پر رکھنا عجیب نادانی
اور جہالت ہے ائمہ علیہم السلام جس کے ہدایت پر مامور تھے اونکو

اونہون نے تعلیم فرمائی اور جنکی ہدایت سے وہ ستنغی تھے اون سے بے
پروائی کی اور راوٗن کے نسبت یہہ سمجھکر کہ تربیت نا اہل را چون گرو گان
بر گنبد است بلکہ اندیشہ فساد سے اعتراض کیا تو کیا برائی ہوئی و اگر
[illegible] ہوئی [illegible] معاذ اللہ ہو بحثی ہے بہر کیف جو کچھ
آپ نے لکھا وہ شاید دینی [illegible]
بیکار ہے اگر انصاف ہے تو سنئے خدا فرماتا ہے ان [illegible]
سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون
ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوة
ولھم عذاب عظیم یعنی وہی لوگ جو کافر ہین اون کے لیے برابر ہے
تو نصیحت دے یا نہ دے وہ ایمان نہ لاوینگے خدا نے اون کے
دلون اور کانون پر مہر کردی ہے اور اون کے آنکھون پر پردہ ڈال
دیا ہے وے بڑے عذاب مین پڑینگے (سورہ البقر پارہ اول) اگر
آپ کے نزدیک تقیہ ناروا ہے وہ باین ہمہ کہ صاحب تحفہ نے تقیہ کے
نیا پر اپنا نام تحفہ مین نہین لکھا تو یقین جانئے صاحب تحفہ نے بجائے نفاق
کا پہنا اور جھوٹ بولا ہے اسواسطے کہ تقیہ کے معنی یہہ ہین کہ دل مین حق
ہو اور زبان پر خلاف اوسکے اور جھوٹ اور نفاق یہہ ہے کہ دل مین ناحق
ہو اور زبان پر حق مثلاً ہمارے دل مین یہہ ہے کہ دین اسلام برحق ہے اور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم پیغمبر برحق ہین مگر کسی اندیشہ جان و آبرو سے ہم اس کہنے پر مجبور ہون کہ دین نصاریٰ صحیح
و حضرت مسیح ابن اللہ تھے اور اون کے بعد کوئی پیغمبر نہین ہوا پس یہہ تقیہ ہے لیکن اگر ہمارے
دل مین یہہ ہو کہ دین اسلام باطل ہے اور دین عیسوی صحیح اور زبان سے ہم یہہ کہین کہ دین
اسلام صحیح ہے تو یہہ نفاق ہے اور جھوٹ ہے پس جبکہ شاہ عبد العزیز نے اپنی کو شاہ عبد العزیز لکھنا

عبدالعزیز دل مین جانتے تھے اور تمام دنیا انکو عبدالعزیز کہتی تھی اور اوہون
نے اپنی ہی زبان سے خلاف عبدالعزیز کے عبدالحلیم لکھا تو وہ جھوٹھہ بولے
اور نفاق کے مرتکب ہوے اب جبکہ حکم تقیہ کا آپ کے مذہب کے
موافق ثابت اور آپ کے عالم کامل کا اوسپر عمل غلط شاہد ہو تو آپ نے
جو کچھہ ہم پر اعتراض فرمایا کس درجہ کو لغو اور ناکارہ ہو گیا اور جب تقیہ
آپ کا بھی شعار ٹھرا تو ہمکو اور کچھہ کہنا بیکار ہے ہان اگر آپ اپنے علما
کے خلاف فرماتے ہین اور اونپر تبرا کرنیکو طیار ہین تو آپ کو اختیار
ہے اور ہمکو کیا شکوہ ہماری نسبت بھی جو آپ فرمائین روا ہے اور
جو شخص اپنے باپ دادے کو گالی دے تو پاسی پڑوسی کو بھی جو
چاہے کہے سزا ہے صرف اپنے اغراض دنیوی کے واسطے جنہون نے
دین و مذہب کی سالاری لی اور ایک دنیا کو بیدین کر دیا اون کے طرف
نکر روز بروز زیاسوانگ لانا وفی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا
ولھم عذاب الیم کے مصداق بنا درحقیقت آپ کے لیے
آیات بینات از الفاظ وہ دم کیا تھے صفحہ ۲ سطر ۱۴ اوہ آنا الفاظ
باتون مین جھٹ دیرا کر صفحہ ۲ سطر ۶ —
آیت آخری جناب من چاہی تقیہ کے دم کاٹی یا اپنی تحریر پر تالم کیجیے یا کسی
مسئلہ شرعی کا سر کاٹی یا ٹانگ اوڑا دیجئے یا بیٹ مین چھوری بھونک دیجیے
یہہ آپ کی سزا وار ہے یہہ ڈہنگ تو اوسوقت تک کے لئے ہے جبکہ آپکے بیان تقیہ
ہوتا اور جب آپ کا مذہب قائل تقیہ ہے تو ہم کو آپ کی تقریر اور تحریر جاہلانہ کی نسبت توجہ کرنا بیکار
ہے یہان آپ نے زٹل خرافی کے لئے ہم اوٹھائی تھی وہان اب کمال عجز اور
ادہر پشیمانی سے دبا لیجئے اور اپنے معروفون ہو گئے کہ بیہانے

ہم کیا کرین ہم نے تو تمہارے اور بہار کے لیئے تقیہ کرنے والون کی خوب
قرینے سے لیئے تھے مگر سنیا ناس جاے ہدایات الرشید کا اوسنے اتنا بھی
تو موقع نہ دیا کہ تقیہ کے حق جانیوالے ہمارے اور کتابون کی تلاش کی تکلیف
اوٹہاتے اور ورق گردانی کی زحمت مین پڑتے اس نالایق کتاب نے
بھنڈا ہی کہول دیا اور شاہ صاحب کو کیا کہین جو دوسرے سکے صاحب
تہے اور تقیہ کا نام بدنام کر ڈالا اور خود ہی تحفہ مین تقیہ لکھ گئے مگر بدا کی بابت جو آپنے
استجاب ہے سو غلط اور سراپا جہل ہے چونکہ آپ نے بدا کے مسئلہ کو ہماری ہی مذہب سے
منسوب کیا ہے اسلیئے ہمکو ضرور ہے کہ آپ کو کہولکے دکھلا دین کہ ہم بدا
کسکو کہتے ہین اور اوسکی حقیقت کیا ہے براہ مہربانی ملاحظہ فرمائیے کلام
ملک العلام تیرہوین سیپارہ سورہ رعد کے آخر مین ولقد ارسلنا
رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ وما کان لرسول
ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ لکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء
ویثبت وعندہ ام الکتاب وان ما نرینک بعض الذی
نعدھم او نتوفینک فانما علیک البلغ وعلینا الحساب جسکے
معنی یہہ ہین بہ تحقیق کہ بھیجا ہم نے رسولون کو آگے تجھسے اور کردانا ہمنے واسطے
اون کے زنان اور فرزندان کو اور نہین چاہیئے واسطے رسول کے
معجزہ مگر ساتھہ اذن خدا کے واسطے ہر ایک مدت کے ایک نوشتہ
مٹاتا ہو ڈالتا ہے خدا جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کراتا ہے اور
نزدیک اوس کے اصل کتاب ہے اور اگر نہ دکھلا دین ہم تجھکو بعض اوس
چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہم نے اوسکا یا وفات دین تجھکو پس نہین اوپر
تیرے مگر پہونچانا احکام کا اور اوپر ہمارے حساب ہے ،، اور تفسیر

ہین اس آیت کے لکھا ہے کہ منقول ہے ابن مسعود وابی وایل وقتادہ سے
کہ اونہون نے سنا آپکے اجل خلیفہ عالی جناب عمر ابن الخطاب سے
کہ فرمایا اونہون نے کہ ام الکتاب وہ ہے اصل کتاب ہے جس مین ثابت
کیئے گئے ہین حادثات اور کائنات اور روایت کی ابن قلابہ سے نے
ابن مسعود سے کہ وہ یون دعا کرتا تھا اللھم ان کتبتنی فی الاشقیاء
فاثبتنی فی السعداء فانک تمحو ما یشاء ویثبت وعندک
ام الکتاب یعنی ای بارخدایا اگر لکھ چکا ہے تو مجھے اشقیامین پس
ثابت کر سعدامین پس بہ تحقیق تو محو کرتا ہے جس چیز کو تو چاہتا ہے
اور ثابت کرتا ہے اور تیری پاس اصل کتاب ہے چنانچہ اوسکی
تفسیر تفسیر قادری مین جو ترجمہ تفسیر حسینی کا ہے اور اردو خوان بھی سے لئے
پھرتے ہین مرقوم ہے کہ اصل کتاب لوح محفوظ ہے اور جتنی چیزین ہونیوالی
ہین سب اوسمین لکھی ہوی ہین اور جو کچھ ہو چکا اور جو ہونا ہے اور جو ہوگا
اوسمین مفصل اور مشرح لکھا ہے اوسی لوح کے متعلق یہہ تحریر کیا ہے
کہ اوس لوح سے یا بعضے احکام ممنوع منسوخ کر دیتا ہے اور دوسرے
احکام لکھ دیتا ہے یہہ بھی تحریر ہے کہ علما دین اس بات پر ہین کہ حق تعالے
جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے مگر چہہ چیزین ایسی ہین کہ اونکو مٹتا نہین ہیو سعادت
شقاوت موت حیات رزق اجل پھر یہہ بھی مرقوم ہے ابو الدردا رضی
رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہین کہ جب
تین ساعت رات باقی رہتی ہے تو حق تعالے اوس کتاب مین نظر کرتا ہے جس مین
اوس کے سوا کوئی نظر نہین کرتا جو کچھ چاہتا ہے اوسکو کتاب مین مٹا دیتا ہے
اور جو کچھ چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے ۔ اب اگر راہ حق پر نظر ہے تو براہ مہربانی

کتنے بنائے اور اس لوح تحریر سے جو آپ نے مثل اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کی ہے
خوف کیجئے حق تعالیٰ شانہ کے کلام کے خلاف جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے تو وہ حق تعالیٰ
پر الزام دیا ہے اور رہا ہم پر کوئی اتہام اوس سے پیدا نہیں ہوتا ہم سراسر حق تعالیٰ
کے قول کے جو سچ اور بالکل سچ ہے آپ اور یہودیوں کی طرح منکر نہیں ہیں جو یہہ
لکھیں کہ خدا تعالیٰ نے روز ازل سب چیزوں کو مقدر اور مقرر فرمایا اب وہ چیزیں متغیر نہیں ہو سکتیں یا کہ ہم
یہہ کہنے لگیں ید اللہ مغلولۃ یعنی خدا کے ہاتھ بند ہو گئے اب آگے
کچھ نہ کریگا مگر ہم قائل ہیں کہ خدا کیواسطے دو لوحیں ہیں ایک لوح محفوظ کہ
مطابق علم خدا کے ہے اور اوس میں تغیر نہیں ہوتا اور ایک لوح محو و اثبات
کا کہ اوس میں بعض امور محو کئے جاتے ہیں اور بعض اوسکے عوض میں ثابت
کئے جاتے ہیں چنانچہ روایت ابو الدرداء مذکورہ تفسیر حسینی سے یہہ ہے
آپ بھی کہنے پر ناچار ہیں اور جو آپ کے علما نے از راہ جہالت چہ او نے
میں حق تعالیٰ کو مجبور سمجھا ہے وہ روایت آپ کے حجۃ خطاب خلیفہ
ابن الخطاب سے خود لغو ہے اور رات دن کے برتاؤ سے بھی غلط ہے
اسواسطے کہ طول بقا اور امراض سے شفا اور بخشش گناہ و خطا کے لئے
صدقہ و دوا اور دعا خاص و عام کا معمول ہے پس اگر کوئی خدا کے
نزدیک شقی ٹھہر چکا تو اوسکی طاعت عبادت ریاضت سب اکارت
ہوگی وہ سعید ہو ہی نہیں سکتا یوں ہی جب موت ٹل ہی نہیں سکتی تو
پھر دوا بیکار ہے اگر ہم سرکار کو ایسا مضبوط اور مستقل اپنے علما کے
قول پر پائیں کہ موت تو ٹلنے ہی کی نہیں ہے تو بیمار ہو کر آپ علاج نکریں
مگر معاذ اللہ یہہ بھی ہم نہیں کہتے اور مخالفت قول الٰہی کی نہیں کرتے کہ جب
موت کا وقت مقرر ہے تو اوس میں ایک ساعت کی بھی تقدیم و تاخیر ہو سکے

مگر جو بکہ ہمنے عرض کیا اوس کی مراد یہہ ہے کہ نہ عمر خلاف لوح محفوظ کے
گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے مگر سوافق اوسی لوح کے جس مین یہہ بھی مرقوم ہے
کہ فلان قسم کے فرمان برداری سے اسقدر عمر بڑہ جائی گی اور فلان طور
کی شقاوت و نافرمانی سے کم ہو جائگی چنانچہ فرمایا ہے جناب رسول خدا
نے کہ صدقہ دینا اور صلہ رحم کرنا آباد کرتا ہے گہرون کو اور زیادہ کرتا
ہے عمر کو اب جاہو آپ کو یقین ہو اور جاہے نہو مگر ہمکو یقین ہے
اور ہم وہین تک تو تسلیم اور انکار کر سکتے ہین جہان تک ہمکو حق تعالے
کے رسول برحق اور ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے ورنہ خدا کی باتین
خدا ہی جانے ــ

آیات بینات از الفاظ جب بعض شخصونکو بہت ہی شبہہ ہونے
لگا کہ وہ خدا کیسا ہے جو آج کچھہ کہتا ہے صفحہ ۸۸ سطر ۲ تا الفاظ ــ
ختم کتاب ــ

آیت اخری چونکہ بدا پر آپنے بہت ٹہٹھہ اوڑایا ہے اسواسطے ہم
زیادہ تفصیل سے لکھکر حق تعالے کی قدرت بھی دکھاتے ہین تا آپ
اور زیادہ مضحکہ کرنیکا موقع پائین اور جہانتک جاہے ٹہسین اونین سے
اول آپ ہی کی تفسیر قادری سے ہم لکھتے ہین ملاحظہ فرمائی سورۂ بقر
سیپارہ دویم رکوع ۷ ـ احل لکم لیلة الصیام الرفث الی
نسائکم کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ ابتدا اسلام مین لوگونکو رمضان
کی راتون مین عشا کی نماز ادا کرنے تک یا سو رہنے تک کہانے پینے
جماع کرنے کی اجازت تھی اس سے زیادہ نہین صحابہ کا ایک گروہ غلبہ
کیوجہ سے صبر نہ کر سکا جسوقت کہ مباشرت حرام تہی اوسوقت اوسکے

مرتکب ہوئے دوسری دن یہہ بات جناب رسالتمآب صلی اللہ وعلیہ وسلم کے حضور مین پہونچی تو یہہ آیت نازل ہوئی حلال کی گئی واسطے تمہارے بیچ رات روزون کے مباشرت ساتھہ عورتون اپنے کے اب پہلی تو خدا ایسا گہبرا گیا کہ واہ ای خدا ایکدفعہ تو اوسی پیغمبر کی معرفت ایک حکم محکم دیا کہ سو رہنے کے بعد مباشرت نہ کرو اور جب حکم دی چکا تہا تو جنہون نے نافرمانی کی تہی اونکی خاطر سے اپنا حکم بدل ڈالا کیا تجکو پہلے سے معلوم نہ تہا کہ وہ گروہ جو تجسے راضی ہین اور جنسے تو راضی ہے تیرے حکم کی تعمیل نہ کرینگے اور تجکو اپنا حکم منسوخ کرنا پڑیگا تو پہر تو نے پہلے ہی ایسا حکم کیون حکم دیا تہا اور اگر تجے علم نہ تہا کہ وہی لوگ جنکی نسبت فخریہ تو نے فرمایا کہ وہ مجسے راضی میرے حکم سے راضی نہونگے بلکہ نافرمانی کرینگے تو پہر خدا ہی کہان رہا العیاذ باللہ سوا اس کے اسپر بہی خوب سوچ کر سرجہکائے کہ آپ جو تمام صحابہ کو آیہ رضی اللہ عنہم ورضوعنہ مین داخل کرنا چاہتے ہین اونمین سے مرتکب حرام کے بہی ہو چکے ہین پہر خدا نے کیا سمجہ کر ایسے حرام کرنیوالون کو رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کہدیا اگر وہ خدا کے راضی ہوتے تو حکم محکم کی تعمیل کیون نہ کرتے اب ہم یہہ دوسرا واقعہ بداکا بیان کرتے ہین اور وہ صلح حدیبیہ ہے چنانچہ جو کچہہ آپکے بڑے معتبر مورخ اور عالم نے روضۃ الاحباب مین تحریر فرمایا ہے اگر یاد ہو تو حرف بحرف ہم آپ کی خاطر سے نقل کرکے حاضر کرتے ہین وہو ہذا در ذیقعدہ این سال قضیہ حدیبیہ واقع شد وسبب این قضیہ آن بود کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در واقعہ دید کہ با یاران بزیارت کعبہ معظمہ رفتہ عمرہ گزاردہ وکلید خانہ کعبہ بدست خویش گرفتہ

وبعضے از یاران سر تراشیدند و بعضے موی چیدند و آن سرور این خواب
را با جماعت اصحاب چون تقریر فرمود خوشوقت شدند و پنداشتند کہ تعبیر
واقعہ درین سال بظہور خواہد آمد۔ بعد اوس کے رہ گئی جناب رسول خدا
و نزول جلال بمقام حدیبیہ و ظہور صلح کی بابت پھر صاحب روضۃ الاحباب
نے یوں لکھا ہے مرویست از عمر خطاب رضی اللہ عنہ کہ گفت در آن روز
امرے عظیم در دل من پیدا شد و مراجعت کردم با حضرت مراجعتی کہ ہرگز
مثل آن نکردہ بودم و در روایتی آنکہ گفت رفتیم بہ نزد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و گفتیم کہ تو پیغمبر حق ہستی فرمود بلی ہستم و گفتیم ما بر حق نیستیم
و دشمنان ما بر باطل فرمود بلی گفتم آیا مقتولان ما در بہشت نیستند و
مقتولان ایشان در دوزخ فرمود بلے گفتم پس چہ سبب باین منقصت
و مذلت قبول میکنیم و باین طریقہ صلح نمودہ باز میگردیم حضرت فرمود ای پسر
خطاب بدرستی کہ فرستادہ خدا ایم و او مرا ضایع نخواہد گذاشت و در روایتی آنکہ
فرمود من رسول خدا ایم و نافرمانی وی نکنم و او یاری کنندہ من است و این روایت مشعر است
بآنکہ این صلح بوحی واقع شدہ و از آن حضرت نہ برای اجتہاد و عمر گوید گفتم تو با ما نگفتی کہ باز و وا
کہ بزیارت خانہ کعبہ رویم و طواف بجا آریم فرمود آرے و لیکن ای عمر ہیچ گفتم امسال
خواہد بود گفتم نہ شاید رہ گیا ہی کہ فرمود [illegible] کہ تو نیز زیارت خانہ کعبہ
خواہی رفت و طواف خواہی کرد و عمر گوید ہمچنان ملول و محزون از مجلس آن
سرور برخاستم و بہ نزد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رفتم و آن حکایت کہ بحضرت
حضرت رسانیدہ بودم باوے گفتم و ہمان جواب کہ از پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم گفتہ بود از ابوبکر شنیدم و در روایتی آنکہ صدیق گفت ای عمر برو
و دست در رکاب او زن و ہیچ اعتراض مکن کہ وے فرستادہ خدا است

و ہر چہ کند بوحی کند و مصلحت در آن باشد منقول است از عمر کہ گفت لیہا
اعمال صالحہ از نماز و روزہ و تصدق و اعتاق نمودم حسنت کفارت کہ از
من صادر شدہ بود انتہی اس روایت سے آپ کو بقول آپکے صدیق
صدیق اکبر صاحب کے یقین آویگا کہ جناب رسول خدا جو کچھ کرتے تھے
بروی وحی کے کرتے تھے پس آپ کو خدا کا حکم ملا کہ کفار کے مقابلہ مین
مکہ معظمہ کو جائین مگر حدیبیہ مین پہونچکر مصلحت الہی یہہ ہوئی کہ صلح کر لیجائے
اب اگر حضرت کو ایسی دوسری مصالح الہی پر جو پہلے کے خلاف دوسری
ہوا اطلاع نہیں ہے یا جہل ہے تو وہ بہی سنئے گیارہوین سیپارہ مین
سورۂ یونس کو ملاحظہ فرمائیے کہ بعد آیت فلولا کانت قریۃ امنت
فنفعہا ایمانہا الا قوم یونس لما امنوا کشفنا عنہم عذاب
الخزی تفسیر بیضاوی سے ملاحظہ کیجئے اور اگر اوسکی تلاش مین وقت ہو
تو خیر تفسیر حسینی یا اوسکا ترجمہ تفسیر قادری ہی سہی ملاحظہ کیجئے اوس مین
لکہا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام اوسی ارض کی قریب جہان
خون جناب سید الشہدا علیہ السلام کا بہایا گیا موصل مین کفار کو تلقین
ایمان کرتے تھے مگر وہ کفر پر مصر ہوئے اور درپے ایذا رسانی حضرت
یونس ہوئے تو حضرت یونس علیہ السلام نے جناب الہی مین عرض
کی کہ اونپر عذاب نازل ہو اور حق تعالیٰ نے دعا قبول کی اور ارشاد کیا
کہ اپنے قوم کو خبر دیدو کہ تین دن یا چالیس دن کے بعد تم پر عذاب نازل ہوگا چنانچہ حضرت
یونس نے اوس قوم کو آگاہ کیا اور اپنے نینوی کی راہ لی جب وقت موجود آیا اور آثار قہر
نازل ہوئی تو کفار روئی اور چلائی اور بلبلائی اور دعا کی کہ عذاب سے محفوظ رہین تو ادن
چالیسوین روز کہ جمعہ اور عاشورہ کا دن تہا دعا کا اثر ظاہر ہوا اور یہ

دیوان رحمت سے پروانہ نجات جاری ہو گیا اور دوسرے حضرت یونس علیہ السلام
تاک میں کہ کفار خاک سیاہ ہو گئے ہوں گے چالیس دن کے بعد نینوا کیطرف
متوجہ ہوئے اور جن کے عذاب کا یقین تھا اونہیں خوش و خورم پایا تو
رنجیدہ ہو کر صحرا کی راہ لی اور دریا میں طعمہ ماہی ہوئے اب بعد غور ارشاد
ہو کہ حق تعالی نے تو عذاب کے لئے فرمایا تھا پھر کیوں اوسکی مصلحت خلاف
پر ہوئی۔ تھوڑی اور تکلیف فرمائی اور بارہویں سیپارہ سورہ ہود میں
حضرت نوح کا حال یہ ہے کہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو عذاب سے ڈرایا
مگر عذاب ملتوی ہوتا گیا یہانتک کہ حضرت نوح کو حکم ہوا کہ کشتی بناویں
وحالانکہ حضرت نوح کشتی بنانا نہ جانتے تھے تو اونکو کشتی بنانا تعلیم
ہوا تو لکڑی ملنا دوبھر ہوا تب حضرت نوح نے سال کا درخت بویا بیس
برس میں وہ درخت طیار ہوا تو کشتی بنانی شروع کی تو اوسکو بیٹھے جو دیکھتے
تھے وہ ہنستے تھے کہ عذاب نازل ہے نہ قہر مگر پیغمبر سے نوح بری ہو گئے
اخرش اوسوقت عذاب آیا کہ جو مقرر تھا—

بعد اس قدر گذارش کے اب میری عرض ہے کہ گیارہویں سیپارہ
رکوع دوم سورہ توبہ میں ملاحظہ فرمائیے حق تعالی فرماتا ہے واٰخرون
مرجون لامر اللہ اما یعذبہم واما یتوب علیہم واللہ
علیم حکیم (ترجمہ) اور دوسرے بیٹھ رہنے والے جہاد کے
تاخیر کئے گئے ہیں یعنی موقوف ہے امر اون کا واسطے حکم خدا کے جو کچھ
کہ اون کے مقدمہ میں نازل ہو یا عذاب کرے اونکو اگر اوس گناہ پر
اصرار کریں یا توبہ قبول کرے اوپر اون کے اگر وہ نادم ہوں اور خدا
جاننے والا ہے اون کے احوال کو اور حکم کرنے والا ہے موافق

مصلحت سکے۔
اور جب یہ آپ کے ذہن نشین ہوا تو باور فرمائی کہ اسکو ہم بدا کہتے
ہین اب جو آپ نے بدا کے واسطے مضحکہ کیا ہے وہ درحقیقت ہم پر نہین
ہے اصل مین حق تعالی پر ہے اور اوسکی جزا ہو یا سزا منجانب حق تعالے ہے
کیسی ناسمجھی کی بات ہے کہ آپ اور تمام مسلمان اپنے گناہون سے
توبہ کرنے امید مغفرت کی رکھتے ہین اگر مشیت الہی بدل نہین سکتی اور
خاطی کے لئے عذاب جہنم وہ مقرر کر چکا تو پھر توبہ بیکار ہے دیکھئے خود
دہلی آپ کے ہم مذہب فرماتے ہین شعر لائق ہن اگر از دست اوست
الی تر اہد * تو جمع باش کہ عمر از دعا بیفزاید * واس کے سوا خود بھی یاد کیجئے
کہ جب سرکار بیمار ہوتے ہین تو اطبا ڈاکٹر جراح ڈھونڈے جاتے ہین کہ
کیون اگر آپ کے خیال مین راسخ ہے کہ جو مرنیکا وقت ہے اور جو زمانہ
تکلیف وعمر مرض بموجب مشیت الہی مقرر ہے وہ نہ ٹلیگا تو صدقہ خیرات
دوا سب لغو لاطایل ہے باین ہمہ حرکات بہر مشیم یعنی چہ دیکھئے آپ کے
صاحب تحفہ نے بھی باوجود انکار بدا معاویہ کو لعنت سے یہ کہکر بچایا
ہے واستغفر لذنبك والمومنين والمومنات لیکن صاحب
کی روح سے پوچھئے کہ ہر گاہ مشیت الہی کسی پر عذاب کرنے کی ہو چکی تو اوس
کے نسبت توبہ تلا سے کیا ہوگا کیا مشیت بدل جائیگی اس قسم کے بل یعنی
پر جو جناب غفران مآب کی اس تحریر پر اعتراض فرمایا کہ ایمہ علیہم السلام
شیعان را خبر میداوند کہ غلبہ اہل حق وظہور دولت اہلبیت بعد انقضائے
ہزار سال یا دو ہزار سال خواہد شد البتہ اینہارا یاس حاصل می شد اور
نتیجہ اوسکا یہ پیدا کیا کہ اگر اما م شیعون سے جھوٹے وعدے کرتے

تو شیعہ دین سے پہر جاتے یہہ آپ کی عقلمندی ہے شیعہ اچھی طرح
جانتے ہین کہ مصالح الہی مین کسی کو دخل نہین ہے وہ بخوبی اپنے ائمہ کے
اقوال کی توثیق کرنے مین ثابت قدم ہین اون کا حال اون لوگون کا
ایسا نہین ہے جو اپنی مومنیت کے حضور حضرت نوح مین مدعی سمجھے
اور جب وعدہ حضرت نوح پر طوفان نہ آتا تہا تو اونکی لغزش اور گمرہی ہو
جایا کرتی تہی یہان تک کہ جب اونتالیس اصل ایماندار باقی رہے تو اونکو
حق تعالے نے محفوظ کیا اور ہم حضرت عمر کی سی طبیعت نہین رکھتے
کہ ذرا مین فاسد الاعتقاد ہو جائین چنانچہ حضرت عمر کی کیفیت اعتقاد
کی قصہ صلح حدیبیہ مین ہم لکہہ آئے ہین جی چاہے تو پھر پڑھ لیجیے کہ نبوت
جناب رسول خدا مین اونکو شک ہو گیا اور کلمہ بیجا اعتراض کرنے کو روبرو
جناب رسول خدا کے جا دوڑے افسوس ہزار افسوس ہے کہ آپ ان
سارے امور سے واقف ہو کر ہم پر اعتراض کرتے ہین اور خلاف ہمارے
صریح یہہ اعتقاد رکہہ کر کہ حق تعالے نے حضرت نوح سے فرمایا ہتا
ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون ۝ یعنی خطاب نکر میرے
ساتھہ اون لوگون کے باب مین جنہون نے ظلم کیا ہے یعنی مجھسے کسی
کافر کی نجات اور اوسپر سے عذاب دفع ہونیکی خواہش نکر بیشک
وہ ڈوب جائینگے ملاحظہ ہو تفسیر قادری سورۂ ہود پھر اونہین حضرت
نوح نے پکارا ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یابنی ارکب
معنا اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حالانکہ وہ اوس
کشتی سے کنارہ تہا اور حضرت نوح اوسی مسلمان جانتے تھے تو شفقت
کی راہ سے کہا کہ اے چھوٹے بیٹے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھہ

میرے تو عجب ہے کہ آپ ہم پر منہہ آوین خدا کی پناہ کہ آپ حضرت نوح
سے ایسی اُمید کرین کہ اونہون نے خلاف حکم خدا کے اپنے لڑکے کو
جو کافر تہا طوفان سے بچانا چاہا ہو مگر ہم جو سمجھے ہین اوسکی تحریر کی یہان
حاجت نہین ہے —

اب ہم آپ کی ہر تحریر و تقریر کی بابت خواہ وہ لوح تہی یا کچہہ جو لکھنا تھا
لکھہ چکے اب آپ سے بکمال ادب پوچھتے ہین کہ آپ نے جو مشقت
اوٹہائی اوس سے کیا فضیلت اون صحابہ کی جن سے آقدس کے ہم منکر
ہین ثابت کی اور بجز اسکے کہ تمام صحابہ بہت اچہے تہے اور اونسے خدا نے
وعدہ فرمایا کہ مین تمسے راضی ہون اور تم مجہسے کیا خلعت عطا فرمایا اور ایسی
وعدہ رحمت کی بابت عنبر چخیر و رکہہ اوٹہا کے سوا کیا کیا کبہی تو یہہ فرمایا
کہ شاہ عبد العزیز بڑے سچے اور اونہون نے نہایت منطقی تقریر شہادت
و گواہی و دلیل و برہان سے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا مصداق صحابہ کو ثابت
کیا کبہی اونہین جناب غفرانمآب کے اقوال کی نقل کی اور کبہی شاہ صاحب
کی طرفداری ہین جو آپ سے ہو سکا چاہو اوسکی بنیاد ما نو ریکہی مگر باتون
کے طومار کے اینٹون سے دیوار بلندکی تو یہی ہے اور ماحصل اس رنج و مشقت
کا جو پوچہو تو آلی ہوی دہان وال نخود تلیہ و نان ہے اسنے جناب والا
فضائل اسکو کہتے ہین جو ہین مشتے نمونہ از خروارے عرض کرتا ہون جناب
حیدر کرار غیر فرار بطن مادر ما عدار بین بندگی حق تعالے مین مصروف
تہے اشعار علی در بطن مادر بود در ذکر خدا ہر دم * عبادت را بجا آوردی
اندر اش عالم جاہنا * رسول اللہ چو می آمد بہ نزد مادر حیدر * درآن مدت
کہ بودہ در شکم آن معدن التقوی * ولی میگفت تسلیمات ای پیغمبر حق

حبیب خالق اکبر این رتبہ بے ہمتا ✤ نبی بگفت یا حیدر سلام کبریا بر تو
امام المتقین شاہ ولایت معدلت پیرا ✤ بخانہ کعبہ کی ولادت فرشتونکا
لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار کہنا جناب رسول خدا کا
تاویر بحکم الٰہی بجا ہی کرنا جناب رسول خدا کا یہہ کہنا کہ جناب امیر علیہ السلام
میرے نفس ہین اور اونکا خون میرا خون اور اونکا جسم میرا جسم ہے اور اونکی
لڑائی میری لڑائی ہے۔ واسطے نہ قضا ہونے نماز اوس ولی اللہ کے
دوبارہ آفتاب کا پہرنا وغیرہ وغیرہ جسکا حد و احصا نہیں ہوسکتا اور جنکے
انکار کی آپ کو مجال نہیں ہے مگر قدرت ہے تو اتنی ہے جتنی خدا جانتا ہے
کہ سکو ساری فضایل کو قبول کرکے بخاطر حضرات ثلاثہ اونکی تاویلین کرین
اور اون تاویلوں رکیک سے اپنے حق مین کانٹے بوئین تو ہم کو اوس سے
غرض نہین وہ آپ کے لئے ہین مگر یہہ تہوڑی سی فضایل مثل آیات الٰہی ہم نے
اس غرض سے بیان کردئے کہ آپ ہماری کتابون مین سے ایسے ہی فضایل
ڈہونڈہ دیجیے مگر کیونکر آپ یا کوئی ڈہونڈ سکتا ہے اور آقا اور خادم کو برابر
ٹہرا سکتا ہے لاکہہ حجت و دلیل ہون تو حضرات ابوبکر و عمر کو صرف آپ
دوست جان نثار رسول مختار یا سسر اون حضرت کا ثابت کرین گے
اور حضرت عثمان کو ذوالنورین سوا اس کے کیا یا اونکے عالمگیری اور
ملک رانی کی داستان بیان کرین گے سو ہون کسی غزوہ یا لڑائی مین
اونہون نے اپنی بہادری دکہلائی ہو کسی کافر سے کلہ بکلہ لڑے ہون
تو نشان دیجیے مگر جبکہ آپ خود قایل ہین کہ نہ وہ عالم علم الٰہی سے تہے نہ فقیہ
اور نہ محدث نہ کامل تہے تعلقات دین مین وہ عاری اور دوسرون کی
تعلیم کے محتاج تہے ملک گیری اور ترویج دین کے لئے وہ اپنی جگہہ سے

نے ہی نہین اور جب شر با شرمی حضرت عمر ادہر سے بھی تو جناب امیر علیہ السلام
نے روک دیا کہ مرد سے خدا تم جاؤ گے تو کیا بناؤ گے الا آپ غلطی سے
یہہ سمجھے ہوئے ہین کہ بمقتضائے محبت جناب شا لافتی نے جانے سے
روکا تہا تا خلافت مین خلل نہو یہہ صرف خیال ہی خیال ہے اگر منظر حفاظت
وصیانت خلافت مزاحمت تہی تو خود حضرت باوصف خلیفہ ہونیکے جنگ
جمل اور صفین مین کیون معرکہ آرا ہوئے بہرکیف بجر باتون کے ڈہیر کے
آپ کے پاس کچھہ نہین ہے اور جسطرح آپ جادہ راستی سے پہرے
ہوئے ہین اور تحقیر آئمہ معصومین کی کرتے ہین اسی طرح یہود و نصاری
جناب سید المرسلین خاتم النبیین کی توہین کرتے ہین یقین جانئے کہ ہم اپنے
دین و مذہب کے طرفدار ہین اور اگر آپ ہم کو نہ چہیڑین ہمارے مسلمات
پر شبہہ نہ آئیں ہماری قدح نہ کرتے پڑے پہرین تو ہم کو کوئی غرض آپ کے
افعال سے نہین ہے ہم ہرگز آپ سے نہین کہتے مطلق آپ کو تکلیف
نہین دیتے کہ آپ مذہب باطل کو چہوڑ دیجئے اسواسطے کہ ہم اسپر متعین
نہین ہین اور اگر آپ ہمکو نہ چہیڑین تو ہماری زبانون سے اپنے خلفا کی
حق مین ایک کلمہ بھی نہ سنین جو کچھہ بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم دین مین رخنہ آنا تہا وہ پہلے سے مقدر تہا اور جنکو خلافت
لینا تہا انہون نے لی اور وہ نہ لی جاتی تو شہادت جناب خامس
آل عبا علیہ السلام کی صورت کیونکر بنتی اور ہماری نجات کا سامان کیونکر
ہوتا بہرحال ہمکو افسوس ہے کہ ہم نے ناحق کو اسقدر خامہ فرسائی کی پہر اتنہ
ہی اوسکے یہہ بھی خیال ہے کہ اگر ہم آپ سے ہر قسم کے تقریر کے بابت
نہ لکہتے تو آپ کے مذہب کے جہال مختصر ہمارے جوابات کو نہ سمجہتے

اور یہہ بھی ہمکو ڈر تہا کہ آپ کی بلا کی تقریر انتہا کی خوش بیانی ضعفاء شیعہ پر
بہی سحر کا اثر نہ کر جاوے الا آخر کو ہم مناسب جانتے ہین کہ چند سطور مین
مختصر آپ کی طویل تحریر کا جواب بہی لکہدین امید ہے کہ آپ معاف فرماوین
گے اور ہم کو مجاز کرینگے سننے جناب والا اور غور فرمائی کہ جب حق
سبحانہ تعالی نے امت موسوی اور عیسوی کو گمراہ پایا اور ضلالت اور
کفر مین ٹہوکرین کہاتے دیکہا تو باین ہمہ کہ اوس کے علم مین یہہ تہا کہ بعد
ظہور خاتم المرسلین کے اونکی امت بہی تہتر فرقون مین بٹیگی اور ایک
جنتی اور بہتر ناری ہونگے تو بہی جیسا بروز ازل اوس خالق نے ہمتا
لے قرار دیا تہا اور حضرت ابراہیم سے صاف صاف فرما دیا تہا کہ مین
اسمعیل کو بذریعہ اولاد کے برومند کرونگا اور اوسی بہت بڑہاونگا اور
اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور اوسے بڑی قوم بناونگا کتاب
پیدایش باب ۱۷ آیت ۲۰ اور حضرت موسی کو خبر دی تہی کہ مین اون کے
لئے بنی اسرائیل اونکے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور
اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوس سے فرماونگا وہ
اوسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکا جنہین وہ میرا نام لے کے
کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسنے مطالبہ کرونگا (موسی کی پانچوین کتاب کی ۱۸
فصل آیت ۱۸ و ۱۹) اور حضرت یسعیاہ نے منادی کردای تہی کہ دیکہو
ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادے عدالت
سے حکمرانی کرینگے ،،صحیفہ یسعیاہ باب ۳۲ آیت ۱،، اور جناب
مسیح علیہ السلام سے منادی کرائی تہی ،، کہ مین اپنے خدا سے درخواست
کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے

ساتھہ رہے دیکھو مین خدا کے اوس موعود کو تم پر بھیجتا ہون یوحنا باب ۱۵-آیت ۷ لوقا باب ۲۴-آیت ۴۹ لوقا باب ۱۲-آیت ۱۲ یوحنا باب ۱۵-آیت ۲۶) واسطے اتمام حجت اور ترتیب دین کے عرب سے ملک مین جہان بڑے بڑے متعصب و شدید الکفر بستے تھے اور اپنی فصاحت اور بلاغت اور شجاعت کے نشہ مین چور رہتے اور نہ کبھی کسی کے مطیع ہوئے تھے جناب ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اونہین عربون کو جو کسی سے زیر نہوئے تھے اور جنکے حق مین خود خداوند ذوالجلال نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا فرمایا ہے باوصف اونکے جنگ و پیکار و اصرار پرستش لات وعزیٰ و ہبل کو بیکار کرکے مطیع و منقاد اور مقر نبوت اپنے رسول مختار کا کر دیا ہان یہہ سچ ہے کہ جسطرح ابتداے مرسنی کی ہر جگہہ ہوی وہ صورت ہمارے پیغمبر برحق کو پیش آئی اور کفار نابکار نے جو کچھہ اون سے ہو سکا تحقیر جناب رسالتماب مین اپنے سے اوٹھا نہین رکھی مگر وہ سب اونہین کو نصیب ہوئے غرضکہ عجب ڈھنگ توحید کا بجا تو بڑے بڑے سرکش جیسی حضرت ابوبکر و عمر اپنے دیوتاؤن سے منحرف ہو کر لباس خداپرستی سے ملبوس ہوے وا اور یہی بالکل شقر تا قریش نے جبکہ ہدایت جناب رسول خدا پر کان دیا اور یہہ بھی حضرت سے سنا کہ وہ مثل اونہین کے بشر ہین اور دین ابراہیم کے احیا کے لیئے مامور ہین اور مثل اونہین کے دنیا کو چھوڑین گے مگر اون کی ہدایت کے لیئے کلام الٰہی اور اہلبیت باقی رہین گے اور ہمیشہ رہیگا اسلام بارہ خلیفہ تک متفرکہ کل وہ عادی اور قریشی ہون گے حضرت کی رسالت پر ایمان لائے اور اونھون نے یقین کیا

کہ بعد رسول اللہ کے قرآن و اہل بیت واسطے ہدایت تا قیام قیامت باقی رہین گے اور بارہ خلیفہ علوی اور قریشی ہادی دین و ملت رہین گے اور اونہین کے ساتھہ دین اسلام اوسیطرح وابستہ رہیگا جیسا جناب باری نے حضرت ابراہیم سے عہد کیا تہا کہ جو عہد کیا جاتا ہے وہ تا قیام قیامت رہیگا لیکن اون صاحبون کے سوا جو بڑے بڑے نا کین رکہتے تھے جیسے ابو جہل ابو سفیان و ابو لہب نے قبول وحدانیت حق ابتدا سے اور رسالت خاتم انبیا مین اپنی ہتک عزت سمجھے اور اسقدر در پے آزار رسول مختار ہوئے کہ قیام مکہ معظمہ اون حضرت پر دشوار و ناگوار کر دیا تو حق تعالے نے ایک گروہ انصار کا عطا فرمایا اور اپنے حبیب کو مکہ معظمہ کے چھوڑنے اور مدینہ منورہ کے جانے کا حکم دیا ہاہم اسکے مقربین کو اس حکم کے پہونچنے پر حضرات ابو بکر و عمر نے بڑی سرگرمی کی اور جناب رسول اللہ کے ساتھہ دینے مین اپنی نجات اور سود آخروی سمجھے اور کچہہ شک نہین ہے کہ حضرت ابو بکر نے اپنے مال سے جناب رسول خدا کی اعانت مین کچہہ بہی فروگذاشت نہین کی اور یہہ سچ ہے کہ اونہون نے اپنے بیٹہہ پر بہی جناب رسول اللہ کو سوار کرایا پہلے غار مین رسول خدا کے ساتھہ اوترے پہر مدینہ کو بہی ساتھہ آئے مگر ساتھہ ہی اوس کے ہم جیسا حق تعالے نے فرمایا اسکا یقین رکہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی مدد ہمراہی سے مستغنی تھے ملاحظہ فرمایئے سورہ توبہ مین قبل آیت غار جسکی وجہہ سے آپ صدیق صاحب کو نہایت افتخار دیتے ہین حق تعالے نے کہلا کہلی کہدیا کہ اگر وہ بہی ایک ساتھہ نہ دیتا تو کیا ہوتا پہر کیف جناب رسول اللہ کا نزول اجلال مدینہ منورہ مین ہوا اور وہ سارے اصحاب جو مکہ معظمہ مین رسول اللہ پر

ایمان لائے تھے حاضر ہوئے اور مہاجر کا خطاب اونہون نے پایا اور مدینہ مین جو ایمان لائے اور متعہد ہوئے وہ خلعت انصار سے ممتاز ہوئے اور جب باین ہمہ ہجرت و انتقال کفار مکہ درپے آزار حضرت رسول مختار ہوئے تو ایزد متعال نے اون اہل ضلال اور اون یہود مردود کے جو ہمیشہ شدا و ہم زودین رہے تھے استیصال اور قتال کا واسطہ حفظ اپنے محبوب کے حکم دیا اور اقبال عدو مال عطا فرمایا کہ جب اونہون نے سر اوٹھایا جانب خاسر کر دیا اور اون نابکارون کے ملک و دولت و مال کو اہل اسلام پر مباح و حلال کیا اور بناء سلطنت جناب رسول خدا کی قایم فرمائی اور اوس وقت سے کہ حق تعالے نے جناب رسول خدا کو جنگ و جدال پر مامور و ملک گیری و خراج ستانے پر مامور و اعداے اسلام کو مخذول مشہور کیا تو علاوہ تبلیغ رسالت و احکام ہدایت و شرایع معاشرت و حصول مدارج آخرت جو واسطے ذات مقدسی صفات جناب رسول کائنات سے تھے انتظام لشکر و نظم و نسق مواطن مفتوحہ ضرور ہوا اور اون معارک مین جو مہاجرین و انصار نے جان بازی و جان نثاری کی حق تعالے اونکی سعی مشکور سے مسرور ہوا اور طریق جرنیلی اور اسلوب لڑائی مین اون جان بازون کی ہمت بڑہائی اور اغراز دینے کے لیے رسول خدا کو حکم دیا کہ مہاجرین و انصار سے مشورہ فرمائین پس اس اعزاز و توقیر سے مہاجر و انصار کے بھی دل بڑہے اور جی توڑ توڑ جو شایان جوانمردی و شجاعت تھا لڑے اور کفار غضب ایزد قہار مین گرفتار ہونے لگے اور مسلمانون کو فتح پر فتح حاصل ہونے لگین اور جو کچھ یہود و نصارا کی کتابون مین مرقوم تھا اوسکی تصدیق ہوگئی۔

یہانتک جو مین نے عرض کیا ممکن ہے کہ جناب والا کو بوجہ انکار صاحب
تحفہ کے جو اونہوں نے اپنے پندرہوین کید مین کیا ہے اور ماد ماد کی
آیت کو اوڑا دیا ہے اور اہل تشیعہ کا رجوع کرنا کتب محرفہ و منسوخہ
پرستی ٹھہرایا ہے ناگوار ہو تو خاکسار ملازمان کو یاد دلاتا ہے ۔
کہ خود حضور نے صفحہ (۹) حصہ اول مین شہادت توریت کی و صفحہ
۱۱ مین شہادت انجیل کی پیش کی ہے اور جو فعل خود کیا ہے اوسکے
قائل ہونے مین ہمپر معترض نہین ہو سکتے سوا اسکے ملاحظہ فرما لیجے کہ
جناب مولوی عباس علی بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جاجموی نے
اپنی کتاب صولۃ الضیغم اور اوسکے انتخاب مین جو چھپ کر مشتہر
و منتشر ہو چکی ہے بابت آیت توریت جسکا مین نے مذکور کیا آغاز
کتاب ہی سے پانچ چار ورقون کے بعد ماد ماد کے ذریعہ سے بارہ
شہزادون کے پیدا ہونیکی جو حق تعالے نے خبر دی تھی صریحاً لکھا ہے
کہ حق تعالے نے اسمعیل کے سپوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی
بنایا جسکی امت ایسی بڑھی کہ شمار سے افزون ہوئی پس بحکم وعدہ سابقہ
کے بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسمعیل کو افزایش دی
اور یہی اسم مبارک جناب رسالتماب کے بابت لکھا ہے ۔ ماد ماد
اونکا نام ہے چنانچہ روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ مین اور امامیہ
اثنا عشریہ کی کتابون مین مسطور ہے اور پھر حاشیہ پر اسکو بھی بے
لکھے نہین چھوڑا ۔ مولانا عبد العزیز کے تحفہ اثنا عشریہ مین امامیہ
فرقہ کے مجتہدون سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا نام توریت مین ماد ماد ہے اور یونہی مولوی حکیم محمد حسن صاحب

صاحب امروہی سنے اپنی کتاب مولد شریف معروف آفتاب عالم تاب کے صفحہ ۳۲ کے سطر ۹ مین نقل توریت کی کرکے خود یون لکہا ہے اور بارہ سرداروں سے ظاہر لفظ سے بارہ بیٹے اسمعیل کے مراد ہین واشارہ بارہ ائمہ کیطرف ہے جو حدیث الائمہ من بعدی اثنا عشر مین مقصود ہین اب آپکو اختیار ہے کہ شان اقدس جناب صاحب تحفہ مین جو چاہین فرمائین اور یہی جن آیات توریت و انجیل کا اس گنہگار نے حوالہ دیا وہ بہی صولتہ الضیغم سے مقابلہ اور توریت و انجیل مین دیکہکر جب چاہئے مطمئن ہون۔ چونکہ سرکار کی عنت و ضد سے یہہ بہی اندیشہ ہے کہ آپ حدیث ائمہ اثنا عشر کے بابت کوئی رنگ لائین تو ہم نے اپنی کتابون سے قطعاً اعراض کرکے آپ کے ماننے و سلمہ کتب سے حدیث کو لیا ہے آپ کو شک ہو تو مولوی محمد وحید الدین خان صاحب کی کتاب حق حد تحقیق مشرب سنی مطبوعہ ۱۲۹۴ہجری کی فصل ۱۰ صفحہ ۱۵ ملاحظہ کرین کتاب مذکور اِن دونون کو بکو ملیگی اور چونکہ وہ صاحب اعتبار ہین غالباً اپنے کتاب کیطرح آپ بہی کتاب مذکور کا اعتبار کرینگے اگر کچہہ شبہہ ہو تو غایتہ الاوطار ترجمہ اردو درمختار کے باب الامامت کے صفحہ ۲۴۸ سے کچہہ اطمینان آپ کو حاصل ہوگا اسواسطے کہ اوس مین لکہا ہے کہ ھاشمیاً و علویاً و معصوماً کی شرط شیعون نے لگائی ہے اور اگر اوس سے تشفی نہو اور طبیعت وقت پسند ہو تو چشم ما روشن براہ مہربانی صحیح مسلم مین عامر بن ابی وقاص اور تفسیر ثعلبی مین دیکہہ لیجئے کہ تین حدیث مین اور جمع بین الصحیحین مین اکثر اور صحاح ستہ مین دو حدیثین تہوڑے تہوڑے اختلاف سے مرقوم

ہین اگر خیال تطویل نہوتا اور یہہ بھی یقین ہوتا کہ حضور میرے نقل کردیئے
کو بلا مقابلہ معتبر سمجھینگے تو مین اوسکو بجنسہ لکہنے کی بھی زحمت اوٹہانا اور
اگر نام اون بارہ امام کے درکار ہون تو کفایتہ الاثر عین پہلے دیکھیئے
کہ بی بی عایشہ کا مقولہ اوسمین درج ہے کہ اونہون نے بارہ امام کے
نام بھی بتلا دیئے اور یہی صراط مستقیم ہین جسکے مصنف فیروز آبادی صاحب
قاموس ہین دیکھہ لیجئے کہ تحریر ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ہمنے
ساق عرش پر نور سے لکہا ہوا دیکہا لا اله الا الله محمد رسول الله
تائید کی مین نے اوسکے ساتہہ علی کے اور نصرت کی مین نے اون کے
ساتہہ علی کے بعد اوسکے و بعد اون کے حسنؑ و حسینؑ اور بعد اوس کے
دیکہا مین نے علی علی علی محمد محمد جعفر موسی حسنؑ حجتہ پس کہا مین نے خداوندا
یہہ لوگ کون ہین ندا آئی یہہ لوگ امام ہین بعد تمہارے اور بہترین
ذریت تمہاری ہین اور یونہین مطالب السئول فی مناقب آل رسول کے
صفحہ ۱۸ اسے ۹ تک جو مطبع جعفری مین چہپی مرقوم ہے ملاحظہ کیجئے
اور اسکے مصنف بھی علماے مشہورین مذہب حضرت سے ہین باین ہمہ اگر
سرکار ان کتابون کے نث مذہبی کو بیکار قرار دین تو حضرت کے
شاہ صاحب کے قول کو پیش کرتا ہون وہ رسالہ اصول حدیث
مین فرماتے ہین بالفعل نسخہ صحیحہ روضتہ الاحباب جمال الدین محدث
محدث اگر بہم رسد کہ خالی از الحاق و تحریف باشد بہتر از تصانیف ہمہ
اینجا ست ۱۱ اور روضتہ الاحباب مین بحوالہ جابر ابن عبد اللہ تحریر ہے
کہ شنیدم از جابر ابن عبد اللہ انصاری کہ میگفت کہ چون ایزد تعالے
نازل گردانید بر پیغمبر خدا این آیتہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ

واطیعوا الرسول واولی الامر منکم گفتم یا رسول اللہ می شناسیم با خدا ورسول او را پس کیست اصحاب امر کہ خدا اتباعا ئے اعانت ایشان را فرض ساختہ ست بطاعت خود پس گفت رسول اللہ ھم خلفائی من بعدی اولھم علی بن ابی طالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی ابن الحسین ثم محمد ابن علی المعروف فی التوریۃ بالباقر وستدرکہ یا جابر فاذا لقیتہ فقر من السلام ثم الصادق جعفر ابن محمد ثم موسی ابن جعفر ثم علی ابن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن بن علی ثم حجۃ اللہ فی ارضہ ولقیتہ فی عبادہ محمد ابن الحسن بن علی ذالک الذی یفتح اللہ عزوجل علی یدیہ مشارق الارض ومغاربھا وذالک الذی لغیب عن شیعتہ واولیائہ غیبۃ لا یثبت فیہا علی القول باماامتہ الامن امتحن اللہ قلبہ للایمان پس اس سے صاف تر اور روشن تر اور کیا ہوسکتا ہے اگر گمان ہو کہ کسی شیعہ نے یہہ مضمون روضۃ الاحباب میں بڑہا دیا ہے تو ایسے توہم کا علاج نہیں ہمارے کتاب سے جو آپ نشان دین ہم ہی اوسکے نسبت یون ہی کہدین تو جائے سخن آپ کو کیا رہ جاے مگر مین کہتا ہون کہ اس حدیث کے نسبت آپ انکار نہین کرسکتے اسواسطے کہ ایک تذکرہ اس حدیث کا صفحہ ۵۸ پر اظہار الحق مین مولوی جہانگیر خان سے متعصب نے لکہی ہے کہ آئندہ چل کر نذر ہو گی اب اندیشہ ہے کہ حضرت فرمائینگے کہ جب جناب رسول خدا نے اپنے کو رسول اللہ ظاہر کیا اوسوقت تو ثقلین اور بارہ خلیفہ ہونے کے ذکر نہین کیا تہا بلکہ بعد عرصہ دراز شاید مدینہ مین کیا ہو

تو اسکا ثابت کرنا آپ کا کام ہے اسواسطے کہ یہہ ہو نہیں سکتا کہ جو امر
بروز ازل میثاق انبیا مین داخل اور کتب حقہ مین شامل تھا اوسکو
جناب رسول خدا نہ فرماتے اور جب اسطور سے ہم آپ کے شبہات
کا دفع دخل کر چکے تو پھر اپنا مطلب باقی ماندہ حاضر کرتے ہین ہرگاہ دیار
و امصار کے مواطن کثیرہ پر جناب رسول اللہ کو فتوح حاصل ہوئی اور طرح
سلطنت کی بھی پڑ گئی تو جو صحابہ مین اولی العزم من چلے تھے اون کے
دماغون مین اختلال پیدا ہوا اون مین سے بڑے لایق و فایق حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر تھے جنکو اپنے قابلیت انتظامی پر پورا وثوق تھا
چنانچہ اون دونون صاحبون نے پورا بندوبست کیا کہ اونپر جناب
رسول اللہ کا روز افزون اعتماد و اعتبار ہوتا ہے چنانچہ اسی غرض سے
اپنے صاحبزادیون کو جناب رسول اللہ کے نذر کیا اگر مین غلطی نہین
کرتا تو بجز بندؤن یا بیوقوفون کے کسی نے یہہ روا نہ رکھا ہوگا کہ اپنے
دختر شش سالہ صغیرہ کے لئے شوہر ڈھونڈھے مگر چونکہ حضرت
صدیق اکبر کو اسمین سلیقہ زیادہ تھا جیسا کہ اونہون نے بعد رسول
مختار اپنی بعض ام فروا کو بھی خوش آمد کے طور پر باعزت دی کے
غرض سے اشعث کو جو بعد بغاوت گرفتار ہوکر آیا تھا حوالہ کر دیا تھا
لہذا حضرت عائشہ کو جب وہ چھ برس کی تھین رسول اللہ کے حضور مین
پیش کرنے کی عزت حاصل کی اور یون ہی حضرت عمر نے اپنی دختر بی بی
حفصہ کو مرتبہ ام المومنین کا دلوایا اور دونون صاحبون نے رتبہ اختصاص
و قرابت رسول اللہ سے حاصل کیا اور تمام حاضرین و ناظرین کو پورا پورا
یقین اون کے ادعار محبت کا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ نظر آتا تھا حاصل ہوتا گیا ہمکو آپ کے ساتھ اسمین اتفاق ہے
کہ جناب رسول اللہ کو اپنے صحابہ کی ہونون کے حال پر بخوبی آگاہی
تھی اور بخوبی معلوم تھا کہ اون صاحبون اور دیگر صحابہ سے کیا بروے
کار آوے گا اور ہم کیونکر کہہ سکتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے افعال آیندہ سے واقف نہ تھے جبکہ ہم اور
آپ سو زبان سے اسکے مقر ہین کہ جناب رسول خدا کو حق تعالے
نے آگاہ فرمایا تھا کہ اون جناب کی امت تہتر فرقہ مین بٹ جائی گی
اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام کی شہادت
کا کیا اسلوب ہوگا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اسباب گمراہی بہتر فرقون
اور اسباب شہادت شاہزادون کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو نہو اہوتا اور جب ایسی آگاہی حاصل ہوگئی تھی تو ظاہر ہے
کہ کردار آیندہ اون صحابہ کے جو بعد رسول اللہ کے باقی رہے کیونکر
مخفی رہتے ــ

اس مقام پر ضرور آپ کو تعرض ہوگا جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ جناب
رسول خدا نے جن سے اندیشہ گمراہ کرنے امت کا اور شہید کرنے
صاحبزادون کا تھا اونکا قلع وقمع کیون نہ فرمایا تو ہمارے معتقدات
اور خیال مین یہہ آپ کی صریح مزاحمت بیجا ہے اسواسطے کہ اگر آپ
حق تعالے اور اوس کے رسول برحق کو صاحب عدل وانصاف
جانتے ہین تو ضرور یہہ یقین کرینگے کہ جسطرح صرف اپنے علم پر حق تعالے
نے شداد وفرعون ومثل اون کے سرکشون کی پیدائش کو نہ روک
دیا جناب رسول خدا اپنے علم پر اون بزرگون کو جو ہمراہ مین اپنے

اطاعت اور فردیت ثابت کرنے اور دوستی و محبت جتاتی تھی کیونکر بے عزت کرتے یا متنفر ہوتے اور بدون ثبوت و شہادت خلاف عدالت اونکو اسلام سے خارج فرماتے ہان وہ امر اور ہوتا کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ایسے اختیارات جناب رسول خدا کو حق تعالے نے دیئے ہوتے مگر وہ اختیار جو حضرت خضر عمل مین لائے اور بلا ظہور قصور لڑکے کو قتل کر ڈالا حضرت موسے و حضرت خضر کے آپس کی گفتگو سے ظاہر ہین جیسا کہ حضرت موسی نے حضرت خضر سے کہا قتلت نفس زکیہ بغیر نفس یعنی قتل کیا تو نے نفس پاکیزہ بدون قتل کرنے ایک نفس کے اور حضرت خضر نے بالاخر حضرت موسی کو یہہ کہکر مطلع کیا وما فعلتہ عن امری ذالک تاویل مالم تستطع علیہ صبرا اور نہین کیا مین نے اوسکو حکم اپنے سے یہہ ہے باطن اوس چیز کا کہ نہین طاقت رکھی تو نے اوپر اوسکے خبر کی اس طرح کے استفسار و جواب سے ظاہر ہے کہ خلاف حضرت موسی کے جو ظاہر پر عمل کرنے کے مجاز تھے حضرت خضر صرف اپنے علم پر حکم دینے پر قادر تھے خیر آپ کا شبہہ رفع ہوا ہو اس مین ہمارا کچھ اختیار نہین ہے مگر اب سنئے کہ جس جس طرح بلند حوصلہ اور عالی دماغ سرآمد مہاجرین حضرات صدیق و فاروق کا اعزاز و وقار اقران و امثال کو نظر آیا گیا اوس اوسطرح اونہون نے اور بھی کوشش کی کہ جو آون کے دماغون اور دلون مین حب جاہ اور خیال سلطنت ہے وہ کسیطرح کسی پر ظاہر نہو اور چونکہ وہ نہایت کوہ حلم اور استقلال تھے اسواسطے اونہون نے اپنے خیال کو ایسے صدف حفاظت مین رکھا کہ صرف

وہ ہی جانتے تھے اور یہ ممکن نہین ہے کہ حضرت صدیق حضرت فاروق
کے راز کو یا حضرت فاروق کے اسرار پر صدیق صاحب کو خبر رہی ہو
اور جناب علی مرتضی علیہ السلام کے ساتھہ جو نوازش و اکرام جناب
رسول خدا کے ہوتے تھے تو وہ دیکھنے والون کے نظرون مین معمولی
تھے اور یہ ہوا ہے چاہین اسواسطے کہ باپ کی نوازش بیٹے پر بھائی کی مراعات
بھائی سے جو ہوتے ہین وہ ظاہر ہین کہ لوگون کی زبانون پر کمتر آتے
ہین مگر اغیار سے جو برتاو ہوتے ہین اونپر ہر ایک کی نظر پڑتی ہے
تو بھی اون دونون بلند حوصلہ صاحبون کا دل آن مراتب اور اعزاز
اور قرابت قریبہ رسول اللہؐ سے جو جناب امیر المومنین علیہ السلام
کو حاصل تھے کھٹکتا رہا چنانچہ بعد انتقال رسول اللہ فوراً ہی حضرت
عمر نے اپنے خیال کا اظہار حضرت صدیق پر کیا اور اونکو امادہ کیا کہ
بناء سلطنت جمہوری کی ڈالین تا لوگ ہمکو خود غرض نہ جانین اور
بلا توقف ساتھے وبدون انتظار تجہیز و تکفین رسول مختار سریر سلطنت
پر جلوس فرمایئن چنانچہ اپنے خیالات انتظامی مین وہ کامیاب ہوے
اور ایسی عجلت اور مستعدی عمل مین لائے کہ بجز خاص خاص کے
کسی کو مہلت اپنے ایمان کے سمجھنے کی نرہی اور اسکو بھول گئے
کہ اقرار وحدانیت الہی اور رسالت خاتم المرسلین کے ساتھہ اسکے
بھی مقر ہوچکے ہین کہ بعد رسول خدا کے بارہ آئمہ ہونگے
بعد وقوع واقعہ مسند آرائی جب لوگون کے ہوش درست ہو
اور خیالات ایک سو ہوئے تو اون خاص ایماندارون نے
اون جلد بازون کو سوتے سے جگایا کہ یارو یہہ کیا غضب دیا یا دنیا

دنیا کے پیچھے عقبیٰ کو کھو یا تو جیسا دنیاداروں کا دستور ہے لیپ پوت
کرنے لگے تہمت سے گوشت پیاں ہوئے مگر تیراز کمان رفتہ تھا اور ضعف
قوت کا غلبہ تھا انعام واکرام کے لیئے دروازہ بیت المال کا کھلا ہوا
تھا عقبیٰ کے خیال پر دنیا نے غلبہ کیا اور جناب رسول خدا کا کہا سچ
ہوا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی چنانچہ رسول خدا کی آنکھ
بند ہوتے ہی اوسکی بنا پڑ گئی جناب امیر المومنین امام المتقین علی ابن
ابی طالب کو جو کرنا تھا وہ اتنا ہی تھا کہ اپنے استحقاق قائمقامی وجانشینی
جناب رسول خدا کو ظاہر کرتے سو آپ نے ظاہر کر دیا اور آپ اسکا
انکار نہیں کرتے مگر اوسپر اصرار وجنگ وپیکار سو وہ دنیا سے تعلق
تھا ہدایت ورہنمائی کے لیئے ہرگز درکار نہ تھا اور وہ حقیقت
حال دنیا کا راستہ سے پورے واقف کار تھے اور جانتے تھے کہ
جو کچھ بدرنگی کا رآیا وہ بنا و شہادت جناب حسنین علیہما السلام اور
خود اون حضرت کا ہے اور سلطان وقت سے مقابلہ ومقاتلہ بلا حصول
سامان حرب وضرب امکان سے باہر اور وہ سب بادشاہ وقت کے
اختیار میں ہے لہذا دنیا کے لیئے لڑنا حصہ صفہائے روزگار کا ہے
ترک مجادلت اور صبر کو موافق ہدایت رسول کے اپنا شعار کیا پھر کیا تھا
یاروں کے پوبارے تھے
حقیقت میں تو یوں آپ کے اوس مذہب کی بنیاد ہوئی ہے کہ جس کے
آپ طرفدار ہیں اور آپ اون صاحبوں کی شان میں اون آیات
کو گردانتے ہیں جو ایمان لاکر دنیا کے لیئے منحرف ہوگئے اور جب
کوئی سچا جھوٹا سنتا ہی تو آپ بلا لحاظ اسکے کہ آدمیوں کے جانوں

مسلمانوں سے کافر مومنین سے فاسق ستر فاسے ازرالی صابروں
سے جابر شمار مین زیادہ ہین اپنی کثرت و تعداد پر آپ ناز فرماتے ہین
اور طرح طرح کی تاویل رکیک پیش کرتے ہین اور اپنے کو ایمان دار
ثابت کرنے کے لیئے اون سارے فضایل کو جو جناب امیر المومنین علی
ابن ابیطالب علیہ السّلام کو واسطے جانشینی ظاہری اور باطنی جناب
رسول خدا کے حاصل تھی مٹاتے یا ضعیف کرتے ہین کبھی فرماتے
ہین کہ جناب رسول خدا نے جو جناب امیر علیہ السّلام کو اپنا وصی فرمایا
تھا تو اپنے ذاتی معاملات ادائی قرض وغیرہ کے لیئے وصی کیا تھا
جب اونپر گرفت ہوتی ہے کہ حضرت رسول خدا کے پاس مال ہی
کیا تھا تو آپ کہتے ہین کہ سنو جی پیغمبری اور ہدایت مین وصیت و
وصی یعنی جو رسول خدا نے کسی کو وصی نہین کیا نہ خلیفہ ٹھرایا جب کہیہ
اعتراض ہوتا ہے تو یہہ فرما کے آپ ٹال دیتے ہین کہ صاحبو حضرت
صدیق کو جناب رسول خدا نے نماز پڑہانے کا اپنی حالت حیات
مین ارشاد کیا تھا جب آپ سے گذارش ہوتا ہے کہ بندہ نواز
آپ کے اعتقاد کے بموجب تو فاسق کے پیچھے بھی نماز جایز ہے اور
آپ خود ہی فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ نے چہارشنبہ سے
دوشنبہ تک نماز پڑہانے کی اجازت دی تھی (صفحہ ۸۳ تحفہ اثنا عشری)
اور حضرت کی وفات دوشنبہ کو ہوئی اور سہ شنبہ یا بدھ کی رات
کو دفن ہوئے (نہایۃ الاوطار ترجمہ درمختار صفحہ ۲۴۸ کتاب الصلوٰۃ)
اور خود آپ اسکے قایل ہین کہ جناب رسول خدا نے اوروں کو بھی
پیش نماز مقرر فرمایا تھا چنانچہ جنگ تبوک پر جب جناب رسول خدا

تشریف لیگئے تو باوجود موجود رہنے جناب امیر علیہ السلام کے ابن ام مکتوم کو اجازہ پیش نمازی دیا تہا صفحہ (۲۳۴ تحفہ اثنا عشری) پھر جو حضرت ابوبکر کے پیش نمازی کی اجازت کے ساتھہ تاریخ وفات رسول اللہ پوچھی جاتی ہے تو ہکا بکا ہوکر رہ جاتے ہین اور نہین بتلا سکتے کہ کیا جس روز اجازت نماز کی ملی اوسی روز جناب رسول خداؐ نے انتقال فرمایا اور اگر پیش نماز مقرر کرنا سند جانشینی وخلافت ہے تو پہر نبی شقیفہ مین انتخاب جانشینی کے لیئے کیا ضرورت تھی تو یہہ جواب باصواب ہے کہ خلیفہ مقرر کرنا باختیار خلق اللہ اور امت کے ہی صفحہ ۲۷۲ تحفہ اثنا عشری کہین ایسا بھی ہوا ہے کہ حق تعالے خلیفہ مقرر کرے یہہ تو جبلی انسان ہے کہ اپنے لیئے رئیس مقرر کرلیتا ہے جب کہا جاتا ہے کہ اچھا صاحب ہمکو اسی کا ثبوت دے دیجئے کہ انسان اپنے اوپر آپ سردار اور بادشاہ مقرر کرلیتے ہین تو آئین بائین شائین آئب کرنے ہین اور یہہ کہدیتے ہین کہ خدا اگر خلیفہ مقرر کردے تو بہت نقصان ہون لہذا امت ہی اپنے مصالح کے موافق خلیفہ کرنے پر مقتدر ہے (صفحہ ۲۸۲ تحفہ اثنا عشری) چنانچہ مشکواۃ مین لکھا ہے کہ حذیفہ کے پوچھنے پر رسول خداؐ نے فرمایا تھا کہ اگر مین جانشین اپنا مقرر کردون اور تم اوسکی نافرمانی کرو تو معذب ہوگے (صفحہ ۲۳۱ تحفہ اثنا عشری) لہذا رسول خداؐ نے جانشین مقرر نفرمایا اور امت کے ہاتھہ مین چھوڑ دیا جو عرض کیا جاتا ہے کہ بندہ نواز یہہ بھی تو آپ فرماتے ہین کہ حق تعالے مردمان عصر کے دل مین ڈال دیتا ہے کہ کسکو خلیفہ مقرر کرین (صفحہ ۲۸۲ عقیدہ چہارم تحفہ اثنا عشری) پھر خدا سب پر وحی تو نازل کرتا نہین دل مین

ڈال دنیا ہے اوسکا حکم ہے اور جب اوسنے دل مین خلق اللہ کے کسی کا
خلیفہ کرنا ڈال دیا اور مخلوق نے اوسکی اطاعت نہ کی اور بقول آپ کے
عدم متابعت مین اندیشہ عذاب نہین ہے تو پھر خلیفہ ہونا نہونا برابر ہے
تو اسکا جواب ہی نہین اور ہے تو یہہ کہ جاؤ بھی حضرت علی بھی تو پیروی
اونھین کی کرتے رہے اور خود ہی اس دعوی باطل کے ساتھہ جناب
امیر علیہ السلام کے قول کو بھی نہج البلاغت سے باور کر کے سند لائے
ہین اور ہمارے گلے مین اوس قول کی یہہ کہکر پھانسی ڈالتے ہین کہ ائمہ علیہم السلام
کو نہ عصمت تھی نہ افضلیت نہ منصوصیت خلافت تو خیر اوس پھندے
کا تو جو حال ہوگا وہ واہمہ وخیال ہوگا مگر چونکہ اوس ارشاد کو ارشاد جناب
مستطاب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کا آپ کے علما نے مان لیا ہے
اور صفحہ ۲۰۸ کتاب ھدایات الرشید الی افحام العنید مین مولوی
خلیل احمد نے نقل کیا ہے لہذا ہم پیش کرتے ہین وھو ھذا لما ارادہ
الناس علی البیعۃ بعد قتل عثمان قال دعونی والتمسوا غیری الخ
الخ یعنی بعد قتل عثمان کے لوگون نے آپ کی بیعت کا ارادہ کیا کہا
مجھکو چھوڑ دو اور میرے سوا کسی دوسرے کو تلاش کرو کیونکہ ہم ایسے
امر کیطرف متوجہ ہونے والے ہین جس کے لئے مختلف طریقے اور
رنگارنگ ہین کہ نہ دل اوسکے پھرتے ہین اور نہ عقلین اوسکے لیئے
ثابت قدم رہتی ہین اور دنیا تاریک ہوگئی اور صاف راستہ نا آشنا
ہوگیا اور جانو اگر مین تمہاری درخواست قبول کرونگا تو تم کو موافق اپنے
علم کے لے چلونگا اور کسی قایل کے قول اور عاتب کے عتاب کیطرف
کان نہ رکھونگا اور اگر تم مجھکو چھوڑ دوگے تو مین تم مین کا ایک جیسا ہون

اور شاید مین زیادہ مطیع ہون جسکو تم امیر بناؤ مین اس سے کہ تمہارا امیر ہون یہہ بہتر ہے کہ وزیر ہون —

اگر عقل ہے اور فہم ہو تو اس کلام معجز نظام سے جو بے پردہ اور صاف صاف تہا نجوبی مثل آئینہ دکھلائی دیگا کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب صلواۃ اللہ وسلامہ نے فرما دیا کہ عہد خلافت اصحاب ثلاثہ مین ایسے طریقہ مختلف رواج پا گئے اور شریعت رسول مجتبیٰ پر پردہ پڑ گیا ہے اور اندھیر مچگیا ہے کہ اور راستہ جو صاف تہا وہ میل و کدورت سے آپ کو سوجہتا نہین جاتا اگر مین خلیفہ ہوا تو مین کسی ایک کی تم سے جو مقلد خلفاء ثلاثہ کے ہو چکے ہو نہ سنونگا اور جو اصلی شریعت ہے اوسپر چلاونگا مگر خیر اسی مین ہے کہ کسی اور اندہے اور گمراہ کو اپنا خلیفہ بناؤ تو اوس سے امارت چلتی رہیگی اور مجہے پر وا انہو گی مطلب اوس کے سر رہیگا خیر اسکا مضایقہ نہین کہ وزیر تمہارا ہونگا یہہ بیان واضح اسکا موید ہے کہ جناب امیر المومنین اوس تاریک اور نا شنا راستہ مین آنکہین روشنی علم رکہکر تقلید خلفاء ثلاثہ کی کرتے اور بایں ہمہ ادعا کہ اگر مین خلیفہ ہوا تو پہر اصلی راستہ پر چلاونگا آپ بہٹکتے تہے نعوذ باللہ لیکن اگر یہہ خیال محال پیر اون خاطر عاطر ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے خلافت مین خلاف دستور العمل خلفاء ثلاثہ کیون عمل نہ کیا سو اسکے ہم قایل نہین گو احکام عبادت یا عدالت مین جناب امیر علیہ السلام تقلید کسی کی کرتے تہے مگر امور معاشرت مین سو اوسکے بابت عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہشتم مروانیہ کا حال جو آیندہ عرض کرونگا پڑہیگا تو معلوم ہوگا کہ ہرگاہ وہ صرف سب و تبرا کے موقوف کرتے مین جو جناب امیر علیہ السلام

پر رائج تھا اپنی رعیت سے موقوف کرنے مین بلوہ ہونے سے ڈرتا تھا
تو جناب امیر علیہ السلام بگڑی ہوئی راہ کو جلدی سے کیونکر سدہار دیتے
اور یہہ تو ظاہر ہے کہ تقلید اور پیروی جاہل مسئلہ عالم کی کیا کرتے ہین
چنانچہ جب علم و فضل کی بحث ہوتی ہے تو آپ خود ہی کہتے ہین کہ خلیفہ
کے لئے ضرور نہین کہ امام عند اللہ افضل جمیع اہل عصر سے ہو (عقیدہ
پنجم ۲۶۲ تحفہ اثنا عشری) اور علم و فضل مین اعلی ہونا جناب امیر علیہ السلام
کا محتاج ثبوت نہین ہے اور فضیلت علم و فضل خلفاء راشدین کے
ثابت کرنے سکے آپ مدعی نہین تو پھر جاہل کی تقلید فاضل سے کیونکر
متوقع ہے اور یہہ فرمانا آپ کا جو آپ صاحبون سے افعال نماز و روزہ
و عبادات اور معاشرت خلق اللہ مین سرزد ہوتے ہین وہ بجنسہ
ویسے ہین جیسے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے
سنے صرف دل خوش کرنا ہے اور چاہو جہان تک آپ اپنے قول
کے اپنے علما سے سند پہونچائین وہ سب جہوٹہ اور بے اصل اور بناوٹ
ہے اسواسطے کہ اگر آپ نہین تو تمام دنیا اسکو قبول کریگی کہ اگر ایک
گہڑی مین جو شربت قند سے لبالب ہو ایک خنظل کا عرق ڈال دیا
جاوے تو وہ شربت برباد ہو جاویگا اور کوئی اوسکو شربت سمجھ کر
استعمال نہ فرماوے گا یون ہی جو شخص ایک مرتبہ متہم بکذب ہوگا اوسکی تمام
ساقط الاعتبار ہونگی اور جبکہ تمام عقلا کو یہہ باور ہے تو مشتے از انبار
جہوٹہ کو ملاحظہ فرمائی کہ آپ سنے تفضیل اولا نا خکی طرف داری مین شیعہ
مسلمان آپ کہل رہے ہین فرماتے ہین کہ حدیث منزلت تو ہماری لائی
ہوئی ہے اور ہم سنے بمقابلہ نواصب کے اسواسطے پیش کی ہے

کہ ہم نواصب کو یہہ کہکر کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام سے ت
میں یہہ فرمایا تہا کہ ہماری مقام مین تم مثل ہارون کے جو مقام موسیٰ مین رہے
ہتے رہنے کو راضی نہین ہو خاموش کیا ہے تا اونکو بعد حضرت عثمان کے
حضرت علی کی خلافت مین کلام ہنو (صفحہ ۳۴۲ تحفہ اثنا عشری) کیا خوب
شاہ صاحب کی خوش فکری اور عالی ظرفی اور سچائی کی یہہ تحریر ہے
جس سے صریح قول فردوسی کا جو بحق رستم ہے ٹہیک رہا ہے شعر منش
کردہ ام رستم داستان * وگر نہ یلے بود در سیستان * یعنی اسے
حضرت واقعی حضرت علی کو ہمارے دوستان خارجی تو مطلق لایق خلافت
ہے نہ جانتے تہے اور تمہارے ثابت کیے تو وہ اس لایق نہ ٹہرتے
تہے کہ بعد عثمان صاحب کے بہی اونمین لیاقت وقابلیت خلافت
کی تہی مگر ہمارے ہی ذہانت اور فطانت تہی کہ ایک حدیث ہنسے گڑ دی
اگر وہی حدیث جو تم ہمارے مقابلہ مین لاو تو پہر مجروح اور مقدوح اور
مفضوح ہے اور چاہو اوس سے خارجی چپ ہون مگر ہم شوخ طبع بہلا
کب مانتے ہین اسواسطے کہ گو حضرت علی کو نسوان اور بچون پر وصی
کرکے رسول خدا لڑائی پر چل کہڑے ہوئے اور حضرت علی کو بہلاگئے
مگر نہ تو اونکو مدینہ کا کوتوال کر گئے نہ نماز پڑہانے کی اجازت دی گئی
بلکہ مجبور کر گئے کہ ابن ام مکتوم کے پیچہے نماز پڑہین اور محمد بن مسلمہ کی
اطاعت کرین لیکن افسوس ہے کہ اس بناوٹ سے شاہ صاحب
کو ذرا بہی تامل ہنوا کہ خارجی یہہ سنکر تو خوب ہی قہقہہ لگائینگے کہ وا
واہ واہ جسکو نہ سلیقہ کوتوالی ہو نہ نماز پڑہانے کی قابلیت بہلا وہ
خلافت ہی کیا کریگا اور نہ اس سے ڈرے کہ جو ہم اس حدیث کے ساتہ

ابن ام مکتوم کی پیش نمازی کا مذکور کرتے ہین تو فرقہ نافہم شیعہ جو بات
بات پر اولجھہ سکے کانٹون مین گھسیٹتا ہے لسارتوا لیگا کہ جیسا ابن ام مکتوم
کو اپنی غیر حاضری اور جناب امیر علیہ السلام کی موجودگی مین پیش نماز
کردیا تھا ویسا ہی اپنی معذوری اور غیر معذوری جناب امیر علیہ السلام
مین حضرت ابوبکر صدیق کو پیش نمازی کی اجازت دی تو اون صاحب
کی پیش نمازی خلافت کے لئے کیونکر حجت ہوئی صاحب تحفہ کیا
سارے آپ کے علما اور ربانی مذہب تو اسی کے مدعی ہین کہ کسی کو
بھی اپنا جانشین جناب رسول خدا نے مقرر نہین فرمایا بلکہ حذیفہ کے
پوچھنے پر کہدیا کہ اگر مین کسی کو خلیفہ نامزد کرون اور اوسکی تم عدم
متابعت کرو تو گنہگار ہوگے ہرگز کسی کو نامزد نہین کیا بلکہ یہہ حدیث
آپ بڑے شد و مد سے مانتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میرے
اصحاب مثل ستارون کے ہین پس جس کسی کی پیروی کروگے
تو ہدایت پاؤگے پس اسی حدیث کے بموجب چاہو صحابیون کی
کچھہ بھی آخر کو کیفیت متغیر ہوئی ہو سب کے استحقاق خلافت کے لئے
ثابت ہوگئے مگر اوس قول کے یہہ صریح خلاف کیونکر کہدیا کہ واحضرت
ابوبکر کے حق مین رسول خدا نے یہہ فرمایا تھا لا ینبغی لقوم امام
غیرہ نہین لائق کوئی قوم مین سوا اوسکے (یعنی ابوبکر کے) اور
اسپر بھی قناعت نکرکے ایک دوسری حدیث بھی جڑ دی کہ اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پیشوا بناؤ دین مین پیچھے میرے
ابوبکر و عمر کو (دیکھئے صفحہ ۳۷ اظہار الحق سے مطبوعہ مطبع گلشن علم
اگرہ سید غلام حسین) اس دروغ بیانی اور جھوٹ حدیث بنا لینے

اور ملنے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا پس ایسی مثالین ہم
بہت سی رکھتے ہین الا تطویل کلام و خامہ فرسائی بیکار جانتے ہین
اور اسی پر اکتفا کرتے ہین کہ آپ جن کے پیرو ہین اور جنکو علوم
مین کامل اور فقہ مین افضل سمجھتے ہین اونکی تلمذ کو ہمارے ہی آیمہ سے
آپ حضرات افتخار دیتے ہین چنانچہ صاحب شوکت عمریہ نے لکھا ہے
کہ ابو حنیفہ و مالک نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اخذ
علم کیا اور شافعی شاگرد مالک و احمد بن حنبل شاگرد شافعی کے تھے
اور بھی ابو حنیفہ حضرت امام محمد باقر و زید شہید سے تلمذ رکھتے تھے
اور مولف اظہار الہدی بھی کہتا ہے کہ اکثر علماء اہل سنت حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کے شاگرد ہین (صفحہ ۶۰ کتاب مذکور) مگر یا این ہمہ
بجز سوئے بھٹکے نہ اونکے قول کا آپ کے اقوال مین دخل ہے نہ اون
کے فعل کا آپ کے افعال مین شمول ہے مگر سارے آپ کے مذہب
کا دار و مدار اون کے قول پر ہے جو صرف افعال ظاہری جناب
رسول خدا کے ناظر تھے اور حقیقت ہر فعل کے جاننے اور سمجھنے سے
معطل و قاصر پس بعجوا سے مثل انچہ مردم می کنند بوزینہ نیز صرف
نقال افعال تھے غور تو فرمائیے کہ اوس حدیث کی گڑھنت نے کہ جن
صحابی کی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے کیسی خرابی ڈالدی کہ آپ
جناب رسول خدا کے اس ارشاد کو بھول گئے ہم شہر علم ہین اور علی
اوس کے دروازہ ہین خیر ایک طرف یہہ تو دنیا بھر مین مشہور ہے
اھل البیت ادری بما فی البیت گھر کے آدمی واقف ہوتے ہین
اغیار سے پس حضرت علی رسول خدا کے گھر کے آدمیون مین تو شمار

ہین ایسی صورت مین اونسے بہتر علم رسول اللہ کون رکھتا مگر اونہین حضرت
علی کے حق مین کیا کچھہ آپ نہین کہتے اور پھر دم محبت بھی بھرے جاتے
ہین میرے اس قدر بیان کرنے سے یہہ ظاہر ہوگیا کہ آپ کے
خلفاء راشدین اور اونکے تابعین نے امامت کے ساتھہ اقرار رسالت
کا کیا تھا اور آخر کو خود خلیفہ بنکر امامت سے جو داخل ایمان تھا انحراف
کیا تو ایمان لانے کے بعد جو ایمان توڑ دیتا ہے اونہین وہ شامل ہوگئے
اور اونہین کے ساتھہ اونکے تابعین بھی ہوگئے ہان خوب یاد آیا کہ بارہ
امام کے بنانے مین بھی آپکے اساتذہ نہین چوکے حقیقت مین
اونہون نے بارہ اماموں کو خیر سے خوب تصنیف کیا ہے اور
اونکا مرقع نہایت ہی زیب و زینت سے آراستہ کیا ہے ابوبکر
عمر عثمان علی معاویہ یزید عبدالملک عمر عبدالعزیز چار بیٹے عمر ابن عبد العزیز
اور اون بارہ مین سے جنکی شان مین جناب رسول خدا نے فرمایا
تھا کہ بارہ امام سے اسلام تازہ رہیگا پہلے چار کو ایک حدیث بناکے
معزز و مکرم فرمایا اور خلفاء عادل مین داخل کیا اور آٹھہ کو سلطان
و امراء جور مین گن دیا پھر بھی جو بارہ لوٹے ہوئے امیر ٹھہرائے
تو خلیفہ پنجم حضرت امام حسن علیہ السلام کا اونہین داخل کرنا بھول گئے
وحالانکہ اونہین حضرت کے جوتیوں کے صدقے سے معاویہ کی بگڑی
بنائی جاتی ہے اور خلاف شاہ عبدالعزیز کے اوس کو بھی صاحب
رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ مین شمار کرنے کے جرأت کی جاتی ہے اور
اوسکی صدق بیانی کی یہہ تعریف ہوتی ہے کہ مولف اظہار الہدے
نے بڑے راست گفتار اور ریکے دیندار بن کے صفحہ ۷۱ و ۷۲

لکھا ہے کہ سنہ ۵۶ ہجری مین معاویہ رضی مدینہ مین تشریف لاسے اور یزید
کی بیعت کے طلبگار ہوئے اور تمام حضار رسنے بہ اجبار یزید کے بیعت
کی مگر عبد الرحمان بن ابو بکر و امام حسین سبط پیغمبر عبد اللہ ابن عمر عبد اللہ
ابن عباس و عبد اللہ ابن زبیر نے انکار کیا تو یزید کے باوا خاموش
ہو رہے مگر یہہ اوسے کہا کہ ،، ای صاحبزادگان والا تبار جبدم مین
خطبہ پڑھون تم مین سے میرے کلام کو کوی قطع نکرے ورنہ اہل شام
تمکو قتل کر ڈالینگے جب شامیون نے جو ہمراہ حضرت امیر کے
تہان بعیت یانچون بزرگون کا حضرت معاویہ سے دریافت کیا آپ
نے مصلحتاً فرمایا کہ عبد اللہ ابن عمر و عبد اللہ ابن زبیر و عبد اللہ ابن
عباس نے خلوت مین یزید کی بیعت کی اور امام حسین نے وعدہ کیا ہے
کہ جس وقت عبد الرحمن ابن ابی بکر بیعت کرینگے ہم بہی بیعت کرینگے
،، افسوس کہ معاویہ کے ایسے صریح جہوٹ کو مصلحتاً کہکر آپ ممدوح
اور مستحسن ٹہرائین اور وعید حق تعالے سے اوسکو بچائین اور ہمکو
سمجہائین کہ ہم بہی معاویہ اور اوس طرح کے اور ون کو سچا جانین
اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے ٹولی سے خارج ہونے دین اور حضرت
ابو بکر کی بیعت کو جو بنیانب صحابہ و دیگر عمل مین آئے بلا اعتبار ٹہرائین
اور جب اون کی جبر و سختی کے اقرام کو ہم باصرار ثابت کرین تو ہم کو
حضرت سلیمان کی فوت اور بیویونٹی کا نقصۃ قران مجید سے سنا کر
بہلائین کہ ہمارے پیغمبر کی صحبت مین جو افضل پیغمبران تہے صحابہ
کبار رہے اور برابر رو نما زفو رفیق و غمگسار ہے اونمین بہلا خباثت
و شرارت و سبعیت کے اثار کہان رہے ہونگے اور اون سے

کیونکر ممکن ہے کہ وہ خود اما دو نواسہ ہای پیغمبر جو یتیم و بیکس رہ گئے سمجھے
ازار دیکر ریخہ کرتے (صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تحفہ اثنا عشری) غور تو کیجئے کہ کیسی یہہ تقریر جسیت
ہو جسیتہ ہی اگر حضرت ابوبکر و عمر و عثمان صحبت سید الانبیا مین کہا خباثت و شرارت و شیطنت سے
پاک و بیباک ہو گئے تھے تو حضرت معاویہ مین او نہین امور کی کدورت و کسر کیون باقی رہ گئے
و اگر ایک مین جبر سے بعیت لینے کی عادت باقی تھی اور جہہ بخر بولنے کی رغبت
تو تینون سے و تینون کی تابعین سے کیونکر منفک ہو گئے ۔
غرضکہ جناب والا کے مذہب کی بنا کو اگر غور سے دیکھئے تو بجز اسکے
کچھ نہین ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے حضرت عمر نے یہہ حرفت کی کہ
خلیفہ بنانا امت کا کام ہے اور اس تدبیر مین وہ کامیاب ہوئے اور
چونکہ خود خلیفہ بنا او سوقت خلاف مصلحت تھا لہذا پگڑی نیابت رسول اللہ
کی حضرت ابوبکر کے سر پر بندھوا دی اور چونکہ بہت سے صحابہ بیار دنیا جا
اون کے شریک ہو گئے اسلئے آپ کو اون سب کی طرفداری لازم
آئی ہے اور اونکے حق پر ٹھہرانے کے لیے ساری باتین بنائی جاتی ہین
کبھی دلایل عقلی سے جو محض بے عقلی کے ہین اون کے فضایل گانٹھی جاتی
ہین کبھی توریت و انجیل سے مناقب بگھارے جاتے ہین کبھی آیات
قرانی لائے جاتے ہین جنسے مطلق کشود کار نہین ہوتا پھر احادیث نبوی
لا کر مین سمجھوتا کیا جاتا ہے پھر جب آیات و احادیث سے فضایل اوزان
چھوٹے جاتے ہین تو کفر و نفاق اونسے دہویا جاتا ہے اور جب وہ بھی
کسی قسم کے صابون سے نہین دھولتا تو آخر کو نچوڑ انپر ہوتا ہے
کہ وہ خلیفہ برحق ستھے اونکا دین پسندیدہ الہی تھا اور سورہ نور سے
آیہ استخلاف لائی جاتی ہے اور اوسپر اصرار کیا جاتا ہے اور نہج البلاغت

سے اوسکی تصدیق کے لئے شہادت مہیا کی جاتی ہے جیسا کہ صاحب
تحفہ نے صفحہ ۲۸۹ پر جہان تک بن پڑا رنگا اور زور راسیر دیا ہے
کہ آیہ استخلاف اونہین کے لئے محدود اور محصور ہے جو بزرگ بوقت
نزول سورہ نور ایمان سے معمور تھے اون کی خلافت بھی حقہ و راشدہ
تیس سال تھی اور وہ پندرہوین جمادی الاول کو بموجب فرمان واجب
الاذعان جناب رسول خدا الخلافت بعدی ثلثون سنة
تمام ہو گئی اور بعد اوس کے جو حدیث مذکورہ کے راوی سعید بن جمہان
سے کسی نے پوچھا کہ صاحب مروان نے بھی تو اپنے کو خلیفہ کہتے ہین تو سعید
نے نہایت ہی شعادت کی راہ سے فرمایا کذب بنو الزرقا انما هم
ملوك من شر الملوك یعنی جھوٹ کہا بنو الزرقا یعنی بنو امیہ سوا
اس کے کہ بادشاہ ہین اور وہ بھی بدترین بادشاہ اور اوسکی توثیق کے لئے
دوسری حدیث ابو بکر بزاز کی دوکان سے جسے آپ عمدہ محدثین
سے مانتے ہین خرید لائے قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان اول دینکم هذا نبوة ورحمة ثم یکون خلافة
ورحمة ثم یکون ملكا وحرمة جب اسیر
بھی لے دے کے ہوئی کہ حضرات اس حدیث سے تو وہ ساری ضروریات
جو خلیفہ بنانے کے لیئے آپ نے بنائی ہین جناب رسول خدا کے
انتقال سے پانچوین جمادی الاول سنہ ۱۲ تک مقید و محدود ہو جاتے
ہین تو پھر بیچ حضرت امام حسین علیہ السلام کو کیا سوجی جو یزید پر خروج
کو دوڑے اور بدترین سلطنت لینے کی فکر مین مقتول و مذبوح ہو گئے
اور وہ ساری ضروریات جو خلیفہ ہونے کی ہیا دیار نامد اسکی لیئے

تھین ہنوز موجود ہین تو نہایت عمدہ جواب ہے کہ صاحبو تیس سال
بقیہ زمانہ نبوت تھا اور بعد اوسکے کیا خلافت رہی نہین مگر حیسران
واقف رازِ آن ساری حدیثون کو ساختہ اور یاران دمساز کی گڑھی
ہوئی ایک دم مین باور کرتے ہین چنانچہ مین اسکو بھی ثابت کرتاہون
کہ جبتک زمانہ حضرت خلفائے ثلاثہ کا رہا اوسوقت تک اوسپر بنا جاری
جناب امیر کے خلافت تک محدود کرکے تیتیس سال کا زمانہ بقیہ نبوت
ٹھہرایا اور خدا ترسی کرکے معاویہ کو باغی وخاطی ٹھہرایا مگر جب اوسنے
درانعام کھول دیا تو اوسکے الزام دہونے کو چھ مہینے کی بتیس
سال مین کثر جوڑی اور حضرت امام حسن علیہ السلام کے چھ مہینے کی
خلافت کو تیس برس مین شامل کرکے حضرت معصوم علیہ السلام
کے چھ مہینون کے صدقہ سے اوس بغاوت کیش کو رضی اللہ عنہم
ورضوعنہ کے صف مین لانے کے واسطے وہ حدیث بنائی کہ
جیسے ہم اوپر لکھ آئے ہین اور بعض دوستان معاویہ کے زہر بانہ
کرنے کو حاضر کرتے ہین جو اپنے بخاری سے حضرت بخاری نے
ارشاد اور اپنے کتاب بخاری مین جو بعد کتاب باری مانی جاتی ہے
ایک باب اوسکے لیئے قرار دیا گیا اور اوسکو اسطرح شروع
کیا باب قول النبی صلی اللہ علیہ للحسن ابن علی النبی ھذا
سید ولعل اللہ ان یصلح بین فئتین عظیمتین جسکا ترجمہ
اپنی تاریخ الخلفا کے صفحہ ۷ پر مولوی محمد مسیح الدین خان کاکوری نے
جو ناشر الشہ نصب سنت معاویہ مین تکے کتے یون لکھا ہے
ترجمہ حدیث کا باب قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسن

ابن علی کے یہہ بیٹا میرا سردار ہے رجا ہے اللہ سے کہ صلح کرے
اللہ تعالےٰ بہ سبب اوس کے درمیان دو گروہ عظیم کے اور
باب قول اوس اللہ تعالےٰ کے اور صلح کرو درمیان اونہین دونو
کے پوری آیت کلام اللہ کی یہہ ہے جس کا وہ قول نقل ہوا وان
طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت
احدٰیھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفئ
الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین
بخاری روایت کرتا ہے حدیث کہی ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا اونہون
نے حدیث کہی ہمسے سفیان نے اونہون نے روایت کی ابی موسیٰ
سے کہا اونہون نے سنا مین نے حسن البصری کو وہ کہتے تہے استقبال
کیا قسم خدا کی حسن بن علی نے معاویہ کا ساتھہ افواج کے مثل پہاڑون
کے پس کہا عمر ابن عاص نے معاویہ سے بتحقیق مین ہر آئینہ دیکھتا
ہون افواج کو تم والی نہین ہو سکو گے جب تک قتل نہ کرو اونکے
سردارون کو پس کہا اوس سے معاویہ نے اور تہا وہ قسم ہے
خدا کی بہتر دو نون آدمیون مین خیر اس جہوٹہ کے جوڑ توڑ کیسے ہی ہون
مگر یا ین ہمہ صاحب تحفہ نے بہی جہوٹہ سمجہ لیا اور معاویہ کی طرفداری مین
باغی کہنا جائز رکہکر لعنت سے بچا دیا چونکہ ہم کو مولوی محمد مسیح الدین خانصاحب
کی کتاب مذکورہ بالا کے صفحہ ۴۴ پر جو لکہا ہے اس کی حجت ہے کہ وہ
آیت کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور رجا ہے ہمارے
نزدیک مولوی صاحب نے معاویہ کی حرمت رکہنے کو ڈہونڈتا ہو مگر
آپ تو بوجہ صحابیت معاویہ کے سچ جانین گے وہ قول یہہ ہے کہ

کہا معاویہ نے یزید سے) اا کہ مین نے خود مصطفی علیہ السلام سے سنا ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن جبرئیل نے آ کے مجھسے کہا کہ اس تمہارے
بیٹے کو تمہاری امت کے لوگ قتل کرینگے اور قتل کرنیوالا اوسکا لعین
اس امت کا ہوگا اور اون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قاتل امام
حسین پر لعنت کی ہے،، والحمد للہ کہ لعنت کرنا رسول خدا کا
آپ ہی کے زبان فیض ترجمان سے ثابت ہو گیا خیر معاویہ کو تو یون
ادھر اودھر کا کوڑا جمع کر کے امیر بنانے کی تدبیر کی اب سنئی گرگت
اور رنگ اور اپنے محدثون کی تعریف کیجے کہ جب دور یزید جہنم
رسید ہوا اور اوسکا بیٹا معاویہ بن یزید نے بھی اپنی راہ لی اور
مروان کو بھی جو کرنا تھا کر گیا اور ابو العباس کوشش خلافت بجا کر
تھکا اور ابو ایوب سلیمان بھی اپنے نسی کر مٹا اور یزید بن عبد الملک
نے اورنگ خلافت پر قدم رکہا تو حدیث رسول خدا کے بنانے
مین ذرا ننگ و عار بھو اجب بیٹ بھیلے تو یہہ بناوٹ کی (کہ حدیث
مین وارد ہوا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ایک شخص اشج (اسکی پیشانی
پر اثر زخم اور شکستگی کا ہو)،، بنی امیہ کا ایک خلیفہ ہوگا کہ عالم کو
عدل و داد سے بھر دیگا چنانچہ عمر بن عبد العزیز کو اشج کا رتبہ اسلئے
حاصل ہوا تھا کہ گھوڑے نے اوسکی پیشانی پر لات ماری تھی اور
پھر اوسی حدیث کو قوی کرنے کو لگے ہاتھ دوسرے بھی بے بنائے
نہ چھوڑے یعنی مشکوۃ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ماحتی یہہ سند ھی جسکا
ترجمہ صفحہ ۵۹ پر مولوی مسیح الدین خانصاحب نے اپنی کتاب مذکور
بالا مین یون لکہہ ڈالا ہے کہ ،، رہیگی نبوت تم لوگون مین جب تلک

اللہ تعالے چاہیگا کہ رہے بعد اوس کے اوٹھا لیگا اللہ تعالے اوسکو
پہر رہیگی خلافت نبوت کے طریقہ پر جب تلک اللہ تعالے
چاہیگا کہ رہے پہر اوٹھا لیگا اللہ تعالے اوسکو پہر رہیگا ملک ایک
دوسرے کو کاٹنے والا جب تلک اللہ تعالے چاہیگا کہ رہے پہر اوٹھا
لیگا اللہ تعالے اوسکو پہر رہے گا ظلم بہرا ہوا جب تلک اللہ تعالے
چاہے گا کہ رہے پہر ہوگی خلافت نبوت کی طریق پر بعد اوسکے آپ نے
سکوت کیا، بڑی بات ہے کہ آگے جناب رسول خدا کے زبان سے
اور کچھ نہیں نکلا اس ملاحظہ فرمائی کہ زمانہ بتیس ۳۲ سال بقیہ دور نبوت
ایک مرتبہ ختم ہو چکا تہا مگر زمانہ عمر بن عبدالعزیز میں پہر پہرا مگر آخر اوسکے
اوسکے بعد پہرا تو کیوں نہ پہرا اوسکا سبب بھی یہہ ہوا کہ سارے خلفا بنی
امیہ کے عہد دولت میں رسم بد سب و لعن خطبوں میں داخل تہا مگر جب
عمر ابن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے اوس لعنت کو بند کرنا چاہا مگر باوجود
خلافت وہ ڈرتا تہا کہ انسداد فعل شنیع سے اوس کے بہائی بند بلوہ
نکر دیں تو مولوی مسیح الدین خان بہادر اپنی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۳
پر لکہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے یہہ تدبیر کی کہ یہودی طبیب جو ظاہرا
دربار رس اور مصاحب خلیفہ کا تہا اوسکو اونہوں نے مخفی تعلیم کیا کہ
ایک دربار عام میں آیا جہاں سارے امراے شام اور سارا خاندان
بنی امیہ کا جمع تہا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اپنی صاحبزادی کے
ساتہہ میرا نکاح کر دیجیے سب لوگ بہت برافروختہ ہوئے اور خلیفہ
نے باہستگی فرمایا یہہ امر غیر ممکن ہے میں مسلمان ہوں اور تم مغایر
ہماری ملت سے ہماری شریعت حقہ میں یہہ وصلت جائز نہیں ہے یہودی نے

جواب دیا کہ آپکے پیغمبر نے تو اپنی بیٹی کا نکاح علی ابن ابیطالب کے
ساتھہ کیا تھا عمر عبدالعزیز نے کہا کہ وہ بہت بڑے عظماء ملت محمدی
سے تھے یہودی نے کہا کہ پھر ایسے بڑے عظماء ملت پر خطبوں میں لعنت
کیوں ہوتی ہے عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں کیطرف متوجہ ہو کے کہا کہ اسکا
جواب دو سب لوگ ساکت اور نادم ہوے اور اوسیوقت اونہوں نے
حکم صادر کیا کہ خطبوں سے وہ الفاظ ناسزا کال ڈالے جائیں،، ہر چند
جناب مولوی صاحب نے اُس پوری کیفیت کو جو صاحب ابو الفدا نے
لکھی تھی اوڑا گئے اور یہہ نہیں لکھا کہ جب علما نے بے حد حدیث فضایل
جناب امیر علیہ السّلام کی رات بھر میں بناڈالیں اور صبح کو پیش کیں
تو لعنت کی موقوفی کا حکم ہوا اور دوسرا فعل نیک یہہ عمر ابن عبدالعزیز
سے صادر ہوا کہ اوسنے باغ فدک اولاد فاطمی کے حوالہ کیا۔
اگر دیدہ انصاف ہی تو دیکھہ لیجئے کہ کس درجہ کو حدیث بنانے کا ملکہ آپ
کے مذہب کے اسلاف کو تھا پہلے تو وہ حدیث گڑھی جس سے
خلافت حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کے جایز ٹھہری و بقیہ زمانہ نبوت
گردانے گئے و زمانہ معاویہ و یزید وغیرہ برا ٹھہرا مگر عمر ابن عبدالعزیز
کیوقت میں پھر خلافت اور بقیہ نبوت حقہ ٹھہری ان کیدکن
عظیم مگر جب باوجود ان جھوٹی حدیثوں کے پوچھا جاتا ہے کہ
صاحبو جو ضرورت خلیفہ مقرر کرنے کی آپ فرماتے ہیں وہ ہنوز
باقی ہیں تو آپ خلیفہ کیوں نہیں مقرر فرماتے تو طرفہ جواب یہہ ملتا ہے
کہ اب مسلمانوں کی قدرت سے خلیفہ کرنا باہر ہو گیا غرض جو کوئی اس
بلے تکی جواب کو سنتا ہے وہ نہایت ہی آپ کے مذہب کے بانیوں

کا معروف ہوتا ہے کہ خود ہی یہ کہتے ہیں کہ خلافت تیس سال کے لئے تھی
پھر سلطنت ہوئی اور سلطنت سے پھر خلافت حقہ پر آولئی و بعد اس کے
پھر پلٹی اور سلطنت بن گئی اور سلطنت بھی ہوئی تو کیسی کہ اب مسلمانوں
کی بنائی کچھ نہیں بنتی مگر آیہ استخلاف کے بابت سوا اسکی بھی بنا پائی پر ہے
اوّل تو کہیں سے اسکا ثبوت نہیں کہ خدا نے اونہیں ایمانداروں سے
وعدہ کیا تھا کہ تم کو خلیفہ بنائینگے جو بروقت نزول سورہ نور ایمان
لائے تھے لیکن بحث کے لیئے ہم مان لیں تو ضرور ہے کہ سورہ نور میں
چونکہ مذکور اتہام حضرت عائشہ کا ہے جو سنہ ہجری میں ہنگام مراجعت
جناب خورشید رسالت لگایا گیا تھا ملاحظہ فرمایئے کتاب تاریخ
معتبر روضۃ الاحباب اور اوسی کتاب لاجواب سے سنئیے کہ جناب
حضرت امام حسن علیہ السلام سنہ ۳ ہجری میں اور جناب امام حسین
علیہ السلام سنہ ۴ ہجری میں پیدا ہوئے تو ظاہر ہے کہ بروقت نزول
سورہ نور دونوں سرور سینہ رسول مجتبے اور لخت جگر علی مرتضی و نور
بصر فاطمہ زہرا سنہ ۳ سالہ و دو سالہ بھی پورے نرہے ہونگے اور
آپ حضرات جناب امیر علیہ السلام کے صغیر سنی کے ایمان کو اوس
کے بلحاظ حضرات ابوبکر و عمر ایمان لانا بعمر دہ سالگی قبول کرتے ہیں
ملاحظہ ہو اظہار الہدی صفحہ ۶۳ تو ظاہر ہے کہ معاذ اللہ دونوں صاحبزادے
اوس وقت نہ خدا کو پہچانتے تھے نہ رسول کی وقعت جانتے تھے
نرے بچہ تھے تکلم بھی فصیح نہ ہوگا تو ایمان کیسا پس منشاء آیہ استخلاف
سے وہ محروم تھے تو حضرت امام حسن علیہ السلام سے مشیت ایزدی
کیونکر متعلق ہوئی جو چھ ہی مہینے کے لئے خلیفہ ہوگئے اسکے سوا

آیہ استخلاف مین تو یہہ بھی شرط ہے کہ وعدہ اونسے ہی جو بروقت نزول سورہ
نور ایمان لائے ہین اور عمل کرتے ہین شایستہ وحالانکہ آپ کو اصرار ہے
کہ خلفای راشدین کیسے ہی عمل کرتے رہے ہون ہرگاہ سنداعملوا ماشئتم
سے وہ فایض ہین تو جا ہو وہ کچھ کرین تو اونسے وعدہ کیونکر متعلق ہوگا یہہ وعدہ
تو اونکے سوا اور مومنین سے جو داخل آیت سورہ بینہ ہین متعلق ہوسکتا ہی
واگر کہئے کہ نہین حضرات خلفاء ثلاثہ سے متعلق ہے اور ضرور اعمال شایستہ
اونسے درکار تو پھر ہمارا وہی اصرار ہے کہ حسن خاتمہ ثابت کیجئے اور اگر زیادہ
نہین تو وہ مقولہ محقق طوسی کا جو بار بار سرکار کے منہہ سے نکلتا ہی کہ مخالف علی علیہ السلام کی فاسق
ہین لعد ملاحظت اون دونون آیتون کی جو سورہ بقر پارہ اول رکوع چہارم و سورہ کہف پارہ ۱۵
رکوع ۱۹ مین ہین یعنی پہلی آیت کا آخر کان من الکافرین جسکے معنی یہہ ہین کہ ہوا کافرون سے اور
دوسری آیت جسمین یہہ ہے ففسق عن امر ربہ جسکے یہہ معنی ہوئے انکار کیا حکم رب اپنے سے ہم اسکے
بھی ثبوت کے طالب ہون گے کہ اون کے واسطے دین غالب کیا گیا واگر آپ یہہ معنی
لیتے ہین بے سبب کہ اون کی عہد مین دین اسلام بہت پھیلا تو ہم محمود غزنوی
اور شہاب الدین غوری کو بھی آیہ استخلاف مین داخل کرنیکو طیار ہون گے
اور خلفاء امیہ اور عباس کو بھی شامل کرین گے جنکی خلافت سے آپ کے
پیشوا یہہ کہکے پیچھا چھوڑاتے ہین کہ کذب بنوالزرقا اور یہہ بھی اوپ سے
عرض کرین گے کہ بندہ نواز آیہ استخلاف مین تو یہہ بھی وعدہ خدا کا ہے کہ انکو
ہم خلیفہ کرین گے اونکی وحشت کو ہم امن سے بدل دین گے اور جبکہ اوسکا
وعدہ حق اور سچ ہے تو براہ مہربانی اسکا ثبوت لائیے کہ حضرت علی تو ظاہر
ظہور بقول آپ کے اساتذہ کے ویسے ہمیشہ اونکی فوج ڈرا کی لہذا
وہ تو آیہ استخلاف سے کوسون دور ہین مگر حضرات خلفاء ثلثہ کا خوف

کمان اور رکیب بدلا گیا حضرت ابو بکر کس لڑائی مین بے دھڑک دھک پل پڑے
تھے اور کفار نابکار سے مثل محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کے
جو ہندوستان مین صف کارزار سے نکل کر لڑا تھا فوج دشمن پر پل پڑے
اور دست بدست لڑے اور ان ہنون نے کیا خوش اندازانہ اشعث کو
اپنا جنوئی نہین بنایا یا جناب بہادر رنے بہادر خلیفہ دویم عمر ابن الخطاب
ابو لو لو غلام مغیرہ کے خطاب پر عتاب سے جو سر سجد ہوا تھا خایف
نہین ہوئے و حضرت خلیفہ سیوم نے باغیون کے اندیشہ سے دروازہ
بند کر کے گوشہ گزینی اختیار نہین کی اور بعد اسکے پھر بھی ہم پوچھین گے
کہ جناب جب ایسے صریح و صاف آیت موجود تھی تو آپ کیون انکار کرتے
ہین کہ حق تعالی کسیکو خلیفہ نہین کرتا خلیفہ بنانا خلق اللہ کے ہاتھ مین ہے
اب اگر وہ تماشا دیکھنا مدنظر ہو جو صاحب تحفہ نے اپنے کمال صنعت
سے واسطے ثبوت خلافت خلفا راشدین کے کیا ہے دیکھیے تو پہلے صفحہ ۲۸۹
تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ ملاحظہ ہو کہ صاحب تحفہ نے
یہ آیہ سورۂ نور وعد اللہ الذین الخ لکھکر ترجمہ کو تو خلاف اپنی عادت
کے اڑا دیا ہے مگر ازتمام فرمایا ہے کہ حاصل این آیہ اینست کہ حق تعالے
وعدہ فرمود کسانیرا کہ در وقت نزول سورۂ نور ایمان آوردہ و عمل صالح
کردہ بودند باینکہ جمیع را از ایشان خلیفہ سازد و بر زمین مسلط کند مثل خلیفہ
ساختن کسانیکہ پیش ازین گذشتہ اند مثل حضرت داود علیہ السلام
کہ در حق ایشان یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض وارد است
و دیگر انبیای بنی اسرائیل و نیز وعدہ فرمودہ کہ رواج دین ایشان را کہ مرضی
و پسندیدہ خداست در زمین مکان دہد یعنی رونق و شیوع عطا فرماید

وست مقرو ثابت گردانند و نیز وعده کرد که اینها را بدل خوفی که در آن وقت داشتند امن کلی ارزانی فرماید پس مجموع این امور چون در وعده الٰہی داخل شدند و واقع شدنی آمد و الا خلف در وعده حق تعالیٰ لازم آید و مجموع این امور در ما سوای زمان خلفاء ثلثہ واقع نشده زیرا که امام مہدی در وقت نزول این سوره بالاجماع موجود نبود و حضرت امیر اگرچه دران وقت موجود بود لیکن رواج دین بشان مرضی الٰہی و پسندیده اوست بزعم شیعہ حاصل نشد غور فرمائی کہ صاحب تحفہ نے اس مقام پر ترجمہ کو اوڑا کے خلاصہ مطلب پر کیون اکتفا کی اور تب پھر آخر ص ۳۴۰ و شروع ص ۳۴۱ کتاب مذکور کو ملاحظہ فرمائے جہان شاہ صاحب نے لکھا ہے قولہ تعالےٰ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون ای ومن انکر خلافۃ الخلفاء بعد ذالک ای بعد سماع ھذہ الایۃ والعلم باستخلاف اللہ تعالےٰ ایاھم فاولئک ھم الکاملون فی الفسق ترجمہ و جز نا قتند بخلیفہ کردن خدای تعالےٰ این جماعہ را پس آن گروه ایشانند کامل در فسق اور اس تحریر کے پہلے شاہ صاحب تحریر فرما چکے تھے کہ در قران مجید منکر خلافت خلفاء ثلثہ را نیز در آیہ استخلاف کافر فرموده کیئے سرکار کہ اس آیت مین سوائے قول حق تعالےٰ کے اور عبارت جا ہو وه کہین کی ہو حضرت شاه صاحب نے کیون جوڑ دی آیا اسی لئے تا کہ جہلا و غیر عربی دان الفاظ عربی دیکھ کر اور جناب شاه صاحب کے مہر قولہ تعالےٰ دیکھ کر بلا سمجھی اشاره ای کل عبارت عربی کو مقولہ حق تعالیٰ باور کرلین مگر کیا صاحبان فہم نسبت شاه صاحب کے سوائے اسکے کہ حق سے چشم پوشی کی ہے کچھ اور سمجھین گے اور کیا وه نہ دیکھین گے کہ منکر خلافت خلفائے ثلثہ کے

نسبت حق تعالی نے کب حکم کفر کا دیا ہے اور غالبا حضور بھی اگر قوت تعقل
رکھتے ہین تو سر جھکائین گے کہ فاسق کے معنی شاہ صاحب نے یہان کافر کے
حسب مراد جناب غفران ماب طاب ثراہ کے لئے ہین جسکے آپ مخالف
ہین اب ہین آیہ مستدلہ کو معہ ترجمہ عبد القادر صاحب دہلوی قران مجید مترجم
مطبوعہ منشی نول کشور لکھنؤ سنہ ۱۲ ہجری سے یہلے لکھتا ہون

وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في
وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کئے ہین نیک کام پیچھے حاکم کریگا اونکو
الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي
ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اونسے اگلونکو اور جمادیگا اونکو دین اونکا جو
ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدونني
پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے
لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون
شریک نکرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم

اب سرکار پہلے یہ دیکھین کہ مولوی جہانگیر خان مولف اظہار الہدی نے
یون ترجمہ کیا ہے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو جو تم مین سے ایمان
لائے اور اچھے کام کئے یقینا خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا اونسے
اگلونکو یعنے داؤد علیہ السلام کو بموجب آیت شریف یا داؤد انا جعلناک
خلیفة فی الارض اور اسیطرح سلیمان علیہ السلام کو اور جمادیگا اونکو
دین اونکا وہ دین کہ پسند کردیا اونکو بدلیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے
امن میری ہی بندگی کرینگے شریک نہ کرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی ناشکری
کریگا پیچھے اسکے سو وہی لوگ ہین بیحکم [illegible] نے کہ ناشکری

فاسق کہا ہے آیا منکرین خلافت حضرات ثلثہ کو یا اون صاحبونکو کہ جنہوں نے اوس خلعت کو جو جناب رسول خدا نے اسلام کا پہنایا تھا اوتارہ پہینکا اور اپنا من مانا لباس پہنکر ڈنکا حکومت کا بجایا بعد اسکے صاحب شمس الضحیٰ نے جو خلافت آپ کے داخل جماعت اہل سنت سمجھے اور اب مصنف اہل شیعہ مین داخل مین تحریر فرمایا ہے اوسپر کان دیجئے۔"

اقول اس آیت کو مولف نے باعتبار اپنے جاہلانہ ترجمہ اور لا یعنی یعنی کہ اصحاب ثلثہ کی شان مین محض خلیفہ کے لالچ سے تصور کر لیا اور شیوق پر بہی منتہا سنے کہ دیکہو اس آیت کو بارہ امام کے شان مین سمجہو یہ تو تمام خلفا کے شان مین ہے مولف نے اپنے ذہن ناقص مین خلفاء ثلثہ کے نسبت اس وعدہ کو سمجہا ہے اور دروغ ترجمہ سے یہہ بہی استنباط کیا ہے کہ وہ میرے ہی عبادت کرین گے اور میرا شریک کسیکو نہ کرینگے گویا اونکی عاقبت کی بہی خبر ہاتہہ آگئی لیکن یہہ نہ سمجہے کہ اگر اصحاب ثلثہ اس آیت سے مراد ہوئی تو وہ کون صاحب ہین جنکے نسبت یہہ فرمایا ہے ومن کفر بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون یعنی جو کوئی بعد خلیفہ ہونے انکے کفران نعمت کریگا وہی فاسقون مین سے ہوگا اور جبکہ بموجب انکی ترجمہ کے خداوند تعالے یہہ وعدہ بہی یقینی کر چکا ہے کہ وہ خلیفہ صاحبان خدا ہی کی عبادت کرین گے اور کسیکو اونکا شریک نہ گردانین گے تو پہر من کفر بعد ذالك خداوند تعالے نے کیسی فرمایا ہے اور مولف صاحب کو ترجمہ غلط لکہتے وقت شرم بہی نہ آئی کہ اتنا اسے قواعد سے بہی واقف ہین کہ ترجمہ اور مفہوم مولف پر مفصل الذیل جرحین وا عتراضات وارد ہو سکتے ہین — اول یہہ کہ اگر اس آیت کا خطاب تمام صحابہ سے

ہے تو اس لفظ سے تم مین سے جو یہان لائے ہین ثابت ہوتا ہے کہ سب
صحابہ ایماندار نہ تھے دوسری یہہ کہ اس آیت مین جو وعدہ الٰہی ہے وہ
جملہ مومنین سے ہے اگر تبعیض بعض صحیح ہو تو سوائے خلفاء اربعہ کے
اور کوئی شخص مومن قرار نہین پا سکتا اور یہہ امر کہ امت محمدی مین صرف
خلفاء اربعہ ہی مومن تھے بالاجماع غلط ہے پھر آپ ہی فرمائین کہ اس آیت سے
خلفاء رسول اللہ سے کیا علاقہ تعجب یہہ ہے کہ جاہل لوگ کلام الٰہی اور
اوسکے معنی اور مطلب مین بیجا تصرف کرتے ہوئے خدا سے نہین ڈرتے
آیات کے ترجمہ اور تفسیر کرنے سے یہہ تو ہم کو معلوم ہو گیا کہ مولف
صاحب صرف مطبوعہ مترجم قران کو پڑھ کر مولوی بن گئے ورنہ کوئی حضرت
سے پوچھے کہ آپ نے کس تفسیر کے ذریعہ سے یہہ معنی لگائے ہین کہ
لیستخلفنہم مین خلافت رسول اللہ مراد ہے اور اگر آپ نے نقل اپنے
ہی کسی دوسری کی عبارت سے استنباط اسکا فرمایا تو اتنا تو غور
کر لیا تھا کہ یہہ وعدہ علی العموم مومنین سے ہے سب کے سب مسلمان خلیفہ
رسول اللہ کسطرح بن جائینگے اور دران حالیکہ آیت مین نظیر پہلے امت
کی موجود ہے کہ جسطرح اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر
ایک بہت بڑا ملک اونکو میراث مین عطا فرمایا اسیطرح مسلمانون
سے بھی وعدہ ہے کہ تم کو خداوند تعالے تمام ملک روم و شام و فارس
عطا فرمائیگا پھر خلفاء اربعہ کو کیا تعلق آپ نے آیت کے ترجمہ مین یہہ لکھا ہے
کہ یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا اونسے اگلونکو اور اگلون
کی تفسیر مین آپ نے دو پیغمبران یعنی داؤد و سلیمان علیہم السلام کا حوالہ
دیا مگر آپ کو یہہ تمیز نہین آئی کہ جب امت کے مقابلہ پر اگلونکا ذکر ہوتا ہے

تو اُمّت سابقہ مراد ہوتی ہے اور جب پیغمبر خدا کے مقابلے پر اگلونکا لفظ
آتا ہے تو اوس سے انبیائے مرسلین سابق مراد ہوتے ہین تمام قرآن
مین صدہا مقامات پر یہہ نظیرین موجود ہین اور بہت موٹی عقل کی بات ہے
مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہمکو ایسے باعلم شخص کے مقابلے مین قلم اوٹھانا
پڑا ہے کہ جنکو اردو ترجمہ قرآن شریف کا بھی سمجھنے کی لیاقت نہین ہے
ورنہ اسقدر طوالت تحریر کی حاجت نہ پڑتی اب ملاحظہ فرمائیے کہ آیات
مندرجہ ذیل مین جب اُمّت کے مقابلے مین من قبل آیا ہے وہان اُمّت
سابقہ مراد لیگئی ہے یا ایها الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم
والذین من قبلکم لعلکم تتقون والذین من قبلکم سے مراد پہلے لوگ
ہین اور آیت متدلہ ہمارا مین لفظ من قبل و فی هذا بمقابلہ قرآن شریف
من قبل سے مراد توریت و انجیل ہے ما انزل الیک وما انزل من
قبلک سے مراد صحایف انبیای سابق ہین کالذین من قبلکم کانوا
اشد منکم قوۃ مین اُمّت سابقہ مراد ہے پھر ترجمہ کیا ہے میری
بندگی کرینگے شریک میرا نہ کرینگے کیکو معلوم نہین ہوتا کہ صیغہ
استقبال کہان سے پیدا ہوا ہے اور یہہ یقینی اور حلقی عبارت کس قاعدہ
سے لکھی گئی ہے صحیح ترجمہ تو اس فقرہ کا یہہ ہے کہ میری عبادت کرین اور
میرا شریک کسیکو نہ کرین اس خیانت کیوجہ بجز تعصب اور کیا ہو سکتی ہے
ہمکو یہود و نصاری پر تعجب ہوا کرتا تہا کہ اپنے آسمانی کتابونکو کسطرح تحریف
کرتے ہونگے مگر اب مسلمانونمین بھی اونکی نظیر پائی جاتی ہے قرآن شریف
کے الفاظ یا ترجمہ کو بدلنا بلاشک کفر ہے افسوس یہہ ہے کہ مولف صاحب
بھی جب ناخواندہ لوگون کے بہکانے کے لئے ترجمہ قرآن مین تحریف کیا

تو یہ خیال نہ کیا کہ آیت کے اگلے فقرہ کو جس سے سمجھا یہہ ترجمہ غلط ہوتا ہے
امان ہو جاویگا یعنی ومن کفر بعد ذالک جس کا یہہ مقصود ہے کہ جن لوگون سے
وعدہ ہوا ہے اگر اونمین سے کوئی بعد ایفاے وعدہ کافر نعمت ہوگا تو وہ
فاسق ہے اگر خداوند تعالے بالیقین یہہ فرماتا کہ یہہ لوگ میری ہی عبادت
کرینگے تو پھر اوسنے اندیشہ کافر ہو جانیکا کسطرح رہا دراصل یہہ آیت
فقرا و مساکین و مہاجرین کے شان مین ہے کہ جنکو مشرکین قریش طرح
طرح دھمکیان دیدی کر ڈرایا کرتے تھے اوسنے اللہ تعالے وعدہ فرمایا کہ
جسطرح اگلی امت یعنی بنی اسرائیل کو ہم نے زمین کا مالک کیا تھا ویسیہی
ان کو بھی زمین کا مالک کرینگے اور خوف کے بدلے امن دینگے ان کو
چاہئے کہ میری عبادت کرین میرا شریک کسیکو نہ گردانین اور جو کوئی بعد
اس کے کافر ہوگا وہی فاسق ہے پھر اس کے بعد اللہ تعالے فرماتا ہے
واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون
پس دران حالیکہ آخر یوم وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جن
صحابہ کے بجاے اطاعت رسول اللہ مخالفت اور عدول حکمی ثابت
ہوئی ہے وہ اگر اس آیت کے مصداق بھی ہین تو پوری آیت کے مصداق
ہین اور آیت مستدلہ مؤلف کے آخری فقرے سے خاص وہی لوگ
مراد ہین نبابر اطمینان مؤلف ہم تفسیر وہب علیہ کی نقل کرتے ہین
کہ وہ فارسی تفسیر اہل سنت وجماعت کی ہے اور اغلبا مؤلف صاحب
اوسکو سمجھ بھی سکینگے وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ وعدہ کرد
خداے تعالے آنانرا کہ گرویدہ اند از شما گروندگان بخدائے شایستہ مراد
بقول اشہر فقراے مہاجرین اند کہ بعد از ہجرت بمدینہ در نازل بجاے

گرفتند الخ پھر من قبلھم کی تفسیر ملاحظہ کیجے من قبلھم پیش
از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام برایشان داد تا تصرف کردند
وران ترجمہ یعبدونی یعنی بپرستند مرا در زمان خلافت شریک نہ سازند بامن چیزی
را امام ثعلبی بے تفسیر من کفر بعد ذالک مین لکھا ہے کہ اوّل قبیلہ و لنوریا
کفران نعمت کرکے مصداق اس آیت کا ہوا اس سے بھی ثابت ہے کہ یہہ آیہ خلفا
اربعہ سے مخصوص نہین ہے بلکہ عوام مسلمان سے خطاب ہے ۔
اب ہم صاحب شمس الضحیٰ کی تحریر کو ختم کرکے عرض کرتے ہین کہ صاحب
شمس الضحیٰ نے جو کچھ لکھا ہے اوسکو اونہون نے اوس مواد ن سے اخذ کیا
ہے جو حضور کے یہان کی کتابون مین تھا اون کے مذھب حال کی کتب
سے متعلق نہین ہے نہ اونکو اسکی حاجت تھی کہ اپنے مذھب کی کتابون
ایسی ضرورت ہین کہ خود آپ کے کتابون سے تردید ہو رہی تھی اور نہ ہم
کو ضرور ہے کہ ہم اپنے یہان کی حدیثون سے کچھ لکھین ہماری غرض تو اس طول
سے صرف آپ کے مقدس و متورعہ صاحب تحفہ کے مدارج دیانت دکھلانے
سے ہے اور اسلئے یہہ کہکر کہ جہان تک صاحب شمس الضحیٰ کی تحریر کا حصہ صاحب
تحفہ اثنا عشری کے نقیب ہو عنایت فرمائی اپنے خامہ کی عنان کو دوسری
جانب پھیرتے ہین اب حضور ملاحظہ کرین کہ جس قدر کنز مومنین حضور نے
فرمائی تھی وہ تن راستی برراست نہ پڑی یہہ دعوی آپ کا کہ جماعت منافقین
جدا تھی اور صحابہ کی علیحدہ ہم نے قطع نظر اورون کے خود آپ کے مانے
ہوئے عبداللہ ابن ابی کافر اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان باغی اور فاسق
کی خیال دیکر صریحاً آپ کا دعوی باطل کیا فاسق اور کافر کو قران مجید سے
کی آیتون سے ایک کر دکھلایا اور یہہ بھی ثابت کر دیا کہ عبداللہ ابن ابی

باوجود معاف ہونے کے ... آیات مین عفو
نے اون صحابہ کو جن کے ... مین داخل کرنا چاہا تھا وہ کہان داخل رہے
اور جو کچھ طومار آپ نے ہم ... اون اور بے دینی کا دیا اور ہمارے علما
کی شان مین فرمایا اوسکا کیا حال ہوا پس ہرچند ہمارے جنگاہ کا میدان
وسیع ہے اور ہم کو خدا کے فضل اور ائمہ علیہم السلام کی تائید سے اوس
میدان مین بڑے بڑے عالم کامل کی کتب صحیفۃ البتہ کارزار کو حاضر اور
علما جنکی زندگی کو حق تعالے طول دے اور اونکے فیض و برکات سے ہمارے
مذہب کے باغ کو روز افزون نزہت بخشے موجود ہین تو ہم ... کے ایک
ایک نقرہ پر دفتر لکھنے کو ... بس قدر لکھکر اپنے اون اوراق کو تمام
کرتے ہین کہ آپ نے اپنے مضامین کہن کو جو لباس تازہ پہنا کے اور
سوہاگ کا عطر لگا کے بڑے طمطراق سے دولہن بنایا تھا اوسکی قلعی کھل
گئی اور اوس کے کپڑے اوتر گئے ہی جو شاطلی سے حضور نے تیارہ لکر
جہان تک مثالی تھین وہ پہر تک آگئین اور وہی مجوزہ نظر آنے لگی لہذا آپکی
سعی بیکار رہے بجز اس کے کیا حاصل ہوا کہ آپ کے طرفدار آپ کی تحریر
پرخوش ہو گئے اوچہل اوچہل پڑے شدومد سے پڑہنے لگے اب وہی پہر
اس گذارش کو دیکہکر آپ کی خدمت مین جو چاہین عرض کرین مگر جیسے خفا ہو
اور گالیان دینگے تو ہرگاہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک
مین مخالفین نے کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکہا جناب سیدۃ ابرار وصی رسول مختار کو
ناسزا کہتے رہے تو ہم اون گالیون کو پہول کا ہار سمجھکر خوشی سے زیب
گلو کرلینگے مگر ہمارے ساتھ ضرور نہایت ہی اگرچہ راضی ہون گے
تو بھی کیا فایدہ ہوگا اور سوا اسکے باتون کے طومار کے کیا اثبارہ ہوگا نہ آپکے

قایل کرنے سے ہم اونکی مدائح ہونگے جنکے نسبت ہمکو پورا یقین ہے
کہ دین اسلام کو اونہون نے پراگندہ کیا نہ ہمارے سمجھانے سے آپ
برونکو برا اور اچھون کو اچھا سمجھینگے اور جب حال یہہ ہے تو یقین فرمائی
کہ یہہ قیل و قال بیہودہ ہے بہتر تو یہہ ہے کہ بجاے خود غور کرنا چاہئے اور
نہایت ہی ٹھنڈے دل سے ہر نکتہ کو سمجھنا چاہئے اونکا ذکر تو بیفائدہ ہے
جو فرماتے ہین **شعر** فارغ از رسم رہ گبر و مسلمان کردی * ای جنون
گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی * مگر جو گرداب بحر رحمت قبول ذات حقتعالی
مین آگئے ہین اور جنہون نے بعثت انبیا پر اعتقاد کر لیا ہے اونکی ذات
سے مجھکو ہر آئینہ امید ہے کہ وہ ہمارے پیغمبر برحق کے دین کو اختیار کرینگے
اسواسطے کہ ایسا دین صاف دین کوئی نظر نہ آئیگا جس مین حق تعالے کی وحدانیت
ایسے صاف اور بے داغ مانی گئی ہو جیسے ہمارے پیغمبر برحق محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کی ہان یہہ ممکن ہے کہ ادیان مختلف کے احکام عبادات
اور معاشرت کے بابت بلالحاظ ملک و بلا دکچھہ خدشہ و فساد مثلاً کسی
دین حق کے ذہن مین پیدا ہون تو اونکا دفعیہ اسطرح خاطر خواہ ہوگا
کہ جب اونھون نے پیغمبر برحق اور ہادی مطلق جناب رسول خدا کو مان
لیا تو جو کچھہ واقعی اون حضرت نے فرمایا وہ فرمودہ خدا وند واحد یکتا ہی
اور اوسکے مقابلہ خیال انسانی اوسپر جایز نہین ہے اور فلسفہ اور حکمت کے
مسایل فرمودہ رسول اللہ سے باطل ہین اور جب اسطرح طالب نجات
کا دل کدورت سے صاف ہوگا اور بعد اوسکے وہ غور کریگا تو صرف اوس
مذہب کو اختیار کریگا جسمین فرمودہ رسول خدا کے ارشاد ہدایت بنیاد
کی تعبیر اونکے قبول کی گئی ہے جنہون نے بلاواسطہ رسول اللہ سے تعلیم

پائی تھی اور جنکا کوئی معلم بجز رسول مقبول اور ثابت نہین ہے اور جنسے رجس
و ذنب بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالےٰ دور ہوا اور جو اونین سے جو حضرت
رسول خدا کے روبرو موجود تھے اونکو رسول اللہ نے اپنا نفس اور اپنا بہائی
اور لخت جگر اور فرزند و سردار اہل جنت فرمایا اور جو بعد آن حضرت کے
پیدا ہونیکو تھے باین ہمہ کہ وہ حضرت کے ذریت سے تھے موافق آپ کے
حدیث مسلمہ کے اپنا بھائی فرمایا اور اپنے کو اونکا فرط کہا ملاحظہ فرمائی وہ
حدیث یہہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایکروز پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ کیطرف تشریف لیگئی تھے اور فرمایا السلام علیکم
دار قوم مومنین ان انشاء اللہ بکم لاحقون اور یہہ فرمایا اے
کاش ہم اپنے بھائیونکو دیکھتے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آپ کے بہائی نہین ہین فرمایا تم ہمارے اصحاب
ہو اور بہائی ہمارے وہ لوگ ہین جو ہمارے بعد آوینگے اور وہ ابتک
پیدا نہین ہوئے ہین اونکا فرط ہون حوض پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
جو لوگ آپ کی اُمت سے آپ کے بعد دنیا مین آئینگے اور آپ نے
اونکو نہین دیکھا آپ اونکو کیونکر پہچانینگے فرمایا تم مین سے کسیکے پاس مشکی
اور پچکلیان گھوڑے ہون تو آیا وہ شخص اپنے گھوڑون مین ایک کو دوسرے
سے پہچان نہین سکتا امت میری قیامت کے دن سفید منہہ اور سفید ہاتھہ
پانون پچکلیان گھوڑون کے سے آوینگے اور یہہ سفیدی منہہ اور ہاتھہ
پانون کی اون کے آثار وضو سے ہونگے ترجمہ جذب القلوب صفحہ ۱۶۳
مطبوعہ نولکشور لکھنؤ فرط کے معنی جو شخص اصلاح حوض کیواسطے آگے
جاتے ہین کچہہ شبہہ نہین ہے کہ جنکو رسول خدا نے اپنا بھائی کہا وہ میرے

امام سے لیکر بارہوین امام تک ہین چنانچہ آپ ہی کے کتاب مین ہے
روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز مین حضرت رسول خدا
کے حضور مین بیٹھا تھا کہ اوسوقت حضرت کی گود مین حضرت حسین رضی اللہ
عنہ تھے میرے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای جابر حسین کے ایک فرزند ہوگا
نام اوسکا قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ ای سید عابدین اوٹھ اوسوقت
پسر حسین کا کہ اوسکا نام علی ہوگا اوٹھے گا اوس کے ایک لڑکا ہوگا نام
اوسکا محمد ہوگا اگر تو اوس کا زمانہ پاوے تو تو اوسکو میریطرف سے
سلام کہنا دیکھئیے بڑے متعصب مولوی جہانگیر خان کا رسالہ اظہار الہدی
صفحہ ۵۵ ہمعصوم کے لئے ایسی اسناد جدا گانہ دی سکتے ہین مگر بڑی
کتابون کے تلاش مین عوام کو پریشانی ہوگی لہذا قطرہ از بحار لکھکر عرض کرتے
ہین کہ قران مجید کے مفسر اور احادیث کے معنی بتلانیوالے ائمہ اطہار
علیہم السلام کے سوا کوئی نہین ہے اور کوئی بھی اونکے علم و فضل کا انکار
نہین کرسکتا ہے اور جب اونکی تعلیمات سے اور اونکے ادتھا امامت سے
کوئی بھی طالب نجات اونکو معصوم اور علم دین مین کامل پائیگا تو جسطرح ارشاد
رسول اللہ بلا وسوسہ شیطانی سچ جانیگا فرمودہ ائمہ علیہم السلام پر بھی یقین
کریگا اور اوسکو حق تعالے کا کہا سمجھانیگا اور تب مبارک تہیا کہ دین محمدی
مین داخل اور شامل ہوگا پھر اوسکو کسی مسئلہ کے قبول سے عدول نہوگا اور
ہرگز اون بہکانیوالون کے چکر مین نہ پڑیگا جو مثل بے دینون کے رسول خدا
کے فرمودہ پر شک کرتے ہین مسلمان ہوکر ائمہ کے اقوال مین شک نہ کریگا
ہان اسکا مضائقہ نہین کہ وہ طالب نجات اسکی تحقیق کریگا کہ جو کچھہ وہ قبول
کرسکتا ہے وہ فرمودہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہے یا نہین باقی اللہ اللہ

وغیر صلاح لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجاھلین فقط

تمام شد

بتاریخ بست و سوم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۱ ہجری
بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوعہ مطبع
اثنا عشری باہتمام سید عابد علی فقط

کتاب مستطاب آیت اخری۔ یکے از تصنیفات عالیجناب
قدسی القاب جامع معقول و منقول رئیس المتکلمین
جناب مولوی سید غلام حیدر خانصاحب سب جج
دام اقبالہ۔